اجزاء الایمان

یعنی

ایمان کے ستتر (۷۷) شعبے

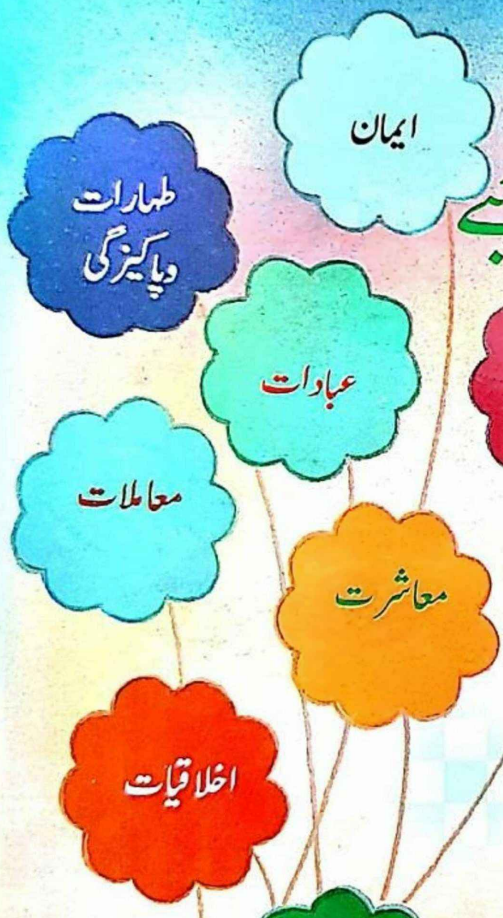

تالیف

حضرت مولانا محمد ادریس مظاہری صاحب مدظلہ

مہتمم جامعہ ظفریہ موسیٰ کالونی کراچی

نظر ثانی: حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب

صدر المدرسین ومفتی مدرسہ مدینۃ العلوم شمالی ناظم آباد

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ العالی

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی

ومستند علمائے کرام کے پسندیدہ کلمات وتاثرات سے مشرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

ناشر

مکتبہ دار الفکر الاسلامیہ

موسیٰ کالونی کراچی۔ ۳۸۔ فون: ۶۳۶۱۹۹۵

اجزاء الایمان
یعنی
ایمان کے ستتر شعبے

تالیف

حضرت مولانا محمد ادریس مظاہری صاحب مدظلہ
مہتمم جامعہ خلیلیہ موسیٰ کالونی کراچی

نظر ثانی : حضرت مولانا مفتی عبدالغفار صاحب
صدر المدرسین و مفتی مدرسہ مدینۃ العلوم شمالی ناظم آباد

دعائیہ کلمات

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ العالی
حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ العالی
و مستند علمائے کرام کے پسندیدہ کلمات و تاثرات سے مشرف

ناشر
مکتبہ دار الفکر الاسلامیہ موسیٰ کالونی کراچی نمبر ۳۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب ..... اجزاء الایمان
طبع اول ۱۹۹۷ء
کمپوزنگ ..... ادارۃ القرآن کراچی

ناشر

حافظ حفظ الرحمٰن بن مولانا محمد ادریس مظاہری
مکتبہ دار الفکر الاسلامیہ موسیٰ کالونی کراچی نمبر ۳۸

مطبوعہ

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ لسبیلہ چوک کراچی

ملنے کے پتے

۱۔ مکتبہ دار الفکر الاسلامیہ جامعہ خلیلیہ موسیٰ کالونی کراچی نمبر ۳۸
۲۔ ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ لسبیلہ چوک، کراچی

toobaa-elibrary.blogspot.com

فہرست مضامین اجزاء الایمان کامل

مضمون	صفحہ
تعارف از ناشر	۲۶
تقاریظ	۲۷
حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب	۲۷
حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب	۲۸
مولانا عبدالرحمٰن صاحب	۲۸
حضرت مولانا نظام الدین شاہزئی صاحب	۲۹
شیخ الحدیث مولانا مظفر احمد صاحب	۳۰
مولانا مفتی عبدالغفار صاحب	۳۱
شیخ الحدیث مولانا حبیب اللہ صاحب	۳۲
مولانا اسفندیار خان صاحب	۳۳
مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب	۳۴
مقصد مؤلف	۳۵
سوانح حیات	۳۷
مقدمہ اور ایمان کی تعریف	۴۱
ایمان کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے (حدیث)	۴۱
جو کفر و معاصی پوشیدہ کریں گے	۴۲
ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (حدیث)	۴۳
باب اول۔ جو تمام عقائد کو شامل ہے اسکا	۴۵
خلاصہ تین چیزیں ہیں۔	۴۵
دو سرا باب۔ ایمان کا قرار و عمل جس کے	۴۶
سات شعبے ہیں۔	۴۶

مضمون	صفحہ
تیسرا باب۔ باقی بدن کے اعمال جو کل چالیس ہیں اور وہ تین حصوں پر منقسم ہیں۔	۴۶
پہلا حصہ۔ اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے یہ سولہ شاخیں ہیں	۴۶
دوسرا حصہ۔ کسی دوسرے کے ساتھ برتاؤ۔ جس کی چھ شاخیں ہیں	۴۷
تیسرا حصہ۔ حقوق عامہ جو اظہار و شعبوں میں منقسم ہیں	۴۷
باب اول۔ پہلی قسم۔ جو تمام عقائد کو شامل ہے اس کا خلاصہ تین چیزیں ہیں۔	۴۸
ان کو تیں فصلوں میں بیان کریں گے	۴۸
فصل اول۔ اللہ پر ایمان لانا جس میں اسکی ذات اور صفات پر ایمان لانا بھی داخل ہے	۴۸
فائدہ۔ مندرجہ بالا چند آیات میں توحید اور صفات باری تعالیٰ کا بیان ہے۔	۵۰
تنبیہ	۵۰
فائدہ۔ ظلم کی تین قسمیں ہیں	۵۱
شرک کی دو قسمیں ہیں	۵۱
فائدہ	۵۲
فائدہ	۵۳
حدیث نمبر ۵۔ تعلیم جبریل علیہ السلام	۵۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ۔ایمان اسلام اور دین یہ تین بنیادی لفظ ہیں ۵۶
کلمہ شہادت کا وزن۔حدیث ۵۷
فائدہ ۵۹
فصل نمبر۲۔اللہ کے سوا سب چیزیں بعد کی پیداوار ہیں ہمیشہ سے وہی ایک ذات ہے۔ ۶۰
فائدہ ۶۰
فائدہ۔لفظ اول کے معنی تو تقریباً متعین ہیں ۶۱
فائدہ۔لفظ اللہ اسم ذات ہے۔ ۶۲
فائدہ۔ساری موجودات مادہ اور صورت سے مرکب ہے ۶۳
فائدہ۔ ۶۳
فصل نمبر۳۔فرشتوں پر ایمان لانا ۶۳
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۶۴
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۶۵
جنات کی پیدائش ۶۵
فائدہ۔آیت نمبر۳ ۶۶
فرشتوں کے فرائض وصفات ۶۸
فصل نمبر۴۔اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لانا ۷۰
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۷۱
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۷۲
آسمانی کتابوں کے متعلق بیان ۷۳
قرآن کا محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے ۷۴
فائدہ۔آیت نمبر۳ ۷۴
فائدہ۔آیت نمبر۴ ۷۵
حدیث رسول اللہ ﷺ سے تعلیم القرآن کی اہمیت ۷۷
فائدہ۔حدیث نمبر۱ ۷۷
قرآن پڑھنے کے چھ ظاہری آداب ۷۸
چھ باطنی آداب ۷۸
فائدہ۔حدیث نمبر۱۰ ۸۱
فائدہ۔حدیث نمبر۱۴ ۸۵
فائدہ۔حدیث نمبر۱۶ ۸۶
فصل نمبر۵۔اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا۔ ۸۶
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۸۶
اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول کی اطاعت ۸۷
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۸۷
رسول ﷺ کو مبعوث فرما کر اللہ نے احسان عظیم فرمایا ۸۷
فائدہ۔آیت نمبر۳ ۸۸
پیغمبروں کے متعلق عقیدہ اور ان کی تعداد ۸۹
حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں ۹۰
فائدہ۔آیت نمبر۴ ۹۰
حضور ﷺ کے ساتھ محبت ایمان کا جزء ہے۔ ۹۱
فائدہ۔حدیث نمبر۲ ۹۱
حضور ﷺ کی محبت کے معنی میں یہ امور بھی داخل ہیں ۹۲
فصل نمبر۶۔تقدیر پر ایمان لانا کہ بھلی ہو یا بری سب اللہ کی طرف سے ہے ۹۳
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۹۳
حدیث بابت تقدیر ۹۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

منکرین تقدیر اس امت کے مجوسی ہیں ۹۵
تقدیر لکھی جاچکی ہے ۹۶
فصل نمبر۷۔قیامت کے حق ہونے پر ایمان لانا ۹۷
آخرت پر یقین لانا ۹۷
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۹۷
واقعہ صور حق ہے ۹۷
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۹۸
قیامت حق ہے ۹۸
فائدہ۔آیت نمبر۳ ۹۸
موت اور حالت برزخ حق ہے ۹۹
فائدہ آیت نمبر۴ ۹۹
قبر کی حالت وعذاب اور منکر ونکیر کا سوال وجواب ۱۰۰
فائدہ۔بابت برزخ ۱۰۳
نوٹ۔علاوہ حالت قبر مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائیگا ۱۰۵
آیت نمبر۵ کے تحت حضرت تھانویؒ کے منقول حدیث ۱۰۵
قیامت میں حساب ہونا برحق ہے ۱۰۷
فائدہ۔آیت نمبر۶ ۱۰۷
فائدہ۔آیت نمبر۷ ۱۰۸
اعمال کا تولنا برحق ہے۔ ۱۱۰
فائدہ۔آیت نمبر۸ ۱۱۰
فائدہ۔آیت نمبر۹ ۱۱۱
پل صراط حق ہے ۱۱۲
فصل نمبر۸۔جنت کا یقین ہونا اور یہ کہ مومن انشاءاللہ ہمیشہ اس میں رہیں گے ۱۱۳
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۱۱۴
فائدہ۔آیت نمبر۳ ۱۱۴
حدیث۔جنت کی تعریف کی ۱۱۵
جنت کے نام ۱۱۷
جنت میں حق تعالیٰ کا دیدار ۱۱۷
اہل جنت کی دعاء ۱۱۸
فائدہ۔آیت دعاء ۱۱۸
فصل نمبر۹۔جہنم کا یقین ہونا اور یہ کہ اس میں سخت سے سخت عذاب ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ رہیگا۔ ۱۱۹
دوزخ کے سات دروازے ہیں ۱۱۹
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۱۲۰
دوزخ پر۱۹ فرشتے (داروغہ) مقرر ہیں ۱۲۰
احادیث۔دوزخ کی حالت پر ۱۲۰
دوزخ کے نام ۱۲۱
متکبر اور سرکش کا عذاب ۱۲۲
طوق وسلاسل ۱۲۳
حدیث۔بابت عذاب ۱۲۳
دوزخ میں سانپ اور بچھو ۱۲۳
فصل نمبر۱۰۔۱۱۔ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا۔اللہ ہی کے واسطے دوسروں سے محبت رکھنا ۱۲۴
فائدہ۔آیت نمبر۲ ۱۲۵
حدیث۔بابت محبت ۱۲۵
فائدہ۔حدیث نمبر۱ ۱۲۶
اہل عرب سے محبت ۱۲۹
محبت اصحاب وآل بیت ۱۲۹
فائدہ۔حدیث نمبر۶ ۱۳۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

آل بیت سے محبت رکھنا ۱۳۰
فائدہ۔حدیث نمبر۷ ۱۳۱
فصل نمبر۱۲۔حضور ﷺ سے محبت رکھنا ۱۳۲
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۱۳۲
مسئلہ ۱۳۳
فائدہ۔آیت نمبر۲۔بابت صلوۃ وسلام ۱۳۳
حدیث نمبر۱۔بابت محبت رسول ﷺ ۱۳۴
فائدہ۔حدیث نمبر۱ ۱۳۴
فائدہ۔بابت درود شریف ۱۳۵
فائدہ۔حدیث نمبر۲ ۱۳۶
فائدہ۔آیت نمبر۳ ۱۳۶
حدیث نمبر۳۔رسول ﷺ کے طریقے اور خلفائے راشدین کے طریقے پر عمل کرو۔بدعت سے بچو ۱۳۷
فائدہ۔حدیث نمبر۵ ۱۳۸
فائدہ۔حدیث نمبر۶ ۱۳۹
فائدہ۔حدیث نمبر۷۔کثرت سے درود پڑھنے والا قیامت میں آپ ﷺ سے زیادہ قریب ہونگے ۱۴۰
فصل نمبر۱۳۔اخلاص جن میں ریا نہ کرنا اور نفاق سے بچنا بھی داخل ہے ۱۴۰
فائدہ۔آیت نمبر۱ ۱۴۱
حدیث نمبر۱۔بابت اللہ اور بندے کے درمیان کیا حق ہے؟ ۱۴۱
فائدہ۔حدیث نمبر۱ ۱۴۲
فائدہ۔آیت نمبر۲۔اخلاص فی العبادۃ شرک سے بچنا ۱۴۳
حدیث نمبر۳۔شرک اصغر ۱۴۳
ریاکاری کی چار علامتیں ۱۴۳
ریاکار کے چار نام ۱۴۴
منافق کی صفت ۱۴۴
فائدہ۔آیت نمبر۵۔نفاق کی دو قسمیں ہیں ۱۴۵
فصل نمبر۱۴۔توبہ ۱۴۶
فائدہ۔آیت نمبر۱ توبہ کی حقیقت ۱۴۶
فائدہ۔آیت نمبر۴ ۱۴۸
حضرت وحشیؓ کا اسلام قبول کرنا ۱۴۸
فائدہ۔توبہ کرتے رہنا۔گناہ پر اصرار نہ کرنا ۱۵۰
ابلیس کا قسم کھانا ۱۵۰
ابلیس لعین کی حسرت ومایوسی اور افسوس ۱۵۰
توبۃ النصوح ۱۵۱
استغفار کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا عزم ضروری ہے ۱۵۱
مقبول توبہ کی علامات اور اسکا اعزاز واکرام ۱۵۱
بعض بزرگوں نے فرمایا ۱۵۲
عارف کی چھ خصلتیں ۱۵۲
تائب پر دوزخ سے گذرتے ہوئے آگ کا اثر نہ ہوگا۔ ۱۵۳
توبہ سے گناہ بالکل مٹ جاتا ہے اور نیکیوں میں تبدیل ہوجاتے ہیں۔ ۱۵۳
ڈاڑھی کی توبہ کا واقعہ ۱۵۴
فصل نمبر۱۵۔اللہ کا خوف ۱۵۵
فائدہ۔آیت نمبر۱۔اللہ کی نعمت ۱۵۵
فائدہ۔آیت نمبر۲۔نیک کام میں جلدی کرنا ۱۵۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

عقلمند کون؟ ۱۵۷
علامت امید اور خوف سے گناہ معاف ہوتے ہیں ۱۵۸
حدیث قدسی میں ارشاد ربانی ہے ۱۵۸
تین چیزیں ہلاکت اور تین نجات دینے والی ہیں ۱۵۸
خوف الٰہی کی علامت ۱۵۹
ایسے ہی لوگوں کے لئے قرآن کہتا ہے ۱۵۹
کیف آتا ہے مگر کبھی کبھی ۱۶۰
فصل نمبر ۱۶- ۱۷- اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا ۱۶۱
فائدہ- ہر کام اللہ کے نام سے شروع کرنا ۱۶۱
رحمت اللہ کے ذمہ ہے ۱۶۲
فائدہ- آیت نمبر۱ ۱۶۲
تنبیہ الغافلین میں حضرت طاؤس کے تین جامع کلمات ۱۶۳
مخلوق پر رحم کر تجھ پر رحم کیا جائیگا ۱۶۳
مسلمانوں کے تم پر دس حق ہیں ۱۶۴
اللہ کی تین پسندیدہ باتیں ۱۶۴
رحم و سخاوت پر جنت ۱۶۵
فصل نمبر۱۸- شکر گزاری ،شکر کرنا خالق کا جو منعم حقیقی ہے ۱۶۵
فائدہ- آیت نمبر۱ ۱۶۵
فائدہ- آیت نمبر۱ و انصاف کا تقاضہ- ۱۶۶
اعتراف نعمت ہی شکر گزاری ہے- ۱۶۶
فائدہ- آیت نمبر۲- شکر کی حقیقت ہر حالت میں اللہ کا شکر گذار اور صابر رہنا چاہئے ۱۶۷
حدیث- بلت شکر گذاری ۱۶۷
فائدہ- حدیث نمبر۲ ۱۶۸
صبر و شکر کی تعلیم ۱۶۹
فائدہ حدیث نمبر۳ ۱۶۹
چار چیزوں میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہیں ۱۷۰
فصل نمبر۱۹- وفاداری اور عہد کا پورا کرنا ۱۷۰
فائدہ- آیت نمبر۱ ۱۷۰
فائدہ- آیت نمبر۲ ۱۷۱
نفاق کی چار خصلتیں ۱۷۱
فائدہ- حدیث نمبر۳ ۱۷۲
چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی ۱۷۳
عہد ازل کی حقیقت ۱۷۳
عہد اَلَسْتُ کی تفصیل روایات حدیث سے اس عہد ازل کی مزید تفصیلات ۱۷۴
ذریت آدم علیہ السلام ۱۷۵
فصل نمبر۲۰- صبر کرنا ۱۷۶
فائدہ- آیت نمبر۱- تین چیزوں کی وصیت ۱۷۶
فائدہ- آیت نمبر۲ ۱۷۶
حدیث- بلت صبر و شکر ۱۷۷
صبر اختیار کرنا واجب ہے ۱۷۸
صبر کرنے والوں کے متعلق نو آیتیں ۱۷۹
فائدہ- صبر اتنی بڑی فضیلت اور اتنا عظیم وصف ہے ۱۸۰
سات باتیں اور سات سو میل کا سفر ۱۸۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

آیت نمبر۴-چند چیزوں کا امتحان ۱۸۱
فائدہ- آیت نمبر۴ ۱۸۲
فصل نمبر۲۱-تواضع جس میں بڑوں کی تعظیم بھی داخل ہے ۱۸۳
فائدہ- آیت نمبر۱-تواضع وبھلائی کی تعریف ۱۸۴
صف تواضع ۱۸۴
فائدہ- آیت نمبر۲- آداب المعاشرت وتواضع ۱۸۴
فائدہ- آیت نمبر۳ ۱۸۵
بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں کی شفقت ۱۸۷
عالم-حافظ اور عادل بادشاہ کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے ۱۸۷
فائدہ-حدیث نمبر۱ ۱۸۸
کامل مروت کا نشان ۱۸۸
متقی کامل ۱۸۹
فصل نمبر۲۲-شفقت ورحمت جس میں بچوں پر شفقت کرنا بھی داخل ہے ۱۸۹
فائدہ- آیت نمبر۲-عدل واحسان کا حکم ۱۹۰
حدیث-بلبت نرم دل وشفقت ۱۹۰
فائدہ-حدیث نمبر۲-بلبت رحم وشفقت ۱۹۱
عرش کے سایہ کے مستحق ۱۹۱
نیکیوں کو پہاڑ جیسا اور روزی کو بڑھانے والی پانچ باتیں ۱۹۱
فصل نمبر۲۳-مقدر پر راضی ہونا ۱۹۳
فائدہ- آیت نمبر۱ ۱۹۳
حدیث رسول ﷺ ۱۹۴
فائدہ-حدیث نمبر۱ ۱۹۴
فصل نمبر۲۴-توکل ۱۹۶
فائدہ- آیت نمبر۱-اللہ پر بھروسہ کرنا چاہئے ۱۹۷
فائدہ- آیت نمبر۲-کوشش کے ساتھ توکل ۱۹۷
فائدہ- آیت نمبر۳ ۱۹۸
فائدہ- آیت نمبر۴-متوکل کی رزق بے گمان آتی ہے ۱۹۹
فائدہ-حدیث نمبر۲-جھاڑ پھونک کے بابت میں- ۱۹۹
توکل کی حقیقت ۲۰۰
فائدہ-حدیث نمبر۴-توکل اور تدبیر ۲۰۱
فصل نمبر۲۵- خودبینی اور خودستائی کا چھوڑنا جس میں اصلاح نفس بھی داخل ہے ۲۰۱
فائدہ- آیت نمبر۱-تقویٰ والوں کو وہ خوب جانتا ہے- ۲۰۱
فائدہ- آیت نمبر۲- مخالفت نفس کے تین درجے ۲۰۲
حدیث شریف اپنے لئے جو پسند ہو وہ دوسرے کے لئے بھی پسند کر ۲۰۲
فائدہ-خودپسندی یا عجب ریا تکبر اور عجب کا فرق ۲۰۳
اخروی مقاصد کیلئے اپنے کسی نیک عمل کی شہرت پر خوش ہونا-ریا نہیں ۲۰۴
فصل نمبر۲۶-کینہ اور غش نہ رکھنا جس میں حسد بھی داخل ہے ۲۰۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ۔ آیت نمبر۱۔ ظن کی چار قسمیں ہیں ۲۰۵
غیبت کے متعلق ایک واقعہ ۲۰۷
غیبت کے متعلق چند مسائل ۲۰۷
فائدہ۔ آیت نمبر۲۔ حسد اور اسکی تعریف ۲۰۸
دل حسد کینہ اور ظلم سے پاک ہونا چاہئے ۲۰۸
فائدہ۔ حدیث نمبر۳ کینہ کی تعریف ۲۰۹
تین چیزیں رحمت سے دور ہیں۔ ۲۰۹
چغل خور قابل اعتبار نہیں ۲۰۹
فائدہ۔ آیت نمبر۳۔ چغلی کی تعریف ۲۱۰
سب سے برا شخص ۲۱۰
عقلمندی کی بات ۲۱۰
حاسد پہلے متاثر ہوتا ہے ۲۱۱
چھ باتیں قابل مذمت ہیں ۲۱۱
فصل نمبر۲، ۲۔ غصہ نہ کرنا اور معاف کرنا نیک کاروں کی علامت ہے ۲۱۲
فائدہ۔ آیت نمبر۱۔ غصہ کا معاف کرنا بہترین حسن اخلاق ہے ۲۱۲
فائدہ۔ آیت نمبر۲۔ خطاؤں اور غلطیوں کو معاف کرنا ۲۱۳
بھلائی اور احسان سے برائی کی مدافعت کرو۔ ۲۱۳
حدیث پہلوان کون ہے؟ ۲۱۴
غصہ سے بچنے کی تاکید ۲۱۴
فائدہ۔ حدیث نمبر۲۔ لاتَغْضَبْ تکبر و بڑائی کی حقیقت ۲۱۵
غصہ کی حقیقت اور اسکا علاج ۲۱۶
فائدہ۔ حدیث نمبر۲۔ غصہ تمام مہلکات عظیمہ سے ہے ۲۱۶
فصل نمبر۲۸۔ حیاء کرنا ۲۱۷
فائدہ۔ آیت نمبر۱ ۲۱۷
فائدہ۔ آیت نمبر۲ ۲۱۷
فائدہ آیت نمبر۳ ۲۱۸
حیاء ایمان کا حصہ ہے ۲۱۸
فائدہ۔ بابت حیاء حدیث نمبر۱ ۲۱۹
فائدہ۔ حدیث نمبر۲۔ حضور ﷺ کا حیاء ۲۱۹
فائدہ۔ حدیث نمبر۳۔ حضرت عائشہؓ کا حیاء ۲۲۰
حیاء کی تعریف وفضیلت ۲۲۱
حیاء اور ایمان لازم وملزوم ہیں ۲۲۲
فصل نمبر۲۹۔ فریب نہ دینا جس میں بدگمانی نہ کرنا اور کسی کے ساتھ مکر نہ کرنا بھی داخل ہے ۲۲۲
فائدہ۔ آیت نمبر۱۔ دھوکہ اپنے آپ کو دیتے ہیں ۲۲۳
فائدہ۔ آیت نمبر۲۔ سب فریب اللہ کے ہاتھ میں ہے ۲۲۳
حدیث میں آیا ہے کہ دھوکہ حسد بغض وغیرہ نہ رکھو اور بدگمانی نہ کرو ۲۲۴
کسی کو دھوکہ دینا سلام میں بہت بڑا عیب ہے ۲۲۴
دھوکہ دینے والے ملعون ہیں ۲۲۵
دھوکہ اور فریب جہنم میں ہیں ۲۲۵
فصل نمبر۳۰۔ دنیا کی محبت دل سے نکال دینا جس میں مال اور جاہ کی محبت بھی

toobaa-elibrary.blogspot.com

داخل ہے ۲۲۵
فائدہ۔ آیت نمبر۱۔خلاصہ آیت ۲۲۶
فائدہ۔ آیت نمبر۲۔منکرین قرآن کافروں کا حال ۲۲۶
فائدہ۔ آیت نمبر۳۔جو دین سے اندھا ہے وہ آخرت میں بھی اندھا ہے ۲۲۷
بنی آدم کی فضیلت اکثر مخلوقات پر ۲۲۷
دنیاوی زندگی لہو ولعب کے علاوہ کچھ نہیں ۲۲۹
فائدہ۔ آیت نمبر۵۔لہو ولعب ۲۲۹
متاع دنیا کی حقیقت ۲۲۹
فائدہ۔ آیت نمبر۶۔دنیا کی عیش وعشرت چند روزہ ہے ۲۳۰
حدیث شریف ۲۳۰
فائدہ۔حدیث نمبر۲۔دنیا اللہ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر بھی قدر نہیں ۲۳۱
فائدہ۔حدیث نمبر۳۔دنیا کی مثال دریا میں انگلی ڈال کر دیکھ لو کتنا پانی آتا ہے ۲۳۱
شیطان کا دعویٰ ۲۳۲
بطحاء مکہ کو سونا بنا دینے کے مقابلے میں ایک دن کھانا اور ایک دن بھوکا رہنا زیادہ پسند ہے ۲۳۲
تین اور تین پسندیدہ باتیں ۲۳۳
ملعون شخص ۲۳۳
تو اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کر ۲۳۴
تین کام ضرور کرنا چاہئے ۲۳۴
دنیا کی محبت کا ثمرہ ۲۳۴
زہد ترک دنیا میں ہے ۲۳۵
دنیا مسافر خانہ ہے ۲۳۵
تین منزلیں ۲۳۶
چھ باتوں سے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے ۲۳۶
چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں ۲۳۷
اعمال صالحہ کی کشتی ۲۳۷
سمجھداری کی بات ۲۳۷
محبوب دنیا کیسی بدشکل ہے ۲۳۸
ایک قیمتی نصیحت ۲۳۸

دوسرا باب۔اس دوسری قسم کے بیان میں جو زبان کا عمل ہے اس کے سات شعبے ہیں اسکو سات فصلوں میں بیان کریں گے۔ ۲۳۹
فصل نمبر۱ ۱/۲۔کلمہ طیبہ کا پڑھنا ۲۳۹
فائدہ آیت نمبر۱۔کلمہ توحید کے متعلق ۲۳۹
فائدہ۔ آیت نمبر۲۔کلمہ طیبہ کی مثال ۲۴۰
فائدہ۔ آیت نمبر۳۔معبود ایک ہے ۲۴۱
حدیث۔بابت اقرار باللسان ۲۴۱
فائدہ۔حدیث نمبر۶۔ایمان کی تعریف یہ ہے ۲۴۴
فصل نمبر۲ ۲/۲۔قرآن پاک کی تلاوت کرنا ۲۴۶
فائدہ۔ آیت نمبر۱۔ترتیل مطلوب ہے ۲۴۶
مسئلہ۔بابت ترتیل ۲۴۶
اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو مبعوث فرما کر مومنین کیلئے احسان عظیم فرمایا ہے ۲۴۷
فائدہ۔ آیت نمبر۲۔لَقَدْ مَنَّ اللّٰہ۔ ۲۴۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ۔حد ضرورت تک حفظ قرآن کرنا فرض ہے ۲۴۹
فائدہ۔آیت نمبر۴۔مومن کی صفت ۲۴۹
فائدہ۔آیت نمبر۵۔تلاوت کا حق ادا کیا ۲۵۰
عظمت قرآن کی شان اور طریقہ آداب بیان ۲۵۰
فائدہ۔آیت نمبر۷۔ایمان والوں کو نصیحت ہو ۲۵۰
فائدہ۔آیت نمبر۸۔سورۂ یوسف ۲۵۱
فائدہ۔آیت نمبر۹۔سورۂ رعد ۲۵۱
فائدہ۔آیت نمبر۱۰۔سورۂ ابراھیم ۲۵۲
فائدہ۔آیت نمبر۱۵۔سورۂ طحہ ۲۵۴
حدیث ۲۵۴
فائدہ۔حدیث۔بلبت علماء ۲۵۴
فائدہ۔سورۂ یٰس ۲۵۷
فائدہ۔سورۂ حٰمٓ۔دیباج قرآن ہے ۲۵۸
ہرملا سے حفاظت ۲۵۹
دشمن سے حفاظت ۲۵۹
فائدہ۔سورۂ دخان ۲۶۰
فائدہ۔سورۂ رحمٰن ۲۶۲
فائدہ۔سورۂ جن ۲۶۳
تلاوت قرآن اور اس کی فضیلت از حدیث شریف ۲۶۴
قرآن کا ماہرملائکہ میر منشی کے ساتھ ہے ۲۶۵
رشک دو چیزوں کے ساتھ جائز ہے ۲۶۶
جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ان کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے ۲۶۷
قرآن کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے ۲۶۷
تلاوت کرنے والے کو اللہ پاک اکرام کا پورا جو ڈا عطا فرمائیں گے ۲۶۸
تین چیز قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گے ۲۶۹
فائدہ۔حدیث نمبر۸۔صاحب قرآن سے بظاہر حافظ مراد ہے ۲۶۹
فائدہ۔حدیث نمبر۱۰۔صاحب قرآن کے والدین کا اکرام ۲۷۱
فصل نمبر ۳/۳۔علم کا سیکھنا ۲۷۱
فائدہ۔آیت نمبر۱۔علم دین کا طلب کرنا ۲۷۱
علم دین کے فضائل ۲۷۲
حدیث نمبر۲۔ایک فقیہ عالم شیطان پر ایک ہزار عابدوں سے زیادہ قوی بھاری ہے ۲۷۳
علم دین فرض عین ہے ۲۷۴
فرض کفایہ۔(عالم کا وجود ہر شہر یا بستی میں ہونا)فرض کفایہ ہے ۲۷۵
فرض عین کی تفصیل ۲۷۵
علم تصوف بھی فرض عین میں داخل ہے ۲۷۶
عالم کے فرائض ۲۷۶
فرائض ۲۷۷
عالم کو دعوت وتبلیغ کی نگرانی بھی کرنا ہے ۲۷۷
علماء کے صفات اور تعریف ۲۷۷
علمائے آخرت اور علمائے سوء کون ہیں۔ ۲۷۸
اسکی بارہ علامتیں ہیں۔ ۲۷۸
علمائے سوء کا بیان ۲۸۱
فصل نمبر۴ ۴/۳۔علم دو سروں کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

سکھانا۔یعنی علم دین کی تعلیم دینا	۲۸۲	بددعاء کی ممانعت	۳۰۱
فائدہ۔آیت نمبر۱۔لفظ رحمٰن کو واقف کرانا	۲۸۲	دعاء کی ثمرات	۳۰۱
فائدہ۔آیت نمبر۲۔تعلیم دینے کا طریقہ	۲۸۴	تین کی دعاء رد نہیں	۳۰۲
احادیث۔مسافر طالبعلم اللہ کے راستہ میں ہے۔	۲۸۵	فصل نمبر۶ ۶/۳۔اللہ کا ذکر جس میں استغفار بھی داخل ہے	۳۰۳
مومن کا خیر سے سیر نہیں ہوتا	۲۸۵	ذکر خفی اور ذکر جہر کے احکام	۳۰۵
طریقہ تبلیغ وتدریس	۲۸۶	شرائط ذکر	۳۰۶
قرآن کی تعلیم سب سے بہتر ہے	۲۸۶	ذکر اللہ کی فضیلت	۳۰۷
عالم قرآن کی شفاعت مقبول ہے	۲۸۷	احادیث	۳۰۷
ہر سو سال کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا ہے	۲۸۹	بندہ کے ساتھ میرا معاملہ گمان کے مطابق ہوگا	۳۰۸
بہتر فقیہ کی تعریف	۲۹۰	ذکر اللہ میں رطب اللسان رہنا	۳۰۹
دینی طالب علم کی موت سے جنت میں اس کا مرتبہ انبیاء کے قریب ہے	۲۹۱	ذکر کرنے والا زندہ ہے	۳۱۰
تھوڑی دیر کی تعلیم وتعلم رات گذاری سے افضل ہے	۲۹۱	جنت کے باغ	۳۱۰
شر کا سوال نہ کرو۔خیر کا سوال کرو	۲۹۲	چار کے علاوہ سب دنیا ملعون ہیں	۳۱۱
فتنہ علماء سے نکلے گا واپس علماء ہی میں آئے گا	۲۹۳	تین اہم چیزیں	۳۱۲
خود علم سیکھو پھر دوسروں کو سکھاؤ	۲۹۴	سب سے افضل عمل	۳۱۲
فصل نمبر۵ ۵/۳۔دعاء کرنا	۲۹۵	ذکر ایمان کی علامت ہے	۳۱۳
دعاء میں اخلاص ضروری ہے	۲۹۵	اللہ کے ذکر کی پانچ خصوصیات	۳۱۳
دعاء عبادت کی مغز ہے	۲۹۶	شیطان کی مایوسی	۳۱۳
دعاء کے آداب	۲۹۷	چالیس ہزار نیکیاں	۳۱۴
خوف اور امید کے ساتھ دعا مانگو	۲۹۸	بیس لاکھ نیکیاں	۳۱۴
قبولیت کی شرائط	۲۹۸	جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں	۳۱۴
ہر نبی کیلئے ایک مقبول دعاء ہوتی ہے	۳۰۰	چار کلمے اللہ کو بہت محبوب ہیں۔	۳۱۴
دعاء حقیقت میں عبادت ہے	۳۰۰	اگر یہ دعاء پڑھ لیتا تو یقیناً فالج نہ ہوتا	۳۱۵
		جو یہ دعاء پڑھے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اسکو راضی کرے	۳۱۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

استغفار ۳۱۶
سیدالاستغفار یہ ہے ۳۱۶
اسم اعظم ۳۱۷
انسان وشیطان کا مقابلہ ۳۱۹
فصل نمبر۷/۳ ۔لغو باتوں سے بچنا ۳۱۹
زبان کی حفاظت کرنا ۳۲۰
زبان کی آفتیں ۳۲۱
غیبت پر شبہ کا جواب ۳۲۲
چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی ۳۲۲
چغل خور اعتبار کے قابل نہیں ۳۲۲
حدیث ۔رسول ﷺ ۳۲۳
تیسرا باب۔ باقی بدن کے اعمال جو کل چالیس ہیں۔اور وہ تین حصوں پر منقسم ہیں ۳۲۷
حصہ اول۔اپنی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے یہ سولہ شاخیں ہیں جو سولہ فصلوں میں بیان ہو گا۔ ۳۲۷
فصل اول نمبر۸/۳۔ پاکی حاصل کرنا جس میں بدن کی پاکی اس میں وضو اور غسل جنابت اور غسل حیض ونفاس سے بھی داخل ہیں۔کپڑے کی پاکی مکان کی پاکی سب ہی داخل ہیں ۳۲۸
فائدہ۔آیت نمبر۱۔وضو میں چار فرض ہیں ۳۲۹
احادیث رسول ﷺ ۳۲۹
مسح علی الخفین کی دلیل ۳۳۱
اگر مسواک بھاری نہ ہوتا ۳۳۱
فائدہ۔مسواک وضو کے ساتھ خاص ہے ۳۳۱
پیشاب پاخانے کا طریقہ ۳۳۱
بیت الخلاء میں داخل ہونیکی اور نکلنے کی دعاء ۳۳۳
دائیں ہاتھ سے آلہ تناسل پکڑنا منع ہے اور نہ پانی میں دم مارے ۳۳۴
ہڈی اور گوبر استنجاء میں استعمال کرنا منع ہے ۳۳۴
پانی سے استنجاء پاک کرنا بہتر ہے ۳۳۵
پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت ستر نہ دیکھنا جائز ہے اور نہ دکھانا جائز ہے ۳۳۶
وضوء کرنے کا طریقہ اور وضو کی سنتیں ۳۳۶
فائدہ۔اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے ۳۳۷
حضور ﷺ کا پسندیدہ عمل دائیں طرف سے شروع کرنا ہے ۳۳۸
دس چیزیں فطرت سلیمہ کا حصہ اور مقتضاء ہیں ۳۳۹
فائدہ۔حدیث نمبر۵۔مونچھ وغیرہ کاٹنے کا طریقہ ۳۴۰
وضو کا مسنون طریقہ ۳۴۰
وضوء کی دعاء اور اس کی فضیلت ۳۴۲
قیامت کے دن اعضائے وضو سفید اور چمکدار ہوں گے ۳۴۳
وضو ٹوٹنے والی چیزیں ۳۴۳
غسل کرنے کا طریقہ اور غسل جنابت ۳۴۵
فائدہ۔جنابت کا غسل فرض ہے ۳۴۵
فائدہ۔حدیث نمبر۱۔حالت جماع کا بیان ۳۴۶
فائدہ۔حدیث نمبر۲۔فرائض غسل کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مضمون	صفحہ
بیان	
غسل واجب ہونے کے اسباب	۳۴۷
بیوی سے صحبت کے بعد سونے اور کھانے یا دوبارہ عود کرنے کا طریقہ	۳۴۷
اگر کتے نے کسی برتن میں منہ لگائے تو اس کو سات مرتبہ دھولیوے	۳۴۹
حیض کا غسل	۳۵۱
حیض کے وقت عورتوں سے الگ رہو	۳۵۱
پاکی کی حالت میں جس طرح چاہو اپنی بیوی کے پاس جاؤ	۳۵۲
حالت حیض میں مباشرت کرنا	۳۵۳
نفاس سے پاک ہو تو غسل ضروری ہے	۳۵۳
کپڑا پاک کرنا	۳۵۴
چمڑے کو پاک کرنا	۳۵۵
جوتا وغیرہ پاک کرنا	۳۵۶
سات جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہے	۳۵۶
فصل نمبر ۲/۲۹- نماز کی پابندی کرنا اسکو قائم کرنا جس میں فرض واجب قضاء و نفل سب داخل ہیں	۳۵۷
نماز کا حکم	۳۵۸
نماز پنجگانہ کا حکم	۳۵۸
نماز ہر ہری بات اور فعل سے روکتی ہے	۳۵۹
نمازی پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر	۳۶۱
اوپر صبر ضروری ہے	۳۶۲
صلوٰۃ وسطیٰ یعنی نماز عصر کی تاکید	۳۶۲

مضمون	صفحہ
نماز میں خشوع کا حکم	۳۶۳
احادیث نماز پنجگانہ - نماز جمعہ اور رمضان کے روزے کے کفارے	۳۶۵
فائدہ - مذکورہ بالا چھ حدیثوں کا خلاصہ بیان	۳۶۸
مسلمان اور کافر کے درمیان فرق صرف نماز ہے اور نماز چھوڑنے پر وعید	۳۶۹
تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ باندھنا	۳۷۱
جب امام قرات پڑھے تو مقتدی چپ رہے	۳۷۴
نماز میں آمین آہستہ کہے	۳۷۵
فائدہ - کیفیت آمین	۳۷۵
فرض نماز کے بعد دعاء مانگنا اور دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا ثابت ہے	۳۷۷
نماز وتر واجب ہے	۳۷۹
نماز عید واجب ہے	۳۸۰
قضاء نماز	۳۸۱
حالت سفر میں نماز قصر	۳۸۱
نماز سنت موکدہ	۳۸۲
تہجد کی نماز سنت موکدہ ہے	۳۸۳
تہجد کا وقت	۳۸۴
چار رکعت قبل العصر	۳۸۵
نماز اوابین	۳۸۵
صلوٰۃ الضحیٰ	۳۸۶
نماز اشراق	۳۸۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

چار رکعت قبل العشاء	۳۸۷	نفل	۴۱۳
نصف شعبان کی رات کی نماز	۳۸۷	فائدہ۔ آیت نمبر۱۔صوم کے معنی	۴۱۳
نماز تراویح مسنون ہے	۳۹۰	حالت مرض اور سفر کا روزہ	۴۱۳
نماز تراویح بیس رکعت ہے	۳۹۳	روزہ کی قضاء	۴۱۵
نماز جمعہ	۳۹۴	روزہ کا فدیہ اور اسکی مقدار	۴۱۵
سنت قبل جمعہ اور بعد جمعہ	۳۹۵	شرائط روزہ	۴۱۶
فصل نمبر۴۰/ ۳۔صدقہ جس میں زکوۃ'		فائدہ۔ آیت نمبر ۳۔شھود رمضان	۴۱۶
صدقۃ الفطر وغیرہ بھی داخل ہیں	۳۹۶	مسئلہ۔ بعض ملکوں میں روزہ فرض نہیں	۴۱۶
فائدہ۔ آیت نمبر۱۔زکوۃ کے معنی	۳۹۶	رمضان شریف میں رات کو مباشرت	
حدیث	۳۹۶	جائز ہے	۴۱۷
فائدہ۔حدیث نمبر۱۔زکوۃ فرض ہے	۳۹۷	احادیث بابت فضائل رمضان	۴۱۷
اور چند مسائل	۳۹۷	سحری کھانا برکت ہے	۴۱۹
زکوۃ کس کو دینا جائز ہے اور کس کو ناجائز	۳۹۸	سحری سے ہمارے روزے کو جدا کرو دیگر	۴۲۰
فائدہ۔ آیت نمبر۳ مصارف زکوۃ	۳۹۸	اقوام سے	۴۲۰
ان آٹھ مصارف کی تفصیل	۳۹۹	بعد غروب جلدی افطار کرنے میں خیر ہے	۴۲۰
امامت وخطابت اور تعلیم قرآن وحدیث		کسی روزہ دار کو افطار کرانا	۴۲۰
اور دوسرے دینی علوم کا حکم	۳۹۹	افطار کی دعاء	۴۲۱
تملیک کا مسئلہ	۴۰۲	رمضان کی پہلی تاریخ سے شیطان قید	
بعض عزیز رشتہ داروں کو زکوۃ دینا جائز		کر دیئے جاتے ہیں۔جہنم کے دروازے	
نہیں	۴۰۳	بند اور جنت کے دروازے کھل جاتے	
مال جمع کر کے زکوۃ نہ دینے والوں پر وعید	۴۰۵	ہیں	۴۲۱
حدیث شریف میں ہے	۴۰۷	جنت رمضان کیلئے شروع سال سے	
سونے اور چاندی کے زیورات پر نصاب		دوسرے سال تک زیب وزینت کرتی	
پورا ہو تو زکوۃ واجب ہے	۴۰۸	ہے	۴۲۲
صدقۃ لفطر	۴۰۹	بغیر عذر رمضان کا ایک روزہ کا قضاء	
صدقہ وخیرات کرنا اور نہ کرنیوالے کی		زندگی بھر روزے رکھنے سے بھی پورا	
مذمت	۴۱۰	نہیں ہو گا	۴۲۳
فصل نمبر۴۱/ ۴۔روزہ کا حکم فرض ہوا		شوال کے چھ روزے اور نفل روزے	۴۲۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

نصف شعبان کا روزہ	۴۲۶
فصل نمبر ۵/۴۲ - حج کرنا فرض ہو یا نفل اور اسی میں عمرہ اور طواف بھی داخل ہے	۴۲۷
ادائیگی حج کے موقع پر گناہ کے کاموں سے بچتے ہوئے تقویٰ پر عمل کریں	۴۲۸
حج فرض ہونے کی شرط	۴۳۰
حج کا فرض	۴۳۰
واجبات حج	۴۳۰
احادیث رسول ﷺ	۴۳۱
میقات کا بیان	۴۳۲
حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید	۴۳۵
حج بدل	۴۳۶
حج کا فوت ہونا اور رکاوٹ ہونا	۴۳۸
حج اور عمرہ کے فضائل	۴۴۰
طواف وسعی اور استلام واضطباع کا بیان	۴۴۲
فصل نمبر ۶/۴۳ - اعتکاف کرنا جس میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا بھی داخل ہے	۴۴۴
فائدہ - آیت نمبر ۲ - اعتکاف کی تعریف و مسائل	۴۴۵
اعتکاف میں یہ چیزیں ممنوع ہیں	۴۴۷
معتکف کو ہر نیک کام کرنے والوں کی طرح نیکیاں ملتی ہیں	۴۴۷
لیلۃ القدر کا بیان	۴۴۸
قدر کے معنی	۴۴۹
لیلۃ القدر کا تعین	۴۵۰
لیلۃ القدر کی دعا اور بعض فضائل	۴۵۰
تمام آسمانی کتابیں رمضان ہی میں نازل ہوئی ہیں	۴۵۲
روح سے مراد جبرئیل امین ہیں	۴۵۲
ایک ہزار مہینوں کا حساب کس طرح بنے گا	۴۵۳
عید الفطر کے دن حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں	۴۵۴
فصل نمبر ۷/۴۴ - دین کی حفاظت کیلئے گھر چھوڑنا جس میں ہجرت بھی داخل ہے	۴۵۵
دین کی خاطر گھر بار چھوڑنے اور ہجرت کرنے کی تعریف	۴۵۶
ترجمہ وخلاصہ تفسیر آیت نمبر ۲	۴۵۶
ہجرت کی فضیلت	۴۵۸
ہجرت کی برکات	۴۶۰
فصل نمبر ۸/۴۵ - نذر کا پورا کرنا	۴۶۱
فائدہ - آیت نمبر ۱ - منت ماننا احادیث	۴۶۱
فائدہ - حدیث نمبر ۵ - کفارہ قسم	۴۶۳
فصل نمبر ۹/۴۶ - قسموں کا نگہداشت رکھنا اور اسکا پورا کرنا	۴۶۴
خلاصہ جھوٹی قسمیں کھانا آیت نمبر ۲	۴۶۶
قسم کھانیکی چند صورتیں اور احکام	۴۶۶
فائدہ - اقسام قسم	۴۶۷
کفارہ قسم	۴۶۷
مسئلہ - ایوب علیہ السلام کا حیلہ	۴۶۸
مسئلہ - جیلوں کی شرعی حیثیت	۴۶۹
جھوٹی قسم کھانے کا حکم	۴۶۹
	۴۷۰

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایلاء کا حکم ۴۷۰
احادیث ۴۷۱
حدیث نمبر۲-بنی آدم کے وہ نذر لازم نہیں جس کا وہ مالک نہیں ۴۷۱
فصل نمبر۷/۴-۱۰-کفاروں کا واکرنا ۴۷۳
کفارہ یمین ۴۷۳
کفارہ نذر بھی کفارہ یمین ہے ۴۷۴
کفارہ قتل اور قصاص ودیت ۴۷۴
قصاص ۴۷۵
فائدہ-آیت نمبر۳-قصاص کے لفظی معنی مماثلت کے ہیں ۴۷۵
کفارہ قتل ۴۷۷
مذکورہ آٹھ قسموں کا حکم ۴۷۸
قتل کی تین قسمیں اور ان کا شرعی حکم ۴۷۹
کفارہ اور دیت وغیرہ کے متعلق چند مسائل ۴۸۰
فائدہ-آیت نمبر۶-یہ آٹھواں حکم قتل ناحق کی حرمت کے بیان میں ۴۸۲
حدیث رسول ﷺ ۴۸۲
قتل ناحق کی تفسیر اور تین شخص واجب القتل ہیں ۴۸۳
ظلم کا بدلہ ظلم سے لینا جائز نہیں ۴۸۳
انصاف کی رعایت لازمی ہے ۴۸۴
ضابطہ دیت کی تفصیل ۴۸۵
کفارہ ظہار اور اس کا حکم ۴۸۶
ظہار کی تعریف ۴۸۸
ظہار کا کفارہ ۴۸۹
کفارہ روزہ رمضان ۴۹۰
فصل نمبر۸/۴-۱۱-ستر کا نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی ڈھانکنا ۴۹۲
فائدہ-آیت نمبر۱-خلاصہ ستر پوشی ۴۹۲
فائدہ-آیت نمبر۲-عورتوں کا پردہ ۴۹۴
مسئلہ-نگاہ پست اور نیچی رکھنے سے مراد اور چند مسائل ۴۹۶
فائدہ-اقسام محارم ۴۹۸
عورت کی آواز ۵۰۰
خوشبو لگا کر باہر نکلنا ۵۰۰
مزین برقع ۵۰۰
احادیث پردہ شرعی ۵۰۰
فائدہ-حدیث نمبر۲-کسی کا ستر دیکھنا اور دکھانا جائز نہیں ۵۰۱
عورت خود ستر ہے یعنی پردہ میں رہنے کی چیز ہے ۵۰۳
حدیث نمبر۱۰-خالی اور پردہ والی جگہ میں بھی ستر پلا ضرورت نہ کھولے وہاں اللہ موجود ہے ۵۰۶
فائدہ-حدیث نمبر۱۰-میاں بیوی کے علاوہ ستر کو کوئی نہیں دیکھ سکتا ۵۰۶
ننگا ہو کر غسل کرنا ۵۰۷
مسئلہ بند غسل خانہ میں ننگا ہو کر غسل کرنا درست ہے ۵۰۷
لباس میں اسراف منع ہے ۵۰۸
حدیث نمبر۱۵-۱۶-۱۷-ٹخنے کے نیچے لنگی پاجامہ شلوار پہننے کا وبال ۵۰۹
ریشم کا پہننا حرام ہے ۵۱۰
فصل نمبر۹/۴-۱۲-قربانی کرنا اور قربانی کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

جانوروں کی خبرگیری کرنا اور ان کا اہتمام کرنا ۵۱۱
قربانی ۵۱۲
احادیث۔ بابت قربانی اور اسکے مسائل۔ اور انکی فضیلت ۵۱۲
فائدہ۔ حدیث نمبر ۴۔ آپ ﷺ نے دو دنبے قربان کئے ۵۱۶
قربانی کے حصے ۵۱۶
ایام قربانی ۵۱۶
کس قسم کے جانور کی قربانی درست نہیں ۵۱۷
قربانی کے مسائل ۵۱۸
قربانی کس پر واجب ہوتی ہے ۵۱۹
عشرہ ذی الحجہ کی فضیلت ۵۲۰
ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک بال اور ناخن نہ کاٹنا مستحب ہے ۵۲۰
آداب قربانی۔ و مسائل فصل نمبر ۵۰/ ۱۳۔ جنازہ کا اہتمام کرنا ۵۲۱
اور اس کے جملہ امور کا انتظام کرنا ۵۲۱
جب موت قریب ہو تو کلمہ توحید کی تلقین کرو ۵۲۲
فائدہ۔ آیت نمبر ۱۔ حضور ﷺ کے سکرات ۵۲۲
فائدہ۔ آیت نمبر ۲۔ ارواح اللہ کے زیر تصرف ہیں ۵۲۴
میت کے آنکھیں بند کرنا اور دعاء کرنا ۵۲۵
میت کے غسل اور کفن ۵۲۶
نماز جنازہ پڑھنا اور جنازے کو اٹھانا ۵۲۸
فائدہ۔ حدیث نمبر ۱۔ غائبانہ نماز جنازہ کا حکم ۵۳۰
مسئلہ نماز جنازہ کی صورت یہ ۵۳۰
قبر کھودنے اور مردے کو قبر میں رکھنے کا طریقہ ۵۳۱
فائدہ۔ حدیث نمبر ۱۲۔ لحد کی تعریف ۵۳۲
مردے پر شہادت دینا خیر کی ۵۳۳
پکا قبر بنانا اور قبر پر بیٹھنا اور قبر کی طرف نماز پڑھنا مناسب منع ہے ۵۳۶
قبرستان کی دعاء اور زیارت کرنا ۵۳۸
میت پر رونا ۵۳۸
میت پر صبر کرنا ۵۴۰
فائدہ۔ غرظ کی تعریف ۵۴۱
فصل نمبر ۱۵/ ۱۴۔ قرض کا ذکر کرنا ۵۴۳
حدیث ۵۴۴
فائدہ۔ عاریت کا اسکے مالک کے پاس پہنچا دینا واجب ہے ۵۴۴
فصل نمبر ۱۵/ ۱۵۔ معاملات کا درست کرنا اور سود سے بچنا ۵۴۵
فائدہ۔ آیت نمبر ۱۔ ربا حکمی و حقیقی کا بیان ۵۴۶
تجارت اور تراض کی دو شرطیں ۵۴۷
احادیث۔ پاک حلال رزق کھانے کا حکم ۵۴۸
اللہ کی رحمت کے مستحق تاجر ۵۴۹
برکت سے محروم تاجر ۵۴۹
قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے دور تاجر ۵۵۰
کامیاب سچا تاجر ۵۵۰
یہ بیچنا ممنوع ہے اور سود کا لینا دینا حرام

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے	۵۵۱
کیلی اور دنی چیزوں میں کمی بیشی حرام ہے	۵۵۳
نماز جمعہ کے بعد کاروبار کرے تو ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں	۵۵۵
بیع فاسد	۵۵۶
بیع فاسد کا حکم	۵۵۷
اس طرح کی بیع فروخت منع ہے	۵۵۷
ظلم اور ڈکیتی حرام ہے	۵۵۸
فصل نمبر ۵۳/۱۶-سچی بات کی گواہی دینا	
حق کو نہ چھپانا	۵۵۹
نصاب شہادت	۵۶۱
شہادت زنا	۵۶۱
قذف	۵۶۱
دیگر شہادت	۵۶۱
چاند دیکھنے کی شہادت	۵۶۱
سچی شہادت دینے والوں کی فضیلت	۵۶۲
شہادت کے متعلق احادیث	۵۶۲
جھوٹی گواہی دینے کی ممانعت	۵۶۴
جھوٹی مقدمات اور وکالت کی مذمت	۵۶۶
انکی شہادت قابل قبول نہیں	۵۶۶
تیسرے باب کے دو سرا حصہ	
کسی دوسرے کے ساتھ برتاؤ جسکی چھ شاخیں ہیں جو چھ فصلوں میں بیان کیا جائیگا	۵۶۸
فصل نمبر ۵۴/۱-نکاح کے ذریعہ سے حرام کاری سے بچنا	۵۶۹
فوائد نکاح	۵۶۹
آفات نکاح	۵۷۰
بیبیوں کی پسندیدہ خصلتیں آٹھ ہیں	۵۷۰
حکم نکاح-یعنی بے نکاحوں کو نکاح کر دو	۵۷۰
اسلام میں تعدد ازدواج اور مساوات کی پابندی	۵۷۲
احکام نکاح کے بابت حدیث رسول ﷺ	۵۷۳
فوائد نکاح	۵۷۷
مہر کا ادا کرنا	۵۷۹
شرائط نکاح	۵۸۰
مقدار مہر	۵۸۱
بعد نکاح شوہر پر شرعی حکم	۵۸۲
فائدہ-آیت نمبر ۴-مردوں پر عورتوں کے تین فرائض ہیں	۵۸۲
بیوی کو مارنا	۵۸۳
صالح بیوی اور ان کی شرعی ذمہ داری	۵۸۴
عورتوں پر تین قسم کے فرائض ہیں	۵۸۵
شوہر کی اطاعت ضروری ہے	۵۸۶
فصل نمبر ۵۵/۲-اہل وعیال کے حقوق کی رعایت کرنا اور انکا ادا کرنا اور اس میں نوکروں اور خادموں کے حقوق بھی داخل ہیں	۵۸۸
انسان کیلئے زینت کی چیز	۵۹۰
احادیث	۵۹۱
نوکروں اور خادموں کو ان کے طاقت کے مطابق کام دینا	۵۹۱
شوہر پر اپنے بیوی بچوں کو حسب استطاعت خرچہ دینا واجب ہے	۵۹۳
آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے	۵۹۴
فصل نمبر ۵۶/۲-اولاد کی اچھی تربیت	

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنا بچوں کی دینی تعلیم کا فریضہ والدین پر ہے ۵۹۵
حضرت لقمان حکیم علیہ السلام کا اپنے اولاد کو تعلیم دینے کا طریقہ ۵۹۶
فائدہ۔حضرت لقمان حکیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو گیارہ باتوں کی نصیحت کی ہیں ۵۹۷
بچوں کا اچھا نام رکھنا اور بعد بلوغ شادی کرانا ۵۹۷
بچوں کی تربیت میں والدین کے اخلاق کے اثرات ۵۹۸
قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کی جواب دہی کرنی ہوگی ۵۹۹
فصل نمبر ۵۷/۴۔والدین کیساتھ سلوک کرنا۔نرمی برتنا۔فرمان برداری کرنا ۶۰۱
والدین کے ادب کی رعایت خصوصاً بڑھاپے میں ۶۰۳
حکم اول ۶۰۳
حکم دوم ۶۰۴
حکم سوم ۶۰۴
حکم چہارم ۶۰۴
حکم پنجم ۶۰۴
فائدہ۔آیت نمبر ۲۔خلاصہ یہ ہے ۶۰۵
حدیث رسول ﷺ۔برا والدین ۶۰۹
تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے ۶۱۰
ایک عجیب واقعہ ۶۱۱
خدمت والدین کی فضیلت اور حقوق ۶۱۳
والدین کی راضی میں اللہ کی رضا ہے ۶۱۴
والدین تیرے جنت اور دوزخ ہیں ۶۱۶
خدمت والدین کشادگی رزق اور درازی عمر کا سبب ہے ۶۱۶
نافرمان اولاد کیلئے وعید ۶۱۷
نافرمان اولاد کیلئے حضور ﷺ کی بددعاء ۶۲۰
والدین کو تکلیف دینا حرام ہے ۶۲۰
والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے ۶۲۱
والدین کے نافرمان جنت میں داخل نہیں ہوگا ۶۲۲
چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا وہی حق ہے جو بیٹے پر باپ کا حق ہے ۶۲۳
باپ کی خواہش پر بیوی کو طلاق دینا ۶۲۴
والدین کی وفات کے بعد بھی حسن سلوک کی صورتیں اور ان کے دوستوں کا اکرام کرنا ۶۲۴
فصل نمبر ۵۸/۵۔صلہ رحمی کرنا ۶۲۵
فائدہ۔آیت نمبر ۱۔والدین کی راحت رسانی کے ساتھ دعاء بھی کرتا ہے ۶۲۵
تبذیر اور اسراف کی تعریف ۶۲۶
بے رحم پر اللہ کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا ۶۲۶
حدیث رسول ﷺ ۶۲۶
فائدہ۔آیت نمبر ۲۔چند مصارف مال کا بیان ۶۲۷
حق دینے کی فضیلت اور بخل کی مذمت ۶۲۹
اقرباء سے نیک سلوک کرنے کی برکت ۶۳۰
قاطع رحم اللہ کی رحمت سے محروم اور دنیا میں عذاب ہوتا ہے ۶۳۱
رحم کا تعلق عرش رحمٰن سے اور رحم رحمٰن سے لیا ہے ۶۳۲

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۶/۵۹-بڑوں کی فرمان برداری اور اطاعت کرنا	۶۳۲	انجام	۶۴۸
شان نزول- آیت نمبر۱	۶۳۳	ناانصافی کرنے والے قاضی (عدالت) ومجسٹریٹ کے متعلق وعید	۶۴۹
حدیث شریف میں ہے کہ جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے	۶۳۴	آکٹرچودھری دوزخ میں جائیگے (یعنی چیئرمین)	۶۵۰
اپنے بڑوں کی عزت و تعظیم کروگے تو تمہاری تعظیم کی جائے گی	۶۳۵	ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے	۶۵۱
ایک واقعہ	۶۳۵	امیر اور حاکم کی اہانت کرنے والے کو اللہ ذلیل کرے گا	۶۵۱
دوسرا واقعہ	۶۳۵	غیر شرعی حکم کی اطاعت واجب نہیں اور امور ضروریہ میں یہ اطاعت کا عہد ہے	۶۵۲
بوڑھے مسلمان عالم حافظ اور عادل بادشاہ کی تعظیم گویا اللہ کی تعظیم ہے۔	۶۳۷	عورت کو حاکم بنانے والی قوم کبھی کامیابی نہیں پاسکتی۔	۶۵۴
تیسرا باب کا تیسرا حصہ حقوق عامہ جو اٹھارہ شعبوں میں منقسم ہیں	۶۳۸	فصل نمبر۶/۶۲-۳-حقانی جماعت کا ساتھ دینا	۶۵۵
فصل نمبر۱/۶۰-عدل کے ساتھ حکومت کرنا-یہ حکم حاکم پر ہے	۶۳۹	فائدہ- آیت نمبر۱ سے کے معنی	۶۵۵
فصل نمبر۶۱/۲-حکام کی اطاعت کرنا	۶۳۹	اجماع کا حجت ہونا	۶۵۶
حکومت کے مناصب اللہ کی امانتیں ہیں	۶۳۹	آیت کا مخاطب قیامت تک آنے والے مسلمان ہیں	۶۵۶
عدل وانصاف	۶۴۰	ملت کی اجتماعی ہیئت کا حکم ۱- زحدیث	
دستور مملکت کے چند زرین اصول	۶۴۰	رسول ﷺ	۶۵۷
حکم اور اطاعت کی تین عملی صورتیں	۶۴۲	ملت کی اجتماعیت میں رخنہ نہ ڈالنے اور	
امیر کی اطاعت اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی اطاعت ہے	۶۴۳	ڈالنے والے پر وعید	۶۵۸
امیر وامام سے مراد سربراہ مملکت ہے	۶۴۴	امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے کو تلوار سے اڑا دو	۶۵۹
امیر اگر کسی کمتر آدمی کو بنایا جائے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے	۶۴۵	فصل نمبر۶۲/۴- آپس کے معاملات کی اصلاح کرنا جس میں مفسدوں کو سزا دینا	
عادل حکمران کا مرتبہ اور فضیلت	۶۴۵	باغیوں سے جہاد کرنا بھی داخل ہے	۶۶۰
خائن وظالم حکمران کیلئے وعید اور اس کا			

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلح کرانے کی فضیلت ۔حدیث ۶۶۲
عداوت کی برائی ۶۶۴
فصل نمبر۴/۵/۶۔نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کرنا ۶۶۶
احادیث ۶۶۷
تمام مسلمان تعاون وامداد میں ایک تن کی طرح ناقابل تسخیر ہونا چاہئے ۶۶۷
تمام مسلمان تعاون وامداد میں ایک مکان کے مانند ہے ۶۶۷
شرعی سزائیں دینے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈرو یہ اخروی مدد ہے ۶۶۹
ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر جنت کے مالک ہوگئے ۶۶۹
ظالموں کی مدد اور حاشیہ برداری کرنے اور مظلوم کی امداد نہ کرنے پر وعید ۶۶۹
جہنم کے پل پر قید کر دیا جائیگا ۶۷۰
فصل نمبر۶/۶۵۔نیک کاموں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا جس میں وعظ وتبلیغ بھی داخل ہے ۶۷۱
فائدہ۔آیت نمبر۳۔امت محمدیہ خیر الامم ہونے کی وجہ ۶۷۳
احادیث ۶۷۴
ناجائز کام کو ہوتے ہوئے دیکھے تو اسکو روک دو ۶۷۴
امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل کرے گا پھر دعائیں بھی قبول نہ ہوگی ۶۷۷
جو شخص گناہ کرنے والے کو باوجود قدرت کے نہ روکے تو دنیا ہی میں عذاب میں گرفتار ہوتا ہے ۶۷۹
بے عمل عالم وواعظ کا انجام ۶۸۰
پچاس صحابہؓ کے عمل کا ثواب ملے گا ۶۸۱
فصل نمبر۷/۶۶۔حدود کا قائم کرنا۔ ۶۸۳
حد کی پانچ قسمیں ہیں ۶۸۳
(۱)حد زنا ۶۸۳
حدود۔اور اسکی تعریف ۶۸۴
غیر محصن زانی کی سزا۔سو کوڑے ہیں ۶۸۴
فائدہ۔محصن کی تعریف ۶۸۵
محصن زانی کی سزا۔رجم ہے ۶۸۵
(۲)حد سرقہ۔قطع ید وغیرہ۔ ۶۸۶
کئی مرتبہ چوری کرنیکی سزا کی ترتیب ۶۸۸
(۳)حد شرب خمر ۶۸۹
حقیقت یہ ہے ۶۸۹
شراب حرام ہوگئی مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے ۶۸۹
شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی ۶۹۰
حدیث ۶۹۰
شراب نوشی کی سزا ۶۹۰
اسی کوڑے کی سزا عمد صحابہ رضی اللہ عنہم میں متعین ہوئی ہے ۶۹۱
(۴)حد قذف۔یعنی زنا کی تہمت اور جھوٹی تہمت جرم ہے ۶۹۲
فائدہ۔آیت نمبر۲۔حضرت عائشہؓ کی براءت ۶۹۴

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵) قطع الطریق کے حدیں ۶۹۵
فائدہ۔ آیت نمبر۱۔ رہزنی۔ ڈاکہ اور بغاوت جرم ہے ۶۹۶
رہزنی اور ڈاکہ زنی اور مرتد کی سزا ۶۹۶
بغاوت کی سزا قتل ہے ۶۹۸
مرتد کی سزا قتل ہے ۶۹۸
فائدہ۔ حدیث نمبر۳۔ زندیق کی تعریف ۶۹۹
فصل نمبر۸/۶۷۔ جھاد کرنا۔ حسن میں مورچوں کی حفاظت بھی داخل ہے ۶۹۹
جھاد فرض عین ہونے کی حالت ۷۰۰
مجاہدین اور جھاد کی فضیلت ۷۰۲
حدیث ۷۰۲
حضور اکرم ﷺ کا جہذبہ جھاد اور شوق شہادت ۷۰۵
جھاد میں چوکیدار کی فضیلت ۷۰۵
مجاہد کو سامان جھاد دینا اور مجاہد کے اہل وعیال کی خدمت کرنے کی فضیلت ۷۰۶
شہیدا اور شہادت کی فضیلت ۷۰۷
طلب شہادت ۷۰۸
جان ومال اور زبان کے ذریعہ جھاد کا حکم ۷۰۹
فصل نمبر۹/۶۷۔ امانت کا ادا کرنا جس میں خمس جو مال غنیمت کے مالوں میں ہے داخل ہے ۷۱۰
امانت میں خیانت منافق کی علامت ہے ۷۱۱
مال غنیمت امت محمدیہ ﷺ کیلئے حلال کیا گیا ہے ۷۱۲
مال غنیمت میں خیانت کرنے والوں کیلئے وعید ۷۱۲
مال غنیمت میں سے خمس اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ وغیرہ کیلئے ہے ۷۱۲
فائدہ۔ آیت نمبر۴۔ غنیمت کے لغوی معنی ۷۱۳
خلاصہ کلام ۷۱۳
پانچواں حصہ ۷۱۴
اللہ اور رسول ﷺ سے اور آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو ۷۱۵
فصل نمبر۱۰/۶۹۔ قرض کا دینا ورادا کرنا ۷۱۶
قرض کی وصول میں درگذر کرنے کی فضیلت ۷۱۶
جو شخص قرض لیتے وقت ادائیگی کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی امداد کرتا ہے ۷۱۷
قرض معاف کرنے کی فضیلت ۷۱۷
ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا ظلم ہے ۷۱۸
تین آدمیوں کا قرض اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ادا کریگا ۷۱۸
قرض خواہ کو راضی کرنے کی فضیلت ۷۱۹
حقوق العباد ۷۱۹
فصل نمبر۱۱/۷۰۔ پڑوسیوں کا حق ادا کرنا اور انکا اکرام کرنا ۷۲۰
پڑوسی کو تکلیف نہ دو ۷۲۰
مومن وہ نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور پڑوسی بھوکا رہے ۷۲۱
پڑوسی کو ایذا دینے والے کیلئے جہنم ہے ۷۲۲
جو بات اپنے لئے پسند کرے اور پڑوسی کیلئے پسند نہ کرے وہ مسلمان نہیں ۷۲۳

toobaa-elibrary.blogspot.com

حقوق پڑوسی ۷۲۳
فصل نمبر۱۷/ ۱۲-معاملہ اچھا کرنا جس میں جائز طریقہ سے مال کا جمع کرنا بھی داخل ہے ۷۲۴
تجارت اور تراض کی دو شرطیں ۷۲۴
ناپ تول میں کمی نہ کرو ۷۲۵
نماز جمعہ کے بعد کاروبار پر ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں ۷۲۵
سچا تاجر کا مرتبہ اور اللہ کی رحمت کے مستحق ۷۲۶
پاک اور حلال روزی کمانے کا حکم ۷۲۷
تین قسم کے لوگوں پر قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا ۷۲۸
زمین میں سے حلال پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ ۷۲۹
فصل نمبر۱۷/ ۱۳-مال کا اپنے محل (موقع) پر خرچ کرنا ۷۲۹
اسراف اور بخل سے بچنا بھی اس میں داخل ہے ۷۳۰
اپنی ضروریات کیلئے روپیہ و مال کا جمع کرنا گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے ۷۳۱
فوائد ضروری ۷۳۱
اللہ تعالیٰ کو قرض دینا فی سبیل اللہ خرچ کرنے کی فضیلت ۷۳۲
اسراف سے بچنا ۷۳۳
خلاصہ یہ ہے کہ کلوا واشربوا ولا تسرفوا سے آٹھ مسائل شرعیہ نکلتے ہیں ۷۳۴
بخل سے بچنا اور بخل کی مذمت ۷۳۵
فائدہ-بخل کی معنی شرعی ۷۳۶
فائدہ-حدیث نمبر۲-شُحّ کی تعریف ۷۳۶
بخیل اللہ سے دور اور جہنم کے قریب ہے ۷۳۷
فصل نمبر۱۷/ ۱۴-سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا ۷۳۸
اسلامی سلام تمام اقوام کے سلام سے بہتر ہے ۷۳۸
سلام کی ابتداء آدم علیہ السلام نے جنت میں کی ۷۳۹
ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر سات حقوق ہیں ۷۴۱
سلام دوستی و تعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے ۷۴۲
سلام کون کس کو کرے ۷۴۲
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انکساری و شفقت سے لڑکوں کو سلام کرنا ۷۴۳
کافر کے سلام کا جواب ۷۴۳
راستہ میں بیٹھنے والوں پر راستہ کا پانچ حق ہیں ۷۴۴
مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس میں سلام کرنے کا طریقہ ۷۴۵
سلام کے ثواب میں اضافہ کرنے والے الفاظ ۷۴۵
ملاقات میں مصافحہ سے دونوں ہاتھ جدا ہونے سے قبل معاف کر دیتے ہیں ۷۴۵
جماعت میں سے کسی ایک کا سلام کرنا کافی ہے اور مجلس میں سے ایک کا جواب دینا کافی ہے ۷۴۶
اپنے گھر والوں کو سلام کرنا چاہئے ۷۴۶
پہلے سلام بعد میں کلام ۷۴۷

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو پہلے سلام کرے وہ کبر سے پاک ہے ۷۴۷
حضور ﷺ نے عورتوں کو سلام کیا ۷۴۷
کسی کے گھر میں جاؤ تو اجازت لیکر سلام کرکے داخل ہو ۷۴۸
سلام نہ کرنے والے کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو ۷۴۸
قرآنی آداب معاشرت کا ایک اہم باب ۷۴۹
کسی کی ملاقات کو جاؤ تو پہلے اجازت لو ۷۴۹
استیذان کی حکمتیں اور مصالحتیں ۷۴۹
استیذان سے متعلق چند دوسرے مسائل ۷۵۳
فصل نمبر ۴/۷۵-چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا ۷۵۴
اسلامی معاشرہ کے چھ باہمی حقوق وادب ۷۵۴
فائدہ-حدیث نمبر ا-چھینکنے والے کا جواب ۷۵۵
فصل نمبر ۵/۷۶-دنیا کو اپنے نقصان سے اور اپنی تکلیف سے بچانا ۷۵۶
مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہے ۷۵۷
ظالم جہنم میں ڈال دیا گیا ۷۵۹
فصل نمبر ۶/۷۷-لہو ولعب سے بچنا ۷۶۰
فائدہ-آیت نمبر ا-لہو ولعب کی تعریف ۷۶۰
برے کھیل ۷۶۱
فصل نمبر ۷/۷۸-راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا ۷۶۲
راستہ سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینے والا جنتی ہے ۷۶۳
جنت میں لوٹ لگا رہا ہے ۷۶۴
موذی جانور کو قتل کر دینا نیکی کا کام ہے ۷۶۴
دعاء وشکر ۷۶۵

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعارف از ناشر

الحمدللہ۔یہ کتاب اجزاء الایمان لکھ کر ایمانیات کے تمام اجزاء کو یکجا کر کے عامۃ الناس وخواص کیلئے بہتر موقع فراہم کر دیا ہے تاکہ غور وفکر کرنے والے حضرات اس کتاب سے استفادہ کر کے اپنے ایمان کی تکمیل کر سکے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا. الخ۔یعنی اے ایمان والوں اپنے ایمان کی تکمیل کرو۔ کے مطابق عمل ہو سکے۔ اسکی تائید مستند علمائے کرام کی بہتر تاثرات ودعائیہ کلمات سے ہوتی ہے۔ اردو زبان میں یہ کتاب اہل ایمان کی تکمیل ایمان کیلئے ایک بیش بہا ذخیرہ اور خزانہ ہے آپ اپنے گھر میں روزانہ اسکو پڑھ کر سنایا کریں انشاءاللہ گھر کے ماحول میں ضرور تبدیلی آئیگی۔اور عورتوں اور بچوں کو بھی پڑھایا کریں۔اور اپنی دعاؤں میں صاحب کتاب کو نہ بھولیں۔اللہ تعالیٰ سب کو توفیق عطا فرمائے۔

فقط

حفظ الرحمٰن

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ و دعائیہ کلمات شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی صاحب مدظلہ تعالیٰ۔

نائب امیر۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت واستاذ حدیث جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن۔ ومدیر ماہنامہ بینات۔ کراچی واسلامی صفحہ اقراء۔ آپ کے مسائل اوران کا حل، روزنامہ جنگ کراچی۔

مکرم ومحترم جناب مولانا محمد ادریس صاحب زید مجدہ۔ السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آنجناب کی کتاب کے مسودہ کی زیارت سے مشرف ہوااور دیگر علمائے کرام کی تقریظات کو بھی پڑھا یہ ناکارہ اپنی علالت کی وجہ سے کتاب کا مطالعہ کرنے سے معذور ہے۔ البتہ دعاء کرتا ہوں حق تعالیٰ شانہ۔ آپ کی اس محنت کو قبول فرمائے اوراپنے بندوں کواس سے نفع پہنچائے۔ والسلام

محمد یوسف لدھیانوی
جامع مسجد باب الرحمت۔ پرانی نمائش
ایم اے جناح روڈ کراچی ۷۴۴۰۰
فون نمبر 7780337

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ و دعائیہ کلمات ۔ حضرت مولانا محمد تقی عثمانی
جج وفاقی شرعی عدالت پاکستان

ونائب رئیس مجمع الفقہ الاسلامی بجدہ، ونائب رئیس دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴ پاکستان۔

مولانا محمد ادریس صاحب اپنی کتاب "اجزاء الایمان" کا مسودہ میرے پاس لائے، احقر مطالعے سے معذور ہے۔ البتہ دعا گو ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب کو ان کیلئے ذخیرہ آخرت اور مسلمانوں کیلئے نافع بنائیں۔ آمین

احقر محمد تقی عثمانی عفی عنہ
دارالعلوم کراچی نمبر ۱۴
۷ ربیع الاول ۱۴۱۸ھ

تقریظ ۔ حضرت مولانا عبد الرحمٰن صاحب مدظلہ تعالیٰ
مہتمم جامعہ اشرفیہ لاہور۔ پاکستان۔

شعب الایمان پر مولانا محمد ادریس مظاہری صاحب کی کتاب اجمالی طور پر دیکھی۔ اللہ تعالیٰ انکی اس کوشش کو قبول فرمائے اور پڑھنے والوں کا خاتمہ ایمان پر فرمائے۔ اپنی ایمان سے بڑھ کر کوئی نعمت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا خاتمہ بھی ایمان پر فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

احقر عبد الرحمٰن
خادم جامعہ اشرفیہ۔ لاہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی و ڈاکٹر نظام الدین صاحب شامزی جامعۃ العلوم الاسلامیہ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی۔

صحیح بخاری کی ایک حدیث میں منقول ہے کہ ایمان کے ساٹھ سے زیادہ شعبے ہیں ایک اور روایت میں منقول ہیں کہ ستر سے بھی زیادہ شعبے ہیں۔ محدثین نے ایمان کے ان شعبوں کے متعلق تفصیل سے کتابیں لکھی ہیں جس میں ایمان کے اجزاء کو بیان فرمایا ہیں چنانچہ امام حلیمی نے سب سے پہلے اس موضوع پر کتاب لکھی امام بیہقیؒ اور امام نوویؒ سب ان کے حوالے نقل کرتے ہیں ان کے بعد پھر امام بیہقیؒ نے اس موضوع پر شعب الایمان کے نام سے مفصل کتاب لکھی جو نہایت جامع اور بہترین کتاب ہے امام بیہقیؒ کے شعب الایمان میں امام حلیمیؒ کی کتاب کا خلاصہ آچکا ہے۔ امام بیہقیؒ کی کتاب سات جلدوں میں چھپی ہوئی ملتی ہیں۔ اردو میں اس موضوع پر کوئی ایسی کتاب موجود نہیں تھی۔ جس میں ایمان کے شعبوں کا تذکرہ تفصیل سے موجود ہو اگرچہ امام بخاری کی کتاب صحیح بخاری کے کتاب الایمان بھی درحقیقت شعب الایمان کی تفصیل ہیں اور اسکا اردو ترجمہ ہوچکا ہیں لیکن پھر بھی یہ موضوع تشنہ تھا۔ اب حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مظاہری دامت برکاتہم نے اس موضوع پر یہ مفصل کتاب لکھی ہے۔ جس میں ایمان کے اجزاء کی تفصیل بیان کی گئی ہیں۔ بندہ نے اگرچہ مصروفیت کی بناء پر پوری کتاب تو نہیں پڑھی لیکن جتنا حصہ پڑھا ہے وہ الحمدللہ قابل اعتماد ہیں اور بندہ اس کو خواص و عوام کیلئے مفید سمجھتا ہے اللہ تعالیٰ حضرت مولانا کے اس خدمت کو قبول فرمائے اور اپنی مخلوق کیلئے اسکو ذریعہ ہدایت بنائے۔ آمین۔

نظام الدین شامزی استاذ حدیث
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۲۵/ ۱/ ۱۴۱۸ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یہ کتاب ایک بیش بہا ذخیرہ ہے

تقریظ۔شیخ الحدیث حضرت مولانا مظفر احمد صاحب خلیفہ اجل شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنی ؒ قدس سرہ۔

مقیم حال ارکان۔بورما۔ حمداً اصلوۃً و سلاماً علی نبیہ۔اما بعد واضح رہے کہ میرے قیام کراچی کے ایام میں مدرسہ خلیلیہ موسیٰ کالونی ورود کا اتفاق ہوا خادمین کے خدمت سے دل میں سرور اور آنکھوں میں نور محسوس ہوا اللہ تعالیٰ اسے دائم مدام قائم رکھے اور اس سے نفع عام بخشے۔

پھر ناظم مدرسہ مولانا محمد ادریس صاحب نے اجزاء الایمان نامی ایک ضخیم رسالہ لکھا ہے اسکے متعلق تقریظ کا سوال پیش آیا تو میں نے دوسرے مستند احباب کے تقریظات کو دیکھ کر یہ فیصلہ کیا کہ کتاب عامۃ المسلمین کے استفادہ کیلئے ایک بیش بہا ذخیرہ ہے اللہ تعالیٰ مصنف اور اسکے حواریین اور مطالعہ کرنے والوں کو صحیح علم صحیح دین اور اجر جزیل عنایت کریگا۔فقط

کتبہ احقر مظفر احمد غفرلہ
(شیخ الحدیث مدرسہ ریاض العلوم
منگیزی اکیاب برما)
۱۸/۱/۴ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ وتصدیق حضرت مولانا مفتی عبد الغفار صاحب

صدر المدرسین ومفتی مدرسہ مدینۃ العلوم بلاک اے۔ شمالی ناظم آباد کراچی۔

میں نے حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ کی کتاب "اجزاء الایمان" کا ابتداء سے انتہاء تک حرفا حرفا مطالعہ کیا جس میں ایمانیات سے قرآن وسنت کی روشنی میں بحث کی گئی ہے نصوص کی تفسیر وتشریح میں اکابر ہی کی عبارات نقل کی گئی ہیں اس لئے کتاب مفید ہونے کے علاوہ قابل اعتماد بھی ہے اہل علم اور عوام دونوں کیلئے مفید ہے اختلافی مسائل سے مکمل احتراز کیا گیا تاکہ ہرایک کیلئے قابل استفادہ ہو، ہرجزئیہ کے متعلق صرف قرآن وسنت کے دلائل ذکر کئے گئے ہیں کہیں کہیں تائید کیلئے اسلاف کے اقوال بھی نقل کر دیئے گئے ہیں کتاب ہراعتبار سے قابل مطالعہ ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور سب کو اس سے استفادہ کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عبد الغفار عفا اللہ عنہ
مدرسہ مدینۃ العلوم شمالی ناظم آباد کراچی
۲۷ رجب ۱۴۱۷ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ۔شیخ الحدیث حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مدظلہ

مہتمم وامام۔جامعہ اسلامیہ دارالعلوم صرافہ بازار میٹھادر کراچی نمبر۲۔

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔محترم جناب مولانا ادریس مظاہری صاحب کی کتاب "اجزاء الایمان" کو دیکھا ماشاء اللہ مولانا نے بہت محنت فرمائی ہے۔ اس کتاب میں ایمان کے ستر شعبوں کو تفصیل سے قرآن وحدیث کے ساتھ مدلل طریقے سے بیان فرمایا ہے جس میں ایک ایک گوشے کو کھول کر رکھ دیا ہے۔یہ کتاب علماء طلباء ومحققین کیلئے بھی کار آمد ثابت ہوگا خصوصاً طلبائے دورہ حدیث۔

اور عامۃ الناس کیلئے بھی سہل ہے کہ اس میں ہرایک پہلو کو واضح کر دیا گیا۔وہ بھی اس کتاب سے مستفید ہوسکتے ہیں اللہ تعالیٰ اس کتاب کو مولانا کیلئے ذریعہ نجات اور وسیلہ آخرت بنائے۔اوراس کتاب کو اللہ تعالیٰ شرف قبولیت عطا فرمائے اوراسکے وسیلہ سے ہم سب کو خاتمہ بالایمان فرمائے۔آمین۔

حبیب اللہ۔

صدر جامعۃ الاسلامیہ دارالعلوم صرافہ

بازار میٹھادر کراچی نمبر۲۔فون :۷۴۶۵۸۹

۲رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ۔شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد اسفندیار خان صاحب

رئیس جامعہ دارالخیر وامین العام سواد اعظم اہلسنّت پاکستان

الحمد للہ رب العٰلمین وصلي اللہ تعالٰي علي سید المرسلین سیدنا محمد خاتم النبین و آخر المرسلین۔

اما بعد! شعب الایمان کے متعلق علماء کرام مختلف کتابیں لکھ چکے ہیں جیسے امام حافظ ابو حاتم ابن حبان بستی کی کتاب وصف الایمان۔یا شیخ عبد الجلیل کی کتاب ہے۔بعد محدث الشیخ مرتضٰی زبید حنفی نے ابن حبان اور شیخ عبد الجلیل دونوں کی کتابوں کا (عربی) خلاصہ عقد الجمان کے نام سے لکھا ہے۔اس موضوع پر بیہقی کی کتاب (عربی) شعب الایمان بھی مشہور ہے۔برادر مکرم مہتمم جامعہ خلیلیہ مولانا محمد ادریس صاحب نے اس سلسلہ میں اپنی کاوشوں کا خلاصہ اجزاء الایمان (اردو) لکھ کر مزید احسان فرمایا۔حقیر کی دعاء ہے کہ اللہ تعالٰی اس کتاب کو مسلمانوں کے لئے ذریعہ ہدایت بنائے مولانا موصوف کو اجر جزیل عنایت فرماوے۔ وصل اللہ تعالٰي علي خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

محمد اسفندیار عفاعنہ
رئیس جامعہ دارالخیر۔وامین العام
سواد اعظم اہلسنّت پاکستان۔
۱۴۱۸/۲/۱ھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تقریظ۔ حضرت مولانا محمد اسعد تھانوی مدظلہ تعالیٰ

مہتمم مدرسہ اشرفیہ سکھر۔ سندھ، وصدر جمعیت علمائے اسلام صوبہ سندھ۔ پاکستان

جامعہ خلیلیہ کراچی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی محمد ادریس مظاہری نے کتاب اجزاء الایمان مرتب فرمائی ہے جس میں ایمان کے تمام شعبوں کو قرآن وسنت کی روشنی میں اکابر کے طریقہ کے مطابق تفصیل سے بیان کیا ہے کتاب کا اسلوب بیان ایسا ہے جو عوام اور اہل علم دونوں کیلئے یکساں موزوں ہے طلباء علماء اور عوام سب لوگ اس کتاب سے فائدہ حاصل کرسکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ صاحب کتاب کی محنت کو قبول فرماکر اس کا اجر عطا فرمائیں اور کتاب کو شرف قبولیت عطا فرمائیں احقر کو یہ امید ہے کہ مذکورہ کتاب ایمانیات کے مطالعہ کرنے والوں اور اہل علم سے پذیرائی حاصل کرے گی۔

محمد اسعد تھانوی
مہتمم جامعہ اشرفیہ سکھر (سندھ)
وخطیب عید گاہ سکھر (سندھ)
۲۱/ ۱/ ۱۴۱۸ھ
29/5/97

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مقصد مؤلف

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلٰی عَبْدِہِ الْکِتٰبَ وَلَمْ یَجْعَلْ لَّہٗ عِوَجًا ○ قَیِّمًا لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْہُ وَیُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِیْنَ الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَھُمْ اَجْرًا حَسَنًا ○ وَالصَّلٰوۃُ والسلامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ مُحَمَّدٌ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ- اما بعد- قولہ تعالی- اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلاً کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ- تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا وَیَضْرِبُ اللّٰہُ الْاَمْثَالَ لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَذَکَّرُوْنَ○

ترجمہ :کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کلمہ طیبہ کی کہ وہ مشابہ ہے ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ خوب گڑی ہوئی ہو اور اسکی شاخیں اونچائی میں جارہی ہوں وہ اللہ کے حکم سے ہر فصل میں اپنا پھل دیتا ہو اور اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کے واسطے اس لئے بیان فرماتے ہیں تاکہ وہ خوب سمجھ لیں۔(معارف القرآن)

آیت شریفہ میں ایمان کے متعلق کچھ اصول اور فروع معلوم ہوتا ہے۔ اور حدیث شریف میں اسکی شاخوں کی تعداد بھی متعین فرمایا دیا ہے۔جیسے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْاِیْمَانِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (بعض روایت میں ستتر کا لفظ آیا ہے) ان میں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کا پڑھنا اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے۔ اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے

(اور ترتیب بھی یہی ہے کہ نمبر ۱ میں اللہ کی ذات وصفات کا بیان ہے اور نمبر ۷۷ میں راستہ سے تکلیف دہ چیز کا ہٹانا ہے۔ الغرض۔ یہ بندہ مدت سے محسوس کر رہا تھا کہ ایمان کے ان ستتر اجزاء کو قرآن مجید اور حدیث شریف کی مضبوط دلائل سے اردو زبان میں لکھ کر اردو دان مسلمانوں اور علماء وطلباء اور مبلغین حضرات کی خدمت میں پیش کروں تاکہ عام مسلمانوں کو یہ ستتر اجزاء واضح ہو جائے اور یہ سمجھیں کہ ایمان کے اس قدر شعبے ہیں اور اس پر فکر کریں کہ ہمارے اندر ان شعبوں میں سے کتنے موجود ہیں اور کتنے نہیں ہیں۔ تاکہ جتنی اوصاف یا شعبے ایمان کی کمی اپنے اندر پائیں۔ ان کو حاصل کرنے کی کوشش وجستجو کریں۔ اور اپنے ایمان کی تکمیل کر سکیں۔ اور یہ بھی واضح ہو جائے کہ اس سے پہلے اس موضوع پر اردو زبان میں تفصیل سے کوئی کتاب نہیں لکھی گئی۔ البتہ عربی زبان میں کتابیں موجود ہیں۔ جیسے امام بیہقیؒ کی شعب الایمان ودیگر آئمہ ومحدثین نے بھی لکھی ہیں۔ لہٰذا بندہ نے تفصیل سے اردو میں قرآن وحدیث کی دلائل کے ساتھ اجزاء الایمان کے نام سے یہ کتاب اردو میں لکھی ہے۔ تاکہ تمام مسلمان اس کتاب سے استفادہ کر کے ایمان کے ستتر

toobaa-elibrary.blogspot.com

اجزاء کو سمجھ کر حاصل کر سکیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اٰمِنُوْا الایہ۔ یعنی اے ایمان والو۔ ایمان کو کامل کرو۔ تکمیل ایمان ہر مسلمان پر ضروری ہے۔ اور یہ اجزاء ایمان یعنی یہ کتاب تکمیل ایمان کا ذریعہ ہے۔ اور اس کتاب کو چار حصوں میں تقسیم کی گئی ہیں ایک مقدمہ اور تین بابوں میں منقسم ہیں اور پڑھنے والے حضرات سے التماس ہے کہ اپنے دعاؤں میں اس بندہ کو نہ بھولیں اور یہ دعاء کریں کہ اس بندہ کو تکمیل ایمان کے ساتھ موت ہو اور وسیلہ نجات آخرت ہو۔ فقط

احقر محمد ادریس مظاہری

۲۱ شعبان ۱۴۱۷ھ

سوانح حیات

ولادت غالباً اوائل ۱۹۳۴ء مطابق ۱۳۵۳ھ میں قصبہ تائیمنگ کھالی علاقہ بوتھیدنگ (اراکان برما) میں ہوئی۔ ابتدائی نام ابوسفیان تھا بعد میں تبدیل کرکے محمد ادریس رکھدیا گیا محمد ادریس ولد حاجی بدیع الرحمٰن بن عبدالغنی بن امین شریف ابن فتح علی تجار یا شقدار بانی کاکسبازار جو مہاجرین اراکان میں سے تھے اور والدہ کا نام کاملہ بانوں بنت علی حسین بن آمین شریف یعنی دادا اور نانا دونوں بھائی تھے۔ پڑھائی کی ابتداء تقریباً چھ سال کی عمر سے ۱۹۴۰ء میں جناب چچا مولانا ابوبکر صاحب شہیدؒ سے کی۔ تین سال میں قاعدے سے لیکر قرآن مجید تین چار پارے اور اردو دوسری تک پڑھا اسی سال ۱۹۴۲ء میں برطانوی حکومت برما سے چلے جانے کے بعد مگ اور مسلمانوں کے درمیان فسادات واقع ہوئے۔ یہ فسادات اپریل ۱۹۴۲ء میں ہوئے اور جون ۱۹۴۲ء میں والدہ وفات پائی پندرہ دن بعد دوسری والدہ کو لائی جو ابتک بقید حیات ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اپریل ۱۹۴۲ء سے مارچ ۱۹۴۹ء تک دوسری جنگ عظیم کے دوران بیل چراتا اور کاشت کا کام کرتا رہا۔ بالآخر رجب ۱۳۶۸ھ مطابق ۱۹۴۹ء کو والد صاحب سے اجازت لیکر قرآن مجید پڑھنے کیلئے مدرسہ معین الاسلام جو اپنی بستی میں واقع ہے اس میں داخلہ لیا شعبان ۱۳۶۸ھ میں سالانہ امتحان پاس کر کے بعد رمضان قرآن مجید کے ساتھ اردو پہلی تعلیم الاسلام حصہ نمبرا شروع کیا اسی سال قرآن مجید ناظرہ ختم کیا۔ الحمدللہ مارچ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۴ء تک چھ سالوں میں ابتداء سے لیکر کافیہ۔ قدوری تک استاذ الاساتذہ حضرت مولانا حمید اللہ صاحب مہتمم مدرسہ مولانا فاضل الدین صاحب و مولانا مشتاق احمد صاحب و مولانا مفتی ابوالفضل صاحب و مولانا شبیر احمد صاحب وغیرھم سے تعلیم حاصل کی۔ اور ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۹ء تک ثالثہ سے لیکر سابعہ تک جامعہ عالیہ بوتھیڈنگ میں تعلیم حاصل کی۔ اساتذہ کرام میں حضرت مولانا حبیب اللہ صاحب مہاجر مکی۔ مولانا مشتاق احمد صاحب مہاجر مکی۔ مولانا مفتی ابوالفضل صاحبؒ و مولانا عبدالواسع صاحبؒ وغیرھم شامل ہیں۔ سابعہ پڑھنے کے بعد اسی سال ۱۹۵۹ء میں نکاح مسنونہ انجام پایا۔ اسکے بعد ہندوستان جانے کیلئے رنگون چلا گیا۔ تاکہ پاسپورٹ بنوا کر دورہ حدیث شریف کیلئے ہندوستان جاسکوں۔ پاسپورٹ میں تاخیر ہونیکی سبب سے چھ ماہ تک شان اسٹیٹ کے ایک شہر مائی شوکی جامع مسجد میں امامت کے فرائض انجام دیا پھر پاسپورٹ ملنے کے بعد ۱۹۶۱ء مطابق ۱۳۸۰ھ کو بعد رمضان ہندوستان جاکر مدرسہ مظاہر علوم سہارانپور میں دورہ حدیث کیلئے داخلہ لیا۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے بخاری شریف اور حضرت مولانا منظور احمد خان صاحبؒ سے مسلم شریف اور حضرت شاہ مولانا اسعد اللہ صاحبؒ سے ابوداؤد شریف وطحطاوی شریف۔ اور حضرت مولانا امیر احمد صاحب سے ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، موطا امام مالک، موطا امام محمد، شمائل ترمذی۔ پڑھ کر سند فراغت ۱۹۶۲ء میں حاصل کیا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور سند مسلسلات حدیث حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ سے اور حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ مہتمم دارالعلوم دیوبند سے حاصل کیا۔ اور ساتھ ساتھ بیعت حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحبؒ کے ہاتھ پر کیا۔ اسکے بعد تین ماہ تک قاری مولانا محمد سلیمانؒ دیوبندی سے ضیاء القراءت، فوائد مکیہ اور مقدمہ الجزری پڑھ کر قراءت روایت حفص کی سند حاصل کی۔ اور یہ تین ماہ ناظم مدرسہ حضرت مولانا شاہ اسعد اللہ صاحب خلیفہ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی خدمت میں رہا۔ بعدہ اپریل ۱۹۶۲ء مطابق صفر ۱۳۸۲ھ میں واپس برما۔ رنگون ہوتا ہوا اپنے گھر تائیمنگ کھالی علاقہ بوتھیدنگ ڈیڑھ ماہ کا سفر طے کرکے ماہ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ کو آپہونچا۔ اسکے ایک ماہ بعد ایک مدرسہ بنام مدرسہ امداد العلوم متصل ایک جامع مسجد بنواکر دو سال تک تعلیم دی اور بغیر معاوضہ امامت وخطابت کے فرائض انجام دیا۔

اسباب ہجرت :

شروع ماہ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ مطابق مارچ ۱۹۶۴ء کو ایک خواب دیکھا کہ ایک بزرگ سفید پوش فرمارہے تھے کہ ادریس اٹھو توبہ کرلو۔ دیکھو مغرب کی طرف سے آفتاب نکل آیا ہے اور توبہ کا دروازہ بند ہورہا ہے تم جلد توبہ کرلو اور میں نے دیکھا کہ مغرب سے آفتاب موسم سرما میں عصر کی نماز کا ٹائم جہاں ہوتا ہے اتنا آفتاب بلند ہوا۔ تو میں نے رو رو کر توبہ کرنا شروع کیا۔ یہانتک کہ مجھ سے ہچکیاں آرہی تھی اس وقت میری آنکھ کھلی۔ تو میں حیرت میں تھا کیا ہوا اور کیسا خواب ہے۔ اسکے بعد ایک عالم سے تعبیر معلوم کی۔ تو وہ جو تعبیر دیا ہے وہ میرے سمجھ میں نہیں آیا۔ اسکے بعد میں خود یہ تعبیر دی کہ دونوں پاکستان جدا ہوجائیگا تم جلد ہجرت کرلو۔ جب جدا ہوجاوے تو ہجرت کا راستہ بند ہوجائیگا۔ اسی تعبیر کی وجہ سے میں نے ہجرت کیلئے اپنی اہلیہ کو بتایا تو وہ بھی تیار ہوگئی اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنے والد صاحب وغیرہ کو بتایا تو وہ ہجرت کیلئے تیار نہ ہوئے۔ تو میں نے خواب دیکھنے کے بیس دن بعد اکیس ذی الحجہ ۸۳ ۱۳ھ مطابق اپریل ۱۹۶۴ء کو مادر وطن اراکان سے کراچی کیلئے سفر شروع کیا۔ ڈیڑھ ماہ بعد ۲ صفر ۸۴ ۱۳ھ مطابق ۱۳ جون ۱۹۶۴ء کو کراچی کے بندرگاہ کیماڑی میں جہاز شمس سے اترا۔ ابتدائی رہائش گھاس بندر میں اختیار کیا۔ پندرہ دن بعد بڑا لڑکا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ اور تین ماہ بے روزگار رہنے کے بعد جامع مسجد اقصیٰ لیاقت آباد نمبر ۳ میں امامت وخطابت ملی اور رہائش بھی مسجد میں ہوئے۔ مسجد اقصیٰ میں تین سال فرائض انجام دینے کے بعد ۱۹۶۷ء کو جس دن موسیٰ کالونی آباد کیا اسی دن موسیٰ کالونی میں جھونپڑی ڈالی تھی اور اسی سال ایک مدرسہ بنام خلیلیہ کی بنیاد رکھی۔ جو ابتک قائم ودائم ہے اور خلیلیہ کا نام حضرت ولی کامل قطب زمانہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب قدس سرہ نے رکھا اور اسکی تائید حضرت شاہ مولانا اسعد اللہ صاحب خلیفہ اجل مجد دملت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے کی۔

مذکورہ خواب کی تعبیر ۱۶ دسمبر ۱۹۷۱ء میں وقوع پذیر ہوئی۔ دونوں پاکستان جدا ہوگیا۔ اور ۱۹۷۸ء میں اورنگی نمبر ۱ گلشن بہار میں ایک وسیع زمین خرید کر دوسرا مدرسہ خلیلیہ قائم کیا جو قائم ودائم ہے۔ اور خلافت یعنی اجازت بیعت وحلقہ ذکر مفتی اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی ولی حسن صاحب ٹونکی نے دی ہے جو حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا صاحب ؒ کا خلیفہ ہے اور میرے بارہ اولاد ہوئے ہیں جن میں سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی کا بچپن میں انتقال ہوگیا باقی پانچ لڑکے اور پانچ لڑکیاں موجود ہیں۔

فقط

محمد ادریس مظاہری

toobaa-elibrary.blogspot.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علٰی سید الانبیاء والمرسلین محمد والٰہ واصحابہ اجمعین. (لا الٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ).

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں' شریعت میں ایمان کہتے ہیں اللہ اکیلی ذات کی طرف سے رسول اللہ ﷺ جو کچھ لیکر آئے ہیں اسے مان لینا اور دل سے تصدیق ویقین اور زبان سے اقرار کرلینا اور اس کی تکمیل اعضاء کے اعمال سے ہوتی ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ بُنِیَ الاسلامُ عَلٰی خَمْسٍ شَھَادَۃِ اَنْ لا الٰہ الا اللہ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ وَاِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔(۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) زکوۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔

ترجمان السنۃ میں لکھا ہے کہ ایمان صرف اس صورت کا نام ہے کہ قلب وزبان تصدیق سے مزین ہوں اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کا عزم بھی مصمم

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہو گویا شرعی تصدیق اسی کا نام ہے۔ ایمان کے بیان میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی "حجتہ اللہ البالغہ" میں لکھتے ہیں۔ شارع نے ایمان کی دو قسمیں کی ہیں ایک وہ جس پر احکام دنیا کا مدار ہے جیسے جان و مال کا محفوظ ہونا اور اس کا انضباط ایسے امور سے کرنا جن میں فرمانبرداری ظاہر ہوتی ہو اور وہ یہ ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ لوگوں سے جہاد کرنے کا مجھ کو حکم ہوا ہے یہاں تک کہ وہ اس بات کی شہادت دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں، پس جب وہ یہ کام کریں گے تو بجز حقوق اسلام کے وہ اپنی جان و مال مجھ سے محفوظ کر لیں گے۔

جو کفر و معاصی پوشیدہ کریں گے

اللہ ان سے حساب لیگا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو ہماری سی نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کو قبلہ سمجھے اور ہمارے ہاتھ کا ذبیحہ کھائے تو وہ مسلمان ہے اس کیلئے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کا عہد و پیمان ہے۔ پس تم لوگ اللہ تعالیٰ کے عہد میں خیانت نہ کرنا اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں جس شخص نے اپنی زبان سے لا الہ الا اللہ کہا ہے نہ تو ہم اس کو کسی گناہ کے سبب کافر قرار دیں گے اور نہ کسی عمل کی وجہ سے اس کو اسلام سے خارج کر دیں گے (الحدیث)

ایمان کی دوسری قسم وہ ہے جس پر احکام آخرت کا مدار ہے جیسے نجات اور حصول درجات ہے اور وہ تمام عقائد حقہ۔ اعمال صالحہ اور عمدہ ملکہ پر مشتمل ہے اور اس ایمان میں کمی بیشی ہو سکتی ہے اور شارع کا یہ دستور ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو ایمان سے تعبیر کرتا ہے تاکہ ان کے جزء ایمان ہونے پر اچھی طرح سے تنبیہ ہو جائے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسی واسطے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے جس میں امانت نہیں اس کا ایمان نہیں۔اور جس کو عہد کا پاس نہیں اس کا دین نہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہے (حجۃ اللہ البالغہ)

حضرت شاہ صاحب آگے لکھتے ہیں۔چنانچہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کا یہی مطلب ہے کہ ایمان والے وہ لوگ ہیں کہ جب کوئی اللہ کا ذکر کرے تو ان کے دلوں میں خوف طاری ہو جائے اور جبکہ یہ سب امور ایک قسم کے نہ تھے تو نبی کریم ﷺ نے ان کے دو حصے کر دیئے ان میں سے ایک تو ارکان ہیں جو ان کے سب اجزائیں عمدہ ہیں۔ان کی نسبت آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ اسلام کے بنیادی رکن پانچ ہیں۔

(۱)اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں اور محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔

(۲)نماز کی پابندی کرنا۔

(۳)زکوۃ دینا۔

(۴)حج کرنا۔

(۵)رمضان کے روزے رکھنا۔

اور دوسرے باقی سب شعبے ہیں اور ان کی نسبت حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ایمان کے کچھ اوپر ستر شعبے ہیں ان میں سے افضل لا الٰہ الا اللہ کہنا اور سب سے ادنیٰ راستے سے تکلیف دینے والی چیز ہٹا دینا اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ایمان کی پہلی قسم کے مقابل کا نام کفر ہے لیکن ایمان کی دوسری قسم کے مقابل کی دو صورتیں ہیں پس اگر اس میں تصدیق قلبی نہیں ہے بلکہ تلوار کے ڈر سے اطاعت کرتا ہے تو وہ خالص نفاق ہے اور اس قسم کے منافق اور کافر کے درمیان آخرت میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ منافق لوگ دوزخ کے سب

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے نیچے درجے میں ہوں گے اور اگر تصدیق قلبی ہے لیکن اس کے ساتھ اعمال جوارح نہیں ہیں تو اس کو فاسق کہتے ہیں۔ یا اگر دل میں خلوص نہیں ہے تو یہ اور طرح کا منافق ہے۔ (حجۃ اللہ البالغہ)

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْاِیْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰی عَنِ الطَّرِیْقِ وَالْحَیَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِیْمَانِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ہیں (بعض روایت میں ستتر (77) کا لفظ آیا ہے) ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا پڑھنا اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز (اینٹ لکڑی' کانٹے پاخانہ وغیرہ) کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔

تنبیہ: اس حدیث شریف میں ایمان کی ستر سے زیادہ شاخیں ارشاد فرمائی ہیں۔ اس بارے میں روایات مختلف وارد ہوئی ہیں اور متعدد روایات میں ستتر کا عدد آیا ہے اسی لئے ترجمہ میں اس طرف اشارہ بھی کر دیا تھا۔ (فضائل ذکر)

اور ایک روایت بخاری میں ساٹھ کے اوپر ایمان کی شاخیں ذکر کئے ہیں۔ حضرت شیخ الحدیث مرشدنا ومولانا محمد زکریا صاحب ؒ نے لکھا ہے کہ شراح بخاری نے مختلف تصانیف سے اس باب میں مختصر طور پر خلاصہ جمع کیا ہے اس کو فضائل ذکر میں اس طرح نقل فرمایا ہے کہ جس کا حاصل یہ ہے کہ دراصل ایمان کامل تین چیزوں کے مجموعے کا نام ہے۔ اول تصدیق قلبی یعنی دل سے تمام امور کا یقین کرنا۔ دوسرے زبان کا اقرار وعمل' تیسرے بدن کے اعمال یعنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایمان کی تمام شاخیں تین حصوں پر منقسم ہیں۔ اول وہ جن کا تعلق نیت واعتقاد اور عمل قلبی سے ہے دوسرے وہ جن کا تعلق زبان سے ہے' تیسرے وہ جن کا تعلق باقی حصہ بدن سے ہے۔ ایمان کی تمام چیزیں ان تینوں میں داخل ہیں۔
ان تین چیزوں کو تین بابوں میں بیان کریں گے۔

باب اول: جو تمام عقائد کو شامل ہے اس کا خلاصہ تیں چیزیں ہیں۔ (۱) اللہ پر ایمان لانا جس میں اس کی ذات اور اس کی صفات پر ایمان لانا داخل ہے اور اس کا یقین بھی کہ وہ پاک ذات ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ کوئی اس کی مثل ہے (۲) اللہ کے ماسوا سب چیزیں بعد کی پیداوار ہیں ہمیشہ سے وہی ایک ذات ہے (۳) فرشتوں پر ایمان لانا۔ (۴) اللہ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لانا (۵) اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا کہ بھلی ہو یا بری سب اللہ کی طرف سے ہے۔ (۷) قیامت کے حق ہونے پر ایمان لانا جس میں قبر کا سوال جواب قبر کا عذاب مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا۔ حساب ہونا۔ اعمال کا تلنا اور پل صراط پر گذرنا سب ہی داخل ہے۔ (۸) جنت کا یقین ہونا اور یہ کہ مومن ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ (۹) جہنم کا یقین ہونا اور یہ کہ اس میں سخت سے سخت عذاب ہیں اور وہ بھی ہمیشہ ہمیشہ رہے گی۔ (۱۰) اللہ تعالیٰ جل شانہ سے محبت رکھنا (۱۱) اللہ کے واسطے دوسروں سے محبت رکھنا اور اللہ ہی کے واسطے سے بغض رکھنا (یعنی اللہ والوں سے محبت رکھنا اور اس کی نافرمانی کرنے والوں سے بغض رکھنا) اور اسی میں داخل ہے صحابہ کرام بالخصوص مہاجرین اور انصار کی محبت اور آل رسول کی محبت (۱۲) حضور اقدس ﷺ سے محبت رکھنا جس میں آپ کی تعظیم بھی آگئی اور حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور آپ کی سنتوں کا اتباع کرنا بھی داخل ہے (۱۳) اخلاص جس میں ریا اور نفاق سے بچنا بھی داخل ہے۔ (۱۴) توبہ یعنی دل سے گناہوں پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد (۱۵) اللہ کا خوف (۱۶) اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا (۱۸) شکر گزاری (۱۹) وفا (۲۰) صبر (۲۱) تواضع جس میں بڑوں کی تعظیم بھی داخل ہے (۲۲) شفقت ورحمت جس میں بچوں پر شفقت کرنا بھی داخل ہے (۲۳) مقدر پر راضی ہونا (۲۴) توکل (۲۵) خود بینی اور خود ستائی کو چھوڑنا جس میں اصلاح نفس بھی داخل ہے۔ (۲۶) کینہ اور بغض نہ رکھنا جس میں حسد بھی داخل ہے (۲۷) عینی میں یہ نمبر رہ گیا ہے میرے خیال میں اس جگہ حیا کرنا ہے جو کاتب کی غلطی سے رہ گیا ہے۔ (۲۸) غصہ نہ کرنا (۲۹) فریب نہ دینا جس میں بدگمانی نہ کرنا اور کسی کے ساتھ مکر نہ کرنا بھی داخل ہے (۳۰) دنیا کی محبت دل سے نکال دینا جس میں مال اور جاہ کی محبت بھی داخل ہے۔علامہ عینی فرماتے ہیں کہ امور بالا میں دل کے تمام اعمال داخل ہیں اگر کوئی چیز بظاہر خارج معلوم ہو تو وہ غور کرنے پر ان نمبروں میں کسی نہ کسی نمبر میں داخل ہوگی۔

دوسرا باب: زبان کا اقرار وعمل جس کے سات شعبے ہیں (۱) کلمہ طیبہ کا پڑھنا (۲) قرآن پاک کی تلاوت کرنا (۳) علم سیکھنا (۴) علم دوسروں کو سکھانا (۵) دعا کرنا (۶) اللہ کا ذکر جس میں استغفار بھی داخل ہے (۷) لغو باتوں سے بچنا۔

تیسرا باب: باقی بدن کے اعمال جو کل چالیس ہیں اور وہ تین حصوں پر منقسم ہیں۔

پہلا حصہ: اپنی ذات سے تعلق رکھتا ہے یہ سولہ شاخیں ہیں (۱) پاکی حاصل کرنا جس میں بدن کی پاکی۔کپڑے کی پاکی' مکان کی پاکی سب ہی داخل ہیں اور بدن کی پاکی میں وضوء بھی داخل ہے اور حیض اور جنابت کا غسل بھی ہے (۲) نماز کی پابندی کرنا اس کو قائم کرنا جس میں فرض نفل اداقضاء سب داخل ہیں (۳) صدقہ جس میں زکوۃ صدقہ فطرہ وغیرہ بھی داخل ہے (۴) روزہ فرض ہو یا نفل (۵) حج کرنا فرض ہو یا نفل اور اسی میں عمرہ بھی داخل ہے اور طواف بھی (۶)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اعتکاف کرنا جس میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا بھی داخل ہے (۷) دین کی حفاظت کیلئے گھر چھوڑنا جس میں ہجرت بھی داخل ہے (۸) نذر کا پورا کرنا (۹) قسموں کی نگہداشت رکھنا (۱۰) کفاروں کا ادا کرنا (۱۱) ستر کا نماز میں اور نماز کے علاوہ ڈھانکنا (۱۲) قربانی کرنا اور قربانی کے جانور کی خبرگیری کرنا اور ان کا اہتمام کرنا (۱۳) جنازہ کا اہتمام کرنا اور اسکے جملہ امور کا انتظام کرنا (۱۴) قرض کا ادا کرنا (۱۵) معاملات کا درست کرنا سود سے بچنا (۱۶) سچی بات کی گواہی دینا حق نہ چھپانا۔

دوسرا حصہ: کسی دوسرے کیساتھ برتاؤ جس کی چھ شاخیں ہیں۔

(۱) نکاح کے ذریعہ سے حرام کاری سے بچنا (۲) اہل وعیال کے حقوق کی رعایت کرنا اور ان کا ادا کرنا اس میں نوکروں اور خادموں کے حقوق بھی داخل ہیں۔ (۳) والدین کے ساتھ نیک سلوک کرنا' نرمی برتنا' فرمانبرداری کرنا (۴) اولاد کی اچھی تربیت کرنا (۵) صلہ رحمی کرنا (۶) بڑوں کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنا۔

تیسرا حصہ: حقوق عامہ' جو اٹھارہ شعبوں میں منقسم ہیں۔

(۱) عدل کے ساتھ حکومت کرنا (۲) حقانی جماعت کا ساتھ دینا (۳) حکام کی اطاعت کرنا (بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو) (۴) آپس کے معاملات کی اصلاح کرنا جس میں مفسدوں کو سزا دینا' باغیوں سے جہاد کرنا بھی داخل ہے (۵) نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کرنا (۶) نیک کاموں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا جس میں وعظ وتبلیغ بھی داخل ہے (۷) حدود کا قائم کرنا (۸) جہاد کرنا جس میں مورچوں کی حفاظت بھی داخل ہے (۹) امانت کا ادا کرنا جس میں خمس جو غنیمت کے مالوں میں ہے داخل ہے (۱۰) قرض کا دینا اور ادا کرنا (۱۱) پڑوسیوں کا حق ادا کرنا ان کا اکرام کرنا (۱۲) معاملہ اچھا کرنا جس میں جائز طریقہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے مال کا جمع کرنا بھی داخل ہے (۱۳) مال کا اپنے محل (موقع) پر خرچ کرنا اسراف اور بخل سے بچنا بھی اس میں داخل ہیں (۱۴) سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا (۱۵) چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا (۱۶) دنیا کو اپنے نقصان سے اپنی تکلیف سے بچانا (۱۷) لہو ولعب سے بچنا (۱۸) راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا۔

یہ ستترشاخیں ہوئیں ان میں بعض کو ایک دوسرے میں ضم بھی کیا جاسکتا ہے۔جیسا کہ اچھے معاملہ میں مال کا جمع کرنا اور خرچ کرنا دونوں داخل ہوسکتے ہیں اسی طرح غور کرنے سے اور بھی اعداد کو کم کیا جاسکتا ہے اور اس لحاظ سے ستریا سڑسٹھ والی روایت کے تحت بھی یہ تفصیل آسکتی ہے اس تفصیل میں بندہ نے علامہ عینی ﷺ کے کلام کو جو بخاری شریف کی شرح میں ہے اصل قرار دیا ہے کہ انہوں نے نیمروار ان چیزوں کو ذکر فرمایا ہے اور حافظ ابن حجر کی فتح الباری اور علامہ ملا علی قاری کی مرقات سے توضیح واضافہ کیا ہے۔

علماء نے لکھا کہ ایمان کے سارے شعبے مجملا یہ ہیں جو مذکور ہوئے۔ آدمی کو چاہئے کہ ان میں غوروفکر کرے جو اوصاف اس میں ان میں سے پائے جاتے ہوں ان پراللہ جل شانہ کا شکر ادا کرے کہ اسی کی توفیق سے ہربھلائی حاصل ہوسکتی ہے اور جن اوصاف کی کمی ہو ان کے حاصل کرنے کی سعی کرے اور اللہ تعالیٰ سے ان کے حصول کی توفیق مانگتا رہے۔ وماتوفیقی الا باللہ۔

باب اول: پہلی قسم۔جو تمام عقائد کو شامل ہے اس کا خلاصہ تیں چیزیں ہیں ان کو تیں فصلو د میں بیان کریں گے۔

فصل اول: اللہ پر ایمان لانا۔جس میں اس کی ذت اور اس کی صفات پر ایمان لانا داخل ہے اور اس کا یقین بھی کہ وہ پاک ذات ایک ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ اس کی کوئی مثل ہے یہ قرآن مجید سے ثابت ہے (کقولہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَاحِدٌ لا اِلٰهَ الا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (سورۂ بقرہ رکوع ۱۹)

ترجمہ: جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں (وہی) رحمن و رحیم ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اور کوئی ان صفات میں کامل نہیں اور بدون کمال صفات معبودیت کا استحقاق باطل (ہے) پس بجز معبود حقیقی کے کوئی اور مستحق عبادت نہ ہوا (بیان القرآن)

(۲) قوله تعالٰی اللّٰه لا اِلٰهَ الا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ.

(آیت الکرسی بقرہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ (ایسا ہے کہ) اس کے سوا کوئی عبادت کے قابل نہیں زندہ ہے۔ (جس کو کبھی موت نہیں آسکتی) سنبھالنے والا ہے تمام عالم کا۔ (بیان القرآن)

(۳) قوله تعالٰی – شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّه لا اِلٰهَ الا هُوَ وَالْمَلٰئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لا اِلٰهَ الا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ. (سورۃ آل عمران ع ۲)

ترجمہ: گواہی دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی اور معبود بھی اور اس شان سے ہیں کہ اعتدال کے ساتھ انتظام رکھنے والے ہیں ان کے سوا کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں وہ زبردست حکمت والے ہیں۔ (بیان القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٤) قوله تعالٰی – هُوَ اللهُ الَّذِیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَالِمُ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ. (سورۂ حشر)

ترجمہ: وہ ایسا معبود ہے کہ ان کے سوا کوئی معبود نہیں وہ جاننے والا ہے پوشیدہ چیزوں کا اور ظاہر چیزوں کا وہی بڑا مہربان رحم والا ہے۔ (بیان القرآن)

(٥) قوله تعالٰی – قُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ. اللهُ الصَّمَدُ. لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ. (سورۃ اخلاص)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ وہ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے اس کی اولاد نہیں اور نہ وہ کسی کی اولاد ہے۔ اور نہ کوئی اس کے برابر کا ہے۔ (بیان القرآن)

فائدہ: مندرجہ بالا چیز چند آیات میں توحید اور صفات باری تعالٰی کا بیان اور کلمہ طیبہ یا اس کا مضمون وارد ہوا ہے۔ نمونہ کے طور پر لکھا گیا ہے اور ان آیات میں توحید بھری ہوئی ہے ہر جز اور ہر کلمہ توحید کی بھرپور دلیل ہے اور حقیقت یہ ہے کہ سارا کلام مجید کلمہ طیبہ کا مفہوم ہے اور اصل مقصد تمام قرآن شریف کا اور تمام دین کا توحید ہی ہے توحید ہی کی تعلیم کے لئے مختلف زمانوں میں مختلف انبیاء علیہم السلام مبعوث ہوئے اور توحید تمام مذاہب میں مشترک رہی ہے اور توحید کے اثبات کیلئے مختلف عنوانات اختیار فرمائے گئے ہیں اور یہی مفہوم کلمہ طیبہ کا ہے (فضائل ذکر)

تنبیہ: حضرت تھانوی رحمہ اللہ تعالٰی لکھتے ہیں کہ شارع علیہ السلام سے توحید کے دو معنی ثابت ہوئے ہیں ایک لا معبود الا اللہ دوسرا لا مقصود الا اللہ پہلے معنی کا ثبوت اس آیت سے ظاہر ہے۔ قال اللہ تعالٰی

وَمَا اُمِرُوْا اِلَّا لِیَعْبُدُوا اللهَ مُخْلِصِیْنَ لَهُ الدِّیْنَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حُنَفَآءَ (سورۃ بینہ)

ترجمہ : اور نہیں حکم ہوا ان کو مگر اس کا کہ عبادت کریں اللہ تعالیٰ کی خالص کرنے والے ہوں اس کے واسطے دین کو اور طرف سے پھر کر یعنی یکسو ہوکر (فروع الایمان)

اللہ کا فرمان ہے کہ

(۷) اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَادُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ . (سورۃ نساء آیت ۱۱۶)

ترجمہ ۔ بے شک اللہ نہیں بخشتا اس کو جو اس کا شریک کرے اور بخشتا ہے اس کے سوا جس کو چاہے (معارف القرآن)

فائدہ : ظلم کی تین قسمیں ہیں ظلم کی پہلی قسم ہے جس کو اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشیں گے دوسری قسم حقوق اللہ میں کوتاہی کرنا جس کی مغفرت ہو سکے گی ۔ تیسری قسم حقوق العباد کی خلاف ورزی کرنا جس کا بدلہ اللہ تعالیٰ لئے بغیر نہ چھوڑیں گے ۔ (معارف القرآن)

دوسرے معنی کا ثبوت اس طرح پر ہے کہ محمود بن لبید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ بڑی خوف ناک چیز جس سے میں تم پر اندیشہ کرتا ہوں شرک اصغر ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شرک اصغر کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ ریا ہے (رواہ احمد' از فروع الایمان)

اور توحید کے ایک تیسرے معنی یہ ہے کہ لا مَوْجُوْدَ الا اللہ یعنی وحدت الوجود ہے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہی رہے گا اور کوئی نہیں ۔

(فروع الایمان)

شرک کی دو قسمیں ہیں : (۱) ایک شرک فی العقیدہ وہ یہ ہے کہ غیر اللہ کو مستحق

toobaa-elibrary.blogspot.com

عبادت سمجھا جائے یہی شرک ہے جو آیت نمبر ۷ میں بیان ہوا (۲) دوسری قسم شرک فی العمل ہے وہ یہ ہے کہ جو معاملہ اللہ کے ساتھ کرنا چاہئے وہ غیر اللہ کے ساتھ کیا جائے اس شرک میں اکثر عوام بالخصوص عورتیں کثرت سے مبتلا ہیں۔ مثلاً اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کی قسم کھانا (۲) کسی کی منت ماننا (۳) کسی چیز کو طبعا موثر سمجھنا (۴) کسی کے روبرو سجدہ تعظیم کرنا (۵) بیت اللہ کے سوا کسی اور چیز کا طواف کرنا (۶) کسی قبر پر تقرباً کچھ چڑھانا (۷) کسی سے یہ کہنا اوپر اللہ نیچے تم۔ اس طرح کے اور ہزاروں افعال ہیں یہ افعال سخت معصیت کے ہیں مسلمانوں پر واجب ہے کہ اپنے گھروں میں ان کا انسداد کریں۔

(۸) قوله تعالٰی : يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْٓا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا (التحریم آیت ۶)

ترجمہ :اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو دوزخ کی آگ سے۔(فروع الایمان)

اسی ایمان باللہ اور توحید کے سلسلے میں چند احادیث بھی ذکر کی جاتی ہیں۔

(۱) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمْ قَالَ اَفْضَلُ الذِكْرِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَاءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ (مشکوۃ بروایۃ الترمذی وابن ماجہ والبخاری)

ترجمہ : حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ تمام اذکار میں افضل لا الہ الا اللہ ہے اور تمام دعاؤں میں افضل الحمدللہ ہے۔

فائدہ : لا الٰہ الا اللہ کا افضل الذکر ہونا تو ظاہر ہے اور بہت سی احادیث میں کثرت سے وارد ہوا ہے نیز سارے دین کا مدار ہی کلمہ توحید پر ہے تو پھر اسکے

toobaa-elibrary.blogspot.com

افضل ہونے میں کیا تردد ہے اور الحمدللہ کو افضل دعاء اس لحاظ سے فرمایا ہے کہ کریم کی ثناء کا مطلب سوال ہی ہوتا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ پڑھے اس کے بعد اس کو الحمدللہ بھی کہنا چاہئے۔ اس لئے کہ قرآن پاک میں فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ. کے بعد الحمدللہ رب العالمین وارد ہے۔ (فضائل الذکر)

(۲) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ (مشکوۃ عن مسلم)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی گواہی دے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں تو حرام کی اللہ تعالیٰ نے اس پر آگ کو۔

(۳) عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ (مشکوۃ عن مسلم)

ترجمہ: حضرت عثمان سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو کوئی مر جائے اور وہ یقین سے جانتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

فائدہ: یہ کلمہ طیبہ جو شخص اخلاص کیساتھ یقین کر کے پڑھے گا دائرہ اسلام میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

داخل ہو کر حصول جنت کا مستحق ہو گا تو ظاہر ہے کہ جو حصول جنت کا مستحق ہو جائے گا اس پر جہنم کی آگ حرام ہو جائے گی۔ مذکورہ حدیث کا مفہوم بھی یہی معلوم ہوتا ہے۔

(۴) حضرت عطاء بن رباح ؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ

غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ .

(کہ یہ کون لوگ ہیں)

جواب میں فرمایا

غَافِرِ الذَّنْبِ مَنْ قَالَ لا اِلٰهَ الا اللّٰه

ترجمہ: گناہ بخشنے والا اسکا جس نے پڑھا لا الٰہ الا اللہ۔

(۲) وَقَابِلِ التَّوْبِ مَنْ قَالَ لا اِلٰهَ الا اللّٰه .

ترجمہ: توبہ قبول کرنے والا اس کی جس نے پڑھا لا الہ الا اللہ۔

(۳) شَدِيْدُ الْعِقَابِ لِمَنْ لا يَقُوْلُ لا اِلٰهَ الا اللّٰه .

ترجمہ: سخت عذاب والا اس کے لئے جس نے نہ پڑھا لا الٰہ الا اللہ۔ (تنبیہ الغافلین)

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ ؓ قَالَ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْاِيْمَانُ قَالَ الْاِيْمَانُ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِهٖ وَبِلِقَائِهٖ وَرُسُلِهٖ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ قَالَ مَا الاسلام قَالَ الاسلامُ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ ولا تُشْرِكَ بِهٖ وَتُقِيْمَ الصَّلٰوةَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَتُؤَدِّيَ الزَّكٰوةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُوْمَ رَمَضَانَ قَالَ مَا الْاِحْسَانُ قَالَ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ كَاَنَّكَ تَرَاهُ فَاِنْ لَّمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَاِنَّهُ يَرَاكَ قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ مَا الْمَسْئُوْلُ بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَاُخْبِرُكَ عَنْ اَشْرَاطِهَا اِذَا وَلَدَتِ الْاَمَةُ رَبَّهَا وَاِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْاِبِلِ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِيْ خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ثُمَّ تَلَا النَّبِيُّ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ (الاية) ثُمَّ اَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوْهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ هٰذَا جِبْرِئِيْلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِيْنَهُمْ قَالَ اَبُوْعَبْدِ اللّٰهِ جَعَلَ ذٰلِكَ كُلَّهُ مِنَ الْاِيْمَانِ (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ لوگوں میں تشریف رکھتے تھے کہ اچانک آپ ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا کہ ایمان کسے کہتے ہیں آپ ﷺ نے (جواب میں) ارشاد فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے رسولوں پر اور (دوبارہ) اٹھنے پر یقین رکھو (اس کے بعد) اس نے پوچھا اسلام کسے کہتے ہیں آپ نے فرمایا کہ اسلام یہ ہے کہ تم (خالص) اللہ کی عبادت کرو۔ اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بناؤ اور نماز قائم کرو اور زکوٰۃ کو ادا کرو جو فرض ہے اور رمضان کے روزے رکھو اور (پھر) اس نے پوچھا کہ احسان کسے کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی اس طرح عبادت کرو جیسے تم اس کو دیکھ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رہے ہو اگر یہ نہیں ہو سکتا تو پھر (یہ سمجھو کہ) وہ تمہیں دیکھ رہا ہے (پھر) اس نے پوچھا قیامت کب آئے گی آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اس کے بارے میں) جواب دینے والا پوچھنے والے سے زیادہ کچھ نہیں جانتا اور (البتہ) تمہیں میں قیامت کی علامتیں بتا دوں گا (وہ یہ ہیں کہ) جب لونڈی اپنے آقا کو جنے گی اور جب سیاہ اونٹوں کے چرواہے مکانات کی تعمیر میں باہم ایک دوسرے سے بازی لے جائیں گے (ان علامتوں کے علاوہ قیامت کا علم) ان پانچ چیزوں میں سے ہے جن کا علم اللہ کے سوا کسی کو نہیں پھر رسول ﷺ نے (یہ آیت) تلاوت فرمائی۔

ان اللہ عندہ علم الساعۃ الایۃ۔ اس کے بعد وہ شخص واپس ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے واپس لاؤ (صحابہ نے اس کو لوٹانا چاہا) وہاں انہوں نے کسی کو بھی نہ پایا۔ تب آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ جبرئیل علیہ السلام تھے جو لوگوں کو ان کا دین سکھلانے آئے تھے۔ ابو عبداللہ بخاری فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ان تمام باتوں کو ایمان ہی کا جز قرار دیا (ترجمہ البخاری)

فائدہ: ایمان۔ اسلام۔ اور دین یہ تین وہ بنیادی لفظ ہیں جن سے ان اصولوں کی تعبیر کی جاتی ہے جن پر ایک مسلمان یقین رکھتا ہے اور یہ بات کہ یہ تینوں لفظ ہم معنی ہیں۔ یا الگ الگ معنی رکھتے ہیں اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں۔ ایمان کہتے ہیں یقین کو۔ اسلام کے معنی اطاعت کرنے کے ہیں۔ اور دین اپنے متعدد معنی اپنے اندر رکھتا ہے جن سے ایک مخصوص طرز زندگی مراد لیا جاتا ہے جسے عام اصطلاح میں ملت اور مذہب بھی کہتے ہیں۔ اسی ترتیب کے لحاظ سے اول یقین یعنی ایمان کا درجہ ہے پھر اطاعت یعنی اسلام کا اور یقین اور اطاعت کے لئے جن مراسم اور قوانین کی ضرورت ہوتی ہے وہ دین کہلاتے ہیں مگر کبھی کبھی ایک لفظ دوسرے لفظ کے معنی میں استعمال کر لیا جاتا ہے جس کی متعدد

toobaa-elibrary.blogspot.com

مثالیں قرآن اور احادیث میں موجود ہیں (ترجمہ البخاری ص ۷۲)
آگے فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ بڑی حکمت کے ساتھ اپنے مخصوص فرشتے کے ذریعے صحابہ کرام کو تعلیم فرمائی۔ پہلے ایمان یعنی عقائد کی تعلیم۔ پھر اسلام یعنی اطاعت کے طریقے اور اس کے بعد احسان کی حقیقت ظاہر کی کہ یقین واطاعت کے بعد جو کیفیت آدمی کی عملی زندگی میں پیدا ہو وہ یہ کہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کا تصور پیش نظر رہے (ترجمۃ البخاری) اور چند چیزیں ایسی ہیں جن پر ایمان لانا اور یقین کرنا بھی ضروری ہے۔ جو ایمان مفصل میں مذکور ہے۔

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰئِكَتِه وَكُتُبِه وَرُسُلِه وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَيْرِه وَشَرِّه مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ.

ترجمہ: ایمان لایا میں اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اس پر کہ اچھی اور بری تقدیر اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہے اور موت کے بعد اٹھائے جانے پر۔

کلمہ شہادت کا وزن

(٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُخَلِّصُ رَجُلاً مِّنْ اُمَّتِيْ عَلٰى رُؤُسِ الْخَلَائِقِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَنْشُرُ عَلَيْهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ سِجِلًّا كُلُّ سِجِلٍّ مِثْلُ حَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ يَقُوْلُ اَتُنْكِرُ مِنْ هٰذَا شَيْئًا اَظَلَمَكَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَتَبَتِيَ الْحَافِظُوْنَ يَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ اَفَلَكَ عُذْرٌ فَيَقُوْلُ لَا يَارَبِّ فَيَقُوْلُ بَلٰى اِنَّ لَكَ عِنْدَنَا حَسَنَةً وَاِنَّهُ لَا ظُلْمَ عَلَيْكَ الْيَوْمَ فَيُخْرَجُ بِطَاقَةٌ فِيْهَا اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَكَ فَيَقُوْلُ يَارَبِّ مَا هٰذِهِ الْبِطَاقَةُ مَعَ هٰذِهِ السِّجِلَّاتِ – فَقَالَ فَاِنَّكَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِيْ كِفَّةٍ وَالْبِطَاقَةُ فِيْ كِفَّةٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَةُ وَلَا يَثْقُلُ مَعَ اِسْمِ اللّٰهِ شَيْءٌ . (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک گناہ گار آدمی کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھول کر رکھ دے گا ان میں سے ہر ایک دفتر حد نگاہ کے برابر ہو گا اس بندے سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے بندے تو نے ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا؟ کیا تیرے ساتھ میرے مقرر کئے ہوئے نگہبان نے کچھ بے انصافی کی ہے اور زیادتی سے یہ گناہ لکھ دیئے ہیں؟ بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار مجھ پر کسی نے کوئی بے انصافی اور ظلم نہیں کیا۔ باری تعالیٰ فرمائے گا تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کرے گا۔ الٰہی میرے پاس کوئی عذر نہیں اللہ رب العزت کا ارشاد ہو گا آج تیرے ساتھ کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی بھی ہے پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا

toobaa-elibrary.blogspot.com

نکالا جائے گا جس میں اشھد ان لا الہ الا اللہ و اشھد ان محمداً عبدہ و رسولہ لکھا ہو گا۔ اور اس بندے سے کہا جائے گا کہ اپنے میزان عمل کے پاس کھڑا ہو کر دیکھ بندہ عرض کریگا الٰہی یہ اتنا سا پرچہ اتنے بڑے بڑے دفتروں کی برابری کیسے کر سکتا ہے ارشاد ہو گا کہ آج تیرے ساتھ کوئی بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ بہرحال میزان عمل کے ایک پلڑے میں گناہوں کے تمام دفتر رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے میں کاغذ کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا رکھ دیا جائے گا۔ اس پرچہ کے رکھتے ہی گناہوں کا پلڑا بالکل ہلکا ہو جائے گا اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا۔ جس کے باعث اس شخص کی نجات ہوگی سرکار دو عالم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ کے نام سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہو سکتی۔ (ترجمہ مولانا احمد سعید دہلوی)

فائدہ : مذکورہ حدیث شریف سے معلوم ہوتا ہے کہ کلمہ شہادت جو ایمان اور توحید کی بنیاد ہے اسی سے نجات مل گئی ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ آخری وقت موت سے پہلے جو کلمہ شہادت کے ساتھ یقین کامل پیدا کر کے توبہ واستغفار کرتا ہے اسکے اگلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں اور حضور ﷺ نے مذکورہ حدیث بیان فرما کر امت محمدیہ کو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور زیادہ عقیدت ومحبت جوڑنے کا موقع فراہم کر دیا ہے جب بندہ عقیدت ومحبت کا اقرار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان اللہ غفور الرحیم– ترجمہ : بیشک اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے۔

اسی واسطے امام بخاری نے کتاب الایمان کی پہلی حدیث میں فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا قول:

toobaa-elibrary.blogspot.com

بُنِیَ الاسلامُ عَلٰی خَمْسٍ وَھُوَ قَوْلٌ وَفِعْلٌ وَیَزِیْدُ وَیَنقُصُ.

ترجمہ: اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے اور وہ قول بھی ہے اور فعل بھی ہے اور وہ بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے۔

اور اللہ تعالیٰ نے قرآن میں ارشاد فرمایا۔

لِیَزْدَادُوْا اِیْمَانًا مَعَ اِیْمَانِھِمْ (اٰلِ) اٰمَنُوْا اِیْمَانًا.

ترجمہ: تاکہ مومنین کے (پہلے) ایمان پر ایمان کی اور زیادتی ہو اور ہم نے ان کو اور زیادہ ہدایت دی اور جو لوگ ہدایت یافتہ ہیں اللہ انہیں مزید ہدایت عطا کرتا ہے۔

اور جو لوگ سیدھی راہ پر ہیں انہیں اللہ نے اور زیادہ ہدایت دیدی اور پرہیز گاری عنایت کی اور اسی حدیث کے آخر میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ یقین پورا کا پورا ایمان ہے اور حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ بندہ اس وقت تک تقویٰ کی حقیقت نہیں پا سکتا جب تک دل کی کھٹک (شبہات) کو دور نہ کر دے۔ (بخاری)

فصل دوم:۔

اللہ کے سوا سب چیزیں بعد کی پیداوار ہیں ہمیشہ سے وہی ایک ذات ہے۔

۱ – قولہ تعالیٰ – اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ وَّھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ وَّکِیْلٌ (سورۂ زمر)

ترجمہ: اللہ ہی پیدا کرنے والا ہے ہر چیز کا اور وہی ہر چیز کا نگہبان ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یعنی ان سب چیزوں (آسمان و زمین کے اندر کی تمام موجودات) کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

موجود وخالق بھی وہی ہے اور انکو باقی رکھنے والا اور حفاظت کرنے والا بھی وہی ہے۔جو مفہوم ہے لفظ وکیل کا اور ان سب مخلوقات میں تصرفات وانقلابات بھی اسی کا کام ہے (معارف القرآن)

۲ – قولہ تعالیٰ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ (سورۃ حدید)

ترجمہ: وہی ہے سب سے پہلا اور سب سے پچھلا اور باہر اور اندر اور وہ سب کچھ جانتا ہے (معارف القرآن)

فائدہ: لفظ اول کے معنی تو تقریباً متعین ہیں۔یعنی وجود کے اعتبار سے تمام موجودات وکائنات سے مقدم اور پہلا ہے کیونکہ ساری موجودات اسی کی پیدا کی ہوئی ہے اس لئے وہ سب سے اول ہے اور آخر کے معنی بعض حضرات (مفسرین) نے یہ کئے ہیں کہ تمام موجودات کے فنا ہونے کے بعد وہ باقی رہے گا جیسا کہ آیت (كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ) میں اس کی تصریح ہے۔اور فنا سے مراد عام ہے خواہ فنا وعدم کا وقوع ہو جائے۔جیسا قیامت کے روز عام مخلوقات فنا ہو جائے گی۔یا فنا کا وقوع نہ ہو مگر اس کی فناء وعدم ممکن ہو اور وہ اپنی ذات میں عدم کے خطرہ سے خالی نہ ہو اس کو موجود ہونے کے وقت بھی فانی کہہ سکتے ہیں۔اس کی مثال جنت ودوزخ اور ان میں داخل ہونے والے اچھے برے انسان ہیں کہ ان کا وجود فنا نہیں ہو گا مگر باوجود وقوعاً فنا نہ ہونے کے امکان واحتمال فنا سے بھی خالی نہیں صرف حق تعالیٰ کی ذات ہے جس پر کسی حیثیت اور کسی مفہوم سے نہ پہلے کبھی عدم طاری ہوا اور نہ آئندہ کبھی اس کا امکان ہے اس لئے اس کو سب سے آخر کہہ سکتے ہیں۔

اور ظاہر سے مراد وہ ذات جو اپنے ظہور میں ساری چیزوں سے فائق اور برتر ہو اور ظہور چونکہ وجود کی فرع ہے۔تو جب حق تعالیٰ کا وجود سب موجودات پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائق اور مقدم ہے اس کا ظہور بھی سب پر فائق ہے کہ اس سے زیادہ اس عالم میں کوئی چیز ظاہر نہیں کہ اس کی حکمت وقدرت کے مظاہر دنیا کے ہر ہر ذرہ میں نمایاں ہیں اور باطن اپنی ذات کی کنہ اور حقیقت کے اعتبار سے ہے کہ اس کی حقیقت تک کسی عقل وخیال کی رسائی نہیں ہو سکتی (معارف القرآن)

۳ – قولہ تعالیٰ – اللہ لا الٰہ الا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ .

(آیت الکرسی)

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں زندہ ہے سب کا تھامنے والا۔(معارف القرآن)

فائدہ : لفظ اللہ اسم ذات ہے جس کے معنی ہیں وہ ذات جو تمام کمالات کی جامع اور تمام نقائص سے پاک ہے۔لا الٰہ الا ھُوَ – میں اسی ذات کا بیان ہے کہ قابل عبادت اس ذات کے سوا کوئی نہیں۔دوسرا جملہ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لفظ حیّ کے معنی عربی زبان میں ہیں۔زندہ اسمائے الہیہ سے یہ لفظ لاکر یہ بتلانا ہے کہ وہ ہمیشہ زندہ اور باقی رہنے والا ہے وہ موت سے بالا تر ہے۔لفظ قیّوم قیام سے نکلا ہے قیام کے معنی کھڑا ہونا۔قائم کھڑا ہونے والے کو کہتے ہیں۔قیوم اور قیام مبالغہ کے صیغے کہلاتے ہیں ان کے معنی ہیں خود قائم رہ کر دوسروں کو قائم رکھنا اور سنبھالنا ہے۔قیوم حق تعالیٰ کی خاص صفت ہے جس میں کوئی مخلوق شریک نہیں ہو سکتی اور آگے لکھتے ہیں اللہ جل شانہ کے اسمائے صفات میں حیّ وقیوم کا مجموعہ بہت سے حضرات کے نزدیک اسم اعظم ہے۔

(معارف القرآن)

٤ – قولہ تعالیٰ – ھُوَ الْحَیُّ لا الٰہَ الا ھُوَ.

(سورہ مومن رکوع ۷)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: وہ ہے زندہ رہنے والا کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا۔
(معارف القرآن)

فائدہ: ساری موجودات مادہ اور صورت سے مرکب ہے۔ حی اللہ تعالیٰ کی وہ صفت ہے جو سارے جہاں کے موجودات کی مفیض ہے اگر اس حی سے فیضان صور نہ ہوتا تو جہاں میں کوئی چیز موجود نہ ہوتی۔ (لاہوری ؒ) (از تسہیل الفرقان)
مذکورہ آیت کے ذیل میں تفسیر ابن کثیر میں لکھتے ہیں کہ وہ ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا وہ زندہ ہے جس پر کبھی موت نہیں وہی اول و آخر ظاہر و باطن ہے اس کا کوئی وصف دوسرے میں نہیں اس کی نظیر و عدیل کوئی نہیں تمہیں چاہئے کہ اس کی توحید کو مانتے ہوئے اس سے دعائیں کرتے رہو اور اس کی عبادت میں مشغول رہو تمام تعریفوں کا مالک اللہ رب العالمین ہی ہے۔ (تفسیر ابن کثیر)

۵۔ قولہ تعالیٰ۔ قُلْ اِنَّمَا اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَا اُشْرِكُ بِهٖ اَحَدًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ: تو کہہ میں تو پکارتا ہوں بس اپنے رب کو اور شریک نہیں کرتا اس کا کسی کو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: چونکہ حضور ﷺ سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا آپ کہہ دیجئے کہ میں تو صرف اپنے پروردگار کی عبادت کرتا ہوں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا سو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں اور نہ عداوت کی یہ سب مضمون توحید کے متعلق تھا۔ (معارف القرآن)

فصل سوم: فرشتوں پر ایمان لانا

ایمان مفصل میں فرماتے ہیں اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ الخ ایمان لایا میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ پر اور اسکے فرشتوں پر۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کی ایک مخلوق ہے جو نور سے پیدا کی گئی ہے نہ مرد ہیں نہ عورت اور ہماری نظروں سے غائب ہیں اللہ تعالیٰ کی نافرمانی اور گناہ نہیں کرتے اللہ تعالیٰ نے جن کاموں پر مقرر فرما دیا ہے انہیں میں لگے رہتے ہیں۔ فرشتے بہت ہیں ان میں چار مقرب اور مشہور ہیں (۱) حضرت جبرئیل علیہ السلام جو اللہ کے احکام اور کتابیں پیغمبروں کے پاس لاتے تھے (۲) حضرت میکائیل علیہ السلام جو بارش کا انتظام اور مخلوق کو روزی پہنچانے کے کام پر مقرر ہیں۔ (۳) حضرت عزرائیل علیہ السلام جو مخلوق کی جان نکالنے پر مقرر ہیں۔ (۴) حضرت اسرافیل علیہ السلام جو صور پھونکیں گے۔ جس سے قیامت قائم ہو جائے گی اور فرشتوں کی تعداد اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

۱ – قولہ تعالیٰ – كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ .(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: سب نے مانا اللہ کو اور اس کے فرشتوں کو اور اسکی کتابوں کو اور اس کے رسولوں کو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت شریفہ میں اللہ تعالیٰ نے ایمان مجمل کی تفصیل بتلائی جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام مومنین میں شریک تھا کہ وہ ایمان تھا اللہ تعالیٰ کے موجود اور ایک ہونے پر اور تمام صفات کاملہ کیساتھ متصف ہونے پر اور فرشتوں کے موجود ہونے پر اور اللہ تعالیٰ کی کتابوں اور سب رسولوں کے سچے ہونے پر۔ (معارف القرآن)

۲ – قولہ تعالیٰ – لَيْسَ الْبِرَّ اَنْ تُوَلُّوْا وُجُوْهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ وَلٰكِنَّ الْبِرَّ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالْكِتٰبِ وَالنَّبِيّٖنَ وَاٰتَى

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ وَالسَّآئِلِيْنَ وَفِى الرِّقَابِ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَاٰتَى الزَّكٰوةَ وَالْمُوْفُوْنَ بِعَهْدِهِمْ اِذَا عٰهَدُوْا وَالصّٰبِرِيْنَ فِى الْبَأْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ وَحِيْنَ الْبَأْسِ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ صَدَقُوْا وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ . (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۱۷۷)

ترجمہ: نیکی کچھ بھی نہیں کہ منہ کرو اپنا مشرق کی طرف یا مغرب کی طرف۔ لیکن بڑی نیکی تو یہ ہے کہ جو کہ کوئی ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر اور فرشتوں پر اور سب کتابوں پر اور پیغمبروں پر اور دے مال اس کی محبت پر رشتہ داروں کو اور یتیموں کو اور محتاجوں کو اور مسافروں کو اور مانگنے والوں کو اور گردنیں چھڑانے میں اور قائم رکھے نماز اور دیا کرے زکوۃ اور پورا کرنے والے اپنے اقرار کو جب عہد کریں اور صبر کرنے والے سختی میں اور تکلیف میں اور لڑائی کے وقت یہی لوگ ہیں سچے اور یہی ہیں پرہیز گار (معارف القرآن)

فائدہ: مذکورہ آیت میں دوسرے احکام وایمانیات کے علاوہ فرشتوں پر ایمان لانا بھی ہے کہ وہ اللہ کے فرمانبردار بندے ہیں نور سے بنے ہیں گناہ سے معصوم ہیں اور کھانے پینے اور انسانی شہوات سے پاک ہیں۔ (معارف القرآن)

جنات کی پیدائش

۳- قوله تعالٰى- خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ وَخَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ . فَبِاَيِّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الاء ربکما تکذبان . (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ : بنایا آدمی کو کھنکھناتی مٹی سے جیسے ٹھیکرا اور بنایا جن کو آگ کی لپٹ سے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں۔

(معارف القرآن)

فائدہ:

انسان سے مراد اس جگہ باتفاق آدم علیہ السلام ہیں جن کی تخلیق مٹی سے کی گئی ہے۔صلصال- پانی میں ملی ہوئی مٹی جبکہ وہ خشک ہو جائے اور فخارہ پانی میں ملائی ہوئی مٹی جس کو آگ پر پکالیا جائے۔جانّ- بتشدید نوں جنس جنات کو کہا جاتا ہے اور مارج آگ سے اٹھنے والا شعلہ ہے۔جنات کی تخلیق کا بڑا عنصر آگ کا شعلہ ہے جیسا کہ انسان کی تخلیق میں بڑا جز مٹی ہے۔(معارف القرآن)

اثبات وجود ملائکہ کا حدیث رسول ﷺ سے

١- عَنْ عَائِشَةَ ؓ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خُلِقَتِ الملائِكَةُ مِنْ نُوْرٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَارٍ وَخُلِقَ اٰدَمُ مِمَّا وُصِفَ لَكُمْ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ : حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جناب رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ ملائکہ نور سے پیدا کئے گئے ہیں اور جنوں کو آگ کے دخان آلود شعلوں سے پیدا کیا گیا ہے اور آدم علیہ السلام اس چیز سے جو تمہیں بتلا دی گئی ہے۔ (مٹی سے) (تسہیل الفرقان)

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت ہے کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اسرافیل علیہ السلام کو ان کی پیدائش کے دن سے اس شکل پر پیدا کیا ہے کہ وہ سر و قد کھڑے ہوئے ہیں اور اپنی نگاہ نہیں اٹھاتے ان کے اور اللہ تبارک وتعالیٰ کے درمیان نور کے ستر پردے حائل ہیں جن میں کوئی پردہ ایسا نہیں جس سے وہ قریب ہوں اور وہ جل کر خاک نہ ہو جائیں۔

(تسہیل الفرقان عن ترمذی)

۳۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جب آدم علیہ السلام اور ان کی ذریت کو پیدا کیا تو فرشتوں نے کہا آپ نے ان کو خصوصیات کے ساتھ پیدا کیا ہے کہ وہ کھاتے پیتے ہیں۔ شادیاں کرتے ہیں اور سواریوں پر سوار ہوتے ہیں اس لئے دنیا کو ان کے لئے مخصوص کر دیجئے اور ہمارے لئے آخرت کو۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا جس مخلوق کو میں نے اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اور جس میں میں نے اپنی روح پھونکی ہے اس کو میں اس مخلوق کی طرح نہیں بناؤں گا جس کیلئے میں نے کن کہا اور وہ موجود ہوگئی (تسہیل الفرقان عن البیہقی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرشتوں کے فرائض وصفات (از تسہیل الفرقان)

۱۔ فرشتے دن رات صف باندھے عبادت الٰہی میں اور تسبیح میں لگے رہتے ہیں سرکشی اور سستی نہیں کرتے۔

۲۔ عبادت الٰہی سے کسی وقت بھی خالی نہیں رہتے اور نہ تکبر کرتے ہیں بلکہ تسبیح میں اور سجدے میں مشغول رہتے ہیں اور حاملین عرش بھی ہر وقت تسبیح میں مشغول رہتے ہیں۔

۳۔ فرشتے تسبیح بیان کرنے کے ساتھ ساتھ مومنوں اور اہل زمین کیلئے بخشش مانگتے رہتے ہیں۔

۴۔ شب قدر میں خاص طور پر جبرئیل امین اور فرشتوں کا نزول ہوتا ہے۔

۵۔ قیامت کے دن فرشتے عرش الٰہی کے گرد جمع ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کے جلال سے اتنا کانپتے ہیں کہ بغیر اجازت الٰہی کسی کی سفارش بھی نہیں کر سکتے بلکہ وہ تو تعمیل احکام میں لگے رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَا اَمَرَھُمْ وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ.

(سورہ تحریم)

ترجمہ: نافرمانی نہیں کرتے اللہ کی جو بات فرمائے ان کو اور وہی کام کرتے ہیں جو ان کو حکم ہو۔ (معارف القرآن)

۶۔ اللہ تعالیٰ فرشتوں اور انسانوں میں سے رسول منتخب فرماتا ہے ان کے دو دو تین تین چار چار پر ہوتے ہیں اور وہ پیدائش میں جس کو چاہتا ہے اس سے بھی بڑھا دیتا ہے (فرشتوں میں سے رسول اس لئے تاکہ وہ اس کے احکام انسان

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسولوں تک پہنچائیں اور انسانوں میں سے اس لئے چنتا ہے تاکہ وہ احکام تمام انسانوں تک پھونچائیں۔ (تسہیل القرآن)

۷۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے قرآن کریم حضرت محمد ﷺ کے قلب مبارک پر نازل فرمایا اور حضرت جبرئیل علیہ السلام کو روح القدس اور روح الامین بھی کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے نزدیک حضرت جبرئیل علیہ السلام بڑے معزز ہیں وہ بڑے طاقتور۔ زور آور اور مرتبے والے اور معتبر اور آپ کا کہا مانا جاتا ہے۔ (تسہیل الفرقان)

۸۔ حضور اکرم ﷺ کے رفیق حضرت جبرئیل علیہ السلام ہیں اور تمام فرشتے دوست ومددگار تھے۔

۹۔ حضرت جبرئیل علیہ السلام ومیکائیل علیہ السلام ان فرشتوں میں نمایاں تھے۔ جو مجرم قوموں کو عذاب دینے کیلئے مقرر تھے۔ (تسہیل القرآن)

۱۰۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے سپرد پہاڑوں' سمندروں' بارش' زلزلے اور بے شمار آفات سماوی کا شعبہ ہے اور مختلف قوموں پر عذاب آنے کے وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام بھی ان کے ہمراہ ہوتے تھے۔ (تسہیل)

۱۱۔ جو کوئی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتوں اور رسولوں کا اور جبرئیل علیہ السلام اور میکائیل علیہ السلام کا دشمن ہو۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کا دشمن ہے۔ (تسہیل)

۱۲۔ حضرت میکائیل علیہ السلام کے ماتحت بے شمار فرشتے کام کرتے ہیں جن میں بعض بجلی اور کڑک چمک کے بعض گرجنے والا اور بعض بخارات سے بھرے ہوئے بادلوں (یعنی پانی سے بھرے ہوئے) بھاری بادلوں کو اٹھاتا ہے اور بعض ڈر سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور پاکی بیان کرنے والے بھی ہوتے ہیں۔

۱۳۔ حضرت عزرائیل علیہ السلام شعبہ اموات کے انچارج ہیں ان کے ماتحت بے شمار فرشتے اس کام پر مقرر ہیں۔ ان میں بعض کافروں اور گناہ گاروں کے جسم سے سختی سے جان نکالنے والے اور عذاب دینے والے ہوتے ہیں اور بعض

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیک مومن بندوں کے جان نکالنے والے ہوتے ہیں جو آسانی سے نکالتے ہیں۔ (تسہیل الفرقان)

۱۴۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے ذمہ قیامت سے متعلق بڑا اہم واقعہ نفخ صور کا ہے اسی کام پر مقرر ہے۔ (تسہیل)

۱۵۔ اور مختلف مقامات اور کاموں پر مختلف فرشتے مقرر ہیں جیسا کہ کراماً کاتبین ہیں۔ حاملین عرش ہیں۔ جہنم کے انتظام پر جو مقرر ہیں اور جنت کے فرشتے اور ہر ایک کام اور جاندروں کی حفاظت کرنے والے فرشتے الگ الگ مقرر ہوتے ہیں۔ (تسہیل الفرقان)

فصل چہارم۔ اللہ تعالیٰ کی اتاری ہوئی کتابوں پر ایمان لانا

(۱) قولہ تعالیٰ – آلم. ذٰلِكَ الْكِتَابُ لا رَيْبَ فِيْهِ هُدىً لِلْمُتَّقِيْنَ الَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ. وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ وَمَا اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ. اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدىً مِّنْ رَّبِّهِمْ. وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورۂ بقرہ)

ترجمہ: آلمٓ – یہ رموز و اسرار ہیں جس کا علم سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو نہیں دیا گیا۔ اس کتاب میں کچھ شک نہیں۔ راہ بتلاتی ہے ڈرنے والوں کو جو کہ یقین کرتے ہیں۔ بے دیکھی چیزوں کا اور قائم رکھتے ہیں نماز کو اور جو ہم نے روزی دی ہے ان کو اس میں خرچ کرتے ہیں اور وہ لوگ جو ایمان لائے اس پر کہ جو کچھ نازل ہوا تیری طرف اور جو کچھ نازل ہوا تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقین

toobaa-elibrary.blogspot.com

جانتے ہیں وہی لوگ ہیں ہدایت پر اپنے پروردگار کی طرف سے اور
وہی ہیں مراد کو پہنچنے والے۔(معارف القرآن)

فائدہ: یہ کتاب ایسی ہے جس میں کوئی شک وشبہ نہیں۔جو ہدایت کا آفتاب ہے جو شخص ہدایت چاہتا ہے وہ اس کو پڑھے سمجھے اور اس کے مقتضی پر عمل کرے یعنی مخصوص ہدایت جو نجات آخرت کا ذریعہ بنے۔وہ متقین کا حصہ ہے ایمان بالغیب کے معنی یہ ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ جو ہدایات وتعلیمات لے کر آئے ہیں ان سب کو یقینی طور پر دل سے ماننا شرط یہ ہے کہ اس تعلیم کا رسول اللہ ﷺ سے منقول ہونا قطعی طور پر ثابت ہو۔
جمہور اہل اسلام کے نزدیک ایمان کی یہی تعریف ہے۔(معارف القرآن)
اور اقامت کے معنی محض نماز پڑھنے کے نہیں بلکہ نماز کو ہر جہت اور ہر حیثیت سے درست کرنے کا نام اقامت ہے جس میں نماز کے تمام فرائض۔واجبات۔مستحبات۔ اور ان پر دوام والتزام یہ سب اقامت کے مفہوم میں داخل ہیں۔
اور وِمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ۔ آمیں صحیح اور تحقیقی بات یہی ہے کہ ہر قسم کا وہ خرچ داخل ہے جو اللہ کی راہ میں کیا جائے خواہ فرض زکوۃ ہو یا دوسرے صدقات واجبہ یا نفلی صدقات، وخیرات اور جمہور کی یہی رائے ہے۔(معارف القرآن)
وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ سے يُوْقِنُوْنَ تک۔اس آیت میں متقین کی صفات کا بیان ہے جس میں ایمان بالغیب کی کچھ تفصیل اور ایمان بالآخرت کا ذکر ہے۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے اس کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ عہد رسالت میں مومنین متقین دو طرح کے حضرات تھے ایک وہ جو پہلے مشرکین میں سے تھے پھر مشرف باسلام ہوئے۔دوسرے جو پہلے اہل کتاب یہودی یا نصرانی تھے پھر مسلمان ہو گئے۔اس سے پہلی آیت میں پہلے

toobaa-elibrary.blogspot.com

طبقہ کا ذکر تھا اور اس آیت میں دوسرے طبقہ کا ذکر ہے اس لئے اس آیت میں قرآن پر ایمان لانے کے ساتھ پچھلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانے کی بھی تصریح فرمائی گئی کہ وہ حسب تصریح حدیث دوہرے ثواب کے مستحق ہیں ایک پچھلے کتابوں کے زمانے میں ان پر ایمان لانے اور عمل کرنے کا ثواب دوسرے قرآن کے زمانے میں قرآن پر ایمان لانے اور عمل کرنے کا ثواب۔ پچھلی آسمانی کتابوں پر ایمان لانا آج بھی ہر مسلمان کیلئے لازم ہے۔ فرق اتنا ہے کہ آج ان کتابوں پر ایمان اس طرح ہو گا کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے ان کتابوں میں نازل فرمایا تھا وہ سب حق ہے اور اس زمانے کیلئے وہی واجب العمل تھا۔ مگر قرآن مجید نازل ہونے کے بعد چونکہ پچھلی کتابیں اور شریعتیں سب منسوخ ہوگئیں۔ تو اب عمل صرف قرآن ہی پر ہو گا۔ (معارف القرآن)

۲ – قولہ تعالیٰ – اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْ رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ . (سورۃ البقرۃ)

ترجمہ: مان لیا رسول نے جو کچھ اترا اس پر اس کے رب کی طرف سے اور مسلمانوں نے بھی سب نے مانا اللہ کو اور اسکے فرشتوں کو کہتے ہیں کہ ہم جدا نہیں کرتے کسی کو اس کے پیغمبروں میں سے اور کہہ اٹھے کہ ہم نے سنا اور قبول کیا تیرے بخشش چاہتے ہیں اے ہمارے رب اور تیرے ہی طرف لوٹ کر جانا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: فرمایا ہے کہ ایمان رکھتے ہیں رسول اس چیز پر جو ان کے پاس نازل ہوئی ان کے رب کی طرف سے۔ اس کے بعد فرمایا والمومنون۔ یعنی جس طرح

toobaa-elibrary.blogspot.com

آنحضرت ﷺ کا اپنی وحی پر ایمان واعتقاد ہے اس طرح عام مومنین کا بھی اعتقاد ہے اور جو طرز بیان اس جملہ میں اختیار فرمایا کہ پہلے پورا جملہ آنحضرت ﷺ کے ایمان کے ذکر میں لایا گیا اس کے بعد مومنین کے ایمان کا علیحدہ تذکرہ کیا گیا اس میں اشارہ ہے کہ اگرچہ نفس ایمان میں آنحضرت ﷺ اور سب مسلمان شریک ہیں لیکن درجات ایمان کے اعتبار سے ان دونوں میں بڑا فرق ہے رسول اللہ ﷺ کا علم مشاہدہ اور سماع کی بناء پر ہے اور دوسرے مسلمانوں کا علم ایمان بالغیب آنحضرت ﷺ کی رویت کی بناء پر ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے دو آیتیں جنت کی خزائن میں سے نازل فرمائی جس کو تمام مخلوق کے پیدائش سے دو ہزار سال پہلے خود رحمٰن نے اپنے ہاتھ سے لکھ دیا تھا۔ جو شخص ان کو عشاء کی نماز کے بعد پڑھ لے تو وہ اس کیلئے قیام اللیل یعنی تہجد کے قائم مقام ہو جاتی ہے۔ (معارف القرآن)

اور مستدرک حاکم اور بیہقی کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے سورۃ البقرۃ کو ان دو آیتوں پر ختم فرمایا جو مجھے اس خزانہ خاص سے عطا فرمائی ہیں جو عرش کے نیچے ہے اس لئے تم خاص طور پر ان آیتوں کو سیکھو اور اپنی عورتوں اور بچوں کو سکھاؤ۔ اس لئے حضرت فاروق اعظم اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے کہ ہمارے خیال یہ ہے کہ کوئی آدمی جس کو کچھ بھی عقل ہو وہ سورۂ بقرہ کی ان دونوں آیتوں کو پڑھے بغیر نہ سوئے گا۔ (معارف القرآن)

آسمانی کتابوں کے متعلق بیان

فضائل قرآن میں حضرت شیخ مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ابن حبان وغیرہ سے ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے مفصل اور علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے کچھ مختصر نقل کیا ہے۔ جس کی نقل حسب ذیل ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حق تعالیٰ شانہ نے کل کتابیں کس قدر نازل فرمائی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ سو صحائف اور چار کتابیں پچاس صحیفے حضرت شیث علیہ السلام پر اور تیس صحیفے حضرت ادریس علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر اور دس صحیفے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تورات سے پہلے ان کے علاوہ چار کتابیں تورات زبور انجیل اور قرآن شریف نازل فرمائی ہیں حدیث اور طویل ہے آسمانی کتابوں کی تعداد معین نہیں ہیں کیونکہ قرآن توریت زبور اور انجیل کے علاوہ حضرت آدم علیہ السلام اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے صحیفوں کا ذکر بھی آیا ہے اور پیغمبروں کے صحیفوں کا بھی بلا تعداد ذکر آیا ہے مگر تعداد سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی کو معلوم نہیں لہٰذا کلام الٰہی کو غیر کا کلام یا کلام غیر کو کلام الٰہی قرار دینا دانستہ کفر ہے (فروع الایمان)

قرآن کا محافظ اللہ تعالیٰ ہی ہے

۳- قولہ تعالیٰ- اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورہ حجر)

ترجمہ: ہم نے اب اتاری ہے یہ نصیحت اور ہم اب اس کے نگہبان ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اور جب پورا قران نازل ہو چکا تو اس سارے کی حفاظت بھی اپنی ہی ذمہ رکھی اور ارشاد فرمایا کہ ہم ہی نے قرآن کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں اور سورہ بروج کے آخر میں بھی آیا ہے کہ یہ قرآن تو ہمارے پاس نہایت عزت واحترام کے ساتھ لوح میں بھی محفوظ ہے جو ایک پوشیدہ کتاب ہے (اور سب سے پہلے لکھے جانے کی وجہ سے) اس کو ام الکتاب بھی کہتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت علامہ شبیر احمد عثمانی صاحب ؒ نے حواشی میں تحریر فرمایا ہے مذکورہ آیت کے ذیل میں کہ یاد رکھو اس قرآن کو اتارنے والے ہم ہیں اور ہم نے اس کی ہر قسم کی حفاظت کا ذمہ لیا ہے جس شان اور بہتات سے وہ اترا ہے بدون ایک ایک شوشہ یا زبر زیر کی تبدیلی کے چار دانگ عالم میں پہنچ کر رہے گا اور قیامت تک ہر طرح کی تحریف لفظی و معنوی سے محفوظ و مصئون رکھا جائے گا زمانہ کتنا ہی بدل جائے مگر اس کے اصول و احکام کبھی نہ بدلیں گے زبان کی فصاحت و بلاغت اور علم و حکمت کی موشگافیاں کتنی ہی ترقی کر جائیں۔ پر قرآن کے صوری و معنوی اعجاز میں اصلاً ضعف و انحطاط محسوس نہ ہو گا۔ قومیں اور سلطنتیں قرآن کی آواز کو دبانے یا کم کر دینے میں ساعی ہوں گی لیکن اس کے ایک نقطہ کو کم نہ کر سکیں گی۔ (تسہیل الفرقان)

حفاظت قرآن کے متعلق یہ عظیم الشان وعدۂ الٰہی ایسی صفائی اور حیرت انگیز طریقے سے پورا ہو کر رہا ہے جسے دیکھ کر بڑے بڑے متعصب و مغرور مخالفوں کے سر نیچے ہو گئے۔ (تسہیل الفرقان)

٤ – قولہ تعالٰی فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ

(سورہ مزمل)

ترجمہ: اب پڑھو جتنا تم کو آسان ہو قرآن سے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اصول اور فقہ کی کتابوں میں مذکورہ آیت سے نماز میں قرآن کو پڑھنے کا حکم ثابت کیا ہے یعنی قرات پڑھنا۔ اسی کے ساتھ چند مسئلہ بھی لکھا جاتا ہے تاکہ قرآن کی اہمیت و افادیت واضح ہو جائے۔

مسئلہ: اتنے قرآن شریف کا حفظ کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ (فضائل القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ :تمام کلام پاک کا حفظ کرنا فرض کفایہ ہے اگر کسی شہر یا بڑی آبادی میں کوئی بھی حافظ نہ رہے (العیاذ باللہ) تو سب مسلمان گناہ گار ہیں۔

(فضائل القرآن)

مسئلہ : ملا علی قاری نے زرکشی سے نقل کیا ہے کہ جس شہر یا گاؤں میں کوئی قرآن پاک پڑھنے والا نہ ہو تو سب مسلمان گناہ گار ہیں۔ (فضائل قرآن)

مسئلہ : جو حضرات قرآن شریف حفظ کرنے کو فضول سمجھ کر اور اسکے الفاظ یاد کرنے اور رٹنے کو دماغ سوزی و تضیع اوقات خیال کرتے ہوں اور لوگوں کو محتاجی اور بھیک مانگنے کے بہانے سے عار دلاتے ہوں وہ اشاعت قرآن مجید اور احیاء قرآن واسلام کی راہ میں رکاوٹ بننے کا ذریعہ ہو کر سخت گناہ گار ہوں گے چونکہ اس قسم کا خیال باطل کی طرف لیجانے والا ہے۔ (فضائل قرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث رسول اللہ ﷺ سے تعلیم قران کی اہمیت

(۱) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (رواہ البخاری والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قران شریف کو سیکھے اور سکھائے۔
(فضائل قرآن)

فائدہ: اکثرکتب میں یہ روایت واؤکیساتھ ہے جس کا ترجمہ لکھا گیا اس صورت میں فضیلت اس شخص کیلئے ہے جو کلام پاک سیکھے اور اس کے بعد دو سروں کو سکھائے لیکن بعض کتب میں یہ روایت آؤکیساتھ وارد ہوئی ہے اس صورت میں بہتری اور فضیلت عام ہوگی کہ خود سیکھے یا دو سروں کو سکھائے دونوں کیلئے مستقل خیروبہتری ہے چونکہ کلام پاک اصل دین ہے اس کی بقاء واشاعت پر ہی دین کا مدار ہے اسلئے اس کے سیکھنے اور سکھانے کا افضل ہونا ظاہر ہے کسی توضیح کا محتاج نہیں البتہ اس کی انواع مختلف ہیں۔کمال اس کا یہ ہے کہ مطالب ومقاصد سمیت سیکھے اور ادنیٰ درجہ اس کا یہ ہے کہ فقط الفاظ سیکھے (فضائل قرآن) شرح احیاء میں امام صاحب ؒ سے نقل کیا ہے اور حضرت شیخ نے فضائل قرآن میں نقل کیا ہے۔

مسئلہ: قرآن شریف کا یہ حق ہے کہ کم ازکم سال میں دو مرتبہ ختم کیا جائے اور وہ حضرات جو بھولکر بھی تلاوت نہیں کرتے ذرا غور تو فرمالیں کہ ہم کس کھاتے میں ہیں؟

کہ اس قوی مقابل کے سامنے کیا جواب دھی کریں گے، موت بہرحال آنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

والی چیز ہے اس سے کسی کو مفر نہیں۔ قرآن شریف کے ظاہر اور باطن ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ظاہری معنی ہیں جس کو ہر شخص سمجھتا ہے اور ایک باطنی معنی ہیں جس کو ہر شخص نہیں سمجھتا۔ جس کی طرف حضور اقدس ﷺ کے اس ارشاد نے اشارہ کیا ہے کہ جو شخص قرآن پاک میں اپنی رائے سے کچھ کہے اگر وہ صحیح بھی ہو تب بھی اس نے خطا کی۔ بعض مشائخ نے ظاہر سے مراد انکے الفاظ فرمائی ہیں کہ جن کی تلاوت میں ہر شخص برابر ہے اور باطن سے مراد اس کے معنی اور مطالب ہیں جو حسب استعداد مختلف ہوتے ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اگر علم چاہتے ہو تو قرآن پاک کے معانی میں غور و فکر کرو اس میں اولین و آخرین کا علم ہے مگر کلام پاک کے معنی کیلئے جو شرائط و آداب ہیں ان کی رعایت ضروری ہے اداب کی دو قسم ہیں۔ (۱) ظاہری (۲) باطنی۔ دونوں کے چھ چھ کل بارہ آداب ہیں ظاہری آداب چھ یہ ہیں۔ (۱) غایت احترام سے سنت کے موافق وضو کرکے رو بہ قبلہ بیٹھے (۲) پڑھنے میں جلدی نہ کرے ترتیل و تجوید سے پڑھے (۳) رونے کی سعی کرے چاہے بہ تکلف ہی کیوں نہ ہو (۴) آیات رحمت و آیات عذاب کا حق ادا کرے یعنی تنزیہ۔ وتقدیس آیات پر سبحان اللہ کہے اور آیات عذاب و وعید پر اللہ سے پناہ چاہے (۵) اگر ریاء کا احتمال ہو یا کسی دوسرے مسلمان کی تکلیف و حرج کا اندیشہ ہو تو آہستہ پڑھے ورنہ آواز سے (۶) خوش الحانی سے پڑھے کہ خوش الحانی سے کلام پاک پڑھنے کی بہت سی احادیث میں تاکید آئی ہے۔

(فضائل قرآن)

چھ باطنی آداب یہ ہیں

(۱) کلام پاک کی عظمت دل میں رکھے کہ کیسا عالی مرتبہ کلام ہے (۲) حق سبحانہ وتقدس کی علوشان اور رفعت و کبریائی کو دل میں رکھے جس کا کلام

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے (۳) دل کو وساوس وخطرات سے پاک رکھے (۴) معانی کا تدبر کرے اور لذت کے ساتھ پڑھے (۵) جن آیات کی تلاوت کر رہا ہے دل کو ان کے تابع بنا دے مثلاً اگر آیت رحمت زبان پر ہے تو دل سرور محض بن جائے اور اگر آیت عذاب آگئی ہے تو دل کانپ جائے (۶) کانوں کو اس درجہ متوجہ بنا دے کہ گویا خود حق سبحانہ وتقدس کلام فرما رہے ہیں اور یہ سن رہا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ محض اپنے لطف وکرم سے مجھے بھی ان آداب کے ساتھ قرآن پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے اور تمہیں بھی۔ (فضائل قرآن)

(چند احادیث قرآن پاک پڑھنے والوں کے متعلق لکھی جاتی ہیں)۔

(۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ حق تعالیٰ کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ جل شانہ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی کہ خود حق تعالیٰ شانہ کو تمام مخلوق پر۔ (رواہ ترمذی والدارمی والبیہقی)

(۲) حضرت شیخ رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں کہ ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک حدیث نقل کی ہے کہ جس شخص نے کلام پاک کو حاصل کر لیا اس نے علوم نبوت کو اپنی پیشانی میں جمع کر لیا۔ (فضائل قرآن)

سہل تستری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ سے محبت کی علامت یہ ہے کہ اس کے کلام پاک کی محبت دل میں ہو۔

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن کا ماہر ان ملا کہ کیساتھ ہے جو میر منشی ہیں اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

دو ہرا اجر ہے ۔ (رواہ البخاری و مسلم وابو داؤد والترمذی)

(۴) حضرت ابن عمرؓ سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ حسد (یعنی رشک) دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ جس کو حق تعالیٰ قرآن کی تلاوت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے ۔ دوسرے وہ جس کو حق سبحانہ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہے ۔ (رواہ البخاری والترمذی والنسائی)

(۵) حضرت ابو موسیٰؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ اور جو مسلمان قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مگر مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا (رواہ البخاری و مسلم والنسائی وابن ماجہ)

(۶) حضرت عمرؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا اور کتنے ہی لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے ۔ (رواہ مسلم)

(۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی ۔ ایک کلام پاک کہ جھگڑے گا بندوں سے ' قرآن پاک کیلئے ظاہر ہے اور باطن ہے دوسری چیز امانت ہے اور تیسری رشتہ داری جو پکارے گی کہ جس شخص نے مجھ کو جوڑا اللہ اسکو اپنی رحمت سے ملا دے اور جس نے مجھ کو توڑا اللہ اپنی رحمت سے اسکو جدا کر دے (رواہ فی شرح السنتہ)

(۸) حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور اقدس ﷺ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ارشاد نقل کرتے ہیں کہ (قیامت کے دن) جب صاحب قرآن سے کہا جاوے گا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجہ وابن حبان)

(۹) حضرت بن مسعود رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کیلئے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (رواہ الترمذی)

(۱۰) عَنْ مُعَاذِ نِ الْجُهْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ضُوْئُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِي بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا. (رواہ ابوداؤد واحمد وصححہ الحاکم)

ترجمہ: حضرت معاذ جہنی رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: قرآن پاک کے پڑھنے اور اس پر عمل کرنے کی برکت یہ ہے اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پڑھنے والے کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بہت زیادہ ہوگی اور اگر یہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو کہ آفتاب اتنی دور سے اس قدر روشنی پھیلاتا ہے' اگر وہ گھر کے اندر آجائے تو یقیناً بہت زیادہ روشنی اور چمک کا سبب ہوگا اور جب کہ والدین کیلئے یہ ذخیرہ ہے تو خود پڑھنے والے کے اجر کا خود اندازہ کر لیا جاوے کہ کس قدر ہوگا۔ حدیث نمبر ۸ میں جو فرمایا ہے کہ ایک ایک آیت ترتیل و تجوید سے پڑھتا جا بہشت کے درجوں میں چڑھتا جا حتیٰ کہ آخری آیت میں آخری درجہ میں ہوگا۔ یہ کس قدر فضیلت کی بات ہے۔

(۱۱) حاکمؒ نے بریدہ رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کو ایک تاج پہنایا جاوے گا جو نور سے بنا ہوگا اور اسکے والدین کو ایسے دو جوڑے پہنائے جاویں گے کہ تمام دنیا اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی وہ عرض کریں گے کہ یا اللہ یہ جوڑے کس صلہ میں ہیں تو ارشاد ہوگا کہ تمہارے بچے کے قرآن شریف پڑھنے کے عوض میں۔ جمع الفوائد میں طبرانی سے نقل کیا ہے کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص اپنے بیٹے کو ناظرہ قرآن شریف سکھلا دے اس کے سب اگلے اور پچھلے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور جو شخص حفظ کرائے اس کو قیامت میں چودھویں رات کی چاند کے مشابہ اٹھایا جاویگا اور اس کے بیٹے سے کہا جاویگا کہ پڑھنا شروع کر جب بیٹا ایک آیت پڑھے گا۔ باپ کا ایک درجہ بلند کیا جاوے گا حتیٰ کہ اس طرح تمام قرآن شریف پورا ہو (فضائل) بچے کے قرآن شریف پڑھنے پر باپ کیلئے یہ فضائل ہیں اور اسی پر بس نہیں' دوسری بات بھی سن لیجئے کہ اگر خدانخواستہ آپ نے اپنے بیٹے کو چار پیسے کے لالچ میں دین سے محروم رکھا تو یہ ہی نہیں کہ آپ اس ثواب سے محروم رہیں گے بلکہ اللہ کے ہاں آپ کو جواب دہی بھی کرنی پڑے گی۔ آپ اس ذر

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے کہ یہ مولوی وحافظ پڑھنے کے بعد صرف مسجد کے ملانے اور ٹکرے کے محتاج بن جاتے ہیں اس وجہ سے آپ نے اپنے لاڈلے بچے کو اس سے بچاتے ہیں یاد رکھیں کہ اس سے آپ اس کو دائمی مصیبت میں گرفتار کر رہے ہیں مگر ساتھ ہی اپنے اوپر بھی بڑی سخت جواب دہی بھی لے رہے ہیں حدیث میں ارشاد ہے۔

الا کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ (الحدیث)

ترجمہ: خبردار ہر شخص سے اس کے ماتحتوں اور دست نگروں کا بھی سوال ہو گا کہ ان کو کس قدر دین سکھلایا ہے۔ (فضائل)
ضرور خیال کیجئے کہ آپ کا راستہ کونسا ہے اور کس پر چل رہے ہیں۔

(۱۲) عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ لَوْ جُعِلَ الْقُرْاٰنُ فِیْ اِھَابٍ ثُمَّ اُلْقِیَ فِی النَّارِ مَا احْتَرَقَ (رواہ الدارمی)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رکھ دیا جائے قرآن شریف کو کسی چمڑے میں پھر وہ آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلے۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: مشائخ حدیث اس روایت کے مطلب میں دو طرف گئے ہیں۔ بعض کے نزدیک سے چمڑے عام مراد ہے اس صورت میں یہ مخصوص معجزہ ہے جو حضور اقدس ﷺ کے زمانہ کیساتھ خاص تھا جیسا کہ اور انبیاء کے معجزے ان کے زمانے کیساتھ خاص ہوتے ہیں۔ دوسرا مطلب یہ ہے کہ چمڑے سے مراد آدمی کا چمڑا ہے اور آگ سے مراد جہنم۔ اس صورت میں یہ حکم عام ہو گا کسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیساتھ مخصوص نہ ہو گا یعنی جو شخص کہ حافظ قرآن ہو وہ کسی جرم میں جہنم میں ڈالا بھی جاویگا تو آگ اس پر اثر نہ کریگی ایک روایت میں مَا مَسَّتْهُ النَّارُ کا لفظ بھی آیا ہے آگ اس کو چھوئے گی بھی نہیں (فضائل)۔

(۱۳) ملا علی قاری نے شرح السنہ سے ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی روایت نقل کی ہے جو اس دوسرے معنی کی تائید کرتی ہے جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قرآن شریف کو حفظ کیا کرو اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ اس قلب کو عذاب نہیں فرماتے جس میں کلام پاک محفوظ ہو یہ حدیث اپنے مضمون میں صاف اور نص ہے جو لوگ حفظ قرآن شریف کو فضول بتلاتے ہیں وہ خدارا ان فضائل پر غور کریں کہ یہی ایک فضیلت ایسی ہے جس کی وجہ سے ہر شخص کو حفظ قران پر جان دیدینا چاہئے اس لئے کون شخص ایسا ہو گا جس نے گناہ نہ کئے ہوں جس کی وجہ سے آگ کا مستحق نہ ہو۔ شرح احیاء میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی حدیث سے بروایت دیلمی نقل کیا ہے کہ حاملین قرآن یعنی حفاظ اللہ کے سائے کے نیچے انبیاء اور برگزیدہ لوگوں کیساتھ ہوں گے۔ (فضائل قرآن)

(۱٤) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَءَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِيْ عَشَرَةٍ مِنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ.

(رواه احمد والترمذی وقال هذا حدیث غریب وحفص بن سلیمان الراوی لیس هو بالقوی یضعف فی الحدیث ورواه ابن ماجه والترمذی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اس کو حفظ کیا اور اسکے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ حق تعالیٰ جل شانہ اس کو جنت میں داخل

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمادیں گے جن کیلئے جہنم واجب ہو چکی ہو۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: دخول جنت ویسے تو ہر مومن کیلئے انشاء اللہ ہے ہی اگرچہ بد اعمالیوں کی سزا بھگت ہی کر کیوں نہ ہو لیکن حفاظ کیلئے یہ فضیلت ابتداء دخول کے اعتبار سے ہے وہ دس شخص جن کے بارے میں شفاعت قبول فرمائی گئی وہ فساق وفجار ہیں جو مرتکب کبائر کے ہیں اس شفاعت میں مشرکین اور کفار داخل نہیں اس لئے کہ ان کیلئے شفاعت واستغفار جائز نہیں۔ اس لئے حفاظ کی شفاعت سے ان مسلمانوں کی شفاعت مراد ہے جن کے معاصی کی وجہ سے ان کا جہنم میں داخل ہونا ضروری بن گیا تھا جو لوگ جہنم سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے اگر وہ حافظ نہیں اور خود حفظ نہیں کر سکتے تو کم از کم اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو ہی حافظ بنا دیں کہ اس کے طفیل سے یہ بھی اپنی بد اعمالیوں کی سزا سے محفوظ رہ سکیں۔ یا کسی غریب کے بچے کو اپنی طرف سے تمام خرچہ برداشت کر کے حافظ بنا دیں تاکہ آپ کے بچنے کا ذریعہ ہو سکیں۔ (فضائل قرآن)

(۱۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف کو سیکھو پھر اس کو پڑھو اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں پڑھتا رہتا ہے اس کی مثال اس تھیلی کی سی ہے جو مشک کے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور جس شخص نے سیکھا اور پھر سو گیا اس کی مثال اس مشک کی تھیلی کی ہے جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ) (از فضائل)

(۱۶) عَنْ وَاثِلَةَ رَفَعَهُ اُعْطِيْتُ مَكَانَ التَّوْرَاةِ السَّبْعَ وَاُعْطِيْتُ مَكَانَ الزَّبُوْرِ الْمِئِيْنَ وَاُعْطِيْتُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَكَانَ الانْجِيْلِ الْمَثَانِيْ وَفُضِّلْتُ بِالْمُفَصَّلِ.

(رواہ احمد والکبیر کذا فی جمع الفوائد)

ترجمہ: حضرت واثلہ ﷺ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ مجھے تورات کے بدلے میں سبع طویل ملی ہے اور زبور کے بدلے میں مئین اور انجیل کے بدلہ میں مثانی اور مفصل مخصوص ہیں میرے ساتھ۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: کلام پاک کی اول سات سورتیں طول کہلاتی ہیں' اس کے بعد کی گیارہ سورتیں مئین کہلاتی ہیں۔ اس کے بعد کی بیس سورتیں مثانی اس کے بعد ختم قرآن تک مفصل یہ مشہور قول ہے۔ بعض بعض سورتوں میں اختلاف بھی ہے کہ کون سی سورۃ کس میں داخل ہے۔ اس اختلاف سے حدیث شریف کے مقصود اور مطلب میں کوئی فرق نہیں آتا۔ مقصد یہ ہے کہ جس قدر کتب مشہورہ سماویہ پہلے نازل ہوئی ہیں ان سب کی نظیر قرآن شریف میں موجود ہے ان کے علاوہ مفصل اس کلام پاک میں مخصوص ہے جس کی مثال پہلی کتابوں میں نہیں ملتی۔ (فضائل)

فصل پنجم: اللہ کے رسولوں پر ایمان لانا

۱ – قَوْلُه تَعَالٰی فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرُسُلِه وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا فَلَكُمْ اَجْرٌ عَظِيْمٌ. (سورۃ آل عمران آیت ۱۸)

ترجمہ: سو تم یقین لاؤ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر اور اگر تم یقین پر رہو اور پرہیز گاری پر تو تمہارے لئے بڑا ثواب ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: یعنی پس اب تم (ایمان کے پسندیدہ اور کفر کے ناپسندیدہ ہونے میں کوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

شبہ نہ کرو بلکہ) اللہ پر اور اس کے سب رسولوں پر ایمان لے آؤ اور اگر تم ایمان لے آؤ اور کفر (معاصی سے) پرہیز رکھو تو پھر تم کو اجر عظیم ملے گا۔
(معارف القرآن)

(اللہ اور رسول کی اطاعت)

۲- قولہ تعالیٰ- وَاَطِیْعُوْا اللّٰہَ وَاَطِیْعُوْا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ. (سورۃ مائدہ آیت ۱۲)

ترجمہ: اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور بچتے رہو پھر اگر تم پھر جاؤ گے تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف پہنچا دینا ہے کھول کر۔ (معارف القرآن)

فائدہ: جس کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کا حکم تمہارے فائدہ کیلئے ہے اگر تم نہ مانو تو نہ اللہ تعالیٰ شانہ کا کوئی نقصان ہے نہ اس کے رسول کا۔ اگر تم سے کوئی بھی ہمارے رسول ﷺ کی بات نہ مانے جب بھی اس کی قدر و منزلت میں کوئی فرق نہیں آتا۔ کیونکہ جتنا کام ان کے سپرد تھا وہ کر چکے یعنی صاف صاف طور پر واضح کر کے اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچا دینا۔ اس کے بعد جو شخص نہیں مانتا وہ اپنا نقصان کرتا ہے ہمارے رسول کا اس سے کچھ نہیں بگڑتا۔ (معارف القرآن)

رسول ﷺ کو مبعوث فرما کر اللہ نے احسان عظیم فرمایا

۳- قولہ تعالیٰ لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِيْهِمْ رَسُولًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ. (سورۃ آل عمران آیت ۱۷)

ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں سے پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی باتیں۔ اور وہ تو تھے پہلے صریح گمراہی میں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ کو دنیا میں مبعوث فرماکر حق تعالیٰ نے مومنین پر بڑا احسان فرمایا ہے۔ اگرچہ رسول اللہ ﷺ کا وجود باجود سارے عالم اور ہر مومن وکافر کیلئے نعمت کبریٰ اور احسان عظیم ہے اسی طرح قرآن کریم سارے عالم انسانیت کیلئے صحیفہ ہدایت ہے مگر چونکہ اس نعمت وہدایت کا نفع صرف مومنین اور متقین نے حاصل کیا اس لئے کسی جگہ اس کو ان کے ساتھ مخصوص کرکے بھی بیان کر دیا گیا۔ دوسری بات رسول کریم ﷺ کو مومنین کیلئے یا پورے عالم کیلئے نعمت کبریٰ اور احسان عظیم ہونے کی تشریح وتوضیح ہے۔ انبیاء علیہم السلام دنیا میں اس لئے آتے ہیں کہ وہ انسانی روح کی صحیح تربیت کرکے انسان کو حقیقی انسان بنائیں، تاکہ اس کے بدن سے جو اعمال وافعال صادر ہوں وہ انسانیت کیلئے مفید ثابت ہوں وہ درندے اور زہریلے جانوروں کی طرح دوسرے انسانوں کو ایذا اور تکلیف دیتا نہ پھرے اور خود اپنے بھی انجام کو سمجھ کر آخرت کی دائمی زندگی کا سامان مہیا کرے۔ ہمارے رسول کریم ﷺ کو جیسے زمرۂ انبیاء میں امامت وسیادت کا منصب حاصل ہے۔ انسان کو صحیح انسان بنانے میں بھی آپ ﷺ کی شان تمام انبیاء علیہم السلام سے بہت ممتاز ہے۔ (معارف القرآن)

آنحضرت ﷺ کے دنیا میں تشریف لانے کے مقاصد یا آپ ﷺ کے عہدہ نبوت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ورسالت کے فرائض منصبی تین بیان کئے گئے ہیں۔ایک تلاوت آیات دوسرے تعلیم کتاب وحکمت تیسرے لوگوں کے تزکیہ اخلاق وغیرہ۔ کہ اس آیت میں فرائض رسول بیان کرتے ہوئے تلاوت آیات قرآن کو ایک مستقل فرض قرار دیا اور تلاوت ظاہری الفاظ کی بھی ایک مستقل مقصود ہے دوسرے قرآن کے معنی کی تعلیم کو بھی آپ کے مستقل فرائض میں داخل فرما دیا ہے' اس کے ساتھ ساتھ حکمت کی تعلیم بھی ہے یعنی صحابہ وتابعین نے حکمت کی تفسیر سنت رسول ﷺ سے کی ہے جس سے واضح ہوا کہ رسول کریم ﷺ کے ذمہ جس طرح معانی قرآن کا سمجھانا بتلانا فرض ہے اسی طرح پیغمبرانہ تربیت کے اصول وآداب جن کا نام سنت ہے ان کی تعلیم بھی آپ کے فرائض منصبی میں داخل ہے تیسرا فرض آنحضرت ﷺ کے فرائض منصبی میں تزکیہ ہے جس کے معنی ہیں ظاہری وباطنی نجاسات سے پاک کرنا۔

ظاہری نجاسات سے تمام مسلمان واقف ہیں۔باطنی نجاسات کفر اور شرک' غیر اللہ پر اعتماد کلی اور اعتقاد فاسدہ۔نیز تکبر وحسد۔بغض وحب دنیا وغیرہ ہیں اگرچہ علمی طور پر قرآن وسنت کی تعلیم میں ان سب چیزوں کا بیان آگیا ہے لیکن تزکیہ کو آپ کا جداگانہ فرض قرار دے کر اس طرف اشارہ کر دیا گیا کہ جس طرح محض الفاظ کے سمجھنے میں کوئی فن حاصل نہیں ہوتا جب تک کسی مربی کے زیر نظر اس کی مشق کر کے عادت نہ ڈالے۔

سلوک وتصوف میں کسی شیخ کامل کی تربیت کا یہ مقام ہے کہ قرآن وسنت میں جن احکام کو علمی طور پر بتلایا گیا ہے ان کو عملی طور پر عادت ڈالی جائے۔
(معارف القرآن)

پیغمبروں کے متعلق عقیدہ اور ان کی تعداد

پیغمبروں کی تعداد کسی صحیح دلیل سے ثابت نہیں اس لئے اعتقاد میں کوئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

عدد معین نہ کرے شاید کمی بیشی ہو جائے اور جس حدیث میں ایک لاکھ چوبیس ہزار آئے ہیں وہ اس درجہ کی نہیں جس پر عقیدہ کی بناء ہو سکے اگر واقعہ میں کمی بیشی ہوئی تو نبی کو غیر نبی یا غیر نبی کو نبی ماننا لازم آئے گا اور یہ دانستہ کفر ہو جاتا ہے اور اس کی صحیح تعداد اللہ تعالیٰ ہی کو معلوم ہے۔ (فروع الایمان)

حضرت محمد ﷺ خاتم النبیین ہیں

٤ – قوله تعالٰی – مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ وَكَانَ اللهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا . (سورۃ الاحزاب آیت نمبر ٥)

ترجمہ: محمد باپ نہیں کسی کا تمہارے مردوں میں سے لیکن رسول ہے اللہ کا اور مہر سب نبیوں پر اور ہے اللہ سب چیزوں کا جاننے والا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہاں جبکہ آنحضرت ﷺ کی رسالت و نبوت کا ذکر آیا اور اس منصب نبوت میں آپ ﷺ تمام دوسرے انبیاء سے خاص امتیازی فضیلت رکھتے ہیں تو آگے آپ ﷺ کی مخصوص شان اور تمام انبیاء علیہم السلام پر آپ ﷺ کا فائق ہونا اس لفظ سے واضح کیا گیا ہے وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ– لفظ خَاتَم میں دو قراتیں ہیں خواہ بفتح التاء کی لی جائے یا بکسر التاء کی معنی دونوں صورتوں میں یہ ہیں کہ آپ ﷺ ختم کرنے والے ہیں انبیاء کے یعنی سب کے آخر اور بعد میں آپ مبعوث ہوئے (معارف القرآن)

رسول اللہ ﷺ کا خاتم النبیین ہونا اور آپ ﷺ کا آخری پیغمبر ہونا آپ ﷺ کے بعد کسی نبی کا مبعوث نہ ہونا اور ہر مدعی نبوت کا کاذب و کافر ہونا ایسا مسئلہ ہے جس پر صحابہ کرام سے لیکر آج تک ہر دور کے مسلمانوں کا اجماع

toobaa-elibrary.blogspot.com

واتفاق رہا ہے۔(معارف القرآن)

حضور ﷺ کے ساتھ محبت ایمان کا جزء ہے

۱ – عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ – (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک میں اسے اس کے باپ اور اس کے اولاد سے (بھی) زیادہ محبوب نہ بن جاؤں (ترجمہ بخاری)

۲ – عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی اَکُوْنَ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِنْ وَالِدِهٖ وَوَلَدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ. (رواہ بخاری)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک اس کو میری محبت اپنے ماں باپ اور اپنے بچوں اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔(ترجمہ البخاری)

فائدہ: چونکہ دولت ایمان واسلام ہمیں رسول کریم ﷺ ہی کے وسیلے سے ملی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کے بعد کسی کا احسان اگر ہماری گر دنوں پر ہے تو وہ رسول کریم ﷺ کا ہے اور اسلام ہی وہ دین ہے جس نے ہمیں پرسکون اور ہموار

toobaa-elibrary.blogspot.com

زندگی بسر کرنے کے طریقے بتلائے ہیں ماں باپ تو دنیا میں ہمارے آنے کا صرف ایک نسلی ذریعہ ہے۔ اسی طرح اولاد ہمارے نام ونشان کو باقی رکھنے کی ایک صورت ہے لیکن پیدائش سے موت تک کی زندگی گزارنے کا پر سکون طریقہ اور موت کے بعد کی دائمی زندگی سنوارنے کے گر ہمیں محمد مصطفیٰ ﷺ ہی سے معلوم ہوئے ہیں اس لئے آپ ﷺ کا احسان سب سے بڑا ہے اس لئے آپ ﷺ سے قلبی تعلق اور محبت سب سے زیادہ ہونی چاہئے اور یہ محبت جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی ایمان کامل ہوگا۔ (حاشیہ بخاری)

حضور ﷺ کی محبت کے معنی میں یہ امور بھی داخل ہیں

۱۔ اعتقاد رکھنا آپ ﷺ کی تعظیم کا۔

۲۔ آپ ﷺ پر درود شریف پڑھنا۔

۳۔ آپ ﷺ کے طریقے کی پیروی کرنا' اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

قولہ تعالیٰ — وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا (سورۃ حشر آیت نمبر ۷)

ترجمہ: جو کچھ تم کو دیں رسول ﷺ (مال اور حکم) پس قبول کرو اس کو اور جس چیز سے روک دیں پس رک جاؤ تم۔

اور آپ ﷺ کی اتباع کا حکم۔ اس طرح فرمایا ہے کہ فرمایا رسول ﷺ نے ہرگز نہ کامل کریگا کوئی شخص اپنے ایمان کو یہاں تک کہ اسکی نفسانی خواہش میرے حکم کے تابع نہ ہو جائے۔ روایت کیا اس کو اصفہانی نے الترغیب والترہیب میں۔ اور ارشاد فرمایا رسول ﷺ نے کہ لازم رکھو تم اپنے اوپر میرے طریقے کو اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کو پکڑ لو اس کو دانتوں سے اور بچو نئی بات سے کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

روایت کیا اس کو ترمذی نے۔(فروع الایمان)

فصل ششم : تقدیر پر ایمان لانا کہ بھلی ہو یا بری سب اللہ کی طرف سے ہے

قولہ تعالٰی – اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاہُ بِقَدَرٍ (سورۃ قمر)

ترجمہ: ہم نے ہر چیز بنائی پہلے ٹھہرا کر۔(معارف القرآن)

فائدہ: قدر کے لغوی معنی اندازہ کرنے اور کسی چیز کو حکمت و مصلحت کے مطابق اندازے سے بنانے کے ہیں اس آیت میں یہ لغوی معنی بھی مراد ہو سکتے ہیں کہ حق تعالٰی شانہ نے عالم کی مخلوقات کو اور اس کی ہر نوع وصنف کو ایک حکیمانہ اندازہ سے بڑا چھوٹا اور مختلف ہیئت وصورت میں بنایا ہے پھر ہر نوع وصنف کے ہر فرد کی تخلیق میں بھی حکیمانہ اندازیں بڑی حکمت کیساتھ رکھا ہے۔ مثلاً ہاتھ کے انگلیاں سب یکساں نہیں اور اصطلاح شرع میں لفظ قدر بمعنی تقدیر الٰہی بھی استعمال ہوتا ہے اور اکثر ائمہ تفسیر نے بعض روایات حدیث کی بناء پر اس آیت میں قدر سے تقدیر الٰہی مراد لی ہے (مسند احمد، مسلم)

ترمذی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی روایت ہے کہ مشرکین قریش ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ تقدیر کے متعلق مخاصمت کرنے لگے تو اس پر یہ آیت قرآن نازل ہوئی، اس معنی کے اعتبار سے مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ ہم نے تمام عالم کی ایک ایک چیز کو اپنی تقدیر ازلی کے مطابق بنایا ہے یعنی ازل میں پیدا ہونے والی چیز اور اس کی مقدار زمان ومکان اور اس کے بڑھنے گھٹنے کا پیمانہ عالم کے پیدا ہونے سے پہلے ہی لکھ دیا گیا تھا جو کچھ عالم میں پیدا ہوتا ہے وہ اسی تقدیر ازلی کے مطابق ہوتا ہے (معارف القرآن)

خلاصہ یہ ہوا کہ تقدیر ہر بات اور اچھی اور بری چیز کیلئے اللہ تعالٰی کے علم میں ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

اندازہ مقرر ہے اور ہر چیز کے پیدا کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ اسے جانتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے اس علم اور اندازے کو تقدیر کہتے ہیں کوئی اچھی یا بری بات اللہ تعالیٰ کے علم اور اندازے سے باہر نہیں اس لئے تقدیر کا منکر کافر ہے۔

(معارف القرآن)

حدیث بابت تقدیر

۱ – عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ خَيْرِهٖ وَشَرِّهٖ وَحَتّٰى يَعْلَمَ اَنَّ مَا اَصَابَهٗ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَهٗ وَاَنَّ مَا اَخْطَاَهُ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيْبَهٗ – (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک بندہ اس پر ایمان نہ لائے کہ برا بھلا سب تقدیر میں لکھا جا چکا ہے اور اس کا یقین نہ کرے کہ جو خیر و شر اس کو پہنچ گیا یہ ناممکن تھا کہ اس کو نہ پہنچتا اور جو نہیں پہنچا یہ بھی ممکن نہ تھا کہ اس کو پہنچ جاتا۔ اس وقت تک اس کا ایمان کچھ نہیں۔ (ترجمان السنہ)

۲ – عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰى يُؤْمِنَ بِاَرْبَعٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ بَعَثَنِيْ بِالْحَقِّ وَيُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَيُؤْمِنُ بِالْقَدَرِ.

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک بندہ چار باتوں کی دل سے گواہی نہ دے مومن نہیں ہوتا۔ اس بات کی کہ معبود کوئی نہیں مگر ایک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے اور اس بات کی کہ میں کسی تردد کے بغیر اس کا رسول ہوں اس نے سچا دین دیکر مجھ کو بھیجا ہے اور موت کا یقین نہ کرے اور مرکر قیامت میں پھر جینے کا یقین نہ کرے اور جب تک کہ تقدیر کو نہ مانے۔

(ترجمان السنہ)

منکرین تقدیر اس امت کے مجوسی ہیں

۳- عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الاُمَّةِ اِنْ مَرِضُوْا فَلَا تَعُوْدُوْهُمْ فَاِنْ مَاتُوْا فَلَا تَشْهَدُوْهُمْ- (رواہ احمد وابوداؤد)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے تقدیر کا انکار کرنے والا اس امت کے مجوسی ہیں اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت بھی نہ کرنا اور اگر مرجائیں تو ان کے جنازہ میں بھی شریک نہ ہونا۔ (ترجمان السنہ)

٤- عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ وَلَعَنَهُمُ اللهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ. اَلزَّائِدُ فِيْ كِتَابِ اللهِ وَالْمُكَذِّبُ بِقَدَرِ اللهِ وَالْمُتَسَلِّطُ بِالْجَبَرُوْتِ فَيُعِزُّ بِذَالِكَ مَنْ اَذَلَّهُ اللهُ وَيُذِلُّ مَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَعَزَّهُ اللهُ وَالْمُسْتَحِلُّ لِحَرَمِ اللهِ وَالْمُسْتَحِلُّ مِنْ عِتْرَتِیْ مَا حَرَّمَ اللهُ وَالتَّارِكُ لِسُنَّتِیْ (اخرجہ الترمذی والحاکم عن علی)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے چھ شخص ایسے ہیں جن پر میں بھی لعنت کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ بھی لعنت فرماتا ہے (اور تم جانتے ہو) کہ ہر نبی ﷺ کی دعاء مقبول ہوتی ہے (لہٰذا میری لعنت معمولی بات نہیں) (۱) کتاب اللہ میں اپنی طرف سے زیادتی کرنے والا۔ (۲) اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا منکر (۳) ظلم وتعدی کرکے بادشاہ بن بیٹھنے والا جس کی حرکات ناشائستہ ہوں کہ اللہ کے نزدیک قابل عزت بندوں کو ذلیل کر ڈالے اور جو قابل ذلت ہوں ان کو عزت دے۔ (۴) اللہ تعالیٰ کے حرم میں جو باتیں ناروا ہوں ان کو حلال کر دینے والا۔ (۵) میری اولاد کا احترام نہ رکھنے والا۔ (۶) میری سنت کو چھوڑ بیٹھنے والا۔ (ترجمان السنہ)

تقدیر لکھی جا چکی ہے

۵۔ حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے جس چیز کو اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے پیدا کیا وہ قلم ہے پھر اس کو حکم دیا کہ لکھ۔ اس نے عرض کیا۔ کیا لکھوں۔ حکم ہوا جو کچھ مقدر ہو چکا ہے وہ سب لکھ تو اس نے قیامت تک جو ماضی و مستقبل میں ہونا تھا سب لکھ دیا۔ (رواہ الترمذی۔ از ترجمان السنہ)

۶۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے زمینوں اور آسمانوں کی پیدائش سے پچاس ہزار سال

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبل تمام مخلوقات کیلئے جو بھی مقدر فرما دیا تھا وہ سب قید کتابت میں لاکر محفوظ کر دیا ہے اور اس سے پیشتر اس کا عرش پانی پر تھا۔ (رواہ مسلم' ترجمان السنہ)

فصل ہفتم: قیامت کے حق ہونے پر ایمان لانا۔ جس میں قبر کا عذاب۔ قبر کا سوال وجواب۔ مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونا۔ حساب ہونا۔ اعمال کا تلنا اور پل صراط پر سے گذرنا سب ہی داخل ہیں۔

آخرت پر یقین لانا

(۱) قولہ تعالٰی – وبالاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ.

(سورۃ البقرہ)

ترجمہ: اور آخرت کو وہ یقینی جانتے ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: آخرت پر ایمان لانا اگرچہ ایمان بالغیب کے الفاظ میں آچکا ہے مگر اس کو پھر صراحۃ اس لئے ذکر کیا گیا کہ یہ اجزائے ایمان میں اس حیثیت سے سب میں اہم جز ہے کہ مقتضائے ایمان پر عمل کا جذبہ پیدا کرنا اسی کا اثر ہے اور اسلامی عقائد میں یہی وہ انقلابی عقیدہ ہے جس نے دنیا کی کایا پلٹ دی اور جس نے آسمانی تعلیم پر عمل کرنے والوں کو پہلے اخلاق واعمال میں اور پھر دنیا کی سیاست میں بھی تمام اقوام عالم کے مقابلے میں امتیازی مقام عطا فرمایا ہے۔

(معارف القرآن)

واقعہ صور حق ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) قولہ تعالٰی – اِنَّ یَوْمَ الْفَصْلِ کَانَ مِیْقَاتًا یَّوْمَ یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَتَاْتُوْنَ اَفْوَاجًا . (سورۂ نباء)

ترجمہ : بیشک دن فیصلہ کا ہے ایک وقت ٹھہرا ہوا جس دن پھونکی جائے صور پھر تم چلے اور جٹ کے جٹ ۔ (معارف القرآن)

فائدہ : فیصلہ کا دن جس سے مراد قیامت ہے وہ ایک موقت اور متعین حد ہے جس پر یہ دنیا ختم ہو جائے گی جبکہ صور پھونکا جائے گا اور دوسری آیت سے معلوم ہوتا ہے نفخ صور دو مرتبہ ہو گا۔ پہلے نفخہ سے سارا عالم فنا ہو جائے گا۔ دوسرے نفخہ سے پھر زندہ و قائم ہو جائے گا اس دوسرے نفخہ کے وقت سارے عالم کے اگلے پچھلے انسان اپنے رب کے سامنے فوج در فوج حاضر ہوں گے ۔ (معارف القرآن)

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگ قیامت کے دن تین فوجوں میں تقسیم ہوں گے ایک فوج ان لوگوں کی ہوگی جو پیٹ بھرے ہوئے لباس پہنے ہوئے سواریوں پر سوار میدان حشر میں آئیں گے ۔ دوسری فوج پیدل لوگوں کی ہوں گی جو چل کر پیدان میں آئیں گے ۔ تیسری فوج ان لوگوں کی ہوگی جن کو چہروں کے بل گھسیٹ کر میدان حشر میں لایا جائے گا۔ (مظہری بروایت نسائی وحاکم وبیہقی) (معارف القرآن)

قیامت حق ہے

(۳) قولہ تعالٰی – اِذَا وَقَعَتِ الْوَاقِعَۃُ . (سورۃ واقعہ)

ترجمہ : جب ہو پڑے ہونے والی یعنی جب قیامت آوے گی۔ (معارف القرآن)

فائدہ : ابن کثیرؒ نے فرمایا کہ واقعہ قیامت کے ناموں میں سے ایک نام ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیونکہ اس کے وقوع میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔(معارف القرآن)

موت اور حالت برزخ حق ہے۔

(٤) قولہ تعالٰی – حَتّٰی اِذَا جَآءَ اَحَدَھُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ. لَعَلِّیْ اَعْمَلُ صَالِحًا فِیْ مَا تَرَکْتُ کَلاَّ اِنَّھَا کَلِمَۃٌ ھُوَ قَائِلُھَا وَمِنْ وَّرَآئِھِمْ بَرْزَخٌ اِلٰی یَوْمِ یُبْعَثُوْنَ. (سورۂ مومنون)

ترجمہ: یہاں تک کہ جب پہنچے ان میں کسی کو موت کے گا اے رب مجھ کو پھر بھیج دو شاید کچھ میں بھلا کام کر لوں اس میں جو پیچھے چھوڑ آیا۔ ہرگز نہیں یہ ایک بات ہے کہ وہی کہتا ہے اور ان کے پیچھے پردہ ہے اس دن تک کہ اٹھائے جائیں۔(معارف القرآن)

فائدہ: موت کے وقت کافر پر جب آخرت کا عذاب سامنے آنے لگتا ہے تو وہ تمنا کرتا ہے کہ کاش میں پھر دنیا میں لوٹ جاؤں اور نیک عمل کر کے اس عذاب سے نجات حاصل کر لوں۔(معارف القرآن)

ابن جریر نے بروایت ابن جریج نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ موت کے وقت مومن جب رحمت کے فرشتے اور رحمت کے سامان سامنے دیکھنے لگتا ہے تو فرشتے اس سے پوچھتے ہیں کہ کیا تم چاہتے ہو کہ پھر تمہیں دنیا میں واپس کر دیا جائے تو وہ کہتا ہے کہ میں اس غموں اور تکلیفوں کے عالم میں جا کر کیا کروں گا مجھے تو اب اللہ کے پاس لیجاؤ اور کافر سے پوچھتے ہیں تو وہ کہتا ہے رَبِّ ارْجِعُوْنِ یعنی مجھے دنیا میں لوٹا دو۔(معارف القرآن)

برزخ کہتے ہیں دو حالتوں یا دو چیزوں کے درمیان جو چیز حد فاصل ہو اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

برزخ کہتے ہیں اس لئے موت کے بعد قیامت اور حشر تک کے زمانے کو برزخ کہا جاتا ہے یہ دنیاوی حیات اور آخرت کی حیات کے درمیان حد فاصل ہے چونکہ کہ اب وہ برزخ میں پہنچ چکا ہے جس کا قانون یہ ہے کہ برزخ سے لوٹ کر کوئی دنیا میں نہیں آتا۔ (معارف القرآن)

قبر کی حالت وعذاب اور منکر نکیر کا سوال وجواب

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا قُبِرَ الْمَیِّتُ اَوْ قَالَ اَحَدُکُمْ اَتَاهُ مَلَکَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ یُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْکَرُ وَالْاٰخَرُ النَّکِیْرُ فیقولان مَا کُنْتَ تَقُوْلُ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ فَیَقُوْلُ مَا کَانَ یَقُوْلُ هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ الا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فیقولان کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ یُفْسَحُ لَهٗ فِیْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِیْ سَبْعِیْنَ ثُمَّ یُنَوَّرُ لَهٗ فِیْهِ ثُمَّ یُقَالُ لَهٗ نَمْ فَیَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰی اَهْلِیْ فَاُخْبِرُهُمْ فیقولان نَمْ کَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِیْ لا یُوْقِظُهٗ الا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَیْهِ حَتّٰی یَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَّضْجَعِهٖ ذٰلِکَ وَاِنْ کَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ یَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهُ لا اَدْرِیْ فیقولان قَدْ کُنَّا نَعْلَمُ اَنَّکَ تَقُوْلُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلاَرْضِ إِلْتَأمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَأْمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اضلاعُهُ فلا يُزَالُ فِيْهَا مُعَذَّباً حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهِ ذٰلِكَ (رواہ الترمذی)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مردے کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے پاس دو فرشتے کالی کیری آنکھوں والے آتے ہیں جن میں سے ایک کا نام منکر اور دوسرے کا نام نکیر ہے وہ دونوں اس مردے سے پوچھتے ہیں (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تو اس شخص کے متعلق کیا کہتا ہے اگر وہ مردہ مومن تھا تو وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور رسول ہیں (یہ سن کر) وہ دونوں فرشتے کہتے ہیں کہ ہم جانتے تھے تو یہ ہی جواب دے گا اس کے بعد اس قبر کو ستر ستر گز طول وعرض میں کشادہ کر دیا جاتا ہے قبر میں روشنی کی جاتی ہے اور اس سے کہا جاتا ہے سُو رہ! وہ مردہ ان سے کہتا ہے میں اپنے اہل وعیال میں واپس جانے کا خیال رکھتا ہوں تاکہ ان کو اس حال سے آگاہ کروں فرشتے کہتے ہیں تو سُو رہ جس طرح دلہن سوتی ہے جس کو جگانے والا صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب ہے یہاں تک کہ اللہ تجھ کو یہاں سے اٹھائے۔ اور جو مردہ منافق ہوتا ہے وہ ان کے جواب میں کہتا ہے کہ میں نے جو کچھ لوگوں کو کہتے سنا تھا وہی میں بھی کہتا تھا لیکن میں اس کی حقیقت سے ناواقف تھا دونوں فرشتے اس کے جواب کو سن کر کہتے ہیں۔ ہم جانتے تھے تو ایسے ہی کہے گا۔ پس زمین کو حکم دیا جاتا ہے کہ اس کو دبائے' زمین اس کو اس زور سے دباتی ہے کہ اس کی پسلیاں ادھر کی ادھر نکل جاتی ہیں اس طرح وہ ہمیشہ عذاب میں مبتلا رہے گا یہاں تک کہ اللہ اس کو اس جگہ سے اٹھائے۔ (تسہیل الفرقان)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) ابو داؤد شریف میں حضرت براء بن عازب سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں پھر اس کو بیٹھاتے ہیں اور پوچھتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ وہ کہتا ہے میرا رب اللہ ہے' پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے؟ وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے' پھر وہ پوچھتے ہیں جو شخص (خدا کی طرف سے) تمہارے پاس بھیجا گیا تھا وہ کون ہے؟ وہ کہتا ہے کہ وہ اللہ کے رسول ہیں پھر فرشتے پوچھتے ہیں کس چیز نے تجھ کو یہ باتیں بتلائیں؟ وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب پڑھی اس پر ایمان لایا اور اس کی تصدیق کی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہی معنی ہیں اللہ تعالیٰ کے اس قول کے۔

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ. (سورہ ابراہیم آیت ۲۷)

(یعنی اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا اور آخرت کی زندگی میں پختہ بات کیساتھ مضبوط رکھتا ہے) آنحضرت ﷺ نے فرمایا یا پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے میرے بندے نے سچ کہا۔ پس اس کے لئے جنت کا فرش بچھاؤ' اس کو جنت کا لباس پہناؤ اور اسکے لئے جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دو۔ پس جنت کی طرف سے ایک دروازہ کھول دیا جاتا ہے جس سے ہوائیں اور خوشبوئیں آنے لگتی ہیں اور حد نظر تک اس کی قبر کو کشادہ کر دیا جاتا ہے' اب رہا کافر تو رسول اللہ ﷺ نے اس کی موت کا ذکر فرمایا اور اسکے بعد فرمایا کہ پھر اس کی روح اس کے جسم میں ڈالی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اس کو بیٹھا کر پوچھتے ہیں۔ تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا' پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے' وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا پھر پوچھتے ہیں وہ شخص کون ہے جس کو تم میں بھیجا گیا تھا وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا۔ پھر ایک پکارنے والا آسمان سے پکار کر کہتا ہے۔ یہ جھوٹا ہے اس کے لئے آگ کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرش بچھاؤ آگ کا لباس پہناؤ اور اس کے لئے دوزخ کی طرف ایک دروازہ کھول دو۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر دوزخ سے اس کے پاس گرم ہوائیں اور لوئیں آنے لگتی ہیں اور اس کی قبر اس کے لئے تنگ کی جاتی ہے یہاں تک کہ ادھر کی پسلیاں ادھر ہو جاتی ہیں پھر اس پر ایک اندھا اور بہرا فرشتہ مقرر کیا جاتا ہے جس کے پاس لوہے کا گرز ہوتا ہے۔ کہ اگر اس گرز کو پہاڑ پر مارا جائے تو وہ مٹی ہو جائے وہ فرشتہ اس گرز سے اس کو مارتا ہے جس کی آواز مشرق سے مغرب تک تمام مخلوقات سنتی ہیں مگر انسان اور جن نہیں سنتے اور اس ضرب سے وہ مٹی ہو جاتا ہے اس کے بعد پھر اس میں روح ڈالی جاتی ہے۔

حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے فضائل نماز میں ایک طویل حدیث لکھی ہے اس میں بے نمازی کو پندرہ طریقے سے عذاب دینے کا ذکر کیا ہے ان میں تین عذاب قبر میں دیئے جائیں گے' اول اس پر قبر اتنی تنگ ہو جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں' دوسرے قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے تیسرے قبر میں ایک سانپ اس پر اسی شکل کا مسلط ہوتا ہے جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا چل کر اس کے ختم تک پہنچا جائے اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے وہ کہتا ہے کہ مجھ کو میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے صبح کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب کے نکلنے تک مارے جاؤں اور ظہر کی نماز کی وجہ سے عصر تک اور عصر کی نماز کی وجہ سے مغرب تک اور مغرب کی نماز کی وجہ سے عشاء تک مارے جاؤں اور عشاء کی نماز کی وجہ سے صبح تک مارے جاؤں جب ایک دفعہ اس کو مارتا ہے تو اس کی وجہ سے مردہ ستر ہاتھ زمین میں دھنس جاتا ہے اس طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا (فضائل نماز)

فائدہ: حضرت مولانا احمد سعید صاحب دہلوی نے اپنی کتاب رسول کی باتیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں تحریر فرمایا ہے' حدیث میں عالم برزخ کو قبر کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔ برزخ دنیا اور آخرت کے درمیان ایک عالم ہے جس کو دونوں عالموں کے ساتھ ایک نسبت ہے اللہ تعالیٰ نے انسانی زندگی کیلئے تین دور اور تین دار قرار دیئے ہیں۔ دار دنیا' دار برزخ' اور دار قرار یا دار آخرت۔ ان میں سے ہر ایک دور کیلئے چند مخصوص احکام مقرر کئے گئے ہیں۔ دنیا کے احکام میں انسان کے ظاہر بدن کو براہ راست پیش نظر رکھا جاتا ہے روح پر یہ احکام بدن کے واسطے سے جاری ہوتے ہیں چنانچہ شرعی احکام میں اعضاء وجوارح کے ظاہری اعمال ہی پر عمل کا لحاظ رکھا جاتا ہے روح اور ضمیر کی اندرونی کیفیات پر حکم نہیں لگایا جاتا۔ عالم برزخ میں احکام روح پر مرتب ہوتے ہیں اور بدن روح کے واسطے سے ان احکام سے متاثر ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوا کہ دنیا میں بدن ظاہر ہوتا ہے اور روح بدن میں مستور ومدفون ہوتی ہے۔ برزخ میں روح ظاہر ہوتی ہے اور جسم مدفون ومقبور ہوتا ہے اس لئے برزخ کے احکام براہ راست روح پر ہی مرتب ہوتے ہیں۔ (تسہیل)

نوٹ: سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مردے کو اگر قبر میں دفن نہیں کیا اور پانی میں بہا دیا گیا ہو یا جلا کر راکھ مختلف جگہوں میں منتشر کر دیا ہو تو کیا ہو گا؟ اس کا جواب مولانا احمد سعید صاحب نے یہ دیا ہے کہ جسم خواہ دفن نہ کیا گیا ہو اس کے اجزاء منتشر کر دیئے گئے ہوں۔ روح کو ان اجزاء سے ایک تعلق رہے گا اور اس تعلق کی وجہ سے روح کے احساسات سے جسم جہاں بھی ہو متاثر ہوتا رہے گا احادیث میں لذت وراحت کی جو کیفیات بیان کی گئی ہیں مثلاً قبر کی ٹھنڈک' وسعت نور وغیرہ اسی طرح درد وکرب کی جن کیفیات کا ذکر کیا گیا ہے' مثلاً قبر کے اندر پہلوؤں کا باہم مل جانا۔ پسلیوں کا ادھر سے ادھر ہو جانا' گرز کی ضربیں چیخیں سانپوں کا ڈسنا وغیرہ یہ براہ راست روح ہی کے احساس سے تعلق رکھنے والی چیزیں ہیں جسم ان سے معنوی طور پر روح کے واسطہ سے اثر قبول کرتا ہے اگرچہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک دیکھنے والے کو ظاہری طور پر ان میں سے کسی چیز کا احساس نہیں ہوتا۔

مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کیا جائے گا

(۵) قولہ تعالٰی- زَعَمَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ لَّنْ یُّبْعَثُوْا- قُلْ بَلٰی وَ رَبِّیْ لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ وَ ذٰلِكَ عَلَی اللّٰهِ یَسِیْرٌ. (سورۃ تغابن)

ترجمہ: دعویٰ کرتے ہیں منکر کہ ہرگز ان کو کوئی نہ اٹھائے گا۔ تو کہہ کیوں نہیں قسم ہے میرے رب کی تم کو بیشک اٹھاتا ہے پھر تم کو جتلانا ہے جو کچھ تم نے کیا اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت مجدد ملت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی ؒ نے مندرجہ ذیل احادیث نشر الطیب میں نقل کئے ہیں۔

(۱) حضرت سعید بن المسیب ﷺ سے روایت ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں ہے کہ نبی ﷺ پر آپ ﷺ کی امت کے اعمال صبح وشام پیش نہ کئے جاتے ہوں۔

(۲) حضرت ابو درداء ﷺ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر حرام کر دیا ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدن کو کھائے پس اللہ کے پیغمبر زندہ ہیں اور ان کو رزق دیا جاتا ہے۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے میں سردار ہوں گا اولاد آدم ﷺ کا یعنی کل آدمیوں کا قیامت کے روز اور میں ان سب میں پہلا ہوں گا جن کی قبر شق ہوگی یعنی سب سے پہلے میں قبر سے اٹھوں گا اور سب (شفاعت کرنے والوں) سے پہلا شفاعت کرنے والا ہوں گا اور سب سے اول میری شفاعت قبول کی جاویگی۔ (نشر الطیب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۴) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حشر کے دن تم کو اس حال میں جمع کیا جائے گا کہ تم ننگے پاؤں اور ننگے بدن' اور بے ختنہ ہوگے اس کے بعد آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔

كَمَا بَدَأْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُعِيْدُهُ وَعْدًا عَلَيْنَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيْنَ.

یعنی جیسا کہ ہم نے ان کو ابتداء پیدائش میں پیدا کیا تھا پھر ایسا ہی پیدا کریں گے یہ وعدہ ہم پر لازم ہے اور ہم ایسا کرنے والے ہیں۔

اور آپ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو لباس پہنایا جائے گا۔ (بخاری و مسلم بطولہ) تسہیل

(۵) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے۔ قیامت کے دن لوگوں کو ننگے پاؤں برہنہ جسم اور بے ختنہ جمع کیا جائے گا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ عورتوں اور مردوں سب کو؟ ان میں سے ایک دوسرے کو دیکھے گا آپ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ موقع اس سے زیادہ ہولناک ہوگا کہ لوگ ایک دوسرے پر نظر ڈالیں۔ (بخاری و مسلم)

(۶) حضرت مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے کہ قیامت کے دن آفتاب کو مخلوق کے قریب کر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ ایک میل کے فاصلے پر رہ جائے گا۔ پھر لوگ اپنے اعمال کے مطابق پسینے میں غرق ہوں گے بعض لوگ ایسے ہوں گے جن کے ٹخنوں تک پسینہ ہوگا اور بعض کے گھٹنوں تک پسینہ ہوگا۔ بعض کے کمر تک پسینے میں غرق ہوں گے بعض کے منہ تک پسینہ ہوگا۔ جو لگام کے مانند ہوگا اور منہ کے اندر پہنچ جائے گا یہ فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہاتھ سے منہ کی طرف اشارہ کیا۔ (رواہ مسلم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لوگوں کو پسینہ آئے گا۔ یہاں تک کہ ان کا پسینہ زمین کے اندر ستر گز تک چلا جائے گا اور پسینہ لگام کے مانند ہو گا اور کانوں تک پہنچے گا۔ (رواہ بخاری ومسلم) تسہیل

(۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ زمین کو اپنے پنجے میں لے لے گا اور آسمان کو داہنے ہاتھ میں لپیٹ لیگا اور پھر فرمائے گا میں ہوں بادشاہ کہاں ہیں وہ لوگ جو دنیا میں بادشاہی کا دعویٰ کرتے تھے؟ (بخاری مسلم) تسہیل الفرقان

قیامت میں حساب ہونا برحق ہے

٦ - قوله تعالىٰ وَكُلَّ انْسَانٍ الزَمْنَاهُ طٰئِرَهُ فِيْ عُنُقِه وَنُخْرِجُ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا اِقْرَاْ كِتٰبَكَ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ حَسِيْبًا .

(سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور جو آدمی ہے لگا دی ہے ہم نے اس کی بری قسمت اس کی گردن سے اور نکال دکھائیں گے اس کو قیامت کے دن ایک کتاب کہ دیکھے گا اس کو کھلی ہوئی پڑھ لے کتاب اپنی تو ہی بس ہے - آج کے دن اپنا حساب لینے والا (معارف القرآن)

فائدہ: نامہ اعمال گلے کا ہار ہونے کا مطلب یہ ہے کہ انسان کسی جگہ کسی حال میں رہے اس کا صحیفہ عمل اس کے ساتھ رہتا ہے اس کا عمل لکھا جاتا رہتا ہے جب وہ مرتا ہے تو بند کر کے رکھ دیا جاتا ہے پھر قیامت کے روز یہ صحیفہ عمل ہر

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک کے ہاتھ میں دیدیا جائے گا۔ کہ خود پڑھ کر خود ہی اپنے دل میں فیصلہ کرے کہ وہ مستحق ثواب ہے یا مستحق عذاب۔ حضرت قتادہ ﷺ سے منقول ہے کہ اس روز بے پڑھا آدمی بھی نامہ اعمال پڑھ لے گا اس موقع پر اصبہانی نے بروایت حضرت ابو امامہ ﷺ یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز بعض لوگوں کا نامہ اعمال جب ان کے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ دیکھے گا کہ اسکے بعض اعمال صالحہ اس میں لکھے ہوئے نہیں ہیں تو عرض کریگا کہ میرے پروردگار اس میں میرے فلاں فلاں عمل درج نہیں ہیں تو حق تعالیٰ کی طرف سے جواب ملے گا کہ ہم نے ان اعمال کو اس لئے مٹا دیا کہ تم لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے (مظہری) معارف القرآن

۷ – قولہ تعالٰی – فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ○ وَیَنْقَلِبُ اِلٰٓی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا. (سورہ انشقاق)

ترجمہ: سو جس کو ملا اعمال نامہ داہنے ہاتھ میں تو اس سے حساب لیں گے آسان حساب اور پھر کر آئے گا اپنے لوگوں کے پاس خوش ہوکر۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس میں مومنین کا حال بیان فرمایا ہے کہ ان کے نامہ اعمال داہنے ہاتھ میں دیئے جاویں گے اور ان سے بہت آسان حساب لیکر جنت کی بشارت دی جائے گی اور وہ اپنے گھر والوں کے پاس خوش خوش واپس ہو گا۔ معارف القرآن

(۱) صحیح بخاری کی ایک حدیث میں حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔

مَنْ حُوْسِبَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ عُذِّبَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یعنی قیامت کے روز جس سے حساب لیا جائے گا وہ عذاب سے نہ بچے گا۔

اس پر حضرت عائشہ صدیقہؓ نے سوال کیا کہ کیا قرآن میں حق تعالیٰ کا یہ ارشاد نہیں ہے یحساب حساباً یسیراً آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس آیت میں جس کو حساب یسیر فرمایا ہے وہ درحقیقت مکمل حساب نہیں بلکہ رب العزت کے سامنے پیشی ہے اور جس شخص سے اسکے اعمال کا پورا حساب لیا گیا وہ ہرگز عذاب سے نہ بچے گا۔ (معارف)

(۲) حضرت عائشہ صدیقہؓ بیان کرتی ہیں کہ مجھ کو دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی، رسول اللہ ﷺ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ میں نے عرض کیا دوزخ کی آگ یاد آگئی اور میں رو پڑی۔ کیا قیامت کے دن آپ اہل وعیال کو یاد رکھیں گے؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین مقام ایسے ہیں جہاں کوئی کسی کو یاد نہ کرے گا۔ ایک تو میزان اعمال پر جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ اس کے نامہ اعمال کا پلہ بھاری رہا یا ہلکا۔ دوسرے اعمال نامے ہاتھوں میں حوالے کر دیئے جانے کے وقت جب تک یہ معلوم نہ ہو جائے کہ نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں دیا گیا ہے یا بائیں ہاتھ میں یا پیٹھ کے پیچھے سے۔ اور جبکہ دائیں ہاتھ میں اعمال نامہ پانے والا (خوشی سے) یہ نہ کہے کہ آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔ تیسرے پل صراط کے قریب جبکہ پل صراط کو جہنم کے پشت پر رکھا جائے گا۔

(ابوداؤد) تسہیل

(۳) حضرت انس ؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ آپ ﷺ میرے لئے خاص طور پر سفارش فرما دیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اچھا میں سفارش کروں گا میں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ میں آپ کو کہاں تلاش کروں، آپ نے فرمایا، ابتداء میں تو مجھ کو پل صراط پر تلاش کر۔ میں نے عرض کیا اگر آپ پل صراط پر نہ ملیں، فرمایا تو میزان پر۔ میں نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عرض کیا اگر آپ ﷺ میزان پر بھی نہ ملیں فرمایا یا حوض کوثر پر۔ میں ان تینوں جگہوں کو نہیں چھوڑوں گا۔ (یعنی ان مقامات میں سے کسی ایک جگہ ضرور ملوں گا۔) (ترمذی) تسہیل

اعمال کا تولنا برحق ہے

(۸) قولہ تعالیٰ – وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِ الْحَقُّ فَمَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ○ وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُولٰئِكَ الَّذِيْنَ خَسِرُوْا اَنْفُسَهُمْ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَظْلِمُوْنَ. (سورۃ الاعراف)

ترجمہ: اور تول اس دن ٹھیک ہوگی پھر جس کی تولیں بھاری ہوئیں سو وہی ہیں نجات پانے والے۔ اور جس کی تولیں ہلکی ہوئیں۔ سو وہی ہے جنہوں نے اپنا نقصان کیا۔ اس واسطے کہ ہماری آیتوں کا انکار کرتے تھے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: پہلی آیت میں ارشاد ہے وَالْوَزْنُ يَوْمَئِذِ ِ الْحَقُّ (یعنی اچھے وبرے اعمال کا وزن ہونا اس دن حق وصحیح ہے) اس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔ (معارف القرآن)

(۹) قولہ تعالیٰ – فَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ (سورہ زلزال)

ترجمہ: سو جس نے کی ذرہ بھر بھلائی وہ دیکھ لیگا اسے اور جس نے کی ذرہ بھر برائی وہ دیکھ لیگا اسے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: آیت میں خیر سے مراد وہ خیر ہے جو شرعاً معتبر ہے یعنی جو ایمان کیساتھ ہو بغیر ایمان کے اللہ کے نزدیک کوئی نیک عمل خیر نہیں۔ آگے لکھتے ہیں اس آیت سے اس پر استدلال کیا گیا ہے کہ جس شخص کے دل میں ایک ذرہ برابر ایمان ہوگا وہ بالآخر جہنم سے نکال لیا جاویگا کیونکہ اس آیت کے وعدہ کے مطابق اس کو اپنی نیکی کا پھل بھی آخرت میں ملنا ضرور ہے اور کوئی بھی نیکی نہ ہو تو خود ایمان بہت بڑی نیکی ہے اس لئے کوئی مومن کتنا ہی گناہ گار ہو ہمیشہ جہنم میں نہ رہے گا۔ البتہ کافر نے اگر دنیا میں کچھ نیک عمل بھی کئے تو شرط عمل یعنی ایمان کے نہ ہونے کی وجہ سے کالعدم ہیں۔ اس لئے آخرت میں اس کی کوئی خیر خیر ہی نہیں۔ (معارف القرآن)

(۱) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ میری امت کے ایک گناہ گار آدمی کو تمام مخلوق کے سامنے بلائے گا اور اس کے سامنے گناہوں کے ننانوے دفتر کھول کر رکھ دے گا ان میں سے ہر ایک دفتر حد نگاہ کے برابر ہوگا۔ اس بندے سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے بندے تو نے ان گناہوں کا ارتکاب نہیں کیا؟ کیا تیرے ساتھ میرے مقرر کئے ہوئے نگہبان نے کچھ بے انصافی کی ہے؟ اور زیادتی سے یہ گناہ لکھ دیئے ہیں؟ بندہ عرض کریگا اے میرے پروردگار مجھ پر کسی نے کوئی بے انصافی اور ظلم نہیں کیا۔ باری تعالیٰ فرمائے گا۔ تیرے پاس کوئی عذر ہے؟ بندہ عرض کریگا الٰہی میرے پاس کوئی عذر نہیں ہے۔ اللہ رب العزت کا ارشاد ہوگا آج تیرے ساتھ کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا ہمارے پاس تیری ایک نیکی بھی ہے پھر کاغذ کا ایک ٹکڑا نکالا جائے گا جس میں اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ لکھا ہوگا۔ اور اس بندے سے کہا جائے گا کہ میزان عمل کے پاس کھڑا ہو کر دیکھ۔ بندہ عرض کریگا۔ الٰہی یہ اتنا سا پرچہ اتنے بڑے بڑے دفتروں کے برابری کیسے کر سکتا ہے؟ ارشاد ہوگا کہ آج تیرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساتھ کوئی بے انصافی نہیں کی جائے گی۔ بہرحال میزان عمل کے ایک پلڑے میں تو گناہوں کے تمام دفتر رکھ دیئے جائیں گے اور دوسرے میں کاغذ کا وہ چھوٹا سا ٹکڑا رکھ دیا جائے گا اس پرچہ کے رکھتے ہی گناہوں کا پلڑا بالکل ہلکا ہو جائے گا اور نیکیوں کا پلڑا بھاری ہو جائے گا جس کے باعث اس شخص کی نجات ہو جائے گی سرکار دو عالم ﷺ نے اس موقع پر فرمایا کہ اللہ کے نام سے زیادہ کوئی چیز وزنی نہیں ہو سکتی۔ (ترمذی)

پل صراط حق ہے

(۱۰) قولہ تعالٰی۔ ثُمَّ نُنَجِّی الَّذِیْنَ اتَّقَوْا وَنَذَرُ الظّٰلِمِیْنَ فِیْهَا جِثِیًّا. (سورۃ مریم)

ترجمہ: پھر بچائیں گے ہم ان کو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ دیں گے گناہ گاروں کو اس میں اوندھے گرے ہوئے۔ (معارف القرآن)

(۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی نیک آدمی یا فاجر آدمی باقی نہیں رہے گا جو ابتداءً جہنم میں داخل نہ ہو مگر اس وقت مومنین متقین کیلئے جہنم بردوسلام بن جائے گی جیسے ابراہیم علیہ السلام کیلئے نار نمرود بردوسلام بنا دی گئی تھی اس کے بعد مومنین کو یہاں سے نجات دیکر جنت میں لیجایا جائے گا۔ (معارف القرآن)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پل صراط کو دوزخ کے اوپر قائم کیا جائے گا اور میں سب سے پہلا رسول ہوں گا جو اپنی امت کیساتھ پل صراط کے اوپر سے گزروں گا اس روز رسولوں کے سوا کسی کو کلام کرنے کی قدرت نہ ہوگی اور رسول بھی اتنا کہیں گے۔ اے اللہ ہم کو سالم رکھ اور جہنم کے اندر ایسے آنکڑے ہوں گے جیسے سعدان (درخت) کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کانٹے ان انگڑوں کی لمبائی اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو معلوم نہیں یہ انگڑے لوگوں کو ان کی بد اعمالی کے موافق اچک لیں گے۔ یعنی بعض کو ان کی بد اعمالی پر ہلاک کر دیں گے اور بعض کو پاش پاش کر دیں گے پھر وہ نجات پا جائیں گے (ان کی نجات کی صورت یہ ہوگی) کہ جب اللہ تعالیٰ بندوں کے فیصلے سے فارغ ہو جائے گا اور یہ ارادہ کریگا کہ جن لوگوں نے لا الہ الا اللہ کا اعتراف کیا ہے ان میں سے جن کو وہ چاہے دوزخ سے نکال لیں۔ چنانچہ وہ پیشانیوں پر سجدوں کے نشانات سے ان لوگوں کو شناخت کریں گے اور دوزخ سے نکال لیں گے اور اللہ تعالیٰ نے دوزخ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدوں کے نشانات جلائے۔ آگ انسان کے سارے جسم کو جلا ڈالے گی۔ مگر سجدے کے نشان کو نہ جلائے گی یہ لوگ دوزخ سے اس حال میں نکالے جائیں گے کہ آگ ان کو جلا کر سیاہ کر دیا ہوگا ان پر اب حیات چھڑکا جائے گا اور وہ اس پانی سے اس طرح اگ آئیں گے جیسے دریا کے کنارے کوڑے کرکٹ میں دانہ اگ آتا ہے۔

(بخاری مسلم بطولہ)

فصل نمبر۸: جنت کا یقین ہونا اور یہ کہ مومن انشاء اللہ ہمیشہ اس میں رہیں گے

(۱) قولہ تعالیٰ۔ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِیْرُ۔ (سورہ بروج)

ترجمہ: بیشک، جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک اعمال کئے ان کے لئے بہشت کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی اور یہ بڑی کامیابی ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) قوله تعالٰی- اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْا الصّٰلِحٰتِ- اُولٰئِکَ هُمْ خَیْرُ الْبَرِیَّةِ. جَزَاءُ هُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْهَا اَبَدًا. رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ ذٰلِکَ لِمَنْ خَشِیَ رَبَّهُ. (سورۃ البینہ)

ترجمہ: بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے کام کئے وہ لوگ بہترین خلائق ہیں ان کا صلہ ان کے پروردگار کے نزدیک ہمیشہ رہنے کی بہشتیں ہیں جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے (اور) اللہ تعالٰی ان سے خوش رہے گا اور وہ اللہ سے خوش رہیں گے (جنت اور رضا) اس شخص کیلئے ہے جو پروردگار سے ڈرتا ہے (معارف القرآن)

فائدہ: اللہ تعالٰی سے ڈرنے ہی پر ایمان وعمل صالح مرتب ہوتا ہے جس کو دخول جنت اور حصول رضا کا مدار فرمایا ہے اور اس آیت میں اہل جنت کی سب سے بڑی نعمت کا ذکر ہے کہ اللہ تعالٰی ان سے راضی ہے اب ناراضی کا کوئی خطرہ نہیں۔(معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰی- عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰی (سورۃ النجم)

ترجمہ: سدرۃ المنتہی کے پاس اس کے پاس ہے بہشت، آرام سے رہنے کی۔(معارف القرآن)

فائدہ: سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں اور منتہی کے معنی انتہا کی جگہ ساتویں آسمان پر عرش رحمٰن کے نیچے یہ بیری کا درخت ہے مسلم کی روایت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں چھٹے آسمان پر بتلایا ہے (قرطبی) نے دونوں روایتوں میں اس طرح تطبیق دی ہے کہ جڑ اس کی چھٹی آسمان پر اور شاخیں ساتویں آسمان پر پھیلی ہوئی ہے اور ماوٰی کے معنی ٹھکانا اور آرام کی جگہ۔ جنت کو ماوٰی اس لئے فرمایا کہ انسان کا اصل ٹھکانا اور مقام یہی ہے یہیں آدم وحوا علیہما السلام کی تخلیق ہوئی ہے یہیں سے ان کو زمین پر اتارا گیا اور پھر یہی اہل جنت کا مقام ہو گا۔

(معارف القرآن)

حدیث:

(۱) حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ میں نے اپنے نیک بندوں کیلئے ایسی چیز تیار کر رکھی ہے جس کو کسی آنکھ نے (آج تک) نہیں دیکھا نہ اسکی خوبیوں کو سنا اور نہ کسی انسان کے دل میں اس کا خیال گذرا اگر تم اس کی تصدیق چاہو تو یہ آیت پڑھ لو۔

فلا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا اُخْفِیَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ.

یعنی کسی شخص کو خبر نہیں کہ کیا کچھ آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ان کیلئے مخفی رکھا گیا ہے یہ ان کے اعمال کا بدلہ ہے۔

(بخاری مسلم جمیل)

(۲) حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگ جنت میں سب سے پہلے داخل ہوں گے وہ چودھویں رات کے چاند کی مانند ہوں گے اور ان کے بعد جو جماعت داخل ہوں گی وہ اس روشن ستارہ کی مانند ہوگی جو سورج اور چاند سے کم اور دوسرے ستاروں سے زیادہ روشن ہے اور جنتیوں کے دل ایک فرد واحد کے دل کی طرح ہوں گے نہ تو ان میں اختلاف

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہو گا اور نہ بغض وعداوت' جنت میں ہر جنتی کی دو بیویاں حورعین میں سے ہوں گی جن کی پنڈلیوں کا گودا ہڈیوں اور گوشت کے اندر سے دکھائی دیگا جنتی صبح وشام اللہ تعالیٰ کو یاد کریں گے۔ وہ نہ تو بیمار ہوں گے نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ کریں گے۔ نہ تھوکیں گے اور نہ رینٹ سنکیں گے۔ جنتیوں کے برتن سونے چاندی کے ہوں گے اور ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی۔ ان کی انگیٹھیوں کا ایندھن اگر ہو گا ان کا پسینہ خشک ہو گا۔ اور سارے جنتی ایک شخص کی سیرت وعادت پر ہوں گے اور صورت میں اپنے باپ آدم علیہ السلام کی شکل پر اور ان کا قد ساٹھ گز اونچا ہو گا۔ (بخاری ومسلم)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخلوق کو کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے؟ فرمایا پانی سے۔ پھر میں نے پوچھا جنت کی تعمیر کس چیز سے ہوئی ہے؟ فرمایا ایک اینٹ سونے کی ایک چاندی کی' اور اس کی تعمیر کا مصالحہ یا گارا تیز خوشبو مشک سے اور اس کی کنکریاں موتی اور یاقوت ہیں اور مٹی اس کی زعفران ہے۔ جو اس میں داخل ہو گا چین و آرام سے رہے گا۔ فکر مند نہ ہو گا۔ ہمیشہ رہے گا۔ مریگا نہیں۔ اس کے کپڑے پرانے نہ ہوں گے اور اس کا شباب فنا نہ ہو گا۔ (رواہ ترمذی واحمد ودارمی تسہیل)

(۴) حضرت حکیم بن معاویہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں پانی کا دریا ہے' شہد کا دریا ہے' دودھ کا دریا ہے' شراب کا دریا ہے' جب جنت میں داخل ہو جائیں گے تو ان دریاؤں سے اور نہریں نکلیں گے۔ (ترمذی)

(۵) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت میں سو درجے ہیں ان میں سے ہر درجے کے درمیان اتنا فاصلہ ہے۔ جتنا کہ آسمان وزمین کے درمیان ہے اور فردوس جنت کے تمام درجوں سے اعلیٰ وبرتر ہے اور اسی فردوس سے جنت کی چاروں نہریں نکلتی ہو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فردوس کے اوپر عرش الٰہی ہے جب تم اللہ سے جنت مانگو تو جنت الفردوس مانگو۔ (ترمذی)

(۶) حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور رسول مقبول ﷺ نے ارشاد فرمایا جنت میں حور عین کے اجتماع کی ایک جگہ ہوگی اس اجتماع میں حوریں بلند آواز سے ترانے گائیں گی۔ ان کی آواز اس قدر دلکش ہوں گی کہ لوگوں نے کبھی بھی نہ سنی ہوگی۔ یہ حوریں اس قسم کا ترانہ گائیں گی۔ ہم ہمیشہ زندہ رہیں گے کبھی ہلاک نہ ہوں گے۔ ہم چین و آسائش سے رہیں گے۔ کبھی فکر مند نہ ہوں گے ہم اپنے پروردگار یا اپنے خاوندوں سے راضی اور خوش رہیں گے۔ کبھی ناخوش نہ ہوں گے خوشخبری ہر اس شخص کے لئے جو ہمارے لئے ہے اور ہم اس کیلئے ہیں۔ (ترمذی)

جنت کے نام

(۱) جنت عدن (۲) جنت النعیم (۳) جنت الخلد (۴) جنت الماویٰ (۵) جنت الفردوس (۶) جنت عالیہ (۷) دارالسلام (۸) دارالمقامہ (۹) مقام امین۔

"جنت میں حق تعالیٰ کا دیدار"

(۷) حضرت صہیب رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب جنتی جنت میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ ان سے فرمائے گا۔ کیا اور کچھ چاہتے ہو؟ کہ میں تم کو زیادہ دوں۔ جنتی عرض کریں گے کیا ہمارے چہروں کو تو نے روشن نہیں کیا ہے کیا تو نے ہم کو جنت میں داخل نہیں کیا؟ اور کیا تو نے ہم کو دوزخ سے نجات نہیں دی۔

(یعنی اے پروردگار تیرے یہ احسانات کیا کم ہیں کہ ہم اور مطالبہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کریں)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ سن کر اللہ تعالیٰ اپنے چہرے سے نقاب اٹھا دے گا اور جنتی اللہ تعالیٰ کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور جنتیوں کو اس سے بہتر کوئی چیز نہ دی گئی ہوگی کہ وہ اپنے پروردگار کا دیدار کریں۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔

لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوْا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ.

یعنی جن لوگوں نے نیکی کی ان کا ثواب نیکی ہے یعنی جنت اور اس پر زیادہ یعنی دیدار الٰہی (رواہ مسلم تسہیل)

اہل جنت کی دعا

قولہ تعالیٰ – دَعْوٰىهُمْ فِيْهَا سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَتَحِيَّتُهُمْ فِيْهَا سَلٰمٌ وَاٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (سورۃ یونس)

ترجمہ: ان کی دعا اس جگہ یہ کہ پاک ذات ہے تیری یا اللہ اور ملاقات ان کی سلام اور خاتمہ ان کی دعا کا اس پر کہ سب خوبی اللہ تعالیٰ کیلئے ہے جو کہ پروردگار ہے سارے جہاں کا (معارف القرآن)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اہل جنت کو جنت میں پہنچنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی معرفت میں ترقی نصیب ہوگی جیسا کہ حضرت شہاب الدین سہروردی ؒ نے اپنے ایک رسالہ میں فرمایا کہ جنت میں پہنچ کر عام اہل جنت کو علم و معرفت کا وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں علماء کا ہے اور علماء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو یہاں انبیاء کا ہے اور انبیاء کو وہ مقام حاصل ہو جائے گا جو دنیا میں سید الانبیاء محمد ﷺ کو حاصل ہے اور آنحضرت ﷺ کو وہاں قرب الٰہی کا انتہائی مقام

toobaa-elibrary.blogspot.com

حاصل ہو گا اور ممکن ہے کہ اسی مقام کا نام مقام محمود ہو جس کے لئے اذان کی دعا میں آپ ﷺ نے دعا کرنے کی تلقین فرمائی ہے خلاصہ یہ ہے کہ اہل جنت کی ابتدائی دعاء سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ اور آخری دعا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ.
اور اہل جنت کا طریقہ عمل یہ ہو گا کہ جب اہل جنت سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ کہیں گے تو اسکے جواب میں ان کو حق تعالیٰ کی طرف سے سلام پہنچے گا اس کے نتیجے میں وہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. کہیں گے (روح المعانی)
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ پسند ہے کہ بندہ جب کوئی چیز کھائے یا پیئے تو بسم اللہ سے شروع کرے اور فارغ ہو کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہے۔ (معارف القرآن)

فصل نمبر ۹: جہنم کا یقین ہونا اور یہ کہ اس میں سخت سے سخت عذاب ہیں جو ہمیشہ ہمیشہ رہے گا (دوزخ حق ہے)

۱ - قوله تعالٰی - وَجَعَلْنَا جَهَنَّمَ لِلْكٰفِرِيْنَ حَصِيْرًا.

(سورۃ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور کیا ہم نے دوزخ کو قید خانہ کافروں کا۔

(معارف القرآن)

دوزخ کے سات دروازے ہیں

(۲) قوله تعالٰی - وَاِنَّ جَهَنَّمَ لَمَوْعِدُهُمْ اَجْمَعِيْنَ لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ لِكُلِّ بَابٍ مِنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

(سورۃ حجر)

ترجمہ : اور دوزخ پر وعدہ ہے ان سب کا۔ اس کے سات دروازے ہیں ہر دروازے کے واسطے ان میں سے ایک فرقہ ہے بانٹا ہوا (معارف القرآن)

فائدہ : امام احمد ؒ، ابن جریر طبری و بیہقی نے بروایت حضرت علی کرم اللہ وجہہ لکھا ہے کہ جہنم کے سات دروازے اوپر نیچے سات طبقات کے اعتبار سے ہیں اور بعض حضرات نے ان کو عام دروازوں کی طرح قرار دیا ہے ہر دروازہ خاص قسم کے مجرمیں کیلئے مخصوص ہو گا۔ (قرطبی) (معارف القرآن)

دوزخ پر ۱۹ فرشتے (داروغہ) مقرر ہیں

(۳) قوله تعالٰی – سَاُصْلِیْهِ سَقَرَ ہ وَمَا اَدْرٰكَ مَا سَقَرُ ہ لا تُبْقِیْ ولا تَذَرُ ہ لَوَّحَةٌ لِّلْبَشَرِ . عَلَیْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ہ (سورۃ المدثر)

ترجمہ : اب اس کو ڈالوں گا آگ میں اور تو کیا سمجھا کیسی ہے، وہ آگ نہ باقی رکھے اور نہ چھوڑے۔ جلا دینے والی ہے آدمیوں کو اس پر مقرر ہیں انیس فرشتے۔ (معارف القرآن)

احادیث

۱۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ حضور کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوزخ کی آگ کو ایک ہزار برس جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سرخ ہو گئی پھر اس کو ایک ہزار برس تک جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہو گئی پھر ایک ہزار برس اور جلایا گیا یہاں تک کہ وہ سیاہ ہو گئی اب وہ سیاہ اور تاریک

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔(ترمذی)

۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تمہاری دنیا کی آگ دوزخ کی آگ کے ستر ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے (یعنی دوزخ کی آگ کا درجہ حرارت دنیا کی آگ سے ستر گنا زیادہ ہے) کہا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ دنیا کی آگ (ہی عذاب دینے کیلئے) کافی تھی۔ آپ ﷺ نے فرمایا دنیا کی آگ پر دوزخ کی آگ کو انہتر درجہ بڑھایا گیا اور ان انہتر حصوں میں سے ہر ایک حصہ تمہاری دنیا کی آگ کی حرارت کے برابر گرم ہے۔

(بخاری مسلم)

۳۔ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن دوزخ کو (اس جگہ سے جہاں اس کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا ہے) لایا جائے گا۔ اس کی ستر باگیں ہوں گی اور ہر باگ ستر ہزار فرشتوں کے ہاتھوں میں ہوگی اور فرشتے اس کو کھینچتے ہوئے لائیں گے۔(مسلم)

۴۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا دوزخ کے احاطہ کی چار دیوارہیں ہیں، ہر دیوار کی موٹائی چالیس برس کی مسافت کے برابر ہے۔(ترمذی) تسہیل الفرقان۔

(دوزخ کے نام)

(۱) جہنم (۲) جحیم (۳) سعیر (۴) سقر (۵) ھاویہ (۶) حطمہ (۷) سوء الدار

٤ – قوله تعالٰى لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ وَمِنْ فَوْقِهِمْ غَوَاشٍ – وَكَذٰلِكَ نَجْزِى الظّٰلِمِيْنَ (سورۂ اعراف)

ترجمہ: ان کے واسطے آتش دوزخ کا بچھونا ہے اور ان کے اوپر اسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا اوڈھنا اور ہم یوں بدلہ دیتے ہیں ظالموں کو (معارف القرآن)

حدیث

(۱) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے قرآن مجید کے الفاظ کو وَهُمْ فِيهَا كَالِحُونَ (یعنی دوزخی دوزخ میں تیوری چڑھائے اور دانت کھولے ہوئے ہوں گے) کے متعلق فرمایا۔ آگ کافر کے منہ کو بھون ڈالے گی۔ اس کا اوپر کا ہونٹ اوپر کو سمٹ جائے گا۔ یہاں تک کہ نصف سر تک پہنچے گا اور نیچے کا ہونٹ لٹک آئے گا جو ناف تک پہنچ جائے گا (ترمذی)

(۲) حضرت ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صعود (جس کا ذکر سورۃ المدثر کی آیت نمبر ۱۷ میں ہے) آگ کا ایک پہاڑ ہے جس پر کافر کو ستر برس چڑھایا جائے گا اور پھر گرایا جائے گا اور وہ ستر برس تک لڑھکتا چلا جائے گا اور ہمیشہ اسی طرح ہوتا رہے گا۔ (ترمذی)

(۳) حضرت سمرۃ بن جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ دوزخیوں میں بعض لوگ وہ ہوں گے جن کے ٹخنوں تک آگ ہوگی بعض وہ ہوں گے جن کے زانوؤں تک آگ کے شعلے پہنچیں گے۔ بعض وہ ہوں گے جن کی کمر تک آگ ہوگی اور بعض وہ ہوں گے جن کی گردن تک آگ کے شعلے ہوں گے۔ (مسلم)

متکبر اور سرکش کا عذاب

(۴) بلال بن ابی بردہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دوزخ میں ایک نالہ ہے جس کا نام ھبھب ہے اس نالے میں ہر اس شخص کو رکھا جائے گا جو متکبر اور سرکش ہوگا (داری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۵) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دوزخ میں صرف بدنصیب داخل ہوگا۔ پوچھا گیا۔ یا رسول اللہ بدنصیب کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا بدنصیب وہ ہے جس نے اللہ کی خوشنودی ورضامندی حاصل کرنے کیلئے اللہ کی اطاعت نہیں کی اور اس کی نافرمانی کو ترک نہیں کیا۔ (ابن ماجہ) تسہیل۔

فائدہ: مذکورہ بالا حدیث شریف میں بدنصیب کا ذکر ہے اس میں عموم عبارت ہے جس سے مراد نافرمان کافر متکبر بھی ہو سکتے ہیں اور نافرمان مسلمان بھی ہو سکتے ہیں جو بغیر توبہ کے مرگئے ہوں۔

(طوق وسلاسل)

(۶) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر سیسے کے ایک (گولی) ٹکڑے کو جو کھوپڑی کے مانند ہو۔ آسمان سے زمین کی طرف ڈالا جائے جس کا فاصلہ پانچ سو برس کی راہ کا ہے تو وہ ایک رات گزرنے سے پہلے زمین پر پہنچ جائے۔ لیکن اگر اس سیسے کے ٹکڑے کے ٹکڑے کو اس زنجیر کے کنارے سے چھوڑا جائے جس میں دوخیوں کو جکڑا جائے گا تو چالیس برس تک لڑھکتے رہنے کے باوجود اس کی انتہا یا جڑ تک نہ پہنچے گا۔ (ترمذی)

دوزخ میں سانپ اور بچھو

(۷) حضرت عبداللہ بن حارث بن جزر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ دوزخ میں بختی اونٹ کے برابر سانپ ہیں۔ یہ سانپ ایک مرتبہ کسی کو کاٹے تو اس کا درد اور زہر چالیس برس تک رہے گا اور دوزخ میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

پالان بند ہے۔ خچروں کے مانند بچھو ہیں ان کے ایک مرتبہ کاٹنے سے زہر کا اثر چالیس سال تک رہے گا۔ (احمد)

(۵) قولہ تعالیٰ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَاِنَّ لَہٗ نَارَ جَھَنَّمَ خٰلِدِیْنَ فِیْھَا اَبَدًا۔ (سورۃ الجن)

ترجمہ: اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اس کے رسول کا سو اس کیلئے آگ ہے دوزخ کی۔ رہا کریں گے اس میں ہمیشہ۔

(معارف القرآن)

(۸) حضرت انس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور کریم ﷺ نے فرمایا دوزخ میں لوگوں کو برابر ڈالا جاتا رہے گا اور وہ کہتی رہیں گی کہ کچھ اور ہے؟ یہاں تک اللہ تعالیٰ اس میں اپنا پاؤں رکھ دیگا۔ اس وقت دوزخ کے بعض اجزاء بعض میں داخل ہو جائیں گے۔ یعنی دوزخ سمٹ جائے گی اور پھر یہ کہے گی۔ بس بس تیری عزت اور تیری بخشش کی قسم میں بھر گئی۔ اسی طرح جنت کے اندر مکانات میں زیادتی اور وسعت ہوتی رہے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ایک نئی مخلوق کو پیدا کر دیگا اور جنت کے خالی مکانات کو اس سے بھر دیگا۔

(بخاری و مسلم)

فصل نمبر ۱۰ و ۱۱: اللہ تعالیٰ سے محبت رکھنا (۱۱) اللہ ہی کے واسطے دوسروں سے محبت رکھنا

(۱) قولہ تعالیٰ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰہِ (سورۃ بقرہ آیت ۱۶۵)

ترجمہ: اور جو مومن ہیں ان کو (صرف) اللہ تعالیٰ کیساتھ قوی محبت ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) قولہ تعالیٰ – اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ. (سورۃ آل عمران آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ: آپ ﷺ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت رکھتے ہو۔ تو تم لوگ میری اتباع کرو۔ تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرنے لگیں گے اور تمہارے سب گناہوں کو معاف کر دیں گے اور اللہ تعالیٰ بڑے معاف کرنے والے اور بڑی عنایت فرمانے والے ہیں۔

(معارف القرآن)

فائدہ: محبت ایک مخفی چیز ہے کسی کو کسی سے محبت ہے یا نہیں اور کم ہے یا زیادہ اس کا کوئی پیمانہ بجز اس کے نہیں کہ حالات اور معاملات سے اندازہ کیا جائے۔ محبت کے کچھ آثار اور علامات ہوتی ہیں ان سے پہچانا جائے۔ یہ لوگ جو اللہ تعالیٰ سے محبت کے دعویدار اور محبوبیت کے متمنی تھے اللہ تعالیٰ ان کو ان آیات میں اپنی محبت کا معیار بتلایا ہے یعنی اگر دنیا میں آج کسی شخص کو اپنے مالک حقیقی کی محبت کا دعویٰ ہو تو اس کیلئے لازم ہے کہ اس کو اتباع محمدی ﷺ کی کسوٹی پر آزما کر دیکھ لے سب کھرا کھوٹا معلوم ہو جائے گا۔ جو شخص اپنے دعویٰ میں جتنا سچا ہوگا اتنا ہی حضور اکرم ﷺ کی اتباع کا زیادہ اہتمام کریگا اور آپ ﷺ کی لائی ہوئی روشنی کو مشعل راہ بنائے گا اور جتنا اپنے دعوے میں کمزور ہوگا اسی قدر آپ ﷺ کی اطاعت میں سستی اور کمزوری دیکھی جائے گی۔

(معارف القرآن)

حدیث

(۱) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَجَدَ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ اَنْ یَّکُوْنَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ۔ (بخاری)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کسی میں یہ تین باتیں ہوں گی وہ ایمان کی مٹھاس پائے گا۔ وہ یہ ہیں کہ اس کو اللہ اور اس کا رسول کی محبت ہر چیز سے زیادہ ہو اور جس سے محبت کرے اللہ ہی کیلئے کرے (اور تیسری یہ کہ) دوبارہ کفر اختیار کرنے کو ایسا ہی برا سمجھے جیسا آگ میں ڈالے جانے کو (ترجمہ بخاری)

فائدہ: ایک مومن کو اللہ اور رسول کی محبت اور ان سے تعلق ساری کائنات سے زیادہ ہونا چاہئے اس لئے کہ ایمان اللہ کی توحید اور رسول ﷺ کی رسالت ہی پر موقوف ہے جتنا زیادہ ان دونوں سے متعلق ہو گا آدمی اتنا ہی ایمان میں کامل اور ایمان کی لذت سے لطف اندوز ہو سکے گا۔ پھر ایک مومن کے دوسرے مومن سے تعلقات دنیاوی اغراض کے بجائے محض اللہ ہی کی خاطر ہونے چاہئیں۔ تیسری بات یہ ہے کہ آدمی کو کفر سے جو ایمان کی بالکل ضد ہے اتنی شدید نفرت ہونی چاہئے۔ جتنی نفرت اور ناگواری آگ میں جلنے سے ہو سکتی ہے۔ یہ تینوں باتیں جس میں ہوں گی وہ یقیناً ایک پکا اور سچا مسلمان ہو گا وہی ایمان کی حلاوت پا سکتا ہے اور اس کا مشاہدہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی زندگیوں سے کیجئے۔ جنہوں نے تابعداری اور مال وجان کی فدائیت سے رہتی دنیا تک مثال چھوڑ گئے (حاشیہ ترجمہ بخاری)

حضرت مولانا اشرف علی تھانوی ایک شبہ کا جواب دیتے ہوئے فروع الایمان میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرماتے ہیں کہ احقر کے نزدیک تو ادنیٰ سے ادنیٰ درجہ کے مسلمان کو بفضلہ تعالیٰ یہ دولت حاصل ہے۔ امتحان اس کا یہ ہے کہ جس کے ساتھ سب سے زائد محبت رکھتا ہے مثلاً بیٹا بیوی اگر یہ لوگ اس شخص کے روبرو اللہ و رسول کی شان میں کوئی سخت گستاخی کریں تو ہرگز اس شخص کو تاب نہ رہے گی۔ جو کچھ اس کے امکان میں ہو گا انتقام لینے میں کوئی بات اٹھا نہ رکھے گا۔ اگر اللہ اور رسول کے ساتھ اس درجہ کی محبت نہیں تھی تو یہ جوش کہاں سے پیدا ہوا اور اس محبوب کی محبت کیسے مضمحل و مغلوب ہوگئی پس معلوم ہوا کہ اللہ و رسول ﷺ کے ساتھ اس درجہ کی محبت ہر مسلمان کو میسر ہے۔ الحمدللہ علی ذالک اور دوسرے شبہ کا جواب حضرت تھانوی ؒ نے یہ دیا ہے کہ پھر نافرمانی کیوں ہو جاتی ہے۔ فرمایا وجہ اس کی یہ ہے کہ یہ محبت تو تہہ دل کے اندر بیٹھی ہے اس کا استحضار اور ابھار ہر وقت نہیں ہے کوئی محرک آپہنچتا ہے تو موئے سر سے ناخن پا تک اس کا نور پھیل جاتا ہے۔ بعد زوال محرک پھر وہ اندر کو اتر جاتی ہے۔ (فروع الایمان)

(۲) حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص تھا جس کا نام عبداللہ اور لقب حمار تھا رسول اللہ ﷺ نے اس کو شراب نوشی میں سزا بھی دی تھی ایک دفعہ پھر لایا گیا اور سزا کا حکم ہو کر سزا دی گئی۔ ایک شخص نے کہا اے اللہ اس پر لعنت کر۔ کس کثرت سے یہ شراب پیتا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اس پر لعنت نہ کرو۔ واللہ میرا یہ علم ہے کہ یہ اللہ و رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہے۔
(ابو داؤد)

آپ ﷺ کی شفقت کا اندازہ کیجئے کہ اللہ اور رسول سے محبت رکھنے کی کتنی قدر فرمائی گئی کہ اتنا بڑا گناہ کرنے پر بھی اس پر لعنت کی اجازت نہیں دی گئی۔

(۳) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے محبت رکھو اس وجہ سے کہ وہ تم کو غذائیں اپنی نعمتیں دیتا ہے اور مجھ سے (یعنی رسول اللہ ﷺ) محبت رکھو اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ کو مجھ سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

محبت ہے اور میرے اہل بیت سے محبت رکھو میری محبت کی وجہ سے۔
متن حدیث یہ ہے:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِعْمَۃٍ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ (رواہ الترمذی)

انصار سے محبت علامت ایمان سے ہے۔

(٤) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اٰیَۃُ الْاِیْمَانِ حُبُّ الْاَنْصَارِ وَاٰیَۃُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْاَنْصَارِ.

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ انصار سے محبت رکھنا ایمان کی نشانی ہے اور انصار سے بغض رکھنا نفاق کی علامت ہے۔ (ترجمہ بخاری)

فائدہ: انصار کی محبت ایمان کی علامت ہے یہ ظاہر ہے کہ حضور ﷺ نے ہجرت مدینہ میں کی ہے اور مدینہ والوں نے آپ کی اور مہاجرین کی جس حوصلہ اور محبت سے خدمت اور مدد کی ہے یہ گویا اللہ کی خدمت اور دین اسلام کی خدمت ومدد ہے اور گویا ان کی یہ مدد قیامت تک آنے والے اہل اسلام وایمان کی مدد ہے اور جس جان نثاری سے کی ہے وہ احکم الحاکمین کو پسند ہے اور حضور ﷺ کو پسند ہے لہٰذا ہمیں بھی پسند ہے اور ہونی چاہئے اللہ سب کو توفیق دے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(اہل عرب سے محبت)

(۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَحِبُّوْا الْعَرَبَ لِثَلَاثٍ لِاَنِّیْ عَرَبِیٌّ وَالْقُرْاٰنُ عَرَبِیٌّ وَکَلَامُ اَھْلِ الْجَنَّۃِ عَرَبِیٌّ۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان۔ ترجمان السنہ ج ۱)

ترجمہ: ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عرب سے تین باتوں کی وجہ سے محبت رکھو اس لئے کہ میں عربی ہوں اس لئے کہ قرآن عربی ہے اور اس لئے کہ اہل جنت کی گفتگو بھی عربی زبان میں ہوگی۔ ترجمان السنہ

محبت اصحاب و آل بیت

(۶) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ اَللّٰہَ اَللّٰہَ فِیْ اَصْحَابِیْ لَا تَتَّخِذُوْھُمْ غَرَضًا مِنْ بَعْدِیْ فَمَنْ اَحَبَّھُمْ فَبِحُبِّیْ اَحَبَّھُمْ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَبِبُغْضِیْ اَبْغَضَھُمْ وَمَنْ اٰذَاھُمْ فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہَ فَیُوْشِکُ اَنْ یَّاْخُذَہٗ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے بتاکید فرمایا کہ میرے صحابہ کے بارے میں اللہ کا خوف رکھنا اور میرے بعد ان کو ہدف ملامت نہ بنانا (یاد رکھو) جو ان سے محبت رکھے گا وہ میری وجہ سے محبت رکھے گا اور جو ان سے بغض رکھے گا وہ میری وجہ سے بغض رکھے گا جو ان کو تکلیف دے گا اس نے گویا مجھے تکلیف دی اور جس نے مجھے تکلیف دی اس نے اللہ تعالیٰ کو تکلیف دینے کا ارادہ کیا۔ تو قریب ہے کہ وہ گرفتار کرلے۔

(ترجمان السنہ)

فائدہ: حدیث مذکورہ میں صحابہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ محبت رکھنے کی تاکید ہے کہ جس نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے محبت کی گویا اس نے رسول اللہ ﷺ سے محبت کی ہے اور جس نے رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھی گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے ہی محبت کی ہے اسی طرح اگر صحابہ رضی اللہ عنہم سے بغض رکھا ہے تو حضور ﷺ سے بغض رکھنے کے معنی میں ہوا۔ جو رسول اللہ ﷺ سے بغض رکھے گویا اس نے اللہ تعالیٰ سے بغض رکھا ہے تو ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو سزا دے گا۔

آل بیت سے محبت رکھنا

(۷) عَنْ الْبَرَاءِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَالْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلٰى عَاتِقِهٖ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ.

(متفق علیہ)

وَفِيْ رِوَايَةٍ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عِنْدَهُمَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اُحِبُّهٗ فَاَحِبَّهٗ وَاَحِبَّ مَنْ يُّحِبُّهٗ (متفق علیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت براء ﷺ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو دیکھا کہ حضرت حسن ﷺ آپ ﷺ کے کاندھے پر ہیں اور ان کیلئے آپ ﷺ یہ دعا فرما رہے ہیں کہ اے اللہ میں ان سے محبت کرتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ اور حضرت ابو ہریرہ ﷺ کی ایک روایت میں شیخین نے یہ روایت کیا ہے کہ اے اللہ میں ان سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما اور جو ان سے محبت کرے ان سے بھی محبت فرما (ترجمان السنہ)

فائدہ : اصل یہ ہے کہ محبت میں اللہ اور رسول ﷺ کے درمیان تفریق نہیں ہو سکتی ایک کا محب دوسرے کا محبّ ہے اور ایک کا محبوب دوسرے کا محبوب بن کر رہتا ہے اور آل بیت کا اصل رشتہ اللہ کے رسول ہی کی ذات اقدس ہے۔ اسی طرح صحابہ ﷺ مہاجرین وانصارؓ اور عرب بھی اسی ایمانی رشتہ سے وابستہ ہیں۔ (حاشیہ ترجمان السنہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر: ۱۲

حضور ﷺ سے محبت رکھنا، جس میں آپ کی تعظیم بھی آگئی اور حضور ﷺ پر درود شریف پڑھنا اور آپ کی سنتوں کی اتباع کرنا داخل ہے۔

(۱) قوله تعالٰی- یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْٓا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِیِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ. (سورۃ حجرات)

ترجمہ: اے ایمان والو بلند نہ کرو اپنی آوازیں نبی کی آواز سے اوپر اور اس سے نہ بولو ترخ کر جیسے ترختے ہو ایک دوسرے پر کہیں بے کار نہ ہو جائے تمہارے اعمال اور تم کو خبر بھی نہ ہو۔

(معارف القرآن)

فائدہ: قاضی ابوبکر ابن عربی نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی تعظیم اور آپ ﷺ کی وفات کے بعد بھی ایسا ہی واجب ہے جیسا حیات میں تھا۔ اس لئے بعض علماء نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی قبر شریف کے سامنے بھی زیادہ بلند آواز سے سلام وکلام کرنا ادب کے خلاف ہے اسی طرح جس مجلس میں احادیث رسول پڑھی یا بیان کی جارہی ہوں اس میں بھی شور وشغب کرنا بے ادبی ہے کیونکہ آپ ﷺ کا کلام جس وقت آپ کی زبان مبارک سے ادا ہو رہا ہو اس وقت سب کیلئے خاموش ہو کر اس کا سننا واجب اور ضروری تھا۔ اسی طرح بعد وفات جس مجلس میں آپ ﷺ کا کلام سنایا جاتا ہو وہاں شور وشغب کرنا بے ادبی ہے۔

(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ : جس طرح تقدم علی النبی کی ممانعت ہیں علمائے دین بحیثیت وارث انبیاء ہونے کے داخل ہے۔اسی طرح رفع صوت کا بھی یہی حکم ہے کہ اکابر علماء کی مجلس میں اتنی بلند آواز سے نہ بولے جس سے ان کی آواز دب جائے۔
(قرطبی) معارف القرآن

(۲) قوله تعالٰی – اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا. (سورۃ الاحزاب)

ترجمہ : بیشک اللہ اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں رسول پر اے ایمان والو تم بھی رحمت بھیجو آپ ﷺ پر اور سلام بھیجو سلام کہہ کر۔(معارف القرآن)

فائدہ : صلوۃ وسلام کے مسئلہ میں جمہور فقہاء کا اتفاق ہے جب کوئی آنحضرت ﷺ کا ذکر کرے یا سنے تو اس پر درود شریف واجب ہو جاتا ہے کیونکہ حدیث میں آپ ﷺ کے ذکر مبارک کے وقت درود شریف نہ پڑھنے پر وعید آئی ہے۔جامع الترمذی میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

رَغِمَ اَنْفُ رَجُلٍ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ.

یعنی ذلیل ہو وہ آدمی جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔

(قال الترمذی حدیث حسن) اور ایک حدیث میں ارشاد ہے۔

اَلْبَخِيْلُ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ. (رواۃ الترمذی وقال حدیث حسن صحیح)

یعنی بخیل وہ شخص ہے جس کے سامنے میرا ذکر آئے اور وہ مجھ پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

درود نہ بھیجے۔
مسئلہ اگر ایک مجلس میں کئی بار ذکر مبارک آئے تو صرف ایک بار درود واجب ہے باقی مستحب ہے۔(معارف القرآن)

حدیث

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى اَكُوْنَ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ وَلَدِهٖ وَوَالِدِهٖ وَالنَّاسِ اَجْمَعِيْنَ (رواہ البخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں کوئی مومن نہیں ہے جب تک کہ میں اسے اپنے بیٹے باپ اور تمام لوگوں سے پیارا نہ ہو جاؤں۔(ترجمان السنہ)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ سے محبت کی علامت حضرت مولانا محمد ایوب صاحب" دہلوی امام المتکلمین والمحققین نے اسی طرح بیانفرمایا ہے کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. کی تشریح میں کہ یہ سب سے بڑی چیز ہے اس سے بڑی چیز کوئی نہیں اس سے بہتر کوئی ذکر نہیں ہو سکتا۔یہ عادت ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کی۔اللہ درود بھیجتا ہے اور درود بھیجنا اللہ کا فعل عادت اور سنت ہے اور جتنی عبادتیں ہم کرتے ہیں یہ سب نبی علیہ السلام کی عادتیں خصلتیں اور سنتیں ہیں جو نسبت اللہ کو رسول ﷺ سے ہے وہی نسبت اللہ کی سنت کو رسول ﷺ کی سنت سے ہے اور اللہ کی سنت درود شریف اور نبی کی سنت عبادت۔تو نتیجہ یہ ہوا درود شریف سب عبادتوں سے بھی افضل ہو گیا۔

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

کوئی چیز نجات دلانے والی نہیں دنیا میں اور دین میں۔ درود ایسی شے ہے جو ہر وقت نفع دے گی۔ اس عالم میں بھی اور اس عالم میں بھی۔ (مقصود کائنات)

اور آگے لکھتے ہیں کہ

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ. الخ

یعنی بیشک اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں نبی ﷺ پر۔

فائدہ: یہاں مَلٰٓئِكَتَهٗ کو جمع لایا ہے مراد تمام فرشتے اور يُصَلُّوْنَ فعل مضارع کا صیغہ ہے وہ بھی جمع ہے اور مضارع میں حال اور مستقبل دونوں ہوتے ہیں حال منقطع ہے لہٰذا مستقبل باقی رہ جاتا ہے تو گویا اس کے معنی ہوئے اللہ اور اس کے سب فرشتے قیامت تک نبی علیہ السلام پر درود بھیجتے رہیں گے اور فرمایا اے ایمان والوں تم بھی درود بھیجتے رہو اور سلام بھیجتے رہو چونکہ صَلُّوْا امر یعنی حکم اللہ کا ہے اور يُصَلُّوْنَ کے بعد صَلُّوْا آیا ہے اور یہ امر ہے حکم ہے قیامت تک کیلئے آنے والے سب مسلمان امتی اس میں داخل ہیں یعنی سب درود بھیجتے رہو۔ (مقصود کائنات)

(۲) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ﷺ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ وَلَيْسَ فِيْ قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِيْ. وَمَنْ اَحَبَّ سُنَّتِيْ فَقَدْ اَحَبَّنِيْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْ اَحَبَّنِیْ کَانَ مَعِیَ فِی الْجَنَّۃِ . (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک ﷺ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا اے فرزند اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ صبح و شام کسی وقت بھی تمہارے دل میں کسی کیلئے کھوٹ نہ رہے تو اگر گذرو کیونکہ صاف سینہ رہنا یہ میرا طریقہ ہے اور جو میرے طریقہ کو پسند کرتا ہے وہ ضرور میری محبت رکھتا ہے اور جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: حدیث میں سینے کو قلبی کھوٹ سے پاک وصاف رکھنے کیلئے فرمایا ہے مقصد یہ ہے کہ دل کو حسد کینہ، بغض اور عداوت وغیرہ سے صاف رکھنا اخلاق نبوت کا جزء ہے اس لئے فرمایا ہے میرا طریقہ ہے اور فرمایا جو میرے طریقہ کو پسند کرے اور اسے معمول بنالے تو گویا یہ میری محبت کی وجہ سے ہے اور جو مجھ سے محبت کرے وہ جنت میں میرے ساتھ ہوگا۔ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے اس شخص کی جو ظاہری و باطنی ہر طرح پر سنت رسول ﷺ کی پیروی اور اس پر عمل کیلئے ہر آن تیار ہوں۔ اللہ تعالیٰ سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(۳) قولہ تعالیٰ وَمَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْہُ وَمَا نَھٰکُمْ عَنْہُ فَانْتَھُوْا . (سورہ حشر)

ترجمہ: اور جو دے تم کو رسول ﷺ سو لے لو اور جس سے منع کرے سو چھوڑ دو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: جس چیز کا ثبوت دلائل شرعیہ سے نہ ہو۔ نہ نکلنا نہ جڑنا۔ ایسی نئی بات کو دین میں داخل سمجھنا بدعت ہے، غیر دین کو دین اور جائز و مستحب کو واجب کا درجہ دینا عقیدہ میں ہو یا عمل میں سب مردود ہے سخت گناہ ہے اور اللہ و رسول

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ کا مقابلہ اور دین میں ترمیم ہے یہ بدعت شرعیہ ہے حرام ہے۔
(حاشیہ فروع الایمان)

(۳) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا لازم رکھو تم اپنے اوپر میرے طریقے کو اور خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم کے طریقے کو پکڑ لو اس کو دانتوں سے اور بچو نئی بات سے کیونکہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔(رواہ الترمذی)
فروع الایمان

(۴) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہرگز نہ کامل کریگا کوئی شخص اپنے ایمان کو یہاں تک کہ اس کی نفسانی خواہش میرے حکم کے تابع ہو جائے (الترغیب والترھیب) (فروع الایمان)

متن حدیث یہ ہے۔

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یَکُوْنَ هَوَاهُ تَبْعًا لِمَا جِئْتُ بِهٖ
(رواہ فی شرح السنۃ وفی الترغیب والترھیب وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح رویناہ فی کتاب الحجۃ باسناد صحیح)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہیں ہو گا تم میں سے کوئی کامل مومن یہاں تک کہ ہو جائے اس کی خواہش میری لائی ہوئی چیزوں کے تابع۔یعنی میرے حکم کے تابع ہو جائے۔

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً وَاحِدَةً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ عَشْرًا.
(رواہ مسلم) وابوداؤد وابن حبان فی صحیح وغیرھم کذا فی الترھیب)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود پڑھے اللہ جل شانہ اس پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

دس دفعہ رحمت بھیجتے ہیں۔(فضائل درود)

فائدہ: اللہ جل شانہ کی طرف سے تو ایک ہی درود اور ایک ہی رحمت ساری دنیا کیلئے کافی ہے چہ جائیکہ ایک دفعہ درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس رحمتیں نازل ہوں۔اس سے بڑھ کر اور کیا فضیلت درود شریف کی ہوگی کہ اس کے ایک درود پڑھنے پر اللہ جل شانہ کی طرف سے دس دفعہ رحمتیں نازل ہوں پھر کتنے خوش قسمت ہیں اکابر جن کے معمولات میں روزانہ سوا لاکھ درود شریف کا معمول ہو۔علامہ سخاوی نے عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے تمہیں اختیار ہے جتنا چاہے کم بھیجو۔جتنا چاہے زیادہ اور یہی مضمون عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے بھی نقل کیا گیا ہے اور اس میں یہ اضافہ ہے کہ اللہ اور اس کے فرشتے دس دفعہ درود بھیجتے ہیں اور بھی متعدد صحابہ رضی اللہ عنہم سے علامہ سخاوی نے یہ مضمون نقل کیا ہے۔(فضائل درود شریف)

(٦) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ قَالَ مَنْ ذُکِرْتُ عِنْدَہٗ فَلْیُصَلِّ عَلَیَّ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مَرَّۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرًا. وَفِیْ رِوَایَۃٍ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوۃً وَاحِدَۃً صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ عَشْرَ صَلٰوتٍ وَحُطَّ عَنْہُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ وَرَفَعَہٗ بِھَا عَشْرَ دَرَجَاتٍ (رواہ النسائی واحمد واللفظ لہٗ وابن حبان فی صحیحہ کذا فی الترغیب)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

درود بھیجے گا اور ایک روایت میں ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا۔
اور اس کی دس خطائیں معاف کریگا اور اس کے دس درجے بلند کریگا۔ (فضائل درود)

فائدہ: علامہ منذری رحمۃ اللہ علیہ نے ترغیب میں حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی یہی مضمون نقل کیا ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ یہ اس کیلئے دس غلام آزاد کرنے کے بقدر ہوگا اور طبرانی کی روایت سے یہ حدیث نقل کیا ہے کہ جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اور جو مجھ پر سو مرتبہ درود بھیجتا ہے اللہ جل شانہ اس کی پیشانی پر بَرَاءَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ وَبَرَاءَۃٌ مِنَ النَّارِ لکھ دیتے ہیں یعنی یہ شخص نفاق سے بھی بری ہے اور جہنم سے بھی بری ہے اور قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ اس کا حشر فرمائیں گے۔ علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے جو مجھ پر دس دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر سو دفعہ درود بھیجیں گے اور جو مجھ پر سو دفعہ درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر ہزار دفعہ درود بھیجیں گے اور جو عشق وشوق میں اس پر زیادتی کریگا میں اس کے لئے قیامت کے دن سفارشی ہوں گا اور گواہ۔ (فضائل درود)

(۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اَوْلَی النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلٰوۃً. (رواہ الترمذی وابن حبان فی صحیحہ)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بلاشک قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ شخص ہوگا جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے گا۔(فضائل درود)

فائدہ: علامہ سخاویؒ نے قول بدیع میں الدر المنظم سے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ تم میں کثرت سے درود پڑھنے والا کل قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب ہوگا حضرت انس ﷺ کی حدیث سے بھی یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قیامت میں ہر موقع پر مجھ سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھنے والا ہوگا نیز ایک حدیث میں حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ مجھ پر کثرت سے درود بھیجا کرو اس لئے کہ قبر میں ابتداءً تم سے میرے بارے میں سوال کیا جائے گا اور ایک دوسری حدیث میں نقل کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا قیامت کے دن پل صراط کے اندھیرے میں نور ہے اور جو یہ چاہے کہ اسکے اعمال بہت بڑی ترازو میں تلیں تو اسکو چاہے کہ مجھ پر درود کثرت سے بھیجا کرے۔ایک اور حدیث میں حضرت انس ﷺ سے نقل کیا ہے سب سے زیادہ نجات والا قیامت کے دن اس کے ہولوں سے اور اس کے مقامات سے وہ شخص ہے جو دنیا میں سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجتا ہو' زاد السعید میں حضرت انس ﷺ سے روایت نقل کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود کی کثرت کرے گا وہ عرش کے سایہ میں ہوگا۔(فضائل درود)

فصل نمبر ۱۳: اخلاص جس میں ریا نہ کرنا اور نفاق سے بچنا بھی داخل ہے

(۱) قولہ تعالٰی وَمَا اُمِرُوْا الا لِيَعْبُدُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ حُنَفَاءَ وَيُقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ (سورۃ البینہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: اور ان کو حکم یہ ہی ہوا کہ بندگی کریں۔ اللہ کی خالص کر کے اس کے واسطے بندگی ابراہیم کی راہ پر اور قائم رکھیں نماز اور دیں زکوۃ اور یہ ہے راہ مضبوط لوگوں کی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: حاصل آیات کا یہ ہے کہ اہل کتاب کو ان کی کتابوں میں یہی حکم دیا گیا تھا کہ اپنی عبادت واطاعت کو خالص اللہ کیلئے رکھیں اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں۔ پھر فرمایا کہ یہ کچھ ان کی ہی خصوصیت نہیں یہ ہر ملت قیمہ یا تمام کتب قیمہ جو اللہ کی طرف سے نازل ہوئیں ان سب کا دین اور طریقہ یہی ہے اور ظاہر یہ ہے کہ قیمہ جو کتب کی صفت ہے اس سے مراد بقرینہ سابق احکام قرآنیہ لئے جائیں تو مطلب آیت کا یہ ہوگا کہ اس شریعت محمدیہ نے بھی جو احکام ان کو دیئے وہ بھی بعینہا وہی تھے جو پہلے ان کی کتابوں نے دیئے تھے ان سے کچھ مختلف احکام ہوتے تو ان کو مخالفت کا کچھ بہانا بھی ہوتا اب وہ بھی نہیں اور ابراہیم علیہ السلام شرک سے بالکل بری تھے اور یہ بات یقینی طور پر ثابت ہے اور کتب قیمہ یعنی قرآن کا اس طریقے کے ساتھ متوافق ہونا بھی ظاہر ہے اس لئے ان پر اتمام حجت ہوگئی۔ (معارف القرآن)

حدیث

(۱) عَنْ مُعَاذ قَالَ كُنْتُ رَدِفَ النَّبِيَّ ﷺ عَلٰى حِمَارٍ يُقَالُ لَهُ عُفَيْرٌ قَالَ يَا مُعَاذُ تَدْرِيْ مَا حَقُّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ وَمَا حَقُّ الْعِبَادِ عَلَى اللهِ قُلْتُ اللهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّ اللهِ عَلَى الْعِبَادِ اَنْ يَعْبُدُوْا اللهَ وَلَا يُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَحَقُّ الْعِبَادِ عَلَى

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ عَزَّوَجَلَّ الا یُعَذِّبَ مَنْ لا یُشْرِكُ بِهٖ شَیْئًا قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللہ افلا اُبَشِّرُ النَّاسَ قَالَ لا تُبَشِّرْهُمْ فَیَتَّكِلُوْا. (رواہ البخاری ومسلم والترمذی) ترجمہ: حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ ایک گدھے پر سوار تھے جس کو عفیر کہا جاتا ہے میں آپ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا آپ ﷺ نے آواز دی اے معاذ جانتے ہو بندوں پر اللہ کا اور اللہ پر بندوں کا کیا حق ہے میں نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسول کو زیادہ علم ہے فرمایا اللہ کا حق اس کے بندوں پر یہ ہے کہ صرف اسی کی بندگی کریں اور کسی کو اس کا شریک نہ ٹھرائیں اور بندوں کا اللہ پر یہ حق ہے جو اس کا شریک نہ ٹھرائے اس کو عذاب نہ دے میں نے عرض کیا یارسول اللہ اجازت ہو تو یہ خوشخبری اور لوگوں کو بھی سنا دوں؟ فرمایا نہیں کہیں وہ اس پر بھروسہ کرکے نہ بیٹھے رہیں۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: مالک پر مملوک کا آقا پر غلام کا بھلا کیا حق مگر صفت رحمت وجود چاہتی ہے کہ محتاجوں کی خود قرضدار بن جائے اور پھر اس حق کو اس اہتمام سے ادا کرے گویا اس کے ذمہ یہ واقعی واجب حق تھا کمال قدرت کیساتھ اگر کمال وجود بھی ہو تو اس کا اقتضاء یہ ہونا چاہئے ورنہ اللہ کی ذات پاک پر کسی کا حق نہیں اسی کا حق سب پر ہے۔ (ترجمان السنہ)

(۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں ہیں (اخلاص کا) کہ مسلمان کا دل ان کے قبول کرنے میں پس وپیش نہیں کرتا۔ عمل کا خالص کرنا۔ حکام کی اطاعت۔ جماعت سے لگا رہنا (رواہ احمد) فروغ الایمان۔

(۲) قولہ تعالٰی فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَاءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عملا صَالِحًا ولا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖ اَحَدًا.

(سورۃ کہف)

ترجمہ: سو پھر جس کو امید ہو ملنے کی اپنے رب سے سو وہ کرے کچھ کام نیک اور شریک نہ کرے اپنے رب کی بندگی میں کسی کو۔
(معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں جس شرک سے منع کیا گیا ہے، وہ ریاکاری کا شرک خفی ہے اور یہ کہ عمل اگرچہ اللہ ہی کیلئے ہو مگر اس کے ساتھ کوئی نفسانی غرض شہرت وجاہت کی بھی شامل ہو تو یہ بھی ایک قسم کا شرک خفی ہے جو انسان کے عمل کو ضائع بلکہ مضرت رساں بنا دیتا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) حضرت محمود بن لبید ﷺ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے بارے میں جس چیز پر سب سے زیادہ خوف رکھتا ہوں وہ شرک اصغر ہے صحابہ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ شرک اصغر کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ریاء (رواہ احمد فی مسندہ) (معارف القرآن)

ریاکاری کی چار علامتیں

تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ ریاکار کی چار علامتیں ہیں (۱) تنہائی میں نیک کام میں سستی کرتا ہے، (۲) لوگوں کے سامنے پورے نشاط اور چالاکی سے کرتا ہے۔ (۳) جس کام پر لوگ تعریف کریں اس کو اور زیادہ کرتا ہے۔ (۴) جس عمل پر اس کی برائی کی جائے اس کو کم کرتا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ریاکار کے چار نام

(۴) حدیث شریف میں منقول ہے کہ کسی (صحابی) نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ قیامت میں نجات کس کام کی وجہ سے ہوگی۔ فرمایا اللہ کیساتھ دھوکہ نہ کرو۔ عرض کیا اللہ کیساتھ دھوکہ کرنے کا کیا مطلب ہے۔ فرمایا اللہ کے حکم پر عمل صرف اللہ کیلئے کرو غیر اللہ کیلئے نہیں۔ اللہ کے علاوہ کسی اور کیلئے عمل کرنا ہی اللہ کیساتھ دھوکہ کرنا ہے۔ ریا سے بچو کیونکہ ریا شرک ہے، ریاکار کو قیامت میں چار ناموں سے پکارا جائے گا۔ یا کافر یا فاجر یا غادر (دھوکہ باز) یا خاسر، تیرا عمل ضائع ہوگیا تیرا اجر باطل ہوگیا، آج تیرا کوئی حصہ نہیں اور دھوکہ باز اپنے عمل کا بدلہ اسی سے لے جس کیلئے تو نے عمل کیا تھا۔ اس حدیث کے راوی (صحابی) نے اللہ کی قسم کھا کر کہا یہ بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

منافق کی صفت

(۳) قولہ تعالٰی واللہ یَشْهَدُ اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ لَکٰذِبُوْنَ.

(سورۃ المنافقون)

ترجمہ: اور اللہ گواہی دیتا ہے کہ یہ منافق جھوٹے ہیں۔

(معارف القرآن)

(٤) قولہ تعالٰی- وللہ خَزَائِنُ السَّمٰوٰتِ والاَرْضِ وَلٰکِنَّ الْمُنَافِقِیْنَ لا یَفْقَهُوْنَ. (سورۃ المنافقون)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اور اللہ کے ہیں خزانے آسمانوں کے اور زمین کے ولیکن منافق نہیں سمجھتے۔ (معارف القرآن)

(۵) قولہ تعالٰی — اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ وَلَنْ تَجِدَ لَهُمْ نَصِیْرًا . (سورہ نساء آیت ۵)

ترجمہ : بیشک منافق ہیں سب سے نیچے درجے میں دوزخ کے اور ہرگز نہ پاوے گا تو ان کے پاس کوئی مددگار۔ (معارف القرآن)

نفاق۔نفاق کہتے ہیں دل میں کفر رکھ کر اسلام کے ظاہر کرنے کو۔

فائدہ : نفاق کی دو قسمیں ہیں۔ ایک نفاق اعتقادی مذکورہ آیات کی تفسیر وتفصیل اسی نفاق کی تھی اور اسی نفاق کے بارے میں یہ وعید آئی ہے دوسری قسم اعتقاد تو درست ہے۔ مسلمانوں کا سا مگر بعض افعال ایسے صادر ہوتے ہیں جیسے منافقین کے ہوتے تھے جیسے حدیث میں اس کا متن یہ ہے۔

(۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍ وقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِیْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِیْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَهَا اِذَا اُئْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ (متفق علیہ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار خصلتیں جس شخص میں ہوں وہ تو پورا خالص منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت ہوگی اس میں نفاق کی ایک خصلت ہوگی جب تک کہ اس خصلت کو نہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

چھوڑے گا(۱) جب اس کے پاس امانت رکھوائی جائے خیانت کرے (۲) اور جب بات کرے جھوٹ بولے (۳) جب معاہدہ کرے بدعہدی کرے (۴) اور جب لڑے جھگڑے گالیاں بکنے لگے (رواہ البخاری و مسلم) اس حدیث میں نفاق سے مراد یہی نفاق عملی ہے جیسے کسی شریف زادے کو کمینہ پن کے افعال اختیار کرنے پر چمار کہہ دیتے ہیں یعنی چماروں کا سا کام کرنے والا۔ (فروع الایمان)

(٦) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْعَائِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ تَعِيرُ إِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً وَإِلٰى هٰذِهِ مَرَّةً (رواہ مسلم)

ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو نر کی تلاش میں دو گلوں کے درمیان کبھی اس طرف اور کبھی اس طرف ماری ماری پھرتی ہے۔

(ترجمان السنہ)

فصل نمبر۱۴: توبہ یعنی دل سے گناہوں پر ندامت اور آئندہ نہ کرنے کا عہد

(۱) قوله تعالٰى وَتُوْبُوْا إِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا أَيُّهَا الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (سورہ نور)

ترجمہ: رجوع (یعنی توبہ) کرو اللہ کی طرف سب کے سب اے ایمان والو تاکہ فلاح پاؤ تم (فروع الایمان)

فائدہ: توبہ کی پوری حقیقت ایک بزرگ نے نہایت مختصر الفاظ میں بیان کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے ھو تحرق الحشا علی الخطاء (یعنی گناہ پر دل میں سوزش پیدا ہو جانا) حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد اَلنَّدْمُ تَوْبَۃٌ (یعنی ندامت ہی توبہ ہے) اس کا مواید ہے۔ توبہ کے آداب بہت ہیں مگر مختصریوں سمجھ لیجئے کہ جب کسی بڑے آدمی کا کچھ قصور ہو جاتا ہے تو کس طرح اس سے معذرت کرتے ہیں ہاتھ جوڑتے ہیں پاؤں پکڑتے ہیں پاؤں پر ٹوپی ڈالتے ہیں خوشامد کے الفاظ کہتے ہیں رونے کا سامنہ بناتے ہیں طرح طرح کے عنوانات سے معذرت کرتے ہیں بھلا اللہ تعالیٰ کے روبرو جب معذرت کریں کم از کم ایسی حالت تو ضرور ہونا چاہئے ایسی توبہ حسب وعدہ باری تعالیٰ ضرور قبول ہوتی ہے۔ (فروع الایمان)

(۲) قولہ تعالیٰ – فَاِنْ تُبْتُمْ فَھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ (سورۃ توبہ)

ترجمہ: سو اگر توبہ کرو تو تمہارے لئے بہتر ہے۔ (معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالیٰ فَاِنْ تَابُوْا وَاَقَامُوْا الصَّلٰوۃَ وَاٰتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِخْوَانُکُمْ فِی الدِّیْنِ (سورۃ توبہ)

ترجمہ: سو اگر توبہ کریں اور قائم رکھیں نماز اور دیتے رہیں زکوٰۃ تو تمہارے بھائی ہیں حکم شریعت میں۔ (معارف القرآن)

(٤) قولہ تعالیٰ اَلَمْ یَعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ ھُوَ یَقْبَلُ التَّوْبَۃَ عَنْ عِبَادِہٖ وَیَاْخُذُ الصَّدَقَاتِ وَاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ. (سورہ توبہ)

ترجمہ: کیا ان کو یہ خبر نہیں کہ اللہ ہی اپنے بندوں کی توبہ قبول (کرتا ہے) اور وہی صدقات کو قبول کرتا ہے اور یہ کہ اللہ ہی توبہ قبول کرنے میں اور رحمت کرنے میں کامل ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : تفسیر قرطبی میں ہے کہ اگرچہ یہ آیت ایک خاص جماعت کے بارے میں نازل ہوئی مگر حکم اس کا قیامت تک عام ہے ان مسلمانوں کیلئے جن کے اعمال نیک وبد ملے جلے ہوں اگر وہ اپنے گناہوں سے تائب ہو جائیں تو ان کیلئے معافی ومغفرت کی امید ہے۔ (معارف القرآن)

حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام قبول کرنا

تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قاتل حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام لانے سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا۔ میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں لیکن یہ آیت رکاوٹ بنی ہوئی ہے۔

قولہ تعالٰی وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا۔

ترجمہ : جو لوگ اللہ کے علاوہ اور کو معبود نہیں مانتے اور نہ کسی کو ناحق قتل کرتے ہیں اور نہ زنا کرتے ہیں اور جس نے یہ کام کئے وہ گناہگار ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اور میں نے یہ تینوں کام کئے ہیں کیا میرے لئے توبہ کی گنجائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قولہ تعالٰی۔ اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: مگر جو توبہ کرے اور ایمان لے آئے اور نیک عمل کرے۔
(تنبیہ الغافلین)

آپ ﷺ نے وحشی کو یہی آیت جواب میں لکھ دی انہوں نے پھر لکھا آیت میں عمل صالح کی شرط ہے پتہ نہیں میں نیک عمل کر سکوں گا یا نہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

قولہ تعالیٰ — اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ. (سورۃ نساء آیت نمبر ۱۱۶)

ترجمہ: اللہ شرک کو نہیں بخشے گا اس کے علاوہ جس کو چاہے بخش دے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

آپ ﷺ نے وحشی کو یہ آیت لکھ کر بھیج دی وحشی نے لکھا اس میں بھی مشیت کی شرط ہے معلوم نہیں اللہ کی مشیت ہوگی یا نہیں پھر یہ آیت نازل ہوئی۔

قولہ تعالیٰ — قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓی اَنْفُسِہِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَۃِ اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا. اِنَّہٗ ہُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

ترجمہ: اے محمد ﷺ کہہ دیجئے کہ اے میرے گناہ گار بندو اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو اللہ تمام گناہوں کو بخش دے گا وہ بڑا غفور الرحیم ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اس کے بعد وحشی نے مدینہ حاضر ہو کر اسلام قبول کر لیا۔ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا فَاِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ. اے اللہ ہمارے گناہوں کو بخشدے بیشک تو ہی غفور الرحیم ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: ہر گناہ گار کو چاہئے کہ اللہ سے توبہ کرتا رہے اور گناہ پر اصرار نہ کرے۔ توبہ کرنے والا مُصِر نہیں کہلاتا چاہے ایک دن میں ستر مرتبہ گناہ کرے۔ (تنبیہ الغافلین)

ابلیس کا قسم کھانا

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو زمین پر اتارا تو اس نے کہا تیری عزت وعظمت کی قسم جب تک انسان کے جسم میں جان رہے گی میں اسے گمراہ کرنے کی کوشش کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میری عزت وعظمت کی قسم میں حالت نزع سے پہلے پہلے انسان کی توبہ قبول کرتا ہی رہوں گا۔ (تنبیہ الغافلین)

ابلیس لعین کی حسرت ومایوسی اور افسوس

ایک روایت میں آتا ہے کہ انسان گناہ کرتا تو لکھا نہیں جاتا دوسرا گناہ کرتا وہ بھی نہیں لکھا جاتا۔ یہاں تک کہ پانچ گناہ جمع ہو جائیں۔ اس کے بعد اگر ایک نیکی کرتا ہے تو پانچ نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور ان پانچ نیکیوں کے بدلہ میں وہ پانچ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ حسرت وافسوس کے ساتھ ابلیس کہتا ہے۔ میں انسان پر کس طرح قابو پاؤں اس کی ایک نیکی میری ساری محنت پر پانی پھیر دیتی ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

اور کسی تابعی کا قول ہے کہ گناہ گار جب گناہ کے بعد توبہ واستغفار کرتا اور اس پر نادم ہوتا رہتا ہے تو اسکی ندامت وتوبہ کی وجہ سے اور زیادہ درجات بلند ہو جاتے ہیں اور وہ جنت کا مستحق ہو جاتا ہے۔ اس وقت شیطان افسوس کرتا ہے۔ کاش میں اس کو اس گناہ کی ترغیب ہی نہ دیتا تو اچھا تھا۔ (اس کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اتنے درجات تو بلند نہ ہوتے) (تسہیل الفاظین)

توبۃ النصوح

قولہ تعالٰی – یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تُوْبُوْا اِلَی اللّٰہِ تَوْبَۃً نَّصُوْحًا .

ترجمہ : اے ایمان والو اللہ کے سامنے سچی (پکی) توبہ کرو۔

(تسہیل الفاظین)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ توبۃ النصوح کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں توبۃ النصوح یہ ہے۔ (۱) آدمی دل میں شرمندہ ہو جائے۔ (۲) زبان سے استغفار کرے۔ (۳) دوبارہ اس گناہ کے نہ کرنے کا عزم کرے۔

(تسہیل الفاظین)

استغفار کے ساتھ گناہ نہ کرنے کا عزم ضروری ہے

رسول مقبول ﷺ فرماتے ہیں زبان سے استغفار کرنے کے باوجود گناہ پر تے رہنے والے کی مثال پروردگار کے ساتھ مذاق کرنے والے کی سی ہے (نعوذ باللہ) رابعہ بصریہ ؒ فرماتی ہیں ہمارا استغفار بھی استغفار کا محتاج ہے۔

(تسہیل الفاظین)

مقبول توبہ کی علامات اور اس کا اعزاز واکرام

توبہ کرنے والے شخص کا اللہ تعالٰی چار باتوں کے ذریعہ اکرام فرماتا ہے۔

(۱) اسکو گناہوں سے اس طرح پاک کر دیتا ہے کہ گویا کبھی گناہ کیا ہی نہیں۔

(۲) اللہ ایسے بندہ سے محبت کرنے لگتا ہے۔ (۳) شیطان سے اس کی حفاظت

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرماتا ہے (۴) دنیا چھوڑنے سے (یعنی مرنے) پہلے اس سے بے خوف اور مطمئن کر دیتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

بعض بزرگوں نے فرمایا

آدمی کی توبہ (اس کی مقبولیت) چار باتوں سے پہچانی جاتی ہے (۱) اپنی زبان فضول باتوں، جھوٹ اور غیبت سے بند کرلے۔ (۲) اپنے دل میں کسی کیلئے حسد وعداوت نہ پائے۔ (۳) برے ساتھیوں کو چھوڑ دے (۴) موت کی تیاری میں لگ جائے۔ ہمیشہ نادم رہے۔ استغفار کرتا رہے۔ اللہ کی اطاعت کرنے لگے۔ (تنبیہ الغافلین)

عارف کی چھ خصلتیں

عارف وہ ہے جس کے اندر چھ خصلتیں پائی جائیں (۱) جب اللہ کو یاد کرے تو اس نعمت کو بڑا جانے (یعنی اللہ یاد آنے کی قدر کرے)

(۲) جب خود پر نظر پڑ جائے تو اپنے کو حقیر جانے (عبدیت ہی اصل کمال ہے)

(۳) اللہ کی آیات کو دیکھ کر عبرت حاصل کرے (یہی اصل مقصود ہے)

(۴) شہوت وگناہ کا خیال آئے تو ڈر جائے (ظاہر ہے گناہ کے تصور تک سے ڈرنا کمال کی علامت ہے)

(۵) اللہ کی صفت عفو کے تصور سے خوش ہو (بندہ کی نجات مالک کے عفو پر ہی موقوف ہے)

(۶) گذشتہ گناہ یاد آئیں تو استغفار کرے (کامل بندہ کی یہی شان ہے)

(تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تائب پر دوزخ سے گذرتے ہوئے آگ کا اثر نہ ہوگا

حضرت خالد بن معدان ؒ فرماتے ہیں کہ جب اہل توبہ جنت میں پہنچ جائیں گے تو اس وقت کہیں گے۔ اللہ نے تو یہ فرمایا تھا کہ ہم جنت میں جانے کیلئے دوزخ کے اوپر سے گذریں گے۔ ان سے کہا جائے گا کہ تم دوزخ پر ہی سے گذر کر آئے ہو۔ لیکن اس وقت وہ ٹھنڈی تھی۔ (تنبیہ)

توبہ سے گناہ بالکل مٹ جاتا ہے اور نیکیوں میں تبدیل ہو جاتے ہیں

حضرت ابن عباس ﷺ فرماتے ہیں جب بندہ حقیقی توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول فرما کر گناہ لکھنے والے فرشتوں اور گناہ گار کے اعضاء کو وہ گناہ بھلا دیتا ہے تاکہ کوئی گواہی نہ دے سکے یہاں تک کہ گناہ کا مقام بھی بھلا دیا جاتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

بعض اکابر فرماتے ہیں توبہ سے نامہ اعمال میں مندرجہ معاصی نیکیوں سے بدل جاتے ہیں۔ کفر تک کیلئے اللہ فرماتا ہے۔

قولہ تعالیٰ – قُلْ لِّلَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِنْ يَّنْتَهُوْا يُغْفَرْ لَهُمْ مَا قَدْ سَلَفَ.

یعنی کافروں سے کہہ دیجئے اگر وہ کفر سے توبہ کرلیں تو ان کے سابقہ گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔۔ (تنبیہ الغافلین)

(کفر سب سے بڑا گناہ ہے جو توبہ سے معاف ہو جاتا ہے تو دوسرے چھوٹے گناہوں کا معاف ہونا تو بالکل یقینی ہے) (تنبیہ الغافلین)

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُفْتَنَ التَّوَّابَ . (رواہ احمد)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اپنے اس مومن بندہ سے محبت رکھتا ہے جو فتنوں میں مبتلا ہوتا رہتا ہے اور ہمیشہ توبہ کرتا رہے۔ (ترجمان السنہ)

ذاذان کی توبہ کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کوفہ کے کسی علاقہ میں کہیں تشریف لیجا رہے تھے ایک جگہ فساق کا مجمع شراب میں مست تھا۔ ایک شخص ذاذان نام کا گانا بجا رہا تھا۔ نہایت ہی خوش الحان تھا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اس کی آواز سن کر فرمانے لگے۔ کتنی عمدہ آواز ہے۔ کاش یہ قران پاک پڑھتا تو مزہ آتا۔ یہ کہتے ہوئے سر پر کپڑا ڈال کر گذر گئے۔ ذاذان کے کان میں بھنک پڑ گئی۔ بولا یہ کون تھے اور کیا کہہ رہے تھے۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ صحابی رسول ﷺ تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ کتنی عمدہ آواز ہے (اگر یہ قرآن پڑھے تو کتنا لطف آئے) یہ سن کر ذاذان مرعوب ہو گیا۔ کھڑا ہوا طبلہ توڑ دیا اور دوڑ کر روتا ہوا حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس پہنچا۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے سینہ سے لگا لیا اور دونوں رونے لگے۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اس شخص سے کیوں نہ محبت کروں جس سے اللہ کو محبت ہے۔ چنانچہ ذاذان تائب ہو کر حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی خدمت میں رہنے اور قرآن سیکھنے لگا۔ قرآن اور دوسرے علوم میں اتنی مہارت پیدا کر لی کہ امام بن گئے بہت سی روایتوں میں ان کا نام آتا ہے۔ عَنْ ذاذانَ عن عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۱۵: اللہ کا خوف

(۱) قولہ تعالیٰ – وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ. فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ. (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا رہتا ہو اس کے لئے دو باغ ہوں گے پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: پہلے دو باغ جن حضرات کیلئے مخصوص ہیں ان کو تو متعین کر کے بتلا دیا ہے۔ (وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ) یعنی ان دو باغوں کے مستحق وہ لوگ ہیں جو ہر وقت ہر حال میں اللہ تعالیٰ کے سامنے قیامت کے روز کی پیشی اور حساب وکتاب سے ڈرتے رہتے ہیں۔ جس کے نتیجہ میں وہ کسی گناہ کے پاس نہیں جاتے ظاہر ہے کہ ایسے لوگ سابقین اور مقربین خاص ہی ہو سکتے ہیں۔ (معارف القرآن) اکثر مفسرین اور قرطبی وغیرہ کے نزدیک قیامت کے روز حق تعالیٰ کے سامنے حساب کیلئے پیشی ہے اور اس سے خوف کے معنی یہ ہیں کہ خلوت وجلوت میں اور ظاہر وباطن کے تمام احوال میں اسکو یہ مراقبہ دائمی رہتا ہو کہ مجھے ایک روز حق تعالیٰ کے سامنے پیش ہونا اور اعمال کا حساب دینا ہے اور ظاہر ہے جس کو ایسا مراقبہ ہمیشہ رہتا ہو وہ گناہ کے پاس نہیں جائے گا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ہر قول وفعل اور خفیہ وعلانیہ عمل پر نگران اور قائم ہے۔ ہماری ہر حرکت اس کے سامنے ہے۔ حاصل اس کا بھی وہی ہو گا کہ حق تعالیٰ کا یہ مراقبہ اسکو گناہوں سے بچا دے گا۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ – اِنَّ الَّذِیْنَ هُمْ مِنْ خَشْیَةِ رَبِّهِمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مُشْفِقُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ يُؤْمِنُوْنَ. وَالَّذِيْنَ هُمْ بِرَبِّهِمْ لَا يُشْرِكُوْنَ. وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ اَنَّهُمْ اِلٰى رَبِّهِمْ رٰجِعُوْنَ.

(سورۂ مومنون)

ترجمہ: اس میں کوئی شک نہیں کہ جو لوگ اپنے رب کی ہیبت سے ڈرتے رہتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنے رب کے ساتھ شرک نہیں کرتے اور جو لوگ دیتے ہیں جو کچھ دیتے ہیں اور ان کے دل اس سے خوف زدہ رہتے ہیں کہ وہ اپنے رب کے پاس جانے والے ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: ایک حدیث میں ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے اس آیت کا مطلب رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ یہ کام کرکے ڈرنے والے لوگ وہ ہیں جو شراب پیتے ہیں یا چوری کرتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے صدیق کی بیٹی یہ بات نہیں بلکہ یہ وہ لوگ ہیں جو روزے رکھتے اور نمازیں پڑھتے ہیں اور صدقات دیتے ہیں۔ اسکے باوجود اس سے ڈرتے رہتے ہیں کہ شاید ہمارے یہ عمل اللہ کے نزدیک (ہماری کسی کوتاہی کے سبب) قبول نہ ہوں ایسے ہی لوگ نیک کاموں میں مسارعت اور مسابقت کرتے ہیں۔ (رواہ احمد والترمذی وابن ماجہ) معارف القرآن۔

(۳) قولہ تعالیٰ — اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ.

ترجمہ: بیشک اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ معزز تم میں وہ ہے جو زیادہ متقی ہو۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عقلمند کون؟

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا۔

(۱) اعلم الناس (سب سے بڑا عالم) کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عقلمند!

(۲) اعبد الناس (سب سے زیادہ عبادت گزار) کون ہے؟ فرمایا عقلمند!

(۳) افضل الناس (سب سے بہتر) کون ہے؟ فرمایا عقلمند!

اس عجیب وغریب جواب سے حیران ہو کر کہنے لگے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عقلمند تو وہی ہے نا جس کے اندر کامل مروت، فصاحت، سخاوت اور مرتبہ کی بلندی پائی جائے؟ فرمایا یہ تمام چیزیں متاع دنیا (دنیا کی پونجی) ہے عقلمند وہ ہے جو متقی (اللہ سے ڈرنے اور گناہوں سے بچنے والا) ہو چاہے دنیا والے اس کو حقیر سمجھتے ہوں۔ (تنبیہ الغافلین)

(۱) عَنِ ابْنِ مَسعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اِنَّ الْمُئْمِنَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَاَنَّہٗ قَاعِدٌ تَحْتَ جَبَلٍ یَخَافُ اَنْ یَّقَعَ عَلَیْہِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ یَرٰی ذُنُوْبَہٗ کَذُبَابٍ مَرَّ عَلٰی اَنْفِہٖ فَقَالَ بِہٖ ھٰکَذَا۔ اَیْ بِیَدِہٖ فَذَبَّہٗ عَنْہُ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں مومن اپنے گناہوں سے اس طرح ڈرتا ہے جیسا وہ پہاڑ کے نیچے بیٹھا ہوا ہے ڈرتا ہے کہ وہ اب اس پر گرے اور فاجر آدمی گناہوں کو اس طرح حقیر سمجھتا ہے جیسا مکھی اس کے ناک کے پاس سے گذری اور اس نے ہاتھ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

حرکت سے اس طرح اڑا دی۔ (ترجمان السنہ)

علامت امید اور خوف سے گناہ معاف ہوتے ہیں

ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مومن کے قلب میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے تو اسکے گناہ اس طرح جھڑتے ہیں جیسے درخت سے پتے۔ کسی بزرگ نے فرمایا اللہ کا خوف گناہوں سے روکتا ہے۔ امید سے اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ موت کا یاد کرنا فالتو دنیا اور فضول باتوں سے بے نیاز کرتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

مالک بن دینارؒ فرماتے ہیں، جو شخص اپنے اندر اللہ کا خوف اور اس سے رحمت کی امید کے آثار پائے تو اس نے ایک قابل اعتماد اور مضبوط بات حاصل کر لی۔ (علامت خوف یہ ہے کہ آدمی اللہ کی نافرمانی سے بچنے لگے اور علامت رجائے (امید) یہ ہے کہ اللہ کی اطاعت وفرمانبرداری رضاورغبت کے ساتھ کرنے لگے) (تنبیہ الغافلین)

حدیث قدسی میں ارشاد ربانی ہے

رسول اللہ ﷺ نے اللہ رب العزت کا ارشاد نقل فرمایا۔ میری عزت وجلال کی قسم میں انسان کو دو خوف یا دو امن نہیں دیتا جو دنیا میں مجھ سے ڈرا۔ آخرت میں مطمئن رہے گا اور جو دنیا میں بے خوف رہا آخرت میں خائف رہے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

تین چیزیں ہلاکت اور تین نجات دینے والی ہیں

حضرت حسن ؓ جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں تین چیزیں ہلاک کرنے والی اور تین چیزیں نجات دینے والی ہیں۔ (۱) ایسا بخل جس

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر عمل کیا جائے (۲) نفسانی خواہشات جس کی اتباع کی جائے (۳) آدمی کا خود کو سب سے بڑا اور بہتر سمجھنا۔ نجات دینے والی تین چیزیں۔ (۱) رضامندی وناراضی ہر حال میں انصاف کرنا۔ (۲) غربت ومالداری میں میانہ روی اختیار کرنا۔ (۳) خلوت وجلوت دونوں جگہ اللہ کا خوف۔ (تنبیہ الغافلین)

خوف الٰہی کی علامت

فقیہ ابو اللیث سمرقندی ؒ فرماتے ہیں اللہ کا خوف سات باتوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ (۱) زبان (اللہ کے خوف کی وجہ سے جھوٹ، غیبت، چغلی، اور فضول باتوں سے رک جاتی اور ذکر وتلاوت میں لگ جاتی ہے) (۲) پیٹ (آدمی اپنے پیٹ میں حلال روزی داخل کرتا اور حرام سے بچاتا ہے بلکہ حلال بھی بقدر ضرورت) (۳) آنکھ (حرام سے اعراض کرتی ہے اور حلال کی جانب بھی عبرت کیلئے دیکھتی ہے رغبت کیلئے نہیں) (۴) ہاتھ۔ (ہر اس حرکت سے رک جاتا ہے جو اللہ کو ناپسند ہو اس کی حرکت صرف اللہ کی رضا کیلئے ہوتی ہے) (۵) قدم (اس کام کی طرف نہیں اٹھتا جس میں اللہ کی نافرمانی ہو اللہ کی رضا کیلئے تیزی سے اٹھتا ہے (۶) قلب (اللہ سے ڈرنے والے دل میں بغض وعداوت اور حسد وغیرہ کی جگہ محبت، مروت، ہمدردی واحترام ہوتا ہے) (۷) اخلاص (اللہ سے ڈرنے والا اخلاص کی جستجو کرتا رہتا ہے کہ کہیں اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے سارے اعمال ہی ضائع نہ ہو جائیں) (تنبیہ الغافلین)

ایسے ہی لوگوں کیلئے قرآن کہتا ہے

(٤) قوله تعالٰی — و الاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اور آخرت آپ کے پروردگار کے نزدیک متقیوں کیلئے ہے۔

(۵) قولہ تعالیٰ — اِنَّ لِلْمُتَّقِیْنَ مَفَازًا.

ترجمہ: بیشک کامیابی صرف پرہیزگاروں ہی کیلئے ہے۔

(٦) قولہ تعالیٰ اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ.

ترجمہ: بیشک پرہیزگار لوگ امن کی جگہ میں رہیں گے۔

(تنبیہ الغافلین)

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا۔ اے مخاطب تجھے یہ بات دھوکہ میں نہ ڈالے کہ آدمی اس کے ساتھ رہے گا جس سے محبت کرتا ہے۔ کیونکہ نیک لوگ اعلیٰ مقام پر صرف اپنے عمل ہی کی وجہ سے پہنچیں گے۔ (تنبیہ)

کیف آتا ہے مگر کبھی کبھی

حضرت حنظلہ ﷺ چیختے چلاتے گھر سے باہر نکلے میں تو منافق ہو گیا۔ میں تو منافق ہو گیا۔ اچانک حضرت صدیق اکبر ﷺ سامنے آگئے فرمایا حنظلہ یہ کیا کہہ رہے ہو تم اور منافق ہرگز نہیں۔ کہنے لگے حضرت جب میں حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ہوتا ہوں تو عجیب حال ہوتا ہے۔ قلب میں خوف الٰہی آنکھوں میں آنسو رواں، اپنے نفس کی حقیقت خوب مستحضر لیکن گھر جاکر بیوی بچوں میں لگ جاتا ہوں تو یہ کیفیت باقی نہیں رہتی (یہ نفاق نہیں تو اور کیا ہے)

حضرت صدیق اکبر ﷺ نے فرمایا یہ کیفیت تو ہماری بھی ہوتی ہے۔ دونوں رسول اللہ ﷺ کی خدمت اقدس میں جا پہنچے۔ حضرت حنظلہ ﷺ کی زبان پر وہی کلمات تھے (میں منافق ہو گیا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ خاموش کیا کہہ رہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہو۔ نہیں تم منافق نہیں ہو۔ یا رسول اللہ ﷺ میری کیفیت جو آپ کی مجلس میں ہوتی ہے وہ گھر جا کر نہیں رہتی۔ فرمایا حنظلہ اگر ہر وقت وہی کیفیت رہنے لگے تو راستہ میں چلتے پھرتے بستروں پر لیٹتے وقت فرشتے تم سے ملاقات و مصافحے کیا کریں۔ حنظلہ یہ کیفیات تو کبھی کبھی ہی حاصل ہوتی ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

فصل نمبر۱۶: اللہ کی رحمت کا امیدوار ہونا' اور فصل نمبر۱۷: اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہونا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

فائدہ: اسلام نے ہر کام کو اللہ کے نام سے شروع کرنے کی ہدایت دیکر انسان کی پوری زندگی کا رخ اللہ کی طرف اس طرح پھیر دیا ہے کہ وہ قدم قدم پر اس حلف وفاداری کی تجدید کرتا رہے کہ میرا وجود اور میرا کوئی کام بغیر اللہ تعالیٰ کی مشیت وارادے اور اس کی امداد کے نہیں ہو سکتا جس نے اس کی ہر نقل وحرکت اور تمام معاشی اور دنیوی کاموں کو بھی ایک عبادت بنا دیا ہے۔ مختصر عمل نہ وقت خرچ' نہ محنت اور فائدہ کتنا کیمیاوی اور بڑا ہے۔ الرحمٰن الرحیم۔ یہ دونوں اللہ کی صفات ہیں۔ رحمٰن کے معنیٰ عام الرحمتہ کے ہیں مطلب یہ ہے کہ وہ ذات جس کی رحمت سارے عالم اور ساری کائنات اور جو کچھ اب تک پیدا ہوا ہے اور جو کچھ ہوگا سب پر حاوی اور شامل ہو۔ اور رحیم کے معنیٰ تام الرحمتہ کے ہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ اسکی رحمت کامل ومکمل ہو۔

(معارف القرآن)

یعنی انسان کی زندگی کی ابتداء سے لیکر انتہا تک رحمت۔ اللہ تعالیٰ کے احاطے کے اندر ہے ہر سانس اور ہر آن اسی رحمت کی امیدوار رہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

رحمت اللہ تعالیٰ کے ذمہ ہے

(۱) قولہ تعالیٰ – قُلْ لِمَنْ مَّا فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ. قُلْ لِلّٰہِ کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ.

(سورۂ انعام)

ترجمہ: کہئے کہ جو کچھ آسمانوں اور زمین میں موجود ہے یہ سب کس کی ملک ہے آپ کہہ دیجئے کہ سب اللہ ہی کی ملک ہے اللہ تعالیٰ نے مہربانی فرمانا اپنے ذمہ لازم فرمالیا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: کَتَبَ عَلٰی نَفْسِہِ الرَّحْمَۃَ – پر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ نے مخلوقات کو پیدا فرمایا تو ایک نوشتہ اپنے ذمہ وعدہ کا تحریر فرمایا جو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے جس کا مضمون یہ ہے۔

اِنَّ رَحْمَتِیْ تَغْلِبُ عَلٰی غَضَبِیْ

یعنی میری رحمت میرے غضب پر غالب رہے گی۔

(ترجمہ معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ – اِنَّہٗ لَا یَایْئَسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰہِ اِلَّا الْقَوْمُ الْکَافِرُوْنَ. (سورہ یوسف)

ترجمہ: بے شک نہیں ناامید ہوتے اللہ کی رحمت سے مگر وہ لوگ جو کافر ہیں۔ (فروع الایمان)

اس سے معلوم ہوا کہ اللہ پر امید رکھنا جزء ایمان ہے۔ (فروع الایمان)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث میں آیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نیک گمان رکھنا اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسن عبادت ہے (رواہ ابو داؤد والترمذی) فروع الایمان۔

تنبیہ الغافلین میں حضرت طاؤس کے تین جامع کلمات نقل فرمائے ہیں وہ فرماتے ہیں

(۱) اللہ تعالیٰ سے اس طرح ڈرو کہ اس کے سواء کسی سے اتنا نہ ڈرتے ہو۔

(۲) اللہ تعالیٰ سے رحم کی اتنی امید رکھو کہ وہ خوف پر غالب آجائے۔

(۳) دوسرے کیلئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو۔

(۳) قولہ تعالیٰ – قُلْ یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا. اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

(سورہ زمر)

ترجمہ: آپ کہہ دیجئے کہ اے میرے بندو جنہوں نے اپنے اوپر زیادتیاں کی ہیں کہ تم اللہ کی رحمت سے ناامید مت ہو بالیقین اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف فرمادے گا واقعی وہ بڑا بخشنے والا بڑی رحمت والا ہے۔(معارف القرآن)

مخلوق پر رحم کر تجھ پر رحم کیا جائے گا

بخاری نے بواسطہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ایک شخص کہیں جارہا تھا راستہ میں پیاس لگی۔ایک کنواں میں اترا اور پانی پی لیا۔باہر نکل کر دیکھا کہ ایک کتا پیاس کی شدت سے زبان نکالے کھڑا کیچڑ چاٹ رہا ہے۔اس آدمی کو خیال ہوا کہ یہ کتا بھی میرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

طرح پیاسا ہے۔ دوبارہ کنویں میں گیا اور موزے میں پانی بھر کر لایا اور کتے کو پلا دیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرما دی۔ صحابہ ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا جانوروں کے ساتھ بھلائی کرنے پر بھی اجر ملتا ہے۔ فرمایا ہاں ہر جاندار کے ساتھ بھلائی کا اجر ملتا ہے (کتے کیساتھ بھلائی کرنے پر جب یہ اجر ہے تو پھر انسان کیساتھ بھلائی کا کتنا اجر ہو گا؟) (تنبیہ الغافلین)

مسلمانوں کے تم پر دس حق ہیں

رسول اللہ ﷺ نے انس بن مالک ﷺ سے فرمایا تم پر مسلمانوں کے چار حق ہیں۔ (۱) احسان کرنے والے کی مدد کرنا (۲) گناہ گار کیلئے استغفار کرنا (۳) حاکم کیلئے دعاء کرنا (۴) تائب سے محبت کرنا۔ فرمایا ہر مسلمان کے دوسرے مسلمان پر چھ حق ہیں جن کا ادا کرنا ہر ایک کے ذمہ ضروری ہے (۱) اس کی دعوت قبول کرنا (۲) مریض کی عیادت کرنا (۳) جنازے میں شریک ہونا (۴) ملاقات پر سلام کرنا (۵) نصیحت کی خواہش پر نصیحت کرنا (۶) چھینک پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللّٰہ کہنا۔ (تنبیہ الغافلین)

اللہ کی تین پسندیدہ باتیں

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں۔ تین چیزیں اللہ کو بے حد پسند ہیں۔ (۱) بدلہ کی قدرت کے باوجود معاف کرنا (اعلیٰ درجہ کی شجاعت و بہادری یہی ہے) (۲) میانہ روی اختیار کرنا (دین و دنیا دونوں کے معاملات میں) (۳) اللہ کے بندوں پر رحم کرنا (جو مخلوق پر رحم کرتا ہے اللہ اس پر رحم کرتا ہے)۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

رحم وسخاوت پر جنت

حضرت حسن ﷺ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ میری امت کے بہت سے لوگ نماز وروزہ کی کثرت کی وجہ سے جنت میں نہیں جائیں گے بلکہ ان کے دلوں کی سلامتی۔ سخاوت اور مسلمانوں کے ساتھ ہمدردی وغمخواری انکو جنت میں لے جائے گی۔ (تنبیہ الغافلین)

فصل نمبر۱۸: شکر گزاری، شکر کرنا خالق کا جو منعم حقیقی ہے

(۱) قولہ تعالٰی۔ فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِیْ وَلَا تَكْفُرُوْنَ. (سورۃ البقرہ)

ترجمہ: سو تم یاد رکھو مجھ کو میں یاد رکھوں تم کو اور میری شکر گزاری کرو اور میری ناشکری مت کرو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: ذکر کے اصلی معنی یاد کرنے کے ہیں جس کا تعلق قلب سے ہے زبان سے ذکر کرنے کو بھی ذکر اس لئے کہا جاتا ہے کہ زبان ترجمان قلب ہے۔ اس سے معلوم ہوا ذکر زبانی وہی معتبر ہے جس کے ساتھ دل میں بھی اللہ کی یاد ہو۔ اگر دل ذکر سے خالی ہو تو بھی فائدہ ہے حضرت ابو عثمان سے کسی نے ایسی حالت کی شکایت کی کہ ہم زبان سے ذکر کرتے ہیں مگر قلوب میں اس کی کوئی حلاوت نہیں محسوس کرتے۔ آپ نے فرمایا اس پر بھی اللہ تعالٰی کا شکر کرو کہ اس نے تمہارے ایک عضو یعنی زبان کو تو اپنی اطاعت میں لگا لیا۔ (قرطبی) معارف القرآن

حضرت ذوالنون مصری ؒ نے فرمایا کہ جو شخص حقیقی طور پر اللہ کو یاد کرتا ہے وہ اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے مقابلے میں ساری چیزوں کو بھول جاتا ہے اور اسکے بدلہ میں اللہ تعالیٰ خود اس کے لئے ساری چیزوں کی حفاظت کرتے ہیں اور تمام چیزوں کے عوض اس کو عطا کر دیتے ہیں۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰی – وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا. اِنَّ الْاِنْسَانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ. (سورہ ابراہیم)

ترجمہ: اور اگر گنو احسان اللہ کے نہ پورے کر سکو۔ بیشک آدمی بڑا بے انصاف ہے ناشکرا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: انصاف کا تقاضا یہ تھا کہ بے شمار نعمتوں کے بدلہ میں بے شمار عبادت اور بے شمار شکر لازم ہوتا۔ مگر اللہ جل شانہ نے ضعیف البنیان انسان کی رعایت فرمائی۔ جب وہ حقیقت پر نظر کر کے یہ اعراف کرلے کہ شکر واجب سے سبکدوش ہونا اس کی قدرت میں نہیں۔ تو اس اعتراف کو ادائے شکر کے قائم مقام قرار دیدتا ہے اِنَّ الانسانَ لَظَلُوْمٌ كَفَّارٌ یعنی انسان بہت بے انصاف اور بڑا ناشکرا ہے۔ مقتضی انصاف (شکر) کا تو یہ تھا کہ کوئی تکلیف ومصیبت پیش آئے تو صبر وسکون سے کام لے زبان اور دل کو شکایت سے پاک رکھے اور سمجھے کہ یہ جو کچھ پیش آیا ہے احکم الحاکمین کی طرف سے آیا ہے اور جب کوئی راحت ونعمت ملے تو دل اور زبان ہر عمل سے اس کا شکر گزار ہو۔ (معارف القرآن)

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ. (یعنی جس نے آدمیوں کی ناشکری کی اس نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کیا)

(۳) قوله تعالٰی – وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا اِنَّ اللّٰهَ لَغَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورہ نحل)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: اور اگر شمار کرو اللہ کی نعمتوں کو نہ پورا کر سکو گے ان کو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: شکر کی حقیقت نعمت کی قدر دانی کرنا' جب نعمت کی قدر ہوگی تو منعم کی بھی ضرور قدر ہوگی اور جس کے ذریعہ سے وہ نعمت پہنچی ہے اس کی بھی قدر ہوگی۔ اسی طرح خالق اور مخلوق دونوں کا شکر ادا ہو جائے گا۔ اب سمجھو کہ دل میں جس کی قدر ہوتی ہے اس کی تعظیم و محبت بھی کرتا ہے اسکی بات ماننے کو بھی دل بیقراری کیساتھ چاہتا ہے۔ سو کمال شکر خالق کا یہی ہو گا کہ دل میں اس کی تعظیم ہو اور زبان پر ثناء وصفت۔ ظاہر اعضاء سے احکام کی حتی الامکان پوری تعمیل کرتا ہے۔ یہی راز ہے مفہوم شکر کے عام ہونے کا کہ قلب و زبان و جوارح تینوں اس کے محل ورود ہے۔ (فروغ الایمان)

دوسری ضروری بات سمجھنے کے قابل یہ ہے کہ جب واسطہ نعمت کی شکر گزاری بھی ضروری ٹھہری یہاں سے ماں باپ' ماموں' چچا' دادا' دادی' و دیگر رشتہ دار بھی اور پڑوسی بھی آگئے اس کے علاوہ استاد پیر وغیرھما کا حق بھی نکل آیا کہ یہ لوگ نعت حقیقی علم دین و عرفان و یقین کے واسطہ ہیں۔ سو جتنی بڑی نعمت ہوگی اتنا ہی واسطہ نعمت کا بھی حق ہو گا اس سے معلوم ہو سکتا ہے کہ استاد و پیر کا حق کتنا بڑا ہے۔ افسوس اس زمانے میں یہ دونوں علاقے ایسے کمزور ہو گئے ہیں کہ کوئی ان کی وقعت ہی نہیں رہی قابل توجہ ہے۔ (فروغ الایمان)

ہر حالت میں اللہ کا شکر گذار اور صابر رہنا چاہئے۔ حدیث

(۱) عَنْ صُهَيْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَهُ كُلَّهُ لَهُ خَيْرٌ وَلَيْسَ ذَالِكَ لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّاءُ شَكَرَ فَكَانَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

خَيْرًا لَهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّاءُ صَبَرَ وَكَانَ خَيْرًا لَهُ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت صہیب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کا ہر معاملہ تعجب خیز اور حیرت انگیز ہے مسرت کی بات ہو یا غم کی اس کے حق میں سب بہتر ہی بہتر ہوتی ہے یہ مومن کے سوا کسی اور کو نصیب نہیں۔ اگر اس کو کوئی خوشی کی بات پیش آجائے تو وہ شکر کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے بہتر ہوتی ہے اور اگر کوئی تکلیف پیش آجائے تو صبر کر لیتا ہے یہ بھی اسکے حق میں بہتر ہوتی ہے۔ (ترجمان السنہ)

(۲) عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَجَبًا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَهُ خَيْرٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَشَكَرَ وَاِنْ اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ حَمِدَ اللّٰهَ وَصَبَرَ فَالْمُؤْمِنُ يُؤْجَرُ فِيْ كُلِّ اَمْرِهٖ حَتّٰى فِي اللُّقْمَةِ يَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِهٖ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن بھی قابل تعجب ہے اگر اس کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی تعریف کرتا ہے اور اس کا شکر ادا کرتا ہے اور اگر اسکو مصیبت پیش آجاتی ہے تو بھی اللہ کی تعریف کرتا اور اسپر صبر کرتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ مومن کو ہر حال میں ثواب ملتا ہے حتیٰ کہ اس لقمہ میں بھی جو وہ اٹھا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتا ہے۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: فراخی و تنگی اور صحت و بیماری کے ہر حال میں اسی مدح سرائی کی بدولت

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس امت کا لقب حَمَّادُوْن مشہور ہو گیا ہے۔ کیوں نہ ہو جس امت کا رسول احمد و محمد ﷺ ہوں۔ اس کی امت کا لقب حَمَّادُوْن ہونا چاہئے۔ اور وہ افراد کتنے بدنصیب ہوں جو اپنی اس شہرت کے ساتھ نہ نعمت میں حمد کرنا یاد رکھیں اور نہ مصیبت میں حمد و شکر بجالانا جانیں۔ (ترجمان السنہ)

صبر و شکر کی تعلیم

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا نَظَرَ اَحَدُکُمْ اِلٰی مَنْ فُضِّلَ عَلَیْهِ فِی الْمَالِ وَالْخُلُقِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی مَنْ هُوَ اَسْفَلَ مِنْهُ۔ (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اگر ایسے شخص پر تمہاری نظر پڑ جاوے جو مال اور حسن میں تم سے بڑھ کر ہے تو ایسے شخص کو بھی دیکھو جو ان چیزوں میں تم سے کمتر ہے۔ (رحمۃ للعالمین)

فائدہ: مال کی کثرت اور خوبصورتی اور مال کی کمی و بدصورتی سب کے سب اللہ کی نعمت ہے۔ اس لئے فرمایا کہ تم سے مال و خوبصورتی میں کوئی بھی شخص زیادہ ہو تو تم نچلے والے کو بھی دیکھو کہ اس کے پاس مال بھی کم اور بدصورت بھی ہے تو اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا چاہئے کہ اللہ نے ہم کو درمیان میں رکھا ہے یہ بھی اس کی نعمت ہے اور یہ شکر جسطرح خود اپنی ذات میں بھی ایک عبادت ہے۔ اسی طرح اس میں ایک یہ بھی خاصیت ہے کہ اس سے ایک دوسری عبادت یعنی صبر آسانی ہو جاتا ہے۔ (رحمۃ اللعالمین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

چار چیزوں میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہیں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ہیں کہ وہ جس شخص کو مل گئیں اسکو دنیا و آخرت کی بھلائیاں مل گئیں۔ (۱) دل شکر کرنے والا (۲) زبان ذکر کرنے والی (۳) اور بدن جو بلا و مصیبت پر صابر ہو (۴) اور بیوی جو اپنی جان اور شوہر کے مال میں اس سے خیانت نہیں کرنا چاہتی۔ (رواہ البیہقی)

فصل نمبر۱۹: وفاداری اور عہد کا پورا کرنا

(۱) قولہ تعالٰی۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. (سورہ مائدہ)

ترجمہ: اے ایمان والو پورا کرو عہدوں کو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: عہد پورا کرنے کی تاکید۔ عہد جو بندہ اور اللہ کے درمیان ہیں۔ دو طرح کے ہیں۔ اول عہد جسے بندہ نے ازل میں کیا تھا کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہمارا رب ہے اس عہد کا لازمی اثر اس کے احکام کی اطاعت اور اس کی رضا جوئی ہوتا ہے۔ دنیا میں خواہ وہ بندہ مومن ہو یا کافر۔ ثانی عہد مومن کا ہے جو شہادۃ ان لا الہ الا اللہ کے ذریعہ کیا گیا ہے جس کا حاصل احکام الہیہ کا مکمل اتباع اور اس کی رضا جوئی ہے۔

دوسری قسم عہد کی وہ ہے جو انسان کسی انسان سے کرتا ہے جس میں تمام معاملات سیاسی، تجارتی معاملاتی شامل ہیں جو افراد یا جماعتوں کے درمیان میں ہوتے ہیں پہلی قسم کے تمام معاہدات کا پورا کرنا انسان پر واجب ہے اور دوسری قسم میں جو معاہدات خلاف شرع نہ ہوں ان کا پورا کرنا واجب اور جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

خلاف شرع ہوں ان کا فریق ثانی کو اطلاع کر کے ختم کر دینا واجب ہے اور آگے لکھتے ہیں کہ بلا عذر شرعی کے کسی سے وعدہ کر کے جو خلاف ورزی کریگا وہ شرعاً گناہ گار ہوگا۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالٰی — وَاَوْفُوْا بِالْعَهْدِ اِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولاً. (سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور پورا کرو عہد کو بیشک عہد کی پوچھ ہوگی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ عہد پورا کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں قیامت میں پوچھ ہوگی۔ جیسے اور فرائض وواجبات اور احکام الہیہ کے پورا کرنے یا نہ کرنے کا سوال ہوگا ایسا ہی باہمی معاہدات ومعاملات کے بھی سوال ہوگا۔ یہاں صرف اتنا کہہ کر چھوڑ دیا گیا کہ اس کا سوال ہوگا۔ آگے سوال کے بعد کیا ہوتا ہے اسکو مبہم رکھنے میں خطرہ کے عظیم ہونے کی طرف اشارہ ہے۔

(معارف القرآن)

نفاق کی چار خصلتیں

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ بھی نفاق ہی ہے جب تک اسے چھوڑ نہ دے (وہ یہ ہیں) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے، اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب (کسی سے) عہد کرے تو اسے دھوکہ دے اور جب (کسی سے) لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔ (ترجمہ بخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اٰیَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اُؤْتُمِنَ خَانَ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں وہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا منافق کی علامتیں تین ہیں جب بات کرے جھوٹ بولے اور جب وعدہ کرے اس کی خلاف ورزی کرے اور جب اس کو امین بنایا جائے تو خیانت کرے۔ (ترجمہ بخاری)

(۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَلَّمَا خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِلَّا قَالَ لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ. (رواه البیهقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے سامنے رسول اللہ ﷺ نے کوئی خطبہ ایسا کم دیا ہوگا جس میں یہ نہ فرمایا ہو کہ جس شخص میں امانت نہیں اس کا ایمان بھی کچھ نہیں اور جس میں وفاء عہد نہیں اس کا دین بھی کچھ نہیں۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: افسوس ہمارے اس زمانے میں عہد پورا کرنے کا بہت ہی کم لوگوں کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

خیال ہے وعدہ کر کے دوسرے کو امید دلا کر آخر میں نا امید کر دیتے ہیں کہ اس میں بہت خیال کرنا چاہئے خوب سوچ سمجھ کر وعدہ کرنا چاہئے پھر جس طرح ممکن ہو ایفاء عہد کرنا چاہئے۔ البتہ خلاف شرع ہو تو پورا کرنا درست نہیں۔
(فروغ الایمان)

چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی

جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی گارنٹی دیدو میں تمہارے لئے جنت کی گارنٹی لیتا ہوں۔ (۱) ہمیشہ سچ بولو (۲) حتیٰ الامکان وعدہ پورا کرو، (۳) امانت میں خیانت نہ کرو۔ (۴) شرم گاہ کی حفاظت کرو (۵) نگاہیں نیچی رکھو (۶) ہاتھوں کو ظلم سے روکو۔ (حبیب الغافلین)

عہد ازل کی حقیقت

(۳) قولہ تعالیٰ — وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ . قَالُوْا بَلٰى شَهِدْنَا . (سورۂ اعراف آیت ۱۷۲)

ترجمہ: اور اقرار کرایا ان سے ان کی جانوں پر۔ کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب بولے ہاں ہے ہم اقرار کرتے ہیں۔ (معارف القرآن)

عہد اَلَسْتُ کی تفصیل

اس آیت میں اس عظیم الشان عالمگیر عہد و پیمان کا ذکر ہے جو خالق و مخلوق اور عبد و معبود کے درمیان اس وقت ہوا جب کہ مخلوق اس جہان کون و فساد میں آئی بھی نہ تھی جس کو عہد ازل یا عہد اَلَسْتُ کہا جاتا ہے۔ اللہ جل شانہ سارے عالموں کا خالق و مالک ہے زمین و آسمان اور ان کے درمیان اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان کے ماسوا جو کچھ ہے اس کی مخلوق اور ملک ہے۔ نہ اس پر کوئی قانون کی کا چل سکتا ہے نہ اس کے کسی فعل پر کسی کو کوئی سوال کرنیکا حق ہے۔ لیکن اس نے محض اپنے فضل وکرم سے عالم کا نظام ایسا بنایا ہے کہ ہرچیز کا ایک ضابطہ اور قانون ہے۔ قانون کے موافق چلنے والوں کیلئے ہر طرح کی دائمی راحت اور خلاف ورزی کرنے والوں کیلئے ہرطرح کا عذاب مقرر ہے۔ (معارف القرآن)

روایات حدیث سے اس عہد ازل کی مزید تفصیلات

امام مالک ؒ ابو داؤد ؒ ترمذی ؒ اور امام احمد ؒ نے بروایت مسلم بن یسار نقل کیا ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا تو آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کا مطلب پوچھا گیا تھا۔ آپ سے جو جواب میں نے سنا ہے وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے آدم علیہ السلام کو پیدا فرمایا۔ پھر اپنا دست قدرت انکی پشت پر پھیرا تو ان کی پشت سے جو نیک انسان پیدا ہونے والے تھے وہ نکل آئے تو فرمایا کہ ان کو میں نے جنت کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ جنت ہی کے کام کریں گے۔ پھر دوسری مرتبہ ان کی پشت پر دست قدرت پھیرا تو جتنے گناہ گار بدکردار انسان ان کی نسل سے پیدا ہونے والے تھے۔ ان کو نکال کھڑا کیا اور فرمایا کہ ان کو میں نے دوزخ کیلئے پیدا کیا ہے اور یہ دوزخ میں جانے ہی کے کام کریں گے۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ جب پہلے ہی جنتی اور دوزخی متعین کر دیئے گئے تو پھر عمل کس مقصد کیلئے کرایا جاتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ کسی کو جنت کیلئے پیدا فرماتے ہیں تو وہ اہل جنت ہی کے کام کرنے لگتا ہے یہاں تک کہ اس کا خاتمہ کسی ایسے ہی کام پر ہوتا ہے جو اہل جنت کا کام ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کو دوزخ کیلئے بناتے ہیں تو وہ دوزخ ہی کے کام میں لگ جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا خاتمہ بھی کسی ایسے ہی کام پر ہوتا ہے جو اہل جہنم کا کام

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جب انسان کو معلوم نہیں کہ وہ کس طبقہ میں داخل ہے تو اس کو اپنی توانائی اور قدرت واختیار ایسے کاموں میں خرچ کرنا چاہئے جو اہل جنت کے کام ہیں اور یہی امید رکھنا چاہئے کہ وہ انہی میں سے ہو گا۔

(معارف القرآن)

امام احمد کی روایت میں یہی مضمون بروایت حضرت ابو الدرداء رضی اللہ عنہ منقول ہے اس میں اتنا اور زیادہ ہے کہ پہلی مرتبہ جو لوگ آدم علیہ السلام کی پشت سے نکلے وہ سفید رنگ کے تھے جن کو اہل جنت فرمایا اور دوسری مرتبہ سیاہ رنگ کے تھے جن کو اہل جہنم قرار دیا۔ (معارف القرآن)

اور ترمذی میں یہی مضمون بروایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ منقول ہے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ اس طرح قیامت تک پیدا ہونے والے اولاد آدم جو ظہور میں آئی ان میں سے ہر ایک کی پیشانی پر ایک خاص قسم کی چمک تھی۔

(معارف القرآن)

ذریت آدم علیہ السلام

قرآن مجید میں اس سب ذریت آدم سے اپنی ربوبیت کا اقرار لینے میں اس کی طرف بھی اشارہ پایا جاتا ہے کہ یہ ذریت آدم جو اس وقت پشتوں سے نکالی گئی تھی صرف ارواح نہیں تھیں بلکہ روح اور جسم کا ایسا مرکب تھا جو جسم کے لطیف ترین ذرات سے بنایا گیا تھا۔ کیونکہ ربوبیت اور تربیت کی ضرورت زیادہ تر وہیں ہوتی ہے جہاں جسم وروح کا مرکب ہو اور جس کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف ترقی کرنا ہو، ارواح کی یہ شان نہیں وہ تو اول سے آخر تک ایک ہی حال پر ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ احادیث مذکورہ میں جو ان کے رنگ سفید وسیاہ مذکور ہیں یا ان کی پیشانی کی چمک مذکور ہے اس سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف روح بلا جسم نہیں تھی ورنہ روح کا تو کوئی رنگ نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوتا۔ جسم ہی کے ساتھ یہ اوصاف متعلق ہوتے ہیں۔ (معارف القرآن)

فصل نمبر ۲۰: صبر کرنا

(۱) قوله تعالٰی – یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اصْبِرُوْا وَصَابِرُوْا وَرَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ.

(سورہ آل عمران آیت نمبر ۲۰۰)

ترجمہ: اے ایمان والو صبر کرو اور مقابلہ میں مضبوط رہو اور لگے رہو اور ڈرتے رہو اللہ سے تاکہ تم اپنی مراد کو پہنچو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں تین چیزوں کی وصیت (یعنی حکم) مسلمانوں کو کی گئی ہے۔ صبر، مصابرہ، مرابطہ اور چوتھی چیز تقویٰ ہے جو ان تینوں کے ساتھ لازم ہے۔ صبر کے لفظی معنی روکنے اور باندھنے کے ہیں اور اصطلاح قرآن وسنت میں نفس کو خلاف طبع چیزوں پر جمائے رکھنے کو صبر کہا جاتا ہے۔ اس کی تین قسمیں ہیں۔ اول: صبر علی الطاعات۔ یعنی جن کاموں کا اللہ تعالیٰ نے اور اس کے رسول ﷺ نے حکم دیا ہے ان کی پابندی طبیعت پر کتنی بھی شاق ہو اس پر نفس کو جمائے رکھنا۔ دوم۔ صبر عن المعاصی۔ یعنی جن چیزوں سے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے منع فرمایا ہے وہ نفس کیلئے کتنی ہی مرغوب ولذیذ ہوں نفس کو اس سے روکنا۔ سوم۔ صبر علی المصائب۔ یعنی مصیبت وتکلیف پر صبر کرنا حد سے زائد پریشان نہ ہونا اور سب تکلیف وراحت کو حق تعالیٰ کی طرف سے سمجھ کر نفس کو بے قابو نہ ہونے دینا اور چوتھی اور سب کے آخر میں تقویٰ کا حکم ہے جو ان سب کاموں کی روح اور قبولیت اعمال کا مدار ہے یہ مجموعہ تقریباً تمام احکام شرعیہ پر حاوی ہے۔ (معارف القرآن)

حق تعالیٰ ہم سب کو ان احکام پر عمل کرنے کی توفیق کامل عطا فرمائے آمین!

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) قولہ تعالٰی- یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْنَ. (سورہ بقرہ)

ترجمہ: اے ایمان والو مدد لو صبر اور نماز سے بیشک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔(معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں یہ ہدایت ہے کہ انسان کی تمام حوائج وضروریات کے پوراکرنے اور تمام آفات ومصائب اور تکالیف کو دور کرنے کا نسخہ اکسیر دو جزء سے مرکب ہے۔ ایک صبر دوسرے نماز اور اس نسخہ کے تمام حوائج اور تمام مصائب کیلئے عام ہونے کی طرف قرآن عظیم نے اس طرح سے اشارہ کر دیا ہے کہ اِستَعِیْنُوْا کو عام چھوڑا ہے کوئی خاص چیز ذکر نہیں فرمائی۔اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو چیزیں ایسی ہیں کہ ان سے انسان کی ہر ضرورت پر مدد حاصل کی جاسکتی ہے۔اور آگے لکھتے ہیں۔حاصل یہ ہے کہ صبر کے نتیجہ میں انسان کو حق تعالٰی کی معیت نصیب ہوتی ہے اور یہ ظاہر ہے کہ جس شخص کیساتھ رَبُّ الْعِزَّتْ کی طاقت ہو اس کا کون سا کام رک سکتا ہے اور کونسی مصیبت اس کو عاجز کر سکتی ہے۔(معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالٰی- وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ ذٰلِکَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (سورہ ال عمران آیت ۱۸۶)

ترجمہ: اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری کرو تو یہ ایک عالی ہمتی کا کام ہے۔(رحمۃ للعالمین)

حدیث میں آیا ہے

(۱) عَنْ صُھَیْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَجَبًا لِاَمْرِ الْمُؤْمِنِ اِنَّ اَمْرَہٗ کُلَّہٗ لَہٗ خَیْرٌ وَلَیْسَ ذٰلِکَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لِاَحَدٍ اِلَّا لِلْمُؤْمِنِ اِنْ اَصَابَتْهُ سَرَّآءُ شَكَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ وَاِنْ اَصَابَتْهُ ضَرَّآءُ صَبَرَ فَكَانَ خَيْرًا لَّهُ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت صہیب ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی بھی عجیب شان ہے کہ اس کی ہر حالت اس کیلئے خیر و بھلائی کا باعث ہے اور یہ بات صرف مومن کیلئے مخصوص ہے کوئی اور اس کے وصف میں شریک نہیں اگر اس کو کوئی خوشی حاصل ہوتی ہے تو وہ اللہ کا شکر ادا کرتا ہے بس یہ شکر اس کیلئے خیر اور بھلائی کا باعث ہوتا ہے اور اگر اس کو کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے پس یہ صبر بھی اس کیلئے خیر و بھلائی کا باعث ہوتا ہے۔ (مظاہر حق)

صبر اختیار کرنا واجب ہے

صبر ایک ایسی راہ ہے جس کو اختیار کئے بغیر کسی مومن کیلئے کوئی چارہ نہیں ہے۔ کیونکہ ایمان کی سلامتی اور عبادت میں اطمینان و سکون کے ساتھ مشغولیت کا انحصار صبر ہی پر ہے اس بات سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ دنیا اہل ایمان کیلئے آفات و مصائب اور رنج و آلام کے ایک گھروندہ کے سوا اور کچھ نہیں۔ مومن کی زندگی کا وہ کونسا لمحہ ہوتا ہے جس میں اس کو کسی نہ کسی طرح کی جسمانی اور روحانی اذیت و پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑتا ہو۔ لہٰذا اس صورت میں ہر مومن پر واجب ہے کہ وہ صبر کی راہ اختیار کرے تاکہ اس کا ایمان بھی سلامت رہے اور طاعت و عبادت میں بھی اطمینان و سکون کے ساتھ مشغول رہ سکے۔ علاوہ ازیں صبر کرنے والے کو دنیا و آخرت کی بے شمار بھلائیاں اور سعادتیں عطا کرنے کا بھی وعدہ کیا گیا ہے۔ مثلاً دشمنوں اور مخالفوں کے مقابلہ پر اور دیگر مہمات میں فتح و کامرانی نصیب ہوتی ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاصْبِرْ اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِيْنَ (سورہ ھود آیت نمبر ۴۹)

یعنی سو تو صبر کر البتہ انجام بھلا ہے ڈرنے والوں کا۔

دوسری آیت میں فرمایا۔

وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ.

(سورہ ھود آیت نمبر ۱۱۵)

یعنی اور صبر کر البتہ اللہ ضائع نہیں کرتا ثواب نیکی کرنے والوں کا۔

تیسری آیت یہ ہے

وَجَعَلْنَا مِنْھُمْ اَئِمَّةً یَّھْدُوْنَ بِاَمْرِنَا لَمَّا صَبَرُوْا.

(سورہ سجدہ آیت نمبر ۲۴)

یعنی اور کئے ہم نے ان میں سے پیشوا جو راہ چلاتے تھے ہمارے حکم سے جب وہ صبر کرتے رہے۔

اور چوتھی آیت یہ ہے کہ

اِنَّا وَجَدْنٰہُ صَابِرًا نِعْمَ الْعَبْدُ اِنَّہٗ اَوَّابٌ.

(سورہ ص آیت نمبر ۴۴)

یعنی ہم نے اس کو پایا صبر کرنے والا بہت اچھا بندہ ہے تحقیق وہ ہے رجوع کرنے والا۔

پانچویں یہ ہے کہ

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۵۵)

یعنی اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو۔

چھٹی یہ ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الصّٰبِرِیْنَ یعنی صبر کرنے والے بندوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے اللہ تعالیٰ محبت کرتا ہے۔ ساتویں یہ ہے کہ اُولٰئِكَ يُجْزَوْنَ بِمَا صَبَرُوْا (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۷۵) یعنی انکو بدلہ ملے گا کوٹھوں کے جھڑکے اس لئے کہ وہ ثابت قدم ہے۔ آٹھویں یہ ہے کہ سلامٌ عَلَيْكُمْ بِمَا صَبَرْتُمْ. (سورہ رعدایت نمبر ۲۴) یعنی کہیں گے سلامتی ہو تم پر بدلے میں اس کے کہ تم نے صبر کیا۔ اور نویں یہ ہے کہ اِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (سورۃ الزمر آیت نمبر ۱۰) یعنی صبر کرنے والوں ہی کو ملتا ہے ان کا ثواب بے شمار۔ (مظاہر حق)

فائدہ: صبر اتنی بڑی فضیلت اور اتنا عظیم وصف ہے کہ اس پر کاربند رہنے کی ہر مومن کو کوشش کرنا چاہئے اور اس کے حاصل کرنے کو نہایت اہم اور غنیمت جاننا چاہئے اور اپنی حیثیت وحالت کے اعتبار سے صبر کی چار قسمیں ہیں۔ ایک تو صبر وہ ہے جو نفس کو طاعت وعبادت کی استقامت وپابندی کی محنت ومشقت برداشت کرنے کی صورت میں حاصل ہوتا ہے۔ دوسرا صبر وہ ہے جو گناہوں سے اجتناب کرنے کی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے۔ تیسرا صبر وہ ہے جو دنیا کی زائد از ضرورت چیزوں سے قطع تعلق کر لینے کی صورت میں اختیار کیا جاتا ہے۔ چوتھا صبر وہ ہے کہ جو کسی دینی ودنیاوی آفت ومصیبت اور سختی وپریشانی کو برداشت کرنے کے لئے اختیار کیا جاتا ہے جو شخص صبر کی ان چاروں قسموں کو اختیار کرلے وہ طاعت وعبادت کی راہ پر سکون واستقامت کے ساتھ گامزن رہے گا۔ گناہوں سے محفوظ ومامون رہے گا۔ دنیا کی آفات وبلیات سے سلامتی اور آخرت کے عذاب سے نجات پائے گا۔

سات باتیں اور سات سو میل کا سفر

ابو عبداللہ القرشی ؒ فرماتے ہیں کہ ایک شخص کسی عالم کے پاس سات سو

toobaa-elibrary.blogspot.com

میل کا سفر کر کے سات باتیں معلوم کرنے کیلئے آیا۔ اگر کہا کہ یہ بتایئے؟ (۱) آسمان سے زیادہ ثقیل (۲) زمین سے زیادہ وسیع (۳) پتھر سے زیادہ سخت (۴) آگ سے زیادہ جلانے والی (۵) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈی (۶) سمندر سے زیادہ گہری (۷) یتیم سے زیادہ کمزور یا زہر سے زیادہ قاتل۔ چیز بتایئے' فرمایا (۱) عفیف (پاکدامن) پر عیب لگانا آسمان سے زیادہ ثقیل ہے (۲) حق زمین سے زیادہ وسیع ہے۔ (۳) کافر کا قلب پتھر سے زیادہ سخت ہے (۴) حرص (لالچ) آگ سے زیادہ جلانے والا ہے (۵) کسی قریب کی جانب حاجت لے جانا (جبکہ کامیابی نہ ہو) زمہریر سے زیادہ ٹھنڈا ہے۔

(۶) قلب صابر سمندر سے زیادہ عمیق (گہرا) ہے۔ (۷) چغلی کا ظاہر ہونا زہر سے زیادہ مہلک ہے اور اس وقت چغل خور یتیم سے زیادہ ذلیل وکمزور ہوجاتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

(٤) قوله تعالٰی – وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوْعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِيْنَ. اَلَّذِيْنَ اِذَا اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ قَالُوْا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ. اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۵۵ تا ۱۵۷)

ترجمہ: اور البتہ ہم آزمائیں گے تم کو تھوڑے سے ڈر سے اور بھوک سے اور نقصان سے مالوں کے اور جانوں کے اور میووں کے اور خوشخبری دے ان صبر کرنے والوں کو کہ جب پہنچے ان کو کوئی مصیبت تو کہیں ہم تو اللہ ہی کا مال ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے اوپر عنایتیں ہیں اپنے رب کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور مہربانی اور وہی ہیں سیدھی راہ پر۔ (معارف القرآن)

فائدہ: حوادث کے مواقع ہونے سے پہلے ان کی خبر دینے میں یہ فائدہ ہوا کر صبر آسان ہو جاتا ہے ورنہ دفعۃً کوئی صدمہ پڑنے سے زیادہ پریشانی ہوتی ہے اور یہ خطاب ساری امت کو ہے تو سب کو سمجھ لینا چاہئے کہ دنیا محنتوں اور تکلیفوں کی جگہ ہے اس لئے یہاں کے حوادث کو عجیب اور بعید نہ سمجھا جاوے تو بے صبری نہ ہوگی۔ اب صابرین کی طرف نسبت کرکے جو یہ فرمایا ہے کہ وہ مصیبت کے وقت انا للہ و انا الیہ راجعون کہا کرتے ہیں۔ حقیقت میں مقصود اس کی تعلیم سے یہ ہے کہ مصیبت والوں کو ایسا کہنا چاہئے۔ کیونکہ ایسا کہنے میں ثواب بھی بڑا ہے۔ اگر دل سے سمجھ کر یہ الفاظ کہے جائیں تو غم ورنج کے دور کرنے اور قلب کو تسلی دینے کے معاملہ میں بھی اکسیر کا حکم رکھتے ہیں۔

(معارف القرآن)

(۲) حضرت ابو موسیٰ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بچہ کے مرنے پر صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے کیا تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کر لی؟ یہ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ اے رب ہم تیرا حکم بجالائے ہیں۔ پھر فرماتا ہے تم نے میرے بندے کے جگر گوشے کو قبض کیا؟ اس پر بھی فرشتے یہی جواب دیتے ہیں۔ پھر اللہ جل شانہ دریافت فرماتا ہے کہ میرے بندہ پر کیا گذری؟ اس نے کیا کہا؟ فرشتے جواب دیتے ہیں۔ الٰہی تیرے بندے نے تیری حمد کی اور اِنَّا للہ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا اللہ جل شانہ فرماتا ہے اچھا میرے بندے کیلئے جنت میں ایک مکان تیار کر دو اور اس کا نام بیت الحمد رکھو۔ (ترمذی)

(۳) حضرت ابو ثعلبہ ﷺ نے آیت عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ کے معنی (حضور ﷺ سے) دریافت کئے تو سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا نیکی کرو۔ بدی سے بچو۔ جب تم دیکھو کہ بخل کی حکومت لوگوں پر مستولی ہوگئی ہے اور نفسانی خواہش کی اتباع

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی جارہی ہے اور ہر شخص اپنی رائے کو اچھا سمجھتا ہے اور اس پر فخر کرتا ہے تو ایسے موقع پر پبلک زندگی سے علیحدہ ہو کر اپنی جان کو بچانا۔ فتنوں کا دور آرہا ہے اس وقت صبر کرنے کی ضرورت ہے اگرچہ اس وقت صبر کرنا ایسا مشکل ہو گا جیسا ہاتھ میں آگ کا انگارہ رکھنا۔ جو کوئی ان دنوں میں صبر کریگا اس کو پچاس آدمیوں کے عمل کا ثواب ہو گا۔ اور حضرت ثعلبہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ سے پچاس آدمیوں کے اجر کا حال سنکر کسی نے عرض کیا یہ پچاس کون سے ہیں۔ کیا اس زمانے کے پچاس جس زمانہ میں لوگ مبتلا ہوں گے یا اس زمانہ کے پچاس سرکار ﷺ نے فرمایا فتنوں پر صبر کرنے والوں کیلئے میرے صحابہ کے اعمال کا ثواب ہو گا اور وہ پچاس آدمیوں کا ثواب میرے صحابہ کے ثواب کے مانند ہو گا۔ (ترمذی)

(۴) حضرت عبداللہ بن عباس ﷺ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے فتنے اور فساد کے وقت میری سنت پر مضبوطی سے عمل کیا تو اس کو سو شہیدوں کا ثواب ہو گا۔ (صحاح ستہ)

فصل نمبر۲۱: تواضع جس میں بڑوں کی تعظیم بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰی- وَالَّذِيْنَ صَبَرُوْا ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِمْ وَاَقَامُوْا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ سِرًّا وَعَلَانِيَةً وَّيَدْرَئُوْنَ بِالْحَسَنَةِ السَّيِّئَةَ اُولٰئِكَ لَهُمْ عُقْبَى الدَّارِ. (سورۂ رعد آیت نمبر ۲۲)

ترجمہ: اور وہ لوگ جنہوں نے صبر کیا خوشی کو اپنے رب کی اور قائم رکھی نماز اور خرچ کیا ہمارے دیئے میں سے پوشیدہ اور ظاہر اور کرتے ہیں برائی کے مقابلہ میں بھلائی ان لوگوں کے لئے ہے آخرتکا

toobaa-elibrary.blogspot.com

گھر۔(معارف القرآن)

فائدہ: یہ لوگ برائی کو بھلائی سے دشمنی کو دوستی سے ظلم کو عفوودرگذر سے دفع کرتے ہیں۔ برائی کے جواب میں برائی سے پیش نہیں آتے۔ ایک حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ کو وصیت فرمائی کہ بدی کے بعد نیکی کر لو تو وہ بدی کو مٹا دیگی۔ مراد یہ ہے کہ جب اس بدی اور گناہ پر نادم ہو کر توبہ کر لی اور اسکے پیچھے نیک عمل کیا تو یہ نیک عمل پچھلے گناہ کو مٹا دیگا۔ بغیر ندامت اور توبہ کے گناہ کے بعد کوئی نیک عمل کر لینا گناہ کی معافی کیلئے کافی نہیں ہوتا۔(معارف القرآن)

صفت تواضع

(۲) قوله تعالٰی- ولا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ ولا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللهَ لا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ. وَاقْصِدْ فِي مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ. اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ.

(سورۂ لقمان)

ترجمہ: لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اترا کر مت چل بیشک اللہ تعالیٰ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر۔ بیشک آوازوں میں سے سب سے بری آواز گدھوں کی آواز ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: یہاں آداب معاشرت میں چار چیزیں ذکر کی گئی ہیں (چاروں چیزیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

تواضع کے اہم آداب ہیں) اول لوگوں سے گفتگو اور ملاقات میں متکبرانہ انداز سے رخ پھیر کر بات کرنے کی ممانعت، دوسرے زمین پر اترا کر چلنے کی ممانعت، تیسرے درمیانی چال سے چلنے کی ہدایت، چوتھے بہت زور سے شور مچا کر بولنے کی ممانعت۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے عادات و شمائل میں یہ سب چیزیں جمع تھیں۔ شمائل ترمذی میں حضرت امام حسین ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد علی مرتضیٰ ﷺ سے دریافت کیا کہ آنحضرت ﷺ جب لوگوں کے سامنے بیٹھتے تھے تو آپس میں آپ ﷺ کا کیا طرز ہوتا تھا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ ہمیشہ خوش و خرم معلوم ہوتے تھے آپ ﷺ کے اخلاق میں نرمی اور برتاؤ میں سہولت مندی تھی۔ آپ ﷺ کی طبیعت سخت نہ تھی بات بھی درشت نہ تھی۔ آپ ﷺ نہ شور مچانے والے تھے نہ فحش گو تھے، نہ کسی کو عیب لگاتے تھے، نہ بخل کرتے تھے، جو چیز دل کو نہ بھاتی اس کی جانب سے غفلت برتتے تھے۔ (مگر) دوسرے کو اس کی طرف سے ناامید بھی نہ کرتے تھے (اگر حلال ہو اور اس کی رغبت ہو) اور چیز اپنی مرغوب نہ ہو، دوسرے کے حق میں اس کی کاٹ نہ کرتے تھے (بلکہ خاموشی اختیار فرماتے تھے) تین چیزیں آپ ﷺ نے بالکل چھوڑ رکھی تھیں۔ (۱) جھگڑا (۲) تکبر (۳) جو چیز کام کی نہ ہو اس میں مشغول ہونا۔ (معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰی- اَلَّذِیْنَ یُبَلِّغُوْنَ رِسٰلٰتِ اللّٰهِ وَیَخْشَوْنَهٗ وَلَا یَخْشَوْنَ اَحَدًا اِلَّا اللّٰهَ وَكَفٰى بِاللّٰهِ حَسِیْبًا. (سورۂ احزاب)

ترجمہ: یہ سب ایسے تھے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام پہنچایا کرتے تھے اللہ ہی سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرتے تھے اللہ ہی حساب لینے کیلئے کافی ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہ حضرات انبیاء علیہم السلام اللہ سے ڈرتے تھے اور اللہ کے سوا کسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے نہیں ڈرتے تھے۔ کسی قسم کی ایمانی اور دینی مصالح کے کام کو سرانجام دینے میں کسی قسم کی طعنہ زنی سے ڈرتے نہیں تھے۔ تو گویا اس امت کیلئے دلیل ہے کہ ہر دینی و ایمانی کام کرتے وقت خشیت و تواضع کے ساتھ پورے اہتمام سے ادا کرے۔ (معارف القرآن)

(۱) فروع الایمان میں لکھا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے جس شخص نے تواضع کی اللہ کے واسطے بلند مرتبہ فرمایا اس کو اللہ تعالیٰ نے پس وہ شخص اپنے دل میں چھوٹا ہے اور لوگوں کی آنکھ میں بڑا ہے اور جو شخص تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اسکو بے قدر کر دیتے ہیں۔ پس وہ لوگوں کی آنکھ میں چھوٹا ہے اور اپنے دل میں بڑا ہے۔ یہاں تک کہ وہ شخص لوگوں کے نزدیک کتے و سور سے بھی زیادہ ذلیل و خوار ہو جاتا ہے۔ (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

(۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کبیرہ بچو کبر ہی وہ گناہ ہے جس نے سب سے پہلے شیطان کو تباہ کیا۔ حرص سے بچو، حرص ایسی بری چیز ہے جس نے آدم علیہ السلام کو جنت سے باہر نکال پھینکا، حسد سے بچو، حسد وہ بری بلا ہے جس نے قابیل سے ہابیل کو قتل کرا دیا۔

(ابن عساکر) از دیلمی۔

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے لوگوں کو چاہئے کہ یا تو وہ اپنے باپ دادا کے نام پر فخر کرنا چھوڑ دیں۔ ورنہ اللہ ان کو نجاست کے کیڑے سے بھی زیادہ ذلیل کر دے گا۔

(رواہ ابو داؤد والترمذی) از دیلمی

(۴) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے خاکساری اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا مرتبہ بلند کرتا ہے یہاں تک کہ اس کو اللہ تعالیٰ اعلیٰ علیین یعنی سب سے اونچے مقام پر پہنچا دیتا ہے۔

(ابن حبان) از دیلمی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

بڑوں کی تعظیم اور چھوٹوں کی شفقت

(۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ وہ شخص ہمارے متبعین سے نہیں ہے جو ہمارے چھوٹوں پر رحم وشفقت نہ کرے ہمارے بڑوں کا احترام ملحوظ نہ رکھے۔ نیکی وبھلائی کا حکم نہ دے اور بدی وبرائی سے منع نہ کرے۔ (مظاہر حق)

(٦) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍ وقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ.

(رواہ ابو داؤد والترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مخلوق پر رحم وشفقت کرنے والوں پر رحمٰن کی رحمت نازل ہوتی ہے لہٰذا تم زمین والوں پر رحم وشفقت کرو تاکہ تم پر وہ رحم کرے جو آسمان میں ہے۔ (مظاہر حق)

عالم، حافظ اور عادل بادشاہ کی تعظیم اللہ کی تعظیم ہے

(۷) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنْ اجلالِ اللهِ اِكْرَامَ ذِی الشَّیْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَیْرَ الْغَالِیْ فِیْهِ ولا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانَ الْمُقْسِطِ.

(رواہ ابو داؤد والبیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ ﷺ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بوڑھے مسلمان کی عزت وتوقیر کرنا۔ حامل قرآن یعنی حافظ و مفسر وقرآن خواں کا احترام واکرام کرنا جبکہ وہ قرآن میں زیادتی کرنے والا اور اس سے ہٹ جانے والا نہ ہو اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنی منجملہ اللہ تعالیٰ ہی کی تعظیم ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث کے ذریعہ مذکورہ لوگوں کی تعظیم وتوقیر کی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ان لوگوں کی شان میں بے ادبی وگستاخی کرنا اور اللہ کی تعظیم کے منافی عمل کرنا ہے۔ (مظاہر حق)

کامل مروت کا نشان

حضرت فضیل بن عیاض ؒ فرماتے ہیں کامل مروت والا شخص وہ ہے۔ (۱) جو والدین کی اطاعت کرے (۲) صلہ رحمی کرے (۳) اپنے دوستوں اور بڑوں کا اکرام کرے۔ (۴) اہل وعیال اور خدام وملازمین کے ساتھ حسن خلق سے پیش آئے۔ (۵) اپنے دین کی حفاظت کرے۔ (۶) اپنے مال کو دوست رکھے ضرورت کے مطابق خرچ کرے (۷) زبان کی نگرانی (حفاظت کرے)۔ (۸) زیادہ وقت گھر میں گذارے فضول باتوں کی مجالس میں وقت ضائع نہ کرے۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

متقی کامل

حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے حضور ﷺ نے فرمایا ابو ہریرہ (۱) متقی بن جاؤ سب سے زیادہ عبادت گذار شمار ہوگے (۲) قناعت کرنے والے بن جاؤ سب سے زیادہ شکر گذار سمجھے جاؤ گے۔ (۳) جو اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی دوسروں کیلئے پسند کرو (کامل) مومن بن جاؤ گے۔ (۴) پڑوسیوں کے ساتھ حسن سلوک کرو (کامل) مسلمان بن جاؤ گے۔ (۵) کم ہنسا کرو۔ زیادہ ہنسنا قلب کو مردہ کر دیتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

فصل نمبر ۲۲: شفقت ورحمت جس میں بچوں پر شفقت کرنا بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰی – لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا فِیْ هٰذِهِ الدُّنْیَا حَسَنَةٌ وَلَدَارُ الْاٰخِرَةِ خَیْرٌ . وَلَنِعْمَ دَارُ الْمُتَّقِیْنَ .

(سورۂ نحل)

ترجمہ: جن لوگوں نے نیک کام کئے ہیں ان کیلئے اس دنیا میں بھی بھلائی ہے اور عالم آخرت تو اور زیادہ بہتر ہے اور واقعی وہ شرک سے بچنے والوں کا اچھا گھر ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰی – اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَاءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ . (سورہ نحل)

ترجمہ: بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اور احسان اور اہل قرابت والوں کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے منع فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو اس لئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔ (معارف القرآن)

فائدہ : یہ آیت قرآن کریم کی جامع ترین آیت ہے جس میں پوری اسلامی تعلیمات کو چند الفاظ میں سمو دیا گیا ہے اور لکھتے ہیں۔ اس آیت نے چھ حکم وجوبی اور تحریمی دیئے ہیں اگر غور کیا جائے تو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی مکمل فلاح کا نسخہ اکسیر ہیں۔ (معارف القرآن)

اور احکام میں عدل، احسان کے بعد ذوی القربیٰ کو دینے کا حکم ہے اور اس کے مقابلے میں تحریم یعنی حرام کام، فحشاء، منکر کے بعد بغی ہے ذی القربیٰ میں تمام قرابت دار داخل ہیں۔ اس میں بڑے، چھوٹے، مالدار، غریب مسکین، بیوہ اور یتیم سب آتے ہیں ان کی خدمت کرنا بیماری میں عیادت کرنا، مفلسی میں مالی اعانت کرنا اور چھوٹے پر رحم وکرم کرنا سب داخل ہیں گویا ان کی کسی قسم کی امداد نہ کرنا ذی القربیٰ سے بغاوت یعنی ظلم ہے حدیث میں رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے مَنْ لَّمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَلَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا (رواہ احمد) یعنی جو شخص ہمارے بڑے کی تعظیم نہ کرے اور ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے وہ میری امت میں داخل نہیں۔ (نور الایمان)

حدیث میں ہے

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الا اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ يَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ.

(رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن غریب)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں وہ لوگ نہ بتاؤں جو آتش دوزخ پر حرام ہیں اور آتش دوزخ ان پر حرام ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو نہایت فرمانبردار، نرم خو، ہر دلعزیز اور باخلاق ہوں۔ (ترجمان السنہ)

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقُ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ. (رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا لوگوں میں کون شخص سب سے بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص جو مخموم القلب اور زبان کا سچا ہو، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا صدوق اللسان (زبان کا سچا) شخص تو ہم سمجھ گئے مخموم القلب ہمارے سمجھ میں نہیں آیا اس کی تشریح آپ ﷺ فرمادیں، آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ دل کا صاف اور اللہ سے ڈرنے والا دل انسان ہے جس پر نہ گناہوں کا بوجھ ہو، نہ ظلم وتعدی کا بار ہو نہ اس کے دل میں کسی کا کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ترجمان السنہ)

(۳) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰى عَضْوًا

toobaa-elibrary.blogspot.com

تَدَاعَیٰ لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهْرِ وَالْحُمّٰی۔

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر ﷺ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمانداروں کو باہم رحمدل، باہم محبت اور ایک دوسرے کی تکلیف کے احساس کے بارے میں ایسا دیکھو گے جیسا ایک قالب ایک عضو بیمار پڑ جائے تو سارا جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا اور بیداری کیلئے تیار ہو جاتا ہے۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: ان حدیثوں کی روشنی میں دیکھا جائے تو کامل مومن وہ ہے جو شفقت ومحبت اور رحم دل کا پیکر ہو جو ہمدردی اور دکھ درد میں لوگوں کے شریک ہو، حضور ﷺ نے ان کے بارے میں جو بشارت دی ہے اور واقعی ان کا مستحق ہے۔

عرش کے سایہ کا مستحق

حضرت انس بن مالک ﷺ فرماتے ہیں تین قسم کے لوگ عرش کے سایہ میں رہیں گے۔

(۱) صلہ رحمی کرنے والا (اس نے دنیا میں دوسروں کو آرام پہنچایا اللہ تعالیٰ قیامت میں عرش کے سایہ میں اسکو حشر کی تیز دھوپ سے بچائے گا)۔ (۲) وہ بیوہ جس نے یتیم بچوں کی خاطر اپنے کو نکاح سے روکے رکھا۔ (۳) وہ شخص جو دعوت میں یتامیٰ ومساکین کو شریک کرتا ہو۔ (تنبیہ الغافلین)

نیکیوں کو پہاڑ جیسا اور روزی کو بڑھانے والی پانچ باتیں

تنبیہ الغافلین میں لکھا ہے کہ کسی بزرگ نے فرمایا ہے کہ پانچ باتوں پر عمل کرنے سے نیکیوں کو پہاڑ کے برابر بنا دیا جاتا ہے اور اسکے رزق میں وسعت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کر دی جاتی ہی۔ (۱) مستقل صدقہ کرتے رہنے کی عادت بنالینا (چاہے کم ہی ہو) (۲) صلہ رحمی کرتے رہنا (جس درجہ میں بھی ہو سکے (۳) اللہ کے راستے میں جہاد کرتے رہنا (جس نوعیت سے بھی ہو) (۴) ہروقت باوضو رہنے کی عادت بنانا (۵) ہمیشہ اور ہرحال میں والدین کی اطاعت کرتے رہنا۔

فصل نمبر ۲۳: مقدر پر راضی ہونا

(۱) قوله تعالٰی - وَكُلَّ اِنْسَانٍ اَلْزَمْنَاهُ طٰٓئِرَهٗ فِيْ عُنُقِهٖ وَنُخْرِجُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كِتٰبًا يَّلْقٰهُ مَنْشُوْرًا.

(سورہ بنی اسرائیل)

ترجمہ: اور ہم نے ہرانسان کا عمل اس کے گلے کا ہار بنا رکھا ہے اور قیامت کے دن اس کا اعمالنامہ اس کے واسطے نکال کر دیں گے جس کو وہ کھلا ہوا دیکھ لیگا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: انسان کسی جگہ کسی حال میں رہے اس کا صحیفہ عمل اس کے ساتھ رہتا ہے اس کا عمل لکھا جاتا رہتا ہے جب وہ مرتا ہے تو بند کر کے رکھ دیا جاتا ہے پھر قیامت کے روز یہ صحیفہ عمل ہرایک کے ہاتھ میں دیدیا جائے گا کہ خود پڑھ کر خود ہی اپنے دل میں فیصلہ کرلے کہ وہ مستحق ثواب ہے یا مستحق عذاب۔ حضرت قتادہ ﷺ سے منقول ہے کہ اس روز بے پڑھا آدمی بھی نامہ اعمال پڑھ لیگا۔ اصبہانی نے بروایت حضرت ابو امامہ ﷺ یہ روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز بعض لوگوں کا نامہ اعمال جب ان کے ہاتھ میں دیا جائے گا وہ دیکھے گا کہ اس میں بعض اعمال صالحہ اس کے لکھے ہوئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں ہیں، تو عرض کریگا کہ میرے پروردگار اس میں میرے فلاں فلاں عمل درج نہیں ہیں تو حق تعالیٰ کی طرف سے جواب ملے گا کہ ہم نے ان اعمال کو اس لئے مٹا دیا کہ تم لوگوں کی غیبت کیا کرتے تھے۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ – قُلْ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ اللهِ فَمَالِ هٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُوْنَ يَفْقَهُوْنَ حَدِيْثًا . (سورہ نساء)

ترجمہ: آپ فرما دیجئے کہ سب کچھ اللہ ہی کی طرف سے ہے تو ان لوگوں کو کیا ہوا کہ بات سمجھنے کی پاس کو بھی نہیں نکلتے۔

(معارف القرآن)

حدیث رسول ﷺ

(۱) عَنْ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ رِضَاهُ بِمَا قَضَى اللهُ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ تَرْكُهُ اسْتِخَارَةَ وَمِنْ شَقَاوَةِ ابْنِ آدَمَ سَخَطُهُ بِمَا قَضَى اللهُ. (رواہ الترمذی قال ھذا حدیث غریب)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا تقدیر کے فیصلہ پر راضی ہو جانا آدمی کی سعادت کی دلیل ہے اور اس کی بدبختی کی نشان یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ نیکی کی توفیق مانگنا چھوڑ دے اور تقدیر کے فیصلے پر ناراض ہونا تو اس کی انتہائی بدبختی کا ثبوت ہے۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی" فرماتے ہیں کہ ابتداء حدیث میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

جب اللہ تعالیٰ کے ہر فیصلہ پر رضامندی کی تاکید آئی تو کسی کے دل میں یہ وہم گذر سکتا تھا کہ پھر اگر انسان سے معصیت ہو جائے تو اس پر بھی اس کو راضی ہونا چاہئے' اس لئے فرمایا کہ انسان کیلئے جہاں یہ ضروری ہے تو یہ بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ خیر اور اس کی مرضیات ہی کی توفیق مانگا کرے' اگر انسان نے یہ دعاء چھوڑ دی تو یہ اس کی بدبختی کی نشانی سمجھی چاہئے' علماء نے لکھا ہے کہ قضاء اور فیصلہ الٰہی تو اس کا حکم ہے اس لئے اس پر تو رضامندی ضروری ہے اگر وہ چیز خود قبیح ہے جیسے کافر کا کفر بھی تقدیر الٰہی سے ہوتا ہے پس اس کا حکم تو پر حکمت ہونے کی وجہ سے بہتر ہی کہا جائے گا گو یہ خود قبیح ہے دیکھو خود بیت الخلاء کیسی گندی چیز ہے مگر کسی مکان کیلئے اس کا بنانا بھی ضروری ہے اور یہ کمال ہے۔ (ترجمان السنہ)

(۲) عَنْ اُسَامَةَ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَاءَهُ رَسُوْلُ اِحْدٰى بَنَاتِهِ وَ عِنْدَهُ سَعْدٌ وَاُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَمُعَاذٌ اَنَّ ابْنَهَا يَجُوْدُ بِنَفْسِهٖ فَبَعَثَ اِلَيْهَا لِلّٰهِ مَا اَخَذَ وَلَهُ مَا اَعْطٰى كُلٌّ بِاَجَلٍ فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا کہ دفعۃً آپ ﷺ کی کسی صاحبزادی کی طرف سے قاصد آیا۔ اس وقت حضرت سعد اور ابی بن کعب اور معاذ بھی آپ کی مجلس میں حاضر تھے یہ پیغام تھا کہ ان کا لخت جگر سفر آخرت کیلئے تیار ہے آپ ﷺ نے کہلا بھیجا کہ جو دیا تھا وہ بھی اسی کا تھا اور جو لیا ہے وہ اسی کی ملک ہے اور ہر چیز کی ایک موت مقرر ہو چکی ہے۔ لہٰذا صبر

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنا چاہئے اور اُنہیں ثواب کی نیت رکھنی چاہئے۔

(ترجمان السنہ)

(۳) حضور پرنور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے جب وفات فرمائی تو حضور ﷺ رونے لگے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے تعجباً عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ بھی روتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا اے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ یہ تو رحمت ہے پھر آپ ﷺ دوبارہ روئے اور فرمایا بیشک آنکھ آنسو بہاتی ہے اور دل غمگین ہوتا ہے اور زبان سے ہم وہی بات کہیں گے جس سے ہمارا مالک راضی ہو اور بیشک ہم تمہارے جدائی میں اے ابراہیم مغموم ہیں۔ (رواہ البخاری و مسلم)۔ فروع الایمان

ہاں بوجہ غلبہ حال کے بعض اوقات الم محسوس نہیں ہوتا بلکہ بعض اوقات سرور و فرح ہوتا ہے یہ حالت اکثر متوسطین اہل سلوک کو پیش آتی ہے اور اہل کمال و تمکین کو رنج و غم سب کچھ ہوتا ہے پھر بھی نہ کوئی کلمہ شکایت کا منہ سے نکالتے ہیں نہ کوئی فعل حاکم حقیقی کے مرضی کے خلاف کرتے ہیں یہ زیادہ کمال کی بات ہے باوجود رنج کے اپنے کو ضبط کرتے ہیں اور جب رنج ہی نہ ہو تو ضبط کرنا کیا مشکل ہے اور صبر کا تو بدون رنج کے وجود ہی محال ہے۔

(فروع الایمان)

فصل نمبر ۲۴: توکل

(۱) قوله تعالٰی – قُلْ لَنْ يُّصِيْبَنَا اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَنَا هُوَ مَوْلٰنَا وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ.

(سورۂ توبہ آیت نمبر ۵۱)

ترجمہ: تو کہہ دیجئے ہم کو ہرگز نہ پہنچے گا مگر وہی جو لکھ دیا اللہ نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہمارے لئے وہی ہے کارساز ہمارے اور اللہ ہی پر چاہئے کہ بھروسہ کریں مسلمان۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یعنی آپ ان مادی اسباب کی پرستش کرنے والوں کو بتلا دیجئے کہ تم دھوکہ میں ہو یہ مادی اسباب محض ایک پردہ ہیں ان کے اندر کام کرنے والی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی ہے ہمیں جو حال پیش آتا ہے وہ سب وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دیا ہے اور وہی ہمارا مولیٰ اور مددگار ہے اور مسلمانوں کو چاہئے کہ اسی پر اصل بھروسہ رکھیں، مادی اسباب کو صرف اسباب علامات ہی کی حیثیت سے دیکھیں۔ ان پر کسی بھلائی یا برائی کا مدار نہ جانیں۔ اور آگے لکھتے ہیں کہ اس آیت نے مسئلہ تقدیر اور مسئلہ توکل کی اصل حقیقت بھی واضح کر دی کہ تقدیر و توکل پر یقین رکھنے کا یہ حاصل نہ ہونا چاہئے کہ آدمی ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھ جائے اور یہ کہے کہ جو کچھ قسمت میں ہوگا وہ ہو جائے گا بلکہ ہونا یہ چاہئے کہ اسباب اختیاریہ کیلئے اپنی پوری توانائی اور ہمت صرف کی جائے اور بعد قدرت اسباب جمع کرنے کے بعد معاملہ کو تقدیر و توکل کے حوالہ کریں۔ نظر صرف اللہ تعالیٰ پر رکھیں کہ نتائج ہر کام کے اسی کے قبضہ قدرت میں ہیں۔
(معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ – فَقُلْ حَسْبِيَ اللهُ لا اِلٰهَ الا هُوَ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَهُوَ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ.

(سورہ توبہ آیت نمبر ۱۲۹)

ترجمہ: تو کہہ دے کافی ہے مجھ کو اللہ کسی کی بندگی نہیں اس کے سوا اسی پر میں نے بھروسہ کیا اور وہی مالک ہے عرش عظیم کا۔
(معارف القرآن)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ کو اس آیت میں یہ ہدایت فرمائی ہے کہ آپ کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساری کوششوں کے باوجود اگر پھر بھی کچھ لوگ ایمان نہ لائیں تو آپ ﷺ صبر کریں اور اللہ تعالیٰ پر توکل کریں۔ (معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالیٰ -- وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ.

(سورۂ طلاق آیت نمبر ۳)

ترجمہ: اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر تو وہ اس کو کافی ہے۔
(معارف القرآن)

فائدہ: جو شخص اللہ پر توکل اور بھروسہ کریگا اللہ اس کی مہمات کیلئے کافی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے کام کو جس طرح چاہے پورا کرکے رہتا ہے اس نے ہر چیز کا ایک اندازہ مقرر کر دیا ہے اسی کے مطابق سب کام ہوتے ہیں۔
(معارف القرآن)

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَوْ اَنَّكُمْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ تَوَكُّلِهٖ لَرَزَقَكُمْ كَمَا يَرْزُقُ الطَّيْرَ تَغْدُوْا خِمَاصًا وَتَرُوْحُ بِطَانًا.

(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر تم اللہ پر توکل کرتے جیسا کہ اس کا حق ہے تو بیشک اللہ تعالیٰ تمہیں اسی طرح رزق دیتا ہے جیسا پرندے جانوروں کو دیتا ہے کہ صبح کو اپنے گھونسلوں سے بھوکے نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے ہوئے واپس ہوتے ہیں۔ (معارف القرآن)

(٤) قولہ تعالیٰ -- وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ -- يَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا وَّيَرْزُقْهُ مِنْ حَيْثُ لَا يَحْتَسِبُ. (سورۂ توبہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے نجات کی شکل نکال دیتا ہے اور اس کو ایسی جگہ سے رزق پہنچاتا ہے جہاں اس کا گمان بھی نہیں ہوتا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں تقویٰ کی دو برکتیں بیان فرمائیں ہیں۔ اول یہ کہ تقویٰ اختیار کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ بچنے کا راستہ نکال دیتے ہیں کس چیز سے بچنا' اس میں صحیح بات یہ ہے کہ یہ عام ہے دنیا کی سب مشکلات ومصائب کیلئے بھی اور آخرت کی سب مشکلات ومصائب کیلئے بھی اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی یعنی گناہوں سے بچنے والے آدمی کیلئے دنیا و آخرت کی ہر مشکل ومصیبت سے نجات کا راستہ نکال دیتے ہیں اور دوسری برکت یہ ہے کہ اس کو ایسی جگہ سے رزق عطا فرماتے ہیں جہاں کا اس کو خیال وگمان بھی نہیں ہوتا۔ صحیح بات یہی ہے کہ رزق سے بھی اس جگہ مراد ہر ضرورت کی چیز ہے خواہ دنیا کی ہو یا آخرت کی۔ مومن متقی کیلئے اللہ تعالیٰ کا وعدہ اس آیت میں یہ ہے کہ اس کی ہر مشکل کو بھی آسان کر دیتا ہے اور اس کی ضروریات کا بھی تکفل کرتا ہے اور ایسے راستوں سے اسکی ضروریات مہیا کر دیتا ہے جس کا اس کو وہم وگمان بھی نہیں ہوتا۔ (معارف القرآن)

(۲) حضرت ابن عباس ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت سے ستر ہزار آدمی بہشت میں داخل ہوں گے بدون حساب کے یہ وہ لوگ ہیں جو جھاڑ پھونک کرتے نہیں اور بدشگونی نہیں لیتے اور اپنے پروردگار پر بھروسہ کرتے ہیں۔ (رواہ البخاری ومسلم) از فروع الایمان۔

فائدہ: مراد یہ ہے کہ جو جھاڑ پھونک ممنوع ہے وہ نہیں کرتے اور بدشگونی یہ ہے کہ مثلاً چھینکنے یا کسی جانور کے سامنے سے نکل جانے کو منحوس سمجھ کر وسوسہ میں مبتلا ہو جائیں موثر حقیقی اللہ تعالیٰ ہیں اس قدر وسوسہ نہ کرنا چاہئے البتہ نیک

toobaa-elibrary.blogspot.com

فال اچھا ہے۔ بخلاف بدفال کے کہ اس میں اللہ کی رحمت سے مایوس ہوتی ہے۔(فروع الایمان)

توکل کی حقیقت

آج کل توکل کے معنی یہ مشہور ہیں کہ تمام اسباب کو چھوڑ کر بیٹھ جائے یہ معنی بالکل غلط ہے تمام قرآن وحدیث اثبات تدبیر واسباب سے پر ہے۔واقع میں اگر دیکھا جائے تو تدبیر کا موثر ہونا محض اللہ ہی کے حکم سے ہے بندہ کو اس میں ذرا بھی تو دخل نہیں مثلاً زمین میں بیج ڈال دیا یہ تو اس کی تدبیر تھی۔اب وقت پر بارش ہونا اس کا زمین سے ابھرنا پکنا آفات سماوی سے محفوظ رہنا یہ اس کے اختیار میں کب ہے؟ اس لئے واجب ہے کہ کامیابی کو ثمرۂ فضل اللہ ہی کا سمجھے۔ پس یہ توکل ہوگیا۔اس سے معلوم ہوا ہوگا کہ مسلمان اس نعمت توکل سے مشرف ہیں۔ البتہ بعض بعض کو کسی قدر خیالات کے اصلاح کی ضرورت ہے۔اور جو کچھ مقدمہ رزق وغیرہ میں طبیعت کو تشویش پیش آتی ہے اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ لوگوں کو صفت توکل حاصل نہیں یا وعدہ الہیہ پر اعتماد نہیں بلکہ وجہ اس تشویش کی یہ ہے کہ کامیابی کے طریق واوقات معین نہیں ابہام کو تردد لازم ہے اور بعض متوکلین کو بلا اسباب کچھ مل گیا ہے وہ کرامت کے قبیل سے ہے جو توکل کے آثار غیر لازمہ سے ہے حقیقت توکل میں داخل نہیں خوب سمجھ لو۔(فروع الایمان)

(۳) حضرت ابو خزامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ دوا اور جھاڑ پھونک کیا تقدیر کو ٹال دیتی ہے' آپ ﷺ نے فرمایا یہ بھی تقدیر ہی میں داخل ہے۔(رواہ الترمذی وابن ماجہ)

(۴) حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک اعرابی سے فرمایا کہ اونٹ کو باندھ کر توکل کر۔(ترغیب والترہیب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: توکل میں تدبیر کی ممانعت نہیں ہاتھ سے تدبیر کرے۔ دل سے اللہ پر توکل کرے اور اس تدبیر پر بھروسہ نہ کرے، بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکل کرے اور یہ بھی تقدیر میں ہے کہ فلاں دوا یا جھاڑ پھونک سے نفع ہو جائے گا اور کیسی بھی دشواری پیش آئے۔ دل رنجیدہ مت کرو اور دین کے معاملے میں کچے مت بنو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ کرو اللہ تعالیٰ مدد کریگا۔ (حیوۃ المسلمین)

فصل نمبر ۲: خود بینی اور خود ستائی کا چھوڑنا جس میں اصلاح نفس بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰی – هُوَ اَعْلَمُ بِكُمْ اِذْ اَنْشَاَكُمْ مِنَ الْاَرْضِ وَاِذْ اَنْتُمْ اَجِنَّةٌ فِیْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ. فلا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمْ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اتَّقٰی.

(سورۂ نجم آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ: وہ تم کو خوب جانتا ہے جب تم کو زمین سے پیدا کیا تھا اور جب تم اپنی ماؤں کے پیٹ میں بچے تھے۔ تو تم اپنے کو مقدس مت سمجھا کرو، تقویٰ والوں کو وہی خوب جانتا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: تم اپنے نفس کی پاکی کا دعویٰ نہ کرو کیونکہ اس کو صرف اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے کہ کون کیسا ہے اور کس درجہ کا ہے کیونکہ مدار فضیلت تقویٰ پر ہے ظاہری اعمال پر نہیں اور تقویٰ بھی وہ معتبر ہے جو موت تک قائم رہے۔ اس آیت میں حق تعالیٰ نے انسان کو اس پر متنبہ فرمایا ہے کہ ماں کے پیٹ میں جو تخلیق کے مختلف دور اس پر گذرے ہیں اس وقت وہ کوئی علم و شعور ہی نہ رکھتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

تھا مگر اس کا بنانے والا خوب جانتا تھا جس کی حکیمانہ تخلیق اس کو بنا رہی تھی اس میں انسان کو بجز و کم علمی پر متنبہ کر کے یہ ہدایت کی گئی ہے کہ وہ جو بھی کوئی اچھا اور نیک کام کرتا ہے وہ اس کا ذاتی کمال نہیں اللہ تعالیٰ کا بخشا ہوا انعام ہی ہے۔

(معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ ۔۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى . فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى .

(سورہ نازعات)

ترجمہ : اور جو شخص اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرا ہو گا اور نفس کو خواہش سے روکا سو جنت اس کا ٹھکانا ہو گا۔

(معارف القرآن)

فائدہ : مخالفت نفس کے تین درجے ہیں۔ اول یہ ہے کہ آدمی ان عقائد باطلہ سے بچ جائے جو ظاہر نصوص اور اجماع سلف کے خلاف ہوں اس درجہ میں بچ کر وہ سنی مسلمان کہلانے کا مستحق ہو جاتا ہے۔ دوم یہ ہے کہ وہ کسی معصیت اور گناہ کا ارادہ کرے پھر اس کو یہ بات یاد آجائے کہ مجھے اللہ کے سامنے حساب دینا ہے اس خیال کی بناء پر گناہ کو ترک کر دے۔ تیسرا یہ ہے کہ کثرت ذکر اور مجاہدات و ریاضات کے ذریعہ اپنے نفس کو ایسا مزکی بنا لے کہ ہوائے نفسانی باقی نہ رہے۔ (معارف القرآن)

حدیث شریف

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يُحِبَّ لِاَخِيْهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهٖ . (متفق علیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے تم میں کوئی شخص اس وقت تک پورا پورا مومن نہیں ہو سکتا کہ جب تک اپنے مسلمان بھائی کیلئے وہی بات پسند نہ کرنے لگے جو اپنی ذات کیلئے پسند کرتا ہے۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: خود پسندی یا عجب وغیرہ چھوڑ کر کمال ایمان میں شامل حال ہونے کیلئے تمام ریاضات و مجاہدات کئے جاتے ہیں اور وہی شریعت کے اوامر و نواہی کا بلند مقصد ہے اور یہ صفت فناء فی اللہ ہونے کے اثرات میں ایک اثر ہے اور حضرت تھانوی ؒ نے طبرانی کی ایک حدیث نقل کیا ہے کہ تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں (۱) حرص جس کی اطاعت کرنے لگے۔ (۲) خواہش نفسانی جس کی پیروی کی جائے (۳) خود بینی اور خود پسندی اور یہ بھی خود پسندی میں داخل ہے کہ اپنے منہ سے اپنی تعریف کرے اپنی بزرگی و کمالات بیان کرے، جیسے آیت نمبرا میں گذرا۔ فلا تزکوا انفسکم (فروع الایمان)

(۲) زواجر میں دیلمی کے حوالہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا خود بینی ایسی بری بلا ہے کہ اس سے ستر برس کے بہترین عمل برباد ہو جاتے ہیں۔ (دیلمی)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر تم گناہ نہ بھی کرو تو بھی مجھ کو ایک گناہ کا خطرہ یقینی ہے کہ اس میں مبتلا ہو جاؤ گے اور وہ عجب یعنی خود بینی ہے (بزار) دیلمی۔

ریا۔ تکبر۔ عجب کا فرق

ریا تو ہمیشہ امور دینی میں متحقق ہوتی ہے یعنی عزت و وقار اور نیک نامی کی نیت سے عبادت کرنا کہ لوگ اچھا سمجھیں۔ تکبر یہ ہے کہ اپنے کو بڑا عالم یا دیندار سمجھے اور دوسروں کو حقیر جانے، یا دنیوی باتوں میں یہ کہ مال یا عزت یا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکومت کی وجہ سے خود کو بڑا دوسروں کو حقیر سمجھے اور اس پر ناز کرنا اس کو اپنا کمال قرار دینا خود پسندی ہے اور علم وکمال میں اپنے کو اچھا سمجھتا ہے گو کر دوسرے کو حقیر نہ سمجھے یہ عجب ہے۔ (فروع الایمان)

(۴) حدیث میں ہے کہ حضرت زینب بنت ابی سلمہؓ کا نام ان کے والدین نے برہ رکھا تھا۔ جس کے معنی ہیں نیکوکار آنحضرت ﷺ نے آیت مذکورہ نمبرا فلا تکزوا انفسکم تلاوت فرمائی اور اس نام سے منع کیا کیونکہ اس میں اپنے نیک ہونے کا دعویٰ ہے اور نام بدل کر زینب رکھ دیا۔ (رواہ مسلم فی صحیحہ) (معارف القرآن)

اخروی مقاصد کیلئے اپنے کسی نیک عمل کی شہرت پر خوش ہونا۔ ریا نہیں

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ بَیْنَ اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مصلاَّیَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِیْ الْحَالُ الَّتِیْ رَانِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِمَكَ اللهُ یَا اَبَا هُرَیْرَةَ لَكَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ العلانِیَة. (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں اپنے گھر میں مصلیٰ پر تھا کہ اس وقت اچانک ایک شخص میرے پاس آیا مجھے اس بات سے خوشی ہوئی کہ اس نے مجھے اس نماز پڑھنے کی حالت میں دیکھا ہے (کیا یہ خوش ہونا، ریا ہے یا نہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ تم پر اللہ کی رحمت نازل ہو، تم دو ثواب کے مستحق ہوئے ایک تو پوشیدہ کا اور دوسرا ظاہر ہونے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا۔(مظاہر حق)

فصل نمبر۲۶: کینہ اور خلش نہ رکھنا جس میں حسد بھی داخل ہے

(۱) قولہ تعالٰی – یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ولا تَجَسَّسُوْا ولا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوْا اللّٰہَ. اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ. (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ نہ لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے اس کو تو تم برا سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: (۱) ظن کی چار قسمیں ہیں۔۱۔حرام۔۲۔مامور بہ اور واجب ہے۔ ۳۔مستحب ومندوب ہے ۴۔مباح اور جائز ہے۔

(۱) ظن حرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ بدگمانی رکھے کہ وہ مجھے عذاب ہی دیگا یا مصیبت ہی میں رکھے گا اس طرح کہ اللہ کی مغفرت ورحمت سے گویا مایوس ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کیساتھ حسن ظن رکھنا فرض ہے اور بدگمانی حرام ہے۔

(۲) مامور بہ اور واجب یہ ہے کہ جو احکام ایسے ہیں کہ ان میں کسی جانب پر عمل کرنا شرعاً ضروری اور اس کے متعلق کوئی دلیل واضح موجود نہیں۔تو وہاں پر ظن

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا۔(مظاہر حق)

فصل نمبر۲۶: کینہ اور خلش نہ رکھنا جس میں حسد بھی داخل ہے

(۱) قولہ تعالٰی – یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا کَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ ولا تَجَسَّسُوْا ولا یَغْتَبْ بَعْضُکُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّاْکُلَ لَحْمَ اَخِیْہِ مَیْتًا فَکَرِھْتُمُوْہُ وَاتَّقُوْا اللّٰہَ. اِنَّ اللّٰہَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ. (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ نہ لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے۔کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھالے اس کو تو تم برا سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: (۱) ظن کی چار قسمیں ہیں۔۱۔حرام۔۲۔مامور بہ اور واجب ہے۔ ۳۔مستحب ومندوب ہے ۴۔مباح اور جائز ہے۔

(۱) ظن حرام یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کیساتھ بدگمانی رکھے کہ وہ مجھے عذاب ہی دیگا یا مصیبت ہی میں رکھے گا اس طرح کہ اللہ کی مغفرت ورحمت سے گویا مایوس ہے اس سے معلوم ہوا کہ اللہ کیساتھ حسن ظن رکھنا فرض ہے اور بدگمانی حرام ہے۔

(۲) مامور بہ اور واجب یہ ہے کہ جو احکام ایسے ہیں کہ ان میں کسی جانب پر عمل کرنا شرعاً ضروری اور اس کے متعلق کوئی دلیل واضح موجود نہیں۔تو وہاں پر ظن

toobaa-elibrary.blogspot.com

غالب پر عمل کرنا واجب ہے۔ جیسے مقدمات وغیرہ کے فیصلہ میں ثقہ گواہوں کی گواہی کے مطابق فیصلہ دینا حاکم اور قاضی پر واجب اور ضروری ہے۔ یا یہ کہ آدمی ایسی جگہ پر ہو جہاں سمت قبلہ معلوم نہ ہو اور کوئی ایسا آدمی بھی نہ ہو جس سے معلوم کی جاسکے وہاں اپنے ظن غالب پر عمل ضروری ہے۔ (۳) مستحب ومندوب یہ ہے کہ ہر مسلمان کے ساتھ نیک گمان رکھے کہ اس پر ثواب ملتا ہے (۴) ظن جائز ومباح ایسا ہے جیسے نماز کی رکعتوں میں شک ہو جاوے کہ تین پڑھی ہیں یا چار تو اس موقع پر ظن غالب پر عمل کرنا جائز ہے۔ (معارف القرآن)

دوسری چیز۔ جس سے اس آیت میں منع کیا گیا ہے وہ تجسّس ہے یعنی کسی کے عیب کی تلاش اور سراغ لگانا ہے وہ دو قسم پر ہے ایک جائز ہے اور ایک ناجائز ہے۔ (۱) جو تجسّس جائز ہے وہ یہ ہے کہ کسی آدمی سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہو یا دوسرے مسلمان کی حفاظت کی غرض سے نقصان پہنچانے والے کی خفیہ تدبیروں اور ارادوں کا تجسّس کرے تو جائز ہے۔

دوسری قسم یہ ہے کہ کسی مسلمان کا جو عیب ظاہر نہ ہو اس کی جستجو اور تلاش کرنا جائز نہیں۔ (معارف القرآن)

تیسری چیز جو کہ اس آیت میں منع فرمایا گیا ہے وہ کسی کی غیبت کرنا ہے کسی آدمی کی غیر موجودگی میں اس کے متعلق کوئی ایسی بات کہنا جس کو وہ سنتا تو ناگواری ہوتی اور اگر غلط الزام لگائے تو وہ تہمت ہے۔ جو کہ حرام ہے اور قرآن مجید نے غیبت کرنے کی حرمت وممانعت فرمائی ہے، فرمایا کیا تم اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرتے ہو؟ جس طرح کسی مردہ انسان کا گوشت کھانا حرام ہے اسی طرح غیبت بھی حرام ہے۔ (معارف القران)

toobaa-elibrary.blogspot.com

غیبت کے متعلق ایک واقعہ

حضرت میمونؒ نے فرمایا کہ ایک روز خواب میں میں نے دیکھا کہ ایک زنگی (حبشی) کا مردہ جسم ہے اور کوئی کہنے والا ان کو مخاطب کر کے یہ کہہ رہا ہے کہ اس کو کھاؤ، میں نے کہا کہ اے اللہ کے بندے میں اس کو کیوں کھاؤں، تو اس شخص نے کہا اس لئے کہ تو نے فلاں شخص کے زنگی غلام کی غیبت کی ہے، میں نے کہا کہ اللہ کی قسم میں نے تو اس کے متعلق کوئی اچھی بری بات کی ہی نہیں، تو اس شخص نے کہا کہ ہاں لیکن تو نے اس کی غیبت سنی تو ہے اور تو اس پر راضی رہا، حضرت میمونؒ کا حال اس خواب کے بعد یہ ہو گیا کہ نہ خود کبھی غیبت کرتے اور نہ کسی کو اپنی مجلس میں کسی کی غیبت کرنے دیتے تھے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: غیبت بچے اور مجنوں اور ذمی کافر کی بھی حرام ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: غیبت جیسے بات اور کلام سے ہوتی ہے ایسے ہی فعل اور اشارے سے ہوتی ہے جیسے کسی لنگڑے کی چال بنا کر چلنا (یا منہ وغیرہ ٹیڑھے کر کے دکھانا)۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: غیبت کسی ضروری مصالح میں کرنا پڑے تو وہ غیبت میں داخل نہیں، بشرطیکہ وہ ضرورت و مصلحت شرعاً معتبر ہو، جیسے ظالم کی شکایت جو ظلم کو دفع کر سکے، اولاد کی شکایت باپ کو، بیوی کی شکایت شوہر کو اور جو شخص کھلم کھلا گناہ کرتا ہو، جو خود بھی ظاہر کرتا ہو یا کسی واقعہ کے متعلق فتویٰ حاصل کرنے کیلئے صورت واقعہ کا اظہار وغیرہ شامل ہیں۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ — وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ.

(سورۃ فلق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اور (پناہ چاہتا ہوں) حسد کرنے والے کی شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : حسد کہتے ہیں کسی کی نعمت وراحت کو دیکھ کر جلنا اور یہ چاہنا کہ اس سے یہ نعمت زائل ہو جائے چاہے اس کو بھی حاصل نہ ہو' یہ حسد حرام اور گناہ کبیرہ ہے اور یہ سب سے پہلا گناہ ہے جو آسمان میں کیا گیا اور سب سے پہلا گناہ ہے و زمین میں کیا گیا۔ کیونکہ آسمان میں ابلیس نے حضرت آدم علیہ السلام سے حسد کیا ور زمین پر ان کے بیٹے قابیل نے اپنے بھائی ہابیل سے کیا۔ (قرطبی)

حسد سے ملتا جلتا غبطہ ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ کسی کی نعمت کو دیکھ کر یہ تمنا کرنا کہ یہ نعمت مجھے بھی حاصل ہو جائے یہ جائز ہے بلکہ مستحسن ہے۔ (معارف القرآن)

ل حسد کینہ اور ظلم سے پاک ہونا چاہئے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقُ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ. (رواه ابن ماجه والبيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا گیا لوگوں میں کون شخص سب سے بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص جو مخموم القلب ہو اور زبان کا سچا ہو صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا صدوق اللسان تو ہم سمجھ گئے مخموم القلب ہماری سمجھ میں نہیں آیا آپ ﷺ کی تشریح فرمائیں' فرمایا یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ دل کا صاف اور خدا ترس انسان ہے جس پر نہ گناہوں کا بوجھ ہو' نہ ظلم وتعدی کا بار نہ اس کے دل میں کسی کا کینہ ہو اور نہ حسد۔

(ترجمان السنہ)

(۲) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ چغلخوری اور کینہ دوزخ میں لیجانے والی چیز ہے مسلمان کے قلب میں دونوں جمع نہیں ہو سکتیں۔ (رواہ الطبرانی' از فروع الایمان)

(۳) فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ حسد کھالیتا ہے نیکیوں کو جس طرح کھا لیتی ہے آگ لکڑیوں کو۔ (رواہ ابوداؤد از فروع الایمان)

فائدہ: کینہ کہتے ہیں دل میں برائی رکھنا اور حسد اس کی دنیوی یا دینی نعمت کے جاتے رہنے کی خواہش کرنا ہے۔ (حاشیہ فروع الایمان)

تین چیزیں رحمت سے دور ہیں

جس مجلس میں تین باتیں ہوں گی اس سے رحمت دور رہے گی (۱) دنیا کا تذکرہ (۲) ہنسی (۳) غیبت۔ یحییٰ بن معاذ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر تیرے اندر ایمان کی تین عادتیں ہوں گی تو تیرا شمار محسنین میں ہو گا۔

(۱) اگر تو کسی کو نفع نہ پہنچا سکے تو نقصان بھی نہ پہنچا (۲) اگر کسی کو خوش نہ کر سکے تو رنجیدہ بھی نہ کر۔ (۳) اگر تو کسی کی تعریف نہ کر سکے تو برائی بھی نہ کر۔ (تنبیہ الغافلین)

چغل خور قابل اعتبار نہیں

(۳) قولہ تعالیٰ هَمَّازٍ مَشَّاءٍ بِنَمِيْمٍ. (سورۂ قلم)

ترجمہ: طعنہ دینے والا ہو چغلیاں لگاتا پھرتا ہو (اس کی بات نہ مانیں)

(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: چغلی دو رخی بات کو کہتے ہیں اور ایسا کرنے والا چغل خور کہلاتا ہے۔
(معارف القرآن)

سب سے برا شخص

ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ نے صحابہ سے سوال کیا سب سے زیادہ برا کون شخص ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ و رسول ﷺ ہی جان سکتے ہیں فرمایا سب سے زیادہ برا چغل خور ہے جو ہر ایک کے سامنے اس کی سی بات کہتا اور دوسرے کی برائی کرتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

عقلمندی کی بات

ایک بزرگ کا مقولہ ہے (۱) اگر تجھے کوئی کسی کے گالی دینے کی اطلاع دے تو سمجھ لے کہ اصل میں وہی گالی دے رہا ہے۔ (۲) وہب بن منبہ نے فرمایا جو تیرے سامنے تیری ایسی خوبی بیان کرے جو تجھ میں نہیں ہے، تو وہ ایک وقت تیری برائی بھی ضرور کرے گا جو تجھ میں نہیں۔ (۳) امام ابو اللیث نے فرمایا اگر کوئی شخص تجھ سے کہے کہ فلاں شخص نے تیرے ساتھ فلاں فلاں برائی کی ہے اور تیرے بارے میں فلاں فلاں باتیں کہیں تو اس کے جواب میں تجھ پر چھ باتیں لازم ہیں۔ (۱) اس پر اعتماد نہ کر (چغل خور قابل اعتماد نہیں ہوتا) (۲) اس کو اس بات سے منع کر (برائی سے روکنا مسلمان پر واجب ہے) (۳) اللہ کیلئے اس کے سامنے ناراضی اور غصہ کا اظہار کر (جس طرح الحب فی اللہ و البغض للہ۔ اللہ کیلئے محبت کرنا اور اللہ کیلئے بغض رکھنا یہ دونوں عمل پسندیدہ ہے اللہ کے نزدیک) (۴) اس چغل خور کے کہنے سے اپنے بھائی کی بدگمانی نہ کر (مسلمان سے بدگمانی کرنا حرام ہے) (۵) جو بات وہ کہہ رہا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پغل خور کیلئے پسند نہیں کرتا اس کو خود بھی نہ کر (یعنی یہ بات کسی اور سے نقل نہ کر) (تنبیہ الغافلین)۔

حاسد پہلے متاثر ہوتا ہے

فقیہؒ نے فرمایا حسد تمام برائیوں سے زیادہ مہلک ہے کیونکہ محسود پر اس کا اثر ہونے سے پہلے حاسد اس کی وجہ سے پانچ سزاؤں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۱) نہ ختم ہونے والا غم (۲) ایسی مصیبت جس پر کوئی ثواب نہیں۔ (۳) ہر طرف مذمت ہی مذمت تعریف کہیں نہیں۔ (۴) اللہ کی ناراضی۔ (۵) اس پر توفیق کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

چھ باتیں قابل مذمت ہیں

احنف بن قیسؒ فرماتے ہیں (۱) حاسد کو کبھی راحت حاصل نہیں ہوتی۔ (۲) بخیل کے اندر وفا نہیں ہوتی (۳) تنگدل کا کوئی دوست نہیں ہوتا (۴) جھوٹے میں مروت نہیں ہوتی۔ (۵) خائن قابل اعتماد نہیں ہوتا۔ (۶) بد اخلاق کے اندر محبت نہیں ہوتی۔ (تنبیہ الغافلین)

محمد بن سیرینؒ نے فرمایا میں نے دنیا کے معاملہ میں کسی پر حسد نہیں کیا کیونکہ ہر شخص کی دو حیثیتیں ہیں۔ (۱) اگر وہ نیک اور جنتی ہے تو اس پر حسد کیونکر کیا جاسکتا ہے۔ (۲) اور اگر وہ جہنمی ہے تو جہنمی پر حسد کے کیا معنی؟ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر ۲۷: غصہ نہ کرنا۔ اور معاف کرنا نیک کاروں کی علامت ہے

(۱) قولہ تعالیٰ – وَالَّذِیْنَ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ وَاِذَا غَضِبُوْا ھُمْ یَغْفِرُوْنَ.

(سورۂ شوریٰ آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ: اور جو لوگ کہ بچتے ہیں بڑے گناہوں سے اور بے حیائی سے اور جب غصہ آوے تو وہ معاف کر دیتے ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: غصہ کا معاف کرنا یہ حسن اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہے کیونکہ کسی کی محبت یا کسی پر غصہ یہ دونوں چیزیں جب غالب آجاتی ہیں تو اچھے بھلے عاقل فاضل آدمی کو اندھا بہرا کر دیتی ہیں۔ وہ جائز، ناجائز، حق و باطل اور اپنے کئے کے نتائج پر غور کرنے کی صلاحیت کھو بیٹھتا ہے۔ جس پر غصہ آتا ہے اس کی کوشش یہ ہونے لگتی ہے کہ مقدور بھر اس پر غصہ اتار اجائے۔ مومنین وصالحین کی اللہ تعالیٰ نے یہ صفت بیان فرمائی کہ وہ صرف اسی پر اکتفا نہیں کرتے کہ غصے کے وقت حق ناحق کی حدود پر قائم رہیں بلکہ اپنا حق ہوتے ہوئے بھی معاف کر دیتے ہیں۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ – اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ فِی السَّرَّآءِ وَالضَّرَّآءِ وَالْکَاظِمِیْنَ الْغَیْظَ وَالْعَافِیْنَ عَنِ النَّاسِ وَاللّٰہُ یُحِبُّ الْمُحْسِنِیْنَ. (سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۳۴)

ترجمہ: ایسے لوگ جو کہ خرچ کرتے ہیں فراغت میں اور تنگی میں اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

غصہ کے ضبط کرنے والے اور لوگوں سے درگذر کرنے والے اور
اللہ ایسے نکوکاروں کو محبوب رکھتا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: لوگوں کی خطاؤں اور غلطیوں کو معاف کر دینا انسانی اخلاق میں ایک بڑا درجہ رکھتا ہے اور اس کا ثواب آخرت نہایت اعلیٰ ہے حدیث میں رسول کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے روز حق تعالیٰ کی طرف سے منادی ہوگی کہ جس شخص کا اللہ تعالیٰ پر کوئی حق ہے وہ کھڑا ہو جائے' تو اس وقت وہ لوگ کھڑے ہوں گے جنہوں نے لوگوں پر ظلم وجور کو دنیا میں معاف کیا ہو گا۔
(معارف القرآن)

امام بیہقیؒ نے اس آیت کی تفسیر میں حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک عجیب واقعہ نقل فرمایا ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ایک کنیز آپ کو وضو کرا رہی تھی کہ اچانک پانی کا برتن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوپر گرا تمام کپڑے بھیگ گئے۔ غصہ آنا طبعی امر تھا۔ کنیز کو خطرہ ہوا تو اس نے فوراً یہ آیت پڑھی و الکاظمین الغیظ. یہ سنتے ہی خاندان نبوت کے اس بزرگ کا سارا غصہ ٹھنڈا ہو گیا بالکل خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد کنیز نے آیت کا دوسرا جملہ و العافین عن الناس پڑھ دیا۔ تو فرمایا کہ میں نے تجھے دل سے بھی معاف کر دیا۔ کنیز بھی ہوشیار تھی اس کے بعد اس نے تیسرا جملہ بھی سنا دیا۔ و اللہ یحب المحسنین جس میں احسان اور حسن سلوک کی ہدایت ہے۔ حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا کہ جا میں نے تجھے آزاد کر دیا۔ (روح المعانی بحوالہ بیہقی)
(معارف القرآن)

بھلائی اور احسان سے برائی کی مدافعت کرو

قرآن کریم نے برائی کرنے والوں کے ساتھ احسان کرنے کا خلق عظیم سکھلایا اور یہ بتلایا ہے کہ اس کے ذریعہ دشمن بھی دوست ہو جاتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) قوله تعالٰی – اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ.

(سورہ حم السجدہ آیت نمبر ۳۴)

ترجمہ : برائی کی مدافعت بھلائی اور احسان کیساتھ کرو، تو جس کے ساتھ دشمنی ہے وہ تمہارا گہرا دوست بن جائے گا۔ (معارف القرآن)

فائدہ : رسول کریم ﷺ کی تو بڑی شان ہے آپ ﷺ کی تعلیمات کی برکت سے یہی اخلاق واوصاف آپ ﷺ کے خدام میں بھی حق تعالیٰ نے پیدا فرما دیئے تھے جو اسلامی معاشرہ کا طرۂ امتیاز ہے۔ (معارف القرآن)

حدیث : پہلوان کون ہے؟

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِكُ نَفْسَهٗ عِنْدَ الْغَضَبِ. (متفق علیہ)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طاقتور پہلوان وہ شخص نہیں ہے جو لوگوں کو کشتی میں گرادے بلکہ طاقتور اور پہلوان وہ شخص ہے جو غصہ کے وقت اپنے نفس کو قابو میں رکھے۔ (مظاہر حق)

غصہ سے بچنے کی تاکید

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِیِّ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَوْصِنِیْ قَالَ لَا تَغْضَبْ کَرَّرَ ذٰلِکَ مِرَارًا قَالَ لَا تَغْضَبْ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرما دیجئے آپ ﷺ نے فرمایا غصہ مت کرو اس شخص نے یہ بات کئی مرتبہ کہی اور آپ ﷺ نے ہر مرتبہ فرمایا کہ غصہ مت کرو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: بعض محققین کہتے ہیں کہ غضب وغصہ کی کیفیت دراصل شیطانی وسوسوں سے پیدا ہوتی ہے جس کے سبب انسان ظاہر میں بھی اور باطن میں بھی اعتدال کی راہ سے گزر جاتا ہے اور شیطان کے جال میں پھنس جاتا ہے چنانچہ اس حالت میں وہ نہ صرف اس طرح اول فول بکنے لگتا ہے اور ایسے افعال وحرکات کا ارتکاب کرتا ہے جو شرعی طور پر بھی اور اخلاقی طور پر بھی نہایت برے اور نازیبا ہوتے ہیں بلکہ دل میں کینہ اور بغض بھی رکھتا ہے انکے علاوہ ایسی اور بہت سی چیزیں اس سے صادر ہوتی ہیں جو بد خلقی وبدخوئی کی نشانیاں ہیں اور بسا اوقات تو غصہ کرنے والا اس درجہ مغلوب الغضب ہو جاتا ہے کہ اس سے کفر تک سرزد ہو جاتا ہے۔ اس حقیقت سے بھی یہ بات واضح ہوئی کہ غضب اور غصہ چونکہ انسان کو دین ودنیا کے سخت ترین نقصان میں مبتلا کر دیتا اس لئے آپ ﷺ نے مذکورہ شخص کے بار بار عرض گزار ہونے کے باوجود بس ایک ہی نصیحت کی کہ غصہ مت کرو۔ (مظاہر حق)

تکبر وبڑائی کی حقیقت

(۳) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنْ کَانَ فِیْ قَلْبِہٖ مِثْقَالَ ذَرَّۃٍ مِّنْ کِبْرٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّ الرَّجُلَ يُحِبُّ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبُهٗ حَسَنًا وَّ نَعْلُهٗ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَمِيْلٌ يُحِبُّ الْجَمَالَ اَلْكِبْرُ بَطَرُ الْحَقِّ وَغَمْطُ النَّاسِ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہو گا جس کے دل میں ذرہ برابر بھی تکبر ہو گا (یہ سنکر) ایک شخص نے عرض کیا کہ کوئی آدمی یہ پسند کرتا ہے کہ اسکا لباس عمدہ ہو اور جوتے اچھے ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' اللہ تعالیٰ جمیل یعنی اچھا صاف اور آراستہ ہے اور جمال یعنی اچھائی اور آرائستگی کو پسند کرتا ہے اور تکبر یہ ہے کہ حق بات کو ہٹ دھرمی کے ساتھ نہ مانا جائے اور لوگوں کو حقیر وذلیل سمجھا جائے۔

(مظاہر حق)

غصہ کی حقیقت اور اس کا علاج

(۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص روکے رکھے اپنا غصہ کو' تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا عذاب روک لیں گے۔ (رواہ البیہقی' از فروع الایمان)

فائدہ: غصہ تمام مہلکات عظیمہ سے ہے بلکہ بنظر تحقیق دیکھا جائے تو کینہ اور حسد بھی اسی غصہ کے آثار میں سے ہے کیونکہ جب کسی پر پورے طور پر غصہ چلتا نہیں تو اندر ہی اندر گھٹ کر کینہ وحسد پیدا ہو جاتا ہے۔ (فروع الایمان)

(۵) حدیث میں اس طرح آیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ غصہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شیطان کی جانب سے ہے اور شیطان پیدا ہوا ہے آگ سے اور آگ بجھ جاتی ہے پانی سے سو جب تم میں سے کسی کو غصہ آیا کرے تو وہ وضو کر لیا کرے۔

(رواہ ابو داؤد' از فروع الایمان)

(۶) رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا' جب تم میں کسی کو غصہ آیا کرے' تو اگر وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ جاتا رہے تو خیر ورنہ لیٹ جائے' (رواہ احمد والترمذی از فروع الایمان)

فصل نمبر ۲۸: حیا کرنا

(۱) قولہ تعالٰی- یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ النَّاسِ ولا یَسْتَخْفُوْنَ مِنَ اللہ وَھُوَ مَعَھُمْ الایۃ.

(سورۂ نساء آیت ۱۰۸)

ترجمہ: شرماتے ہیں لوگوں سے اور نہیں شرماتے اللہ سے اور وہ ان کے ساتھ ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: کہ یہ لوگ اپنے ہی جیسے آدمیوں سے تو شرماتے ہیں اور چوری کو چھپاتے ہیں اور اللہ تعالٰی سے نہیں شرماتے' جو ہر وقت ان کے ساتھ ہے اور ان کے ہر کام کو دیکھ رہا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالٰی- ﴿فَیَسْتَحْیٖ مِنْکُمْ واللہ لا یَسْتَحْیٖ مِنَ الْحَقِّ.﴾ (سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۳)

ترجمہ: پھر تم سے شرم کرتا ہے (نبی ﷺ) اور اللہ شرم نہیں کرتا حق بات بتلانے میں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: آیت میں یہ ارشاد فرمایا کہ نبی کریم ﷺ کو اگرچہ مہمانوں کے اس طرز

toobaa-elibrary.blogspot.com

عمل سے تکلیف پہنچتی ہے مگر چونکہ خود اپنے گھر کے مہمان ہیں اس حالت میں ان کو ادب سکانے سے حیا مانع ہوتی ہے مگر حق بات کے اظہار میں اللہ تعالیٰ حیا نہیں کرتا۔ (معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰی – ﴿فَجَاءَتْهُ اِحْدٰىهُمَا تَمْشِیْ عَلَى اسْتِحْیَاءٍ.﴾ (سورۂ قصص آیت ۲۵)

ترجمہ : پھر آئی اس کے پاس ان دونوں میں سے ایک چلتی تھی شرم سے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بکریوں کو پانی پلا کر جو احسان کیا ہے اس کی مکافات کرنا چاہئے اس لئے انہیں لڑکیوں میں سے ایک کو ان کے بلانے کیلئے بھیجا یہ حیا کیساتھ چلتی ہوئی پہنچی، اس میں بھی اشارہ ہے کہ باوجود پردہ کے باقاعدہ احکام نازل نہ ہونے تک نیک عورتیں مردوں سے بے محابا خطاب نہ کرتی تھیں۔ ضرورت کی بناء پر یہ وہاں پہنچی تو حیا کیساتھ بات کی جس کی صورت بعض مفسرین نے یہ بیان کی ہے کہ اپنے چہرہ کو آستین سے چھپا کر گفتگو کی۔
(معارف القرآن)

حیاء ایمان کا حصہ ہے

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ اَخَاهُ فِی الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ دَعْهُ فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ. (رواه البخاری)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

رسول اللہ ﷺ ایک انصاری شخص کی طرف سے گذر رہے تھے (آپ نے دیکھا) کہ وہ انصاری اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں کچھ سمجھا رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس کو چھوڑ دو کیونکہ حیاء ایمان ہی کا ایک حصہ ہے۔ (ترجمہ بخاری)

فائدہ: حدیث شریف سے معلوم ہوا کہ حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے اس لئے حیاء کرنے والے کو حیاء سے نہ روکو۔ کیونکہ انسان کی فطری شرم اسے بہت سے بے حیائی کے کاموں سے روک دیتی ہے اور اسکے طفیل آدمی متعدد گناہوں سے بچ جاتا ہے' اور یہاں حیاء سے مراد دینی احکام میں شرم کرنا نہیں' بلکہ گناہوں کے کاموں میں شرمانا ہے۔ (حاشیہ ترجمہ بخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَشَدَّ حَیَاءً مِنَ الْعَذَرَاءِ فِیْ خِدْرِھَا وَکَانَ اِذَا کَرِہَ شَیْئًا عُرِفَ فِیْ وَجْھِہٖ.

(رواہ الترمذی فی شمائلہ)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدوری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ شرم وحیاء میں کنواری لڑکی سے جو اپنے پردہ میں ہو' کہیں زائد بڑھے ہوئے تھے جب حضور ﷺ کو کوئی بات ناگوار ہوتی تو ہم آپ ﷺ کے چہرہ سے پہچان لیتے (حضور اکرم ﷺ غایت شرم کی وجہ سے اظہار ناپسندیدگی بھی نہ فرماتے تھے)۔ (خصائل نبوی ﷺ)

فائدہ: اس حدیث میں حضور اکرم ﷺ کو ان کنواری لڑکیوں سے زیادہ شرم کرنے کی مثال دیئے ہیں۔ جو کنواری اپنے پردہ میں ہو' علماء نے اس کے دو مطلب لکھے ہیں۔ (۱) ایک جماعت علماء نے یہ فرمایا ہے کہ اس سے پردہ نشین کنواری لڑکی مراد ہے کہ وہ اس کنواری لڑکی سے جو باہر پھرتی ہو بہت زیادہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

شرمیلی ہوتی ہے گو کنواری ہر ایک ہی شرم دار ہوتی ہے اس لئے شریعت نے کنواری لڑکی کے نکاح کی اجازت کیلئے اس کے سکوت کو کافی بتایا ہے کہ کنواری کیلئے شرم طبعی چیز ہے بالخصوص پردہ نشین لڑکی اور بعض علماء نے پردہ نشین سے وہ لڑکی مراد لی ہے جو پردہ میں تربیت دی گئی ہے کہ اس کو عورتوں سے بھی پردہ کرایا گیا ہو' چنانچہ باہر کی پھرنے والی عورتوں سے پردہ بہت سے خاندانوں میں مروج ہے کہ یہ لڑکی جس قدر شرمیلی ہوگی ظاہر ہے دوسرا مطلب بعض علماء نے اپنے پردہ میں ہونے سے کنایہ بتایا ہے شب عروس کا کہ کنواری لڑکی پہلی شب میں جس قدر شرمیلی ہوتی ہے وہ ظاہر ہے۔ (خصائل نبوی ﷺ)

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی حیاء اور تستر کی وجہ سے مجھے کبھی آپ ﷺ کے محل شرم دیکھنے کی ہمت نہیں پڑی اور کبھی نہیں دیکھا۔ (خصائل نبوی ﷺ)

فائدہ: جب حضور ﷺ کی شرم کی وجہ سے ہمت نہیں پڑی تو خود حضور ﷺ تو کیا دیکھتے اور اصولی بات ہے کہ شرمیلے آدمی کے سامنے دوسرے کو مجبوراً شرم کرنا پڑتا ہے اور ایک دوسری روایت میں بالتصریح اس کی بھی نفی ہے کہ نہ حضور ﷺ نے کبھی میرے ستر کو دیکھا نہ میں نے حضور ﷺ کے ستر کو دیکھا اور جب باوجودیکہ تمام بیبیوں میں سب سے بے تکلف تھیں۔ سب سے زیادہ محبوب تھیں۔ انکا یہ حال ہے تو اوروں کا کیا ذکر۔ کیونکہ حضرت ام سلمہؓ فرماتی ہیں کہ جب حضور ﷺ بیوی سے صحبت کرتے تو یہ آنکھیں بند کر لیتے اور بیوی کو بھی سکون و وقار کی تاکید فرماتے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ حضور اقدس ﷺ حجروں کے پیچھے جاکر غسل کیا کرتے۔ حضور ﷺ کے محل ستر کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا۔ (خصائل نبوی ﷺ)

حاصل یہ ہے کہ حضور ﷺ کی حیاء تمام امت کیلئے دلیل ہے کہ صاحب شریعت کا عمل سب کا عمل ہونا چاہئے اس لئے دوسری حدیث میں فرمایا الحیاء شعبة

toobaa-elibrary.blogspot.com

من الایمان یعنی حیاء ایمان کا ایک حصہ ہے اور جو بے شرم ہو تو وہ ایمان کے اس حصے سے خارج ہو۔ ایسا نہ ہونا چاہئے کہ رفتہ رفتہ تمام اجزاء ایمان سے خارج ہو جائے۔

(٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْحَیَاءُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْاِیْمَانُ فِی الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِی النَّارِ. (رواہ احمد والترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیاء و شرم ایمان سے پیدا ہوتی ہے اور ایمان کا نتیجہ جنت ہے اور بے حیائی و فحش کلامی درشتی فطرت سے ناشی ہوتی ہے اور اس کا نتیجہ دوزخ ہے۔ (ترجمان السنہ)

حیاء کی تعریف وفضیلت

(٥) عَنْ زَیْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ لِكُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الاسلامِ الْحَیَاءُ. (رواہ مالک مرسلا ورواہ ابن ماجہ والبیہقی فی شعب الایمان عن انس وابن عباس)

ترجمہ: حضرت زید بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دین اور مذہب میں ایک خلق ہے (یعنی ہر مذہب والوں میں ایک ایسی صفت و خصلت ہوتی ہے جو تمام ان کی صفتوں پر غالب اور انکی ساری خصلتوں سے اعلیٰ ہوتی ہے) اور اسلام کا وہ خلق حیاء ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: یہاں حیاء اس چیز میں شرم وحیاء کرنا مراد ہے جس میں حیاء کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضروری ہے چنانچہ جن چیزوں میں شرم وحیاء کرنے کی اجازت نہیں ہے جیسے تعلیم وتدریس امر بالمعروف ونہی عن المنکر۔ ادائیگی حق کا حکم دینا، خود حق ادا کرنا اور گواہی دینا وغیرہ وغیرہ۔ ان میں شرم وحیاء کرنیکی کوئی فضیلت نہیں۔ (مظاہر حق)

حیاء اور ایمان لازم وملزوم ہیں

(٦) عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْحَیَاءَ وَالْاِیْمَانَ قُرِنَاءُ جَمِیْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُھُمَا رُفِعَ الْاٰخَرُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ابْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُھُمَا تَبِعَہُ الْاٰخَرُ. (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حیاء اور ایمان کو ایک دوسرے کیساتھ یکجا کیا گیا ہے لہٰذا جب کسی کو ان دونوں میں سے کسی ایک سے محروم کیا جاتا ہے تو وہ دوسرے سے بھی محروم رکھا جاتا ہے، یعنی جو شخص ایمان سے محروم رہتا ہے وہ حیاء سے بھی محروم رکھا جاتا ہے اور جس میں حیاء نہیں ہوتی اس میں ایمان بھی نہیں ہوتا اور ایک دوسری روایت جو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول یوں ہے کہ ان دونوں میں سے جب ایک کو دور کیا جاتا ہے تو دوسرا بھی جاتا رہتا ہے۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۲۹: فریب نہ دینا جس میں بدگمانی نہ کرنا اور کسی کے ساتھ مکر نہ کرنا بھی داخل ہے

(١) قولہ تعالیٰ — یُخٰدِعُوْنَ اللّٰہَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَمَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَخْدَعُوْنَ الا اَنْفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُوْنَ .(سورۂ بقرہ آیت نمبر۹)

ترجمہ : دغا بازی کرتے ہیں اللہ سے اور ایمان والوں سے اور دراصل کسی کو دغا نہیں دیتے مگر اپنے آپ کو اور نہیں سوچتے۔
(معارف القرآن)

فائدہ : اس آیت میں بتلایا گیا ہے کہ اپنی نظر میں وہ اللہ و رسول ﷺ اور مومنین کو دھوکہ دینا چاہتے ہیں۔ مگر وہ تو کسی کے دھوکہ میں آنے سے بالا تر ہیں یہ خود اپنے آپ ہی کو فریب دیر ہے ہیں کہ یہ بے شعور لوگ ہیں جو بھلائی کے بدلے برائی خریدتے ہیں اور ان کی اس کجروی کیوجہ سے انکے حواس اور عقل بیکار ہوکر رہ گئے ہیں وہ گونگے بہروں کی طرح زندگی گذارتے ہیں۔(معارف القرآن)

حضرت جنید بغدادیؒ نے فرمایا کہ دلوں کے امراض خواہشات نفسانی کے اتباع سے پیدا ہوتے ہیں جیسے بدن انسان کے امراض اخلاط انسان کے بے اعتدالی سے پیدا ہوتے ہیں۔(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰی — ﴿ وَقَدْ مَكَرَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَلِلّٰهِ الْمَكْرُ جَمِيْعًا . ﴾ (سورہ رعد آیت نمبر ۴۲)

ترجمہ : اور فریب کر چکے ہیں جو ان سے پہلے تھے سو اللہ کے ہاتھ میں ہے سب فریب۔(معارف القرآن)

فائدہ : خلاصہ یہ ہے کہ وہ لوگ جتنے بھی مکر و فریب کریں۔ آپ بے فکر رہیں وہ جتنی بھی الٹی الٹی باتیں بنائیں وہ بے کار ہیں جتنے مکر و فریب کریں وہ سب محل ہیں اس لئے کہ سارے مکر اللہ تعالیٰ ہی کے ہاتھ میں ہیں دھوکہ سے کچھ نہ حاصل کر سکیں گے اور نہ ملیں گے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

حدیث میں آیا ہے کہ دھوکہ حسد ،بغض وغیرہ نہ رکھو اور بدگمانی نہ کرو

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَکُوْنُوْا عِبَادَ اللهِ اِخْوَانًا. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دیکھو خبردار بدگمانی سے بچو کیونکہ بدگمانی ایک بدترین جھوٹ ہے اور لوگوں کے عیوب تلاش کرنے کی فکر میں نہ رہو۔ دھوکہ بازی مت کرو۔ باہم ایک دوسرے پر حسد نہ کرو۔ آپس میں بغض نہ رکھو۔ غصہ کے ساتھ ایک دوسرے سے منہ نہ پھیرو اور سب اللہ کے بندے بھائی بھائی کی طرح بن جاؤ۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: اس حدیث میں جن چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان کا معاشرہ کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کے بھاؤ سے براہ راست تعلق ہے ان باتوں سے اگر اجتناب کیا جائے تو معاشرہ میں پھیلنے والی بہت سی خرابیوں سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے۔ (مظاہر حق)

کسی کو دھوکہ دینا اسلام میں بہت بڑا عیب ہے

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس نے دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے (رواہ مسلم) از دہلوی

دھوکہ دینے والے ملعون ہیں

(۳) عَنْ اَبِیْ بَکْرِ نِ الصِّدِّیْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَکَرَبِہٖ. (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث غریب)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ملعون ہے جو کسی مسلمان کو نقصان پہنچائے یا اس کے ساتھ مکر وفریب کرے۔ (مظاہر حق)

(۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے سوکھے گیہوں اوپر رکھ چھوڑے تھے اور گیلے اندر کر دیئے تھے۔ آپ ﷺ نے ہاتھ سے اٹھا کر دیکھا اور فرمایا جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (رواہ مسلم الطبرانی) از دہلوی۔

دھوکہ اور فریب جہنم میں ہیں

(۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دھوکہ اور فریب جہنم میں ہے۔ (رواہ الطبرانی) از دہلوی۔

(۶) حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ کا ارشاد ہے دھوکہ فریب، خیانت جہنم میں ہیں۔ (رواہ الطبرانی وغیرہ) از دہلوی۔

فصل نمبر ۳۰: دنیا کی محبت دل سے نکال دینا جس میں مال اور جاہ کی محبت بھی داخل ہے

(۱) قولہ تعالیٰ ﴿ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰہَ لَہٗ مُلْکُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ. وَمَا لَكُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ.﴾ (سورہ بقرہ)

ترجمہ: کیا تجھ کو معلوم نہیں کہ اللہ ہی کیلئے ہے سلطنت آسمان اور زمین کی اور نہیں تمہارے واسطے اللہ کے سوا کوئی حمایتی اور نہ مددگار۔ (معارف القرآن)

فائدہ: خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طاقت وقدرت کو سمجھ کر دنیا کی زندگی میں آخرت کی ترقی کیلئے کام کرنا چاہئے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہی دنیا و آخرت کے مالک ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالیٰ۔ ﴿اَلَّذِيْنَ يَسْتَحِبُّوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا عَلَى الْاٰخِرَةِ وَيَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَيَبْغُوْنَهَا عِوَجًا. اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ بَعِيْدٍ.﴾

(سورہ ابراہیم آیت نمبر ۳)

ترجمہ: جو کہ پسند رکھتے ہیں زندگی دنیا کی آخرت سے اور روکتے ہیں اللہ کی راہ سے اور تلاش کرتے ہیں اس میں کجی، وہ راستہ بھول کر دور جا پڑے ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: منکرین قرآن کافروں کا حال یہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی کو بہ نسبت آخرت کے زیادہ پسند کرتے ہیں اور ترجیح دیتے ہیں اس لئے دنیا کے نفع یا آرام کی خاطر آخرت کا نقصان کرنا گوارہ کر لیتے ہیں اس میں ان کے مرض کی تشخیص کی طرف اشارہ ہے کہ یہ لوگ قرآن کریم کے واضح معجزات دیکھنے کے باوجود اس سے منکر کیوں ہیں۔ وجہ یہ ہے کہ ان کو دنیا کی موجودہ زندگی کی محبت نے آخرت کے معاملات سے اندھا کر رکھا ہے اس لئے ان کو اپنی اندھیری ہی پسند

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے روشنی کی طرف آنے سے کوئی رغبت نہیں۔ (معارف القرآن)
اور اسی اصول کی رو سے جس مسلمان میں بھی یہ خصلتیں موجود ہوں وہ بھی اس وعید کا مستحق ہے۔ اور ان میں تین خصلتوں کا ذکر ہے۔ (۱) دنیا کی محبت کو آخرت پر غالب رکھیں۔ یہاں تک کہ دین کی روشنی میں نہ آئیں۔ (۲) دوسروں کو بھی اپنے ساتھ شریک رکھنے کیلئے اللہ کے راستہ سے روکیں۔ (۳) قرآن وسنت کو ہیر پھیر کرکے اپنے خیالات پر منطبق کرنے کی کوشش کریں۔ نعوذ باللہ منہ۔ (معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰی ﴿ وَمَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا . ﴾

(سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۲)

ترجمہ: جو کوئی رہا اس جہاں میں اندھا سو وہ پچھلے جہان میں بھی اندھا ہے اور بہت دور پڑا ہوا راہ سے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اور جو کوئی دنیاوی زندگی میں اللہ تعالیٰ کے دین حق سے روگردانی کی ہوگی اس کو آخرت کی زندگی میں بھی برا ٹھکانہ ہی میسر ہوگا اور جو دنیا میں حق بات کو تسلیم نہ کرے اس کو آخرت میں بھلائی کہاں سے ملے گی۔

بنی آدم کی فضیلت اکثر مخلوقات پر

(٤) قوله تعالٰی - ﴿ وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا . ﴾

(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۷۰)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اور ہمنے عزت دی ہے آدم کی اولاد کو اور سواری دی ان کو خشکی اور دریا میں اور روزی دی ہم نے ان کو صاف ستھری چیزوں سے اور بڑھا دیا ان کو بہتوں سے جن کو پیدا کیا ہے ہم نے بڑائی دیکر۔ (معارف القرآن)

فائدہ : اس آیت میں اولاد آدم کی اکثر مخلوقات پر فوقیت اور افضلیت کا ذکر ہے اس میں دو باتیں قابل غور ہیں اول بات یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے بنی آدم کو مختلف حیثیات سے ایسی خصوصیات عطا فرمائی ہیں جو دوسری مخلوقات میں نہیں۔ مثلاً حسن صورت اعتدال جسم، اعتدال مزاج، اعتدال قدو قامت، جو انسان کو عطا ہوا ہے کسی دوسرے حیوان میں نہیں، اس کے علاوہ عقل وشعور میں اس کو خاص امتیاز بخشا گیا ہے، جس کے ذریعہ وہ تمام کائنات علویہ اور سفلیہ سے اپنے کام نکالتا ہے اس کو اللہ تعالیٰ نے اس کی قدرت بخشی ہیں کہ مخلوقات الیہ سے ایسے مرکبات اور مصنوعات تیار کرے جو اس کے رہنے سہنے اور نقل وحرکت اور طعام ولباس میں اس کے مختلف کام آئیں اور نطق وگویائی اور افہام وتفہیم کا جو ملکہ اس کو عطا ہوا ہے وہ کسی دوسرے حیوان میں نہیں، اشارات، تحریرات، اور یہ سب انسان ہی کی امتیازات ہیں اور عقل وشعور کے اعتبار سے مخلوقات کی تقسیم اس طرح ہے کہ عام جانوروں میں شہوات اور خواہشات ہیں عقل وشعور نہیں۔ فرشتوں میں عقل وشعور ہے شہوات وخواہشات نہیں، انسان میں یہ دونوں چیزیں جمع ہیں عقل وشعور بھی ہے شہوات وخواہشات بھی ہیں۔ اس وجہ سے جب وہ شہوات وخواہشات کو عقل وشعور کے ذریعہ مغلوب کر لیتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی ناپسندیدہ چیزوں سے اپنے آپ کو بچالیتا ہے تو اسکا مقام بہت سے فرشتوں سے بھی اونچا ہو جاتا ہے دوسری بات اولاد آدم کو اکثر مخلوقات پر فضیلت دینے کا ہے۔ اس میں تو کسی کو اختلاف کی گنجائش نہیں کہ دنیا کی تمام مخلوقات علویہ اور سفلیہ اور تمام جانوروں پر اولاد

toobaa-elibrary.blogspot.com

آدم کو فضیلت حاصل ہے اسی طرح جنات جو عقل و شعور میں انسان ہی کی طرح ہیں ان پر بھی انسان کا افضل ہونا سب کے نزدیک مسلم ہے' اب انسان اور فرشتہ میں کون افضل ہے اس میں تحقیقی بات یہ ہے کہ انسان میں عام مومنین صالحین جیسے اولیاء اللہ وہ عام فرشتوں سے افضل ہیں مگر خواص ملائکہ جیسے جبرائیل میکائیل وغیرہ ان عام صالحین سے افضل ہیں اور انبیاء علیہم السلام وہ خواص ملائکہ سے بھی افضل ہیں۔ (معارف القرآن)

دنیاوی زندگی لہو ولعب کے علاوہ کچھ نہیں

(۵) قولہ تعالٰی ﴿ وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ. وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ. ﴾ (سورۂ عنکبوت آیت نمبر ۶۴)

ترجمہ: اور یہ دنیوی زندگی بجز لہو ولعب کے اور کچھ نہیں اور اصل زندگی عالم آخرت ہے اگر ان کو اسکا علم ہوتا تو ایسا نہ کرتے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں حیات دنیا کو لہو ولعب فرمایا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ جیسے کھلوں کا کوئی ثبات و قرار اور کوئی بڑا مقصد ان سے حل نہیں ہوتا تھوڑی دیر کے بعد سب تماشے ختم ہو جاتے ہیں یہی حال اس دنیا کا ہے اور دنیا اور اس کی مادی وفانی لذات و خواہشات کی محبت نے ان کو آخرت اور انجام میں غور و فکر کرنے سے اندھا اور ناسمجھ بنا دیا ہے۔ (معارف القرآن)

متاع دنیا کی حقیقت

(۶) قولہ تعالٰی ﴿ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَمَتَاعُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا وَزِيْنَتُهَا وَمَا عِنْدَ اللهِ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى.
افلا تَعْقِلُوْنَ. ﴾ (سورۂ قصص آیت نمبر ۶۰)

ترجمہ: اور جو تم کو ملی ہے کوئی چیز سو فائدہ اٹھالینا ہے دنیا کی زندگی میں اور یہاں کی زینت ہے اور جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے اور باقی رہنے والا کیا تم کو سمجھ نہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: جس طرح دنیا کی عیش و عشرت، مال و دولت سب چند روزہ متاع ہے کسی کے پاس ہمیشہ نہیں رہتی، اسی طرح یہاں کی تکلیف بھی چند روزہ ہے جلد ختم ہو جانے والی ہے اس لئے عقلمند کا کام یہ ہے کہ فکر اس تکلیف و راحت کی کرے جو پائیدار اور ہمیشہ رہنے والی ہے۔ ہمیشہ رہنے والی دولت و نعمت کی خاطر چند روزہ تکلیف و مشقت برداشت کر لینا ہی عقلمندی کی دلیل ہے یعنی یہاں کی نیک اعمال کا بدلہ جو آخرت میں ملنے والا ہے اس اعمال کیلئے تکلیف برداشت کر لینا ہی عقلمندی ہے۔ (معارف القرآن)

حدیث شریف

(۱) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ مَرَّ بِجَدْيٍ اَسَكَّ مَيِّتٍ قَالَ اَيُّكُمْ يُحِبُّ اَنَّ هٰذَا لَهُ بِدِرْهَمٍ فَقَالُوْا مَا نُحِبُّ اَنَّهُ لَنَا بِشَيْءٍ قَالَ فَوَاللهِ لَلدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ هٰذَا عَلَيْكُمْ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک مردار بکری کے بچہ کے پاس سے گذرے جس کے ناک کان بھی کٹے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی جو اس کو ایک درہم میں لینا قبول کرے لوگوں نے کہا ہمیں تو مفت لینا بھی پسند نہیں،

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس پر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جتنا یہ مرا ہوا بچہ تم کو ذلیل نظر آرہا ہے اللہ تعالیٰ کے سامنے ساری دنیا اس سے زیادہ ذلیل ہے۔ (ترجمان السنہ)

(۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَتِ الدُّنْيَا تَعْدِلُ عِنْدَ اللهِ جَنَاحَ بَعُوْضَةٍ مَا سَقٰى كَافِرًا مِنْهَا شَرْبَةً. (رواه احمد والترمذی وابن ماجه)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' اگر اللہ تعالیٰ کے یہاں دنیا کی قدر مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تو کسی کافر کو وہ ایک گھونٹ بھی نہ چکھاتا۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: مطلب ان دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ دنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک نہ مرا ہوا جانور کے برابر بھی حیثیت کے قابل قبول ہے اور نہ مچھر کے پر کے برابر عزت ووقعت اور قدر ہے۔ اتنی ذلیل چیز یعنی دنیا کیلئے دن ورات فکر مند ہونا نادانی کے سوا کچھ نہیں۔

(۳) عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ وَاللهِ مَا الدُّنْيَا فِي الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلُ مَا يَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِي الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت مستورد بن شداد رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے اللہ کی قسم دنیا کی مثال آخرت کے مقابلہ میں اتنی بھی نہیں جتنا کہ تم اگر سمندر میں انگلی ڈالو پھر دیکھو کہ اس میں کتنا پانی لگا ہے۔ (ترجمان السنہ)

فائدہ: اس حدیث میں دنیا اور آخرت کا تقابل پیش کرکے فرمایا دنیا کی مثال

toobaa-elibrary.blogspot.com

سمندر میں ایک انگلی ڈال کر دیکھ لو کتنا پانی آتا ہے اور آخرت کی نعمت کی کثرت اور ابدی ہونے کا سبب سے ساری دنیا مل کر آخرت کی ایک معمولی سی نعمت کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

شیطان کا دعویٰ

حضور اکرم ﷺ کا فرمان ہے کہ شیطان کہتا ہے کہ مالدار کامیاب نہیں ہو سکتا کیونکہ میں اس کو تین باتوں میں سے ایک میں ضرور پھانسے رکھتا ہوں (۱) دنیا اور اس کے مال و متاع کو اس کی نظر میں اتنا مزین بنا دیتا ہوں کہ وہ اس کا حق ادا کرنے میں کوتاہی کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ (۲) مال کے حاصل کرنے کے راستے آسان بنا دیتا ہوں (تاکہ مال کی کثرت کی وجہ سے غلط جگہ اور ناحق خرچ کرنا اس کیلئے مشکل نہ رہے) (۳) اس کے دل میں مال کی انتہائی محبت بھر دیتا ہوں (تاکہ وہ مال کو حلال و حرام کی تمیز کئے بغیر زیادہ سے زیادہ جمع کرنے کے چکر میں لگا رہے) (تنبیہ الغافلین)

بطحاء مکہ کو سونا بنا دینے کے مقابلے میں ایک دن کھانا اور ایک دن بھوکا رہنا زیادہ پسند ہے

(٤) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَرَضَ عَلَیَّ رَبِّیْ لِیَجْعَلَ لِیْ بَطْحَاءَ مَکَّةَ ذَهَبًا فَقُلْتُ لَا یَا رَبِّ وَلٰکِنْ اَشْبَعُ یَوْمًا وَاَجُوْعُ یَوْمًا فَاِذَا جُعْتُ تَضَرَّعْتُ اِلَیْكَ وَذَکَرْتُكَ وَاِذَا شَبِعْتُ حَمِدْتُكَ وَشَکَرْتُكَ (رواہ الترمذی واحمد)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حق تعالیٰ نے مکہ مکرمہ کے اس پتھریلی میدان کو میرے سامنے کرکے مجھ کو یہ اختیار دیا تھا اگر میں پسند کروں تو وہ اپنی قدرت سے اس کو سونا بنادے میں نے عرض کی پروردگار میں تو یہ چاہتا ہوں کہ ایک دن شکم سیر رہوں تو ایک دن بھوکا بھی رہوں، جب بھوکا ہوں تو تیرے سامنے گریہ وزاری کروں اور تیری یاد کروں اور جب شکم سیر ہوں تو تیری حمد وثناء کروں اور تیرا شکر بجالاؤں۔

(ترجمان السنہ)

تین اور تین پسندیدہ باتیں

حضرت شفیق الزاہدؒ فرماتے ہیں فقیروں نے اپنے لئے (تین باتوں کو) پسند کیا ۔ (۱) راحت نفس (۲) فراغت قلب (۳) خفت حساب (آسان حساب) یعنی مال کی قلت، دنیا میں نفس کی راحت، قلب کے سکون اور آخرت میں حساب کی آسانی کا سبب ہوگی۔ مالداروں نے اپنے لئے (تین باتوں کو) پسند کیا۔ (۱) مشقت نفس (۲) اشتغال قلب (۳) شدت حساب، یعنی مال کی زیادتی دنیا میں مشقت وپریشانی مشغولیت اور آخرت میں حساب کی سختی کا سبب ہوگی۔ (تنبیہ الغافلین)

ملعون شخص

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو شخص مالدار کی (صرف مال کی وجہ سے عزت کرے اور فقیر کو (غربت کی وجہ سے) حقیر جانے وہ ملعون ہے۔

(تنبیہ الغافلین)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو اپنے آپ کو اہل قبور میں شمار کر

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِبَعْضِ جَسَدِیْ فَقَالَ كُنْ فِی الدُّنْیَا كَاَنَّكَ غَرِیْبٌ اَوْ عَابِرُ سَبِیْلٍ وَعُدْ نَفْسَكَ فِیْ اَهْلِ الْقُبُوْرِ.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ میرے جسم کا بعض حصہ (شفقت کے انداز میں) پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح بسر کرو جیسے تم ایک مسافر ہو اور مسافر بھی وہ جو منزل طے کر رہا ہو اور اپنے نفس کو ایسا سمجھ جیسے قبر کا مردہ۔ (ترجمان السنہ)

تین کام ضرور کرنا چاہئے

یحییٰ بن معاذؒ فرماتے ہیں۔ ہر سمجھ دار آدمی کو تین کام ضرور کرنا چاہئے۔ (۱) ترک دنیا، اس سے قبل کر دنیا اس کو چھوڑ دے۔ (۲) قبر کی تعمیر اس میں داخل ہونے سے پہلے۔ (۳) اپنے خالق کو راضی کرنا۔ اس سے ملاقات سے پہلے۔ (تنبیہ الغافلین)

دنیا کی محبت کا ثمرہ

حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کا قول نقل کیا ہے کہ دنیا کی محبت سے تین چیزیں حاصل ہوتی ہیں۔ (۱) نہ ختم ہونے والی مشغولیت، (جو تاجروں سے پوچھو) (۲) نہ ختم ہونے والی آرزوئیں وامیدیں (اس سے پہلے قبر ہی ٹھکانہ ہوتا ہے) (۳) ایسا حرص ولالچ جس میں غنا کا نام نہیں (یہی تو ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو انسان کو تباہ و برباد کر کے چھوڑتا ہے) (تنبیہ الغافلین)

زہد ترک دنیا میں ہے

(٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ كَانَ لِیْ مِثْلُ اُحُدٍ ذَهَبًا لَسَرَّنِیْ اَنْ لَا یَمُرَّ عَلَیَّ ثَلٰثُ لَیَالٍ وَعِنْدِیْ مِنْهُ شَیْئٌ اِلَّا شَیْئٌ اُرْصِدُهُ لِدَیْنٍ.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہوتا تو بھی میری خوشی اسی میں ہوتی کہ تین راتیں بھی نہ گذرنے پائیں کہ اس میں سے کچھ بھی میرے پاس باقی نہ رہ جائے۔ ہاں صرف اتنی مقدار جتنی کہ میں اپنے قرض کی ادائیگی کیلئے رکھ لوں۔ (ترجمان السنہ)

دنیا مسافر خانہ ہے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ نَامَ عَلٰی حَصِیْرٍ فَقَامَ وَقَدْ اَثَّرَ فِیْ جَسَدِهٖ. فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَا رَسُوْلَ اللهِ لَوْ اَمَرْتَنَا اَنْ نَبْسُطَ لَكَ وَنَعْمَلَ فَقَالَ مَالِیْ وَلِلدُّنْیَا وَمَا اَنَا وَ الدُّنْیَا اِلَّا كَرَاكِبٍ اِسْتَظَلَّ تَحْتَ شَجَرَةٍ ثُمَّ رَاحَ وَتَرَكَهَا.

(رواہ الترمذی واحمد وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک بار چٹائی پر سو رہے تھے جب آپ ﷺ اٹھے تو آپ ﷺ کے جسم مبارک پر چٹائی کے نشانات پڑ گئے تھے یہ دیکھ کر ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے یا رسول اللہ اجازت ہو تو ہم آپ ﷺ کیلئے ایک بچھونا تیار کر لیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دنیا سے کیا کام میری اور دنیا کی مثال بس اس مسافر سوار کی سی ہے جو درخت کے سایہ کے نیچے ذرا سی دیر بیٹھے پھر اس کو چھوڑ کر چل دیئے۔ (ترجمان السنہ)

تین منزلیں

پہلی منزل دنیا کو پہچان کر ترک کر دینا' دوسری منزل مولیٰ کی خدمت پھر اس کا ادب' تیسری منزل شوق آخرت پھر اس کی طلب۔ (تنبیہ الغافلین)

چھ باتوں سے جنت کا راستہ آسان ہو جاتا ہے

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جس نے اپنے اندر چھ باتیں پیدا کر لیں اس نے جنت میں جانے اور جہنم سے بچنے کی کوشش مکمل کر لی۔

(۱) اللہ کو پہچان کر اس کی اطاعت میں لگ گیا۔ (۲) شیطان کو پہچان کر اس کی مخالفت میں سرگرم ہو گیا۔ (۳) حق کو سمجھ کر اس کی پیروی میں لگ گیا۔ (۴) باطل کی حقیقت کو جانا اور اس سے مکمل پرہیز کیا۔ (۵) دنیا کو پہچانا اور اس کو چھوڑ دیا۔ (۶) آخرت کی فکر و طلب میں لگ گیا۔ (تنبیہ الغافلین)

(۸) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کے مرض الوفات میں میرے پاس آپ ﷺ کے چھ یا سات دینار امانت کے طور پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ میں ان کو تقسیم کر دوں۔ مگر آپ ﷺ کی بیماری میں مجھ کو اس کا خیال نہ رہا۔ آپ ﷺ نے ایک بار پھر پوچھا وہ چھ یا سات دینار تقسیم ہو گئے یا نہیں؟ میں نے عرض کی اللہ کی قسم تقسیم نہیں ہو سکے اور صرف آپ ﷺ کی علالت کی فکر کی وجہ سے مجھ سے یہ غفلت ہو گئی۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

آپ ﷺ نے ان دیناروں کو مانگا کر اپنے ہاتھ پر رکھا اور فرمایا' اللہ کے اس نبی کے متعلق کیا گمان ہے جس کی اپنے رب سے ملاقات کا اگر وقت آگیا ہو تو وہ اس حالت میں جائے کہ یہ دینار اس کے پاس موجود ہوں۔ (رواہ احمد) (ترجمان السنہ)

چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں

نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا چار باتیں بدبختی کی علامت ہیں۔ (۱) آنکھوں سے آنسوؤں کا بند ہونا (۲) دل کا سخت ہونا' (۳) مال کی محبت (۴) آرزوؤں کی کثرت۔ (تنبیہ الغافلین)

اعمال صالحہ کی کشتی

دنیا کے سمندر میں اعمال صالحہ بمنزلہ کشتی کے ہیں۔

(۱) توکل اس کی چھت ہے (۲) کتاب اللہ رہنما ہے (۳) خواہشات سے بچنا اس کی رسی ہے (۴) موت ساحل ہے (۵) میدان حشر منزل مقصود ہے۔ (۶) اور اللہ اس کا مالک ہے (تنبیہ الغافلین)

سمجھداری کی بات

ابو حازم فرماتے ہیں دنیا کو میں نے دو حصول میں منقسم پایا۔

(۱) جو میرے لئے ہے وہ میرے پاس پہنچ کر رہے گی کسی دوسرے کے پاس نہیں جاسکتی

(۲) جو دوسرے کیلئے ہے میں اس کو کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا وہ جس کی ہے اس کو ملے گی اسی طرح دو چیزیں مجھے دی گئی ہیں ان کی دو حیثیتیں ہیں۔ (۱) یا وہ مجھ سے پہلے فنا ہو جائے گی

(۲) یا دوسروں کیلئے چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

محبوب دنیا کیسی بدشکل ہے

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں قیامت میں دنیا کو ایک بوڑھی عورت کی بری شکل میں لایا جائے گا' بال کھچڑی ہوں گے' آنکھیں نیلی ہوں گی' دانت آگے کو نکلے ہوئے ہوں گے' اتنی بدشکل کہ ہر دیکھنے والا کراہت محسوس کریگا' دنیا مخلوق کی طرف متوجہ ہوگی (لیکن مخلوق اس سے بیزار) لوگوں سے کہا جائے گا پہچانتے ہو یہ کون ہے؟ مخلوق کہیں گے اللہ اس کو نہ پہچنوائے کہا جائے گا یہ وہی تمہاری محبوب دنیا ہے جس پر فخر کیا کرتے تھے اور اسی کیلئے آپس میں قتل و قتال جھگڑا فساد کیا کرتے تھے۔ دنیا کو جہنم میں ڈال دیا جائے گا وہ کہے گی یا اللہ میرے ساتھی اور مجھے چاہنے والے کہاں ہیں چنانچہ انکو بھی ساتھ کر دیا جائے گا۔ (تنبیہ الغافلین)

ایک قیمتی نصیحت

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ہر شخص صبح کو مہمان اور اسکا مال اس کے ہاتھ میں امانت ہوتا ہے مہمان کو بہرحال جانا ہے۔ امانت کو ہر حال میں واپس کرنا ہے۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دوسرا باب اس دوسری قسم کے بیان میں جو زبان کا عمل ہے اس کے سات شعبے ہیں اس کو سات فصلوں میں بیان کریں گے۔

(۱) کلمہ طیبہ کا پڑھنا۔ (۲) قرآن پاک کی تلاوت کرنا (۳) علم سیکھنا۔ (۴) علم دوسروں کو سکھانا۔ (۵) دعاء کرنا (۶) اللہ کا ذکر جس میں استغفار بھی داخل ہے (۷) لغو باتوں سے بچنا۔

فصل نمبرا: کلمہ طیبہ کا پڑھنا

۱ – قوله تعالٰی – اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مثلا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ. (سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۲۴)

ترجمہ: کیا آپ کو معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے کیسی مثال بیان فرمائی ہے کلمہ طیبہ کی کہ وہ مشابہ ہے ایک پاکیزہ درخت کے جس کی جڑ خوب گڑی ہوئی ہو اور اس کی شاخیں اونچائی میں جارہی ہوں۔

(معارف القرآن)

فائدہ: کلمہ توحید یعنی لا الٰہ الا اللہ کی ایک جڑ ہے یعنی اعتقاد جو مومن کے قلب میں استحکام کیساتھ جگہ لئے ہوئے ہیں اور اس کی کچھ شاخیں ہیں یعنی اعمال صالحہ جو ایمان پر مرتب ہوتے ہیں جو بارگاہ قبولیت میں آسمان کی طرف لے جائے جاتے ہیں پھر ان پر رضائے دائمی کا ثمرہ مرتب ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰی – يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

التَّابِتِ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ .

(سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ : مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں ۔ (معارف القرآن)

فائدہ : کلمہ طیبہ کی مثال ایک پاکیزہ درخت سے دینے کی تین وجہ ہے ۔ اول ۔ کلمہ طیبہ میں ایمان اس کی جڑ ہے جو بہت مستحکم اور مضبوط ہے دنیا کے حوادث اس کو ہلا نہیں سکتے ۔ مومنین کاملین صحابہ وتابعین بلکہ ہر زمانے کے پکے مسلمانوں کی ایسی مثالیں کچھ کم نہیں کہ ایمان کے مقابلہ میں نہ جان کی پروا کی نہ مال کی اور نہ کسی دوسری چیز کی ۔ دوم ۔ ان کی طہارت ونظافت ہے کہ دنیا کی گندگیوں سے متاثر نہیں ہوتے ۔ سوم ۔ جس طرح کھجور کے درخت کی شاخیں بلند آسمان کی طرف ہوتی ہیں ۔ مومن کے ایمان کے ثمرات یعنی اعمال صالحہ بھی آسمان کی طرف اٹھائے جاتے ہیں ۔ (معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰی ۔ شَهِدَ اللّٰهُ اَنَّهٗ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَالْمَلٰٓئِكَةُ وَاُولُوا الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ . (سورۂ آل عمران آیت نمبر ۲)

ترجمہ : گواہی دی ہے اللہ تعالٰی نے اس کی کہ بجز اس ذات کے کوئی معبود ہونے کے لائق نہیں اور فرشتوں نے بھی اور اہل علم نے بھی اور معبود بھی وہ اس شان سے ہیں کہ اعتدال کیساتھ انتظام رکھنے والے ہیں ان کے سوا کوئی معبود نہیں وہ زبردست ہیں حکمت والے ہیں ۔ (معارف القرآن)

(٤) قوله تعالٰی ۔ وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ. (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۹)

ترجمہ: اور جو تم سب کے معبود بننے کا مستحق ہے وہ تو ایک ہی معبود ہے اس کے سوا کوئی معبود نہیں (وہی) رحمن ہے رحیم ہے۔
(بیان القرآن)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اور کوئی ان صفات میں کامل نہیں اور بدون صفات کمالیہ کے معبودیت کا استحقاق باطل ہے پس بجز معبود حقیقی کے کوئی اور مستحق عبادت نہ ہوا۔ (بیان القرآن)

حدیث بابت اقرار باللسان

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا ایمان کی ستر سے زائد شعبے ہیں (بعض روایات میں ستتر آئی ہیں) ان میں سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کا پڑھنا ہے۔ (اقرار کرنا) اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز (اینٹ پتھر لکڑی کانٹے وغیرہ) کا ہٹا دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔
(فضائل ذکر)

(۲) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ شَهِدَ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللهِ حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ النَّارَ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور تحقیق محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں تو حرام کی اللہ نے اس پر (جہنم کی) آگ کو۔

(۳) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ مَاتَ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مر جائے اور وہ یقین سے جانتا ہے کہ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

۴۔ حضرت عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس آیت کے متعلق سوال کیا کہ قولہ تعالیٰ۔ غَافِرِ الذَّنْبِ وَقَابِلِ التَّوْبِ شَدِيْدِ الْعِقَابِ. :واب میں فرمایا کہ (۱) غَافِرُ الذَّنْبِ لِمَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ ترجمہ: گناہ بخشنے والا اس کے جس نے پڑھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. (۲) وَقَابِلُ التَّوْبِ مِنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. ترجمہ: توبہ قبول کرنے والا اس کی جس نے پڑھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. (۳) شَدِيْدُ الْعِقَابِ لِمَنْ لَا يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. ترجمہ: سخت عذاب اس کے لئے جس نے نہ پڑھا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ. (تنبیہ الغافلین۔ سمرقندی)

(۵) عَنْ عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم شَيْخٌ كَبِيْرٌ يُدَعَّمُ عَلٰى عَصَاهُ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ انَّ لِیْ غَدَرَاتٍ وَفَجَرَاتٍ فَھَلْ یُغْفَرُ لِیْ قَالَ اَلَسْتَ تَشْھَدُ اَنْ لا اِلٰہَ الا اللہ قَالَ بَلٰی وَاَشْھَدُ اَنَّکَ رَسُوْلُ اللہ قَالَ غُفِرَلَکَ غَدَرَاتُکَ وَفَجَرَاتُکَ.

(رواہ احمد والطبرانی وسندہ جید)

ترجمہ: حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک بوڑھا آدمی اپنی لکڑی کا سہارا لئے ہوئے آپ ﷺ کی خدمت میں آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں اپنے کفر کے زمانے میں بہت سی خیانتیں اور قسم قسم کی بیہودگیاں کر چکا ہوں کیا (اسلام کے بعد) وہ سب مغفرت کر دیجائیں گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو یہ گواہی نہیں دیتا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اس نے کہا کیوں نہیں میں تو یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ آپ ﷺ بلاشبہ اللہ تعالیٰ کے پیغمبر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو جا تیری سب خیانتیں اور بیہودگیاں معاف ہو گئیں۔ (ترجمان السنتہ)

(٦) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ لا تَدْخُلُوْا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَوَلا اَدُلُّکُمْ عَلٰی شَیْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْہُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلامَ بَیْنَکُمْ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک تم ایمان نہیں لاؤ گے جنت میں نہیں جاؤ گے اور جب تک باہمی محبت نہ کرو گے پورے مومن نہیں بنو گے تو کیا تم کو وہ بات نہ بتادوں کہ جب اس کے خوگر (یعنی کرنے لگو گے) ہو جاؤ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو باہمی محبت کرنے لگو (وہ یہ ہے) کہ آپس میں ہر شخص کو سلام کیا کرو (خواہ وہ تمہارا جاننے والا ہو یا نہ ہو) (ترجمان والسنہ)

فائدہ: ایمان کی تعریف یہ ہے کہ ایمان (یعنی ماننا) صرف اس صورت کا نام ہے کہ دل و زبان تصدیق سے مزین ہوں اور شریعت پر عمل پیرا ہونے کا عزم (ارادہ) بھی مصمم (پکا) ہو۔ گویا شرعی تصدیق اسی کا نام ہے۔ (ترجمان السنتہ)

(۷) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے ایمان کو تازہ کیا کرو۔ لوگوں نے دریافت کیا ایمان کس طرح تازہ ہوتا ہے؟ فرمایا کثرت سے لا الٰہ الا اللہ کہا کرو۔ (رواہ احمد، از دہلوی)

(۸) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حق تعالیٰ شانہ کی خدمت میں عرض کیا۔ الٰہی مجھے کوئی ایسا کلمہ بتا دے جس سے تیرا ذکر کیا کروں۔ ارشاد ہوا لا الٰہ الا اللہ کے ساتھ میرا ذکر کیا کرو۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا الٰہی یہ کلمہ تو سب کہتے ہیں۔ ارشاد ہوا موسیٰ۔ تم نے اس کلمہ کو کیا سمجھا ہے؟ اگر سارے آسمان و زمین ایک پلڑے میں رکھ دیئے جائیں اور اس کلمہ کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے تو اس کلمہ کا وزن بڑھ جائے گا۔ (رواہ النسائی، از دہلوی)

فائدہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ کلمہ طیبہ سے کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لا الٰہ الا اللہ۔ مراد ہے۔ جس کی جڑ مومن کے قول میں ہے اور اس کی شاخیں آسمان میں کہ اس کی وجہ سے مومن کے اعمال آسمان تک جاتے ہیں (فضائل ذکر) حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب قبر میں سوال ہوتا ہے تو مسلمان لا الٰہ الا اللہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہ کی گواہی دیتا ہے اور آیت قرآن بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ سے مراد یہی ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے [illegible] مراد قبر کا سوال جواب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مسلمان جب مرتا ہے تو فرشتے اس وقت حاضر ہوتے ہیں اس کو سلام کرتے ہیں جنت کی خوش خبری دیتے ہیں۔ جب وہ مرجاتا ہے تو فرشتے اس کے ساتھ جاتے ہیں اس کی نماز جنازہ میں شریک ہوتے ہیں اور جب دفن ہو جاتا ہے تو اس کو بٹھاتے ہیں اور اس سے سوال وجواب ہوتے ہیں جن میں یہ بھی پوچھا جاتا ہے کہ تیری گواہی کیا ہے وہ کہتا ہے اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا الرَّسُوْلُ اللّٰہِ یہی مراد ہے آیت شریفہ میں۔ حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ دنیا میں پکی بات سے مراد لا الٰہ الا اللہ ہے اور آخرت میں قبر کا سوال وجواب مراد ہے اور حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی یہی نقل کیا گیا ہے۔ (فضائل ذکر)

(تنبیہ) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف حدیثوں کے ذریعہ فرمایا کہ لا الٰہ الا اللہ پڑھا کرو۔ ایک حدیث میں اجزاء ایمان کے ستر شعبے بیان کر کے فرمایا سب سے افضل لا الٰہ الا اللہ کا پڑھنا ہے اور ایک حدیث میں فرمایا اپنے ایمان کو تازہ کیا کرو۔ سائل کے جواب میں فرمایا کثرت سے لا الہ الا اللہ پڑھا کرو۔ یعنی بار بار پڑھا کرو۔ اسی وجہ سے صوفیاء کرام رحمہم اللہ نے اسی کی مشق کی طرح طرح کے طریقے نکالے ہیں تاکہ اللہ کی محبت دل میں جم جائے اور دین کا جذبہ وشوق پیدا ہو جائے جو کہ عمل کیلئے آسان طریقہ ہے اس لئے اس کو طریقت کہلاتا ہے۔ یہ ایک ذریعہ ہے سہولت سے عقائد واعمال کے دل میں جم جانے اور خلوص پیدا کرنے کا۔ جب عقیدہ وعمل ضروری ہے تو ان کا ذریعہ وطریقہ بھی ضروری ہے۔

(کذا حاشیہ فروع الایمان)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر ۲: قرآن پاک کی تلاوت کرنا

(۱) قوله تعالٰی – وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ ترتیلاً.

(سورۃ المزمل)

ترجمہ: اور کھول کھول کر پڑھ قرآن کو صاف (معارف القرآن)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا صرف پڑھنا مطلوب نہیں بلکہ ترتیل مطلوب ہے جس میں ہر ہر کلمہ صاف صاف اور صحیح ادا ہو۔ حضرت نبی کریم ﷺ اسی طرح ترتیل فرماتے تھے حضرت ام سلمہؓ سے بعض لوگوں نے رات کی نماز میں آپ کی تلاوت قرآن کی کیفیت دریافت کی تو انہوں نے نقل کرکے بتلایا جس میں ایک ایک حرف واضح تھا۔ (ترمذی، ابو داؤد، نسائی) (معارف القرآن)

مسئلہ: ترتیل میں تحسین صوت یعنی بقدر اختیار خوش آوازی سے پڑھنا بھی شامل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کسی کی قرات و تلاوت کو ایسا نہیں سنتا جیسا اس نبی کی تلاوت کو سنتا ہے جو خوش آوازی کیساتھ جہراً تلاوت کرے۔ (مظہری از معارف القرآن)

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو حسن صوت کیساتھ تلاوت کرتے ہوئے دیکھا تو فرمایا (لقد رتل القرآن فداہ ابی و امی) یعنی اس شخص نے قرآن کی ترتیل کی ہے میرے ماں باپ اس پر قربان ہوں۔ (قرطبی از معارف القرآن)

دراصل ترتیل وہی ہے کہ حروف والفاظ کی ادائیگی بھی صحیح اور صاف ہو اور پڑھنے والا اس کے معانی پر غور کرکے اس سے متاثر بھی ہو رہا ہو جیسا کہ حضرت حسن بصریؒ سے منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک شخص پر ہوا جو قرآن کی ایک آیت پڑھ رہا تھا اور رو رہا تھا آپ ﷺ نے لوگوں سے فرمایا کہ تم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ تعالیٰ کا یہ حکم سنا ہے۔ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ ترتیلا. بس یہی ترتیل ہے۔ (جو یہ مخلص کر رہا ہے) (قرطبی از معارف)

اللہ تعالیٰ نے رسول ﷺ کو مبعوث فرما کر مومنین کیلئے احسان عظیم فرمایا ہے

(۲) قوله تعالٰی – لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ.

(سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۶۴)

ترجمہ: اللہ نے احسان کیا ایمان والوں پر جو بھیجا ان میں رسول انہی میں کا پڑھتا ہے ان پر آیتیں اس کی اور پاک کرتا ہے ان کو یعنی شرک وغیرہ سے اور سکھلاتا ہے ان کو کتاب اور کام کی بات اور وہ تو پہلے سے صریح گمراہی میں تھے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: آنحضرت ﷺ کے اس دنیا میں تشریف لانے کے مقاصد یا آپ ﷺ کے عہدۂ نبوت ورسالت کے فرائض منصبی تین بیان کئے گئے ہیں۔ (۱) تلاوت آیات (۲) تعلیم کتاب وحکمت (۳) لوگوں کا تزکیہ اخلاق وغیرہ۔ (معارف القرآن جلد اول ص ۲۷۲)

۱۔ اس آیت شریفہ میں فرائض رسول ﷺ بیان کرتے ہوئے تلاوت آیات قرآن کو ایک مستقل فرض قرار دیا اور ظاہری الفاظ کی تلاوت ایک مستقل مقصود بھی ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

۲۔ قرآن کے معنی کی تعلیم و تربیت بھی آپ کے مستقل فرائض میں داخل فرمایا ہے اس کے ساتھ ساتھ حکمت کی تعلیم بھی ہے۔ یعنی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم و تابعین رحمہم اللہ نے حکمت کی تفسیر سنت رسول ﷺ سے کی ہے۔ جس سے واضح ہوا کہ آپ ﷺ کے ذمہ جس طرح معانی قرآن کا سمجھانا۔ بتلانا فرض ہے اسی طرح پیغمبرانہ تربیت کے اصول و آداب جن کا نام سنت ہے ان کی تعلیم بھی آپ کے فرائض منصبی میں داخل ہے۔ (معارف القرآن)

۳۔ تیسرا فرض تزکیہ ہے جس کے معنی ہیں ظاہری و باطنی نجاسات سے پاک کرنا ہے۔ ظاہری نجاسات سے تو عام مسلمان واقف ہیں۔ باطنی نجاسات کفر و شرک، غیر اللہ پر اعتماد کلی اور اعتقاد فاسدہ نیز تکبر و حسد بغض و حب دنیا وغیرہ ہیں اور تزکیہ کو الگ بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ جس طرح کسی بھی فن کے محض الفاظ کے سمجھنے سے فن حاصل نہیں ہوتا جب تک کسی ماہر فن استاد کے زیر نظر مشق کر کے عادت نہ ڈالے۔ اسی طرح سلوک و تصوف میں کسی شیخ کامل کی تربیت کا یہ مقام ہے کہ قرآن و سنت میں جن احکام کو علمی طور پر بتلایا گیا ہے ان کی عملی طور پر عادت ڈالی جائے۔ (معارف القرآن جلد نہم ص ۲۷۸)

تصوف سارا ادب ہی کا نام ہے بارگاہ احدیت کا ادب یہ ہے کہ حق تعالیٰ کے اجلال اور ہیبت کے سبب سے شرم کے مارے ماسوائے اللہ سے منہ پھیر لیا جائے اور تحدیث نفس بدترین معصیت ہے یعنی نفس سے باتیں کرنا اور ظلمت کا سبب ہے۔ (شریعت و طریقت)

(۳) قولہ تعالیٰ — فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْاٰنِ.

(سورۂ مزمل)

ترجمہ: اب پڑھو جتنا تم کو آسان ہو قرآن سے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اصول اور فقہ کی کتابوں میں مذکورہ آیت سے نماز میں قرآن پڑھنے کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکم ثابت کیا ہے۔

مسئلہ : اتنے قرآن شریف کا حفظ یاد کرنا جس سے نماز ادا ہو جائے ہر مسلمان پر فرض ہے۔(فضائل قرآن)

مذکورہ حکم کے تحت اگر عام آدمی جو ناظرہ قرآن سے بھی محروم ہو تو یاد کئے ہوئے سورتوں کو بار بار تلاوت کرتے رہے اور نیت تلاوت کی ہو۔امید ہے کہ تلاوت کا ثواب مل جائے۔

(٤) قوله تعالٰی - وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ . (سورۂ انفال آیت نمبر ۲)

ترجمہ : اور جب پڑھا جائے ان پر اس کا کلام تو زیادہ ہو جاتا ہے ان کا ایمان اور وہ اپنے رب پر بھروسہ رکھتے ہیں۔(معارف القرآن)

فائدہ : مومن کی صفت میں سے یہ بتلائی کہ جب اس کے سامنے اللہ کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو اس کا ایمان بڑھ جاتا ہے۔ایمان بڑھنے کے ایسے معنی جن پر سب علماء مفسرین ومحدثین کا اتفاق ہے یہ ہیں۔کہ ایمان کی قوت یکینیت اور نور ایمان میں ترقی ہو جاتی ہے اور یہ تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اعمال صالحہ سے ایمان میں قوت اور ایسا شرح صدر پیدا ہو جاتا ہے کہ اعمال صالحہ اس کی عادت بن جاتی ہیں جب کہ چھوڑنے سے اس کو تکلیف ہوتی ہے۔آگے لکھتے ہیں۔قاری قرآن کو چاہئے کہ قرآن کے ادب واحترام کا اہتمام کرے اور اللہ جل شانہ کی عظمت پر نظر رکھتے ہوئے تلاوت کرے۔(معارف القرآن)

(٥) قوله تعالٰی - اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰهُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ اُولٰٓئِكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ . (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۲۱)

ترجمہ : وہ لوگ جن کو دی ہم نے کتاب وہ اس کو پڑھتے ہیں جو حق

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اس کے پڑھنے کا وہی اس پر یقین لاتے ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہ ان اہل کتاب کا بیان ہے جنہوں نے حق واضح ہو جانے کے بعد جناب رسول مقبول ﷺ کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کا اتباع اختیار کیا یعنی آپ ﷺ پر ایمان بھی لائے اور تصدیق بھی کی ان کی تلاوت کی تعریف ہے کہ انہوں نے تلاوت کا حق ادا کیا۔ (معارف القرآن)

عظمت قرآن کی شان اور طریقہ آداب بیان

(٦) قوله تعالٰی – الم – ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ. (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱)

ترجمہ: الم – یہ رموز و اسرار ہیں۔ اس کا علم اللہ ہی کے پاس ہے اس کتاب میں کچھ شک نہیں راہ بتلاتی ہے ڈرنے والوں کو۔

(معارف القرآن)

(٧) قوله تعالٰی – المص . كِتٰبٌ اُنْزِلَ اِلَيْكَ فَلَا يَكُنْ فِيْ صَدْرِكَ حَرَجٌ مِّنْهُ لِتُنْذِرَ بِهٖ وَذِكْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ. (سورۂ اعراف آیت نمبر ۲)

ترجمہ: المص – (اللہ اعلم بمرادہ) یہ کتاب اتری ہے تجھ پر سو چاہئے کہ تیرا جی تنگ نہ ہو اس کے پہنچانے سے تاکہ ڈراوے اس سے اور نصیحت ہو ایمان والوں کو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں آپ ﷺ کو خطاب فرما کر ارشاد فرمایا گیا ہے کہ یہ قرآن اللہ کی کتاب ہے اور جس نے آپ ﷺ پر یہ کتاب نازل فرمائی ہے اس نے آپ ﷺ کی امداد و حفاظت کا بھی انتظام کر دیا ہے اس لئے آپ ﷺ کیوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

تنگ دل ہوں۔یعنی تبلیغ احکام میں آپ ﷺ کو کسی خوف مانع نہ ہونا چاہئے کہ لوگ اس کو جھٹلا دیں گے اور آپ ﷺ کو ایذاء دیں گے۔(معارف القرآن)

(۸) قوله تعالٰی – الر – تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتَابِ الْمُبِيْنِ.

(سورۂ یوسف آیت نمبر ۱)

ترجمہ: الرا۔(اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہے) یہ آیتیں ہیں واضح کتاب کی۔(معارف القران)

فائدہ: اس آیت سے اس کتاب کی جو احکام حلال وحرام اور ہر کام کی حدود وقیود بتلا کر انسان کو ہر شعبہ زندگی میں ایک معتدل سیدھا نظام حیات بخشتی ہیں جن کے نازل کرنے کا وعدہ تورات (وغیرہ) میں پایا جاتا ہے۔(معارف القرآن)

(۹) قوله تعالٰی – الٓمّٓرٰ – تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَالَّذِيْٓ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ الْحَقُّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يُؤْمِنُوْنَ. (سورۂ رعد آیت نمبر ۱)

ترجمہ: المرا۔(اس کے معنی تو اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور جو کچھ اترا تجھ پر تیرے رب کی طرف سے سو حق ہے لیکن بہت لوگ نہیں مانتے۔(معاف القرآن)

فائدہ: یہ سورۂ رعد کی پہلی آیت ہے اس میں قرآن کریم کے کلام الٰہی اور حق ہونے کا بیان ہے کہ یہ قرآن اور جو کچھ احکام آپ ﷺ پر نازل کئے جاتے ہیں وہ سب حق ہیں جس میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔لیکن اکثر لوگ غور وفکر نہ کرنے کی وجہ سے اپنے ایمان نہیں لاتے۔اس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم ﷺ جو قرآن کے علاوہ دوسرے احکام دیتے ہیں وہ بھی منزل من اللہ ہی ہیں فرق صرف اتنا ہی ہے کہ قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے اور اس کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تلاوت نہیں ہوتی۔ اس لئے کہ حدیث کی معانی اگرچہ منزل من اللہ ہوتے ہیں۔ مگر الفاظ منزل من اللہ نہیں ہوتے اس لئے نماز میں ان کی تلاوت نہیں کی جاسکتی۔ (معارف القرآن)

(۱۰) قوله تعالٰی — الٓرٰ — كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اِلٰى صِرَاطِ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ.

(سورۂ ابراہیم آیت نمبر ۱)

ترجمہ: الٓرٰ۔ (اس کے معنی تو اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ ایک کتاب ہے کہ ہم نے اتاری تیری طرف کہ تو نکالے لوگوں کو اندھیروں سے اجالے کی طرف ان کے رب کے حکم سے راستہ پر اس زبردست خوبیوں والے کے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہ سورۂ ابراہیم کی پہلی آیت ہے اس میں نازل کرنے کی نسبت حق تعالیٰ شانہ کی طرف اور خطاب کی نسبت رسول اکرم ﷺ کی طرف کرنے میں دو چیزوں کی طرف اشارہ پایا گیا۔ ایک یہ کہ یہ کتاب نہایت عظیم المرتبہ ہے (یہ کتاب کی تعریف ہوئی) کہ اس کو خود ذات حق تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ دوسرے رسول کریم ﷺ کے عالی مرتبہ ہونے کی طرف اشارہ ہے کہ آپ ﷺ کو اس کا پہلا مخاطب بنایا ہے۔ تاکہ اس کتابی دلیل سے آپ ﷺ تمام بنی آدم اور نوع انسانی کو برائیوں کی اندھیروں سے نکالنے اور روشنی (ہدایت) میں لانے کا واحد ذریعہ اور انسان وانسانیت کو دنیا و آخرت کی بربادی اور ہلاکت سے نجات دلانے کا امن وامان اور عافیت واطمینان نصیب ہوگا اور آخرت میں بھی فلاح وکامیابی حاصل ہوگی۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۱) قوله تعالٰی – الرا – تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ وَقُرْاٰنٍ مُّبِيْنٍ. (سورۂ حجر آیت نمبرا)

ترجمہ: الرا۔ (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ آیتیں ہیں کتاب کی اور واضح قرآن کی۔ (معارف القرآن)

(۱۲) قوله تعالٰی – اَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ اَنْزَلَ عَلٰى عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهُ عِوَجًا.

(سورۂ کھف آیت نمبرا)

ترجمہ: تمام خوبیاں اس اللہ کیلئے ثابت ہیں جس نے اپنے بندے پر یہ کتاب نازل فرمائی اور اس میں ذرا بھی کجی نہیں رکھی۔ (معارف القرآن)

(۱۳) قوله تعالٰی – الرا – تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ. سورۃ یونس آیت نمبرا)

ترجمہ: الرا۔ (اس کا مطلب اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ آیتیں ہیں پکی کتاب کی۔ (معارف القرآن)

(۱٤) قوله تعالٰی – الرا – كِتٰبٌ اُحْكِمَتْ اٰيٰتُهٗ ثُمَّ فُصِّلَتْ مِنْ لَّدُنْ حَكِيْمٍ خَبِيْرٍ. الا تَعْبُدُوْا الا الله.

(سورۂ ہود آیت نمبرا – ۲)

ترجمہ: الرا۔ (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ کتاب ہے کہ جانچ لیا ہے اس کی باتوں کو پھر کھولی گئی ہیں ایک حکمت والے خبردار

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۵) قوله تعالٰی – طٰہٰ – مَا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ لِتَشْقٰی . (سورۂ طٰہٰ آیت نمبر ۱)

ترجمہ : طٰہٰ۔ (اس کے معنی تو اللہ ہی کو معلوم ہیں) اس واسطے نہیں اتارہم نے تجھ پر قرآن کہ تو محنت میں پڑے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : یہ آیت اس شان میں نازل ہوئی کہ نزول قرآن کی ابتداء میں حضور ﷺ ساری رات تہجد وتلاوت میں مشغول رہنے سے بعض کفار نے آپ ﷺ اور مسلمانوں پر یہ آواز کسے کہ ان لوگوں پر قرآن کیا نازل ہوا ایک مصیبت نازل ہوگئی نہ رات کا آرام نہ دن کا چین۔ اس آیت میں حق تعالٰی نے اشارہ فرمایا کہ یہ جاہل بدنصیب حقائق سے بے خبر کیا جانیں کہ قرآن اور اس کے ذریعہ اللہ تعالٰی کا دیا ہوا علم خیر ہی خیر اور سعادت ہی سعادت ہے اس کو مصیبت سمجھنے والے بے خبر اور احمق ہیں۔ صحیحین کی حدیث میں بروایت حضرت معاویہ رضی اللہ تعالٰی عنہ آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ مَنْ یُّرِدِ اللہ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْنِ. یعنی اللہ تعالٰی جس شخص کا بھلائی کا ارادہ فرماتے ہیں اس کو دین کا علم اور سمجھ بوجھ عطا فرما دیتے ہیں۔ (معارف القرآن)

امام ابن کثیر سے اور ایک صحیح حدیث نقل فرمائی ہے جو علماء کیلئے بڑی بشارت ہے یہ حدیث طبرانی نے حضرت ثعلبہ بن الحکم رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کی ہے۔ (معارف القرآن)

حدیث مندرجہ ذیل ہے

(۱) عَنْ ثَعْلَبَۃَ بْنِ الْحَکَمِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ یَقُوْلُ اللہ تَعَالٰی لِلْعُلَمَآءِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اِذَا قُعِدَ عَلٰی کُرْسِیِّہٖ لِقَضَاءِ عِبَادِہٖ اِنِّیْ لَمْ اَجْعَلْ عِلْمِیْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَحَكَمْتِيْ فِيْكُمْ الا وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَغْفِرَلَكُمْ عَلٰى مَا كَانَ مِنْكُمْ وَلا اُبَالِيْ. (ابن کثیر۔ از معارف القرآن)

ترجمہ: حضرت ثعلبہ بن الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے قیامت کے دن جب اللہ تعالیٰ بندوں کے اعمال کا فیصلہ کرنے کے لئے اپنی کرسی پر تشریف فرما ہوں گے تو علماء سے فرما دیں گے کہ میں نے اپنا علم وحکمت تمہارے سینوں میں صرف اس لئے رکھا تھا کہ میں تمہاری مغفرت کرنا چاہتا ہوں باوجود ان خطاؤں کے جو تم سے سرزد ہوئیں اور مجھے کوئی پروا نہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: مگر یہ ظاہر ہے کہ یہاں علماء سے مراد وہی علماء ہیں جن میں علم کی قرآنی علامت خشیت اللہ موجود ہو۔ اس آیت میں لفظ لِمَنْ يَّخْشٰى – اسی طرف اشارہ کرتا ہے جن میں یہ علامت نہ ہو وہ اس کے مستحق نہیں۔

(معارف القرآن)

(۱۶) قوله تعالٰى – تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا.

(سورۂ فرقان آیت نمبر ۱)

ترجمہ: بڑی عالی شان ذات ہے جس نے یہ فیصلہ کی کتاب اپنے خاص بندے پر نازل فرمائی تاکہ وہ دنیا جہاں والوں کیلئے ڈرانے والا ہو۔ (معارف القرآن)

(۱۷) قوله تعالٰى – طٰسٓمّٓ – تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ. (سورۂ الشعراء آیت نمبر ۱)

ترجمہ: طسم۔ (اس کا مطلب کا علم اللہ کو ہے) یہ آیتیں ہیں کھلی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کتاب کی۔ (معارف القرآن)

(۱۸) قوله تعالٰی۔ طٰسٓ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْقُرْاٰنِ وَكِتَابٍ مُّبِيْنٍ. هُدًى وَّبُشْرٰى لِلْمُؤْمِنِيْنَ.

(سورۂ نمل آیت نمبر ۱ - ۲)

ترجمہ: طس۔ (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ آیتیں ہیں قرآن اور کھلی کتاب کی۔ ہدایت اور خوشخبری ایمان والوں کے واسطے۔ (معارف القرآن)

(۱۹) قوله تعالٰی۔ طسٓمٓ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ. (سورۂ قصص آیت نمبر ۱)

ترجمہ: طسم۔ (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ آیتیں ہیں کھلی کتاب کی۔ (معارف القرآن)

(۲۰) قوله تعالٰی۔ الٓمٓ۔ تِلْكَ اٰيٰتُ الْكِتٰبِ الْحَكِيْمِ. (سورہ لقمان آیت نمبر ۱)

ترجمہ: الم۔ (اس کے معنی اللہ ہی کو معلوم ہیں) یہ آیتیں ہیں ایک پر حکمت کتاب کی۔ (معارف القرآن)

(۲۱) قوله تعالٰی۔ الٓمٓ۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ لَا رَيْبَ فِيْهِ مِنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ. (سورۃ السجدہ آیت نمبر ۱)

ترجمہ: الم۔ (اللہ اعلم بمعناہ) یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اس میں کچھ شبہ نہیں یہ رب العالمین کی طرف سے ہے۔ (معارف القرآن)

(۲۲) قوله تعالٰی۔ يٰسٓ۔ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ. عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ.

(سورہ یس آیت نمبر ۱، ۲، ۳)

ترجمہ: یس - (اللہ اعلم بمرادہ) قسم ہے قرآن باحکمت کی بیشک آپ منجملہ پیغمبروں کے ہیں سیدھے راستہ پر ہیں - (معارف القرآن)

فائدہ: سورۃ یس کے فضائل میں حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یٰس قَلْبُ الْقُرْاٰنِ یعنی یس قرآن کا دل ہے اور اس حدیث کے بعض الفاظ میں ہے کہ جو شخص سورۂ یس کو خالص اللہ اور آخرت کیلئے پڑھتا ہے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے اس کو اپنے مردوں پر پڑھا کرو - (رواہ احمد وابوداؤد والنسائی وابن حبان والحاکم وغیرہ) (کذا فی الروح والمظہری) (عن معارف القرآن)

حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس مرنے والے کے پاس سورہ یس پڑھی جائے تو اس کی موت کے وقت آسانی ہو جاتی ہے -

(از معارف القرآن) (رواہ الدیلمی وابن حبان والمظہری)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ جو شخص سورۂ یس کو اپنی حاجت کے لئے آگے کر دے تو اس کی حاجت پوری ہو جاتی ہے (اخرجہ الحامل فی امالیہ مظہری از معارف القرآن)

حضرت یحییٰ ابن کثیر نے فرمایا کہ جو شخص صبح کو سورۂ یس پڑھ لے وہ شام تک خوشی اور آرام سے رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے تو صبح تک خوشی میں رہے گا اور فرمایا کہ مجھے یہ بات ایسے شخص نے بتلائی ہے جس نے اس کا تجربہ کیا ہے -
(اخرجہ ابن الفریس - مظہری - از معارف القرآن)

(۲۳) قولہ تعالیٰ - ص وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ.

(سورۂ ص نمبر ۱)

ترجمہ: ص (اللہ اعلم بمرادہ) قسم ہے قرآن کی جو نصیحت پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔(معارف القرآن)

(۲٤) قوله تعالٰی- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. (سورۂ زمر آیت نمبر ۱)

ترجمہ: یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے۔(معارف القرآن)

(۲۵) قوله تعالٰی- حٰمٓ- تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ. (سورۂ مومن آیت نمبر ۱)

ترجمہ: حٰمٓ۔(اللہ اعلم بمرادہ) یہ کتاب اتاری گئی ہے اللہ کی طرف سے جو زبردست ہے ہرچیز کا جاننے والا ہے۔(معارف القرآن)

فائدہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آل حم دیباج القرآن ہے (دیباج ریشمی کپڑے کو کہتے ہیں مراد اس سے زینت ہے) اور مسعر بن کدام رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان کو عرائش کہا جاتا ہے (دلہنیں) اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ہرچیز کا ایک مغز اور خلاصہ ہوتا ہے۔ قرآن کا خلاصہ آل حم ہیں یا فرمایا کہ حوامیم یہ سب روایتیں امام عالم ابو عبید قاسم بن سلام رحمہ اللہ نے اپنی کتاب فضائل القرآن میں لکھی ہیں۔ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب میں تلاوت قرآن کرتے ہوئے آل حم پر آجاتا ہوں تو گویا ان میں میری بڑی تفریح ہوتی ہے۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر بلا سے حفاظت

مسند بزار میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی سند سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شروع دن میں آیت الکرسی اور سورۂ مومن کی (پہلی تین آیتیں حم سے اِلَیْہِ الْمَصِیْر. تک پڑھ لیں۔ وہ اس دن ہر برائی اور تکلیف سے محفوظ رہے گا۔ اس کو ترمذی نے بھی روایت کیا ہے اس کی سند میں ایک راوی متکلم فیہ ہے۔ (معارف القرآن)

دشمن سے حفاظت

ابو داؤد و ترمذی میں باسناد صحیح حضرت مہلب بن ابی صفرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے ایسے شخص نے روایت کی کہ جس نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے خود سنا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے (کسی جہاد کے موقع پر رات میں حفاظت کیلئے) فرمارہے تھے کہ اگر رات میں تم پر چھاپہ مارا جائے تو تم حٰمٓ لا یُنْصَرُوْنَ پڑھ لینا جس کا حاصل لفظ حٰم کے ساتھ یہ دعا کرنا کہ ہمارے دشمن کامیاب نہ ہو اس سے معلوم ہوا کہ حٰم دشمن سے حفاظت کا قلعہ ہے (معارف القرآن)

(۲۶) قولہ تعالیٰ — حٰمٓ! تَنْزِیْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. (سورۂ حم السجدہ آیت نمبر ۱)

ترجمہ: حٰم۔ (اللہ اعلم بمرادہ) اتارا ہوا ہے (کتاب) بڑے مہربان رحم والے کی طرف سے۔ (معارف القرآن)

(۲۷) قولہ تعالیٰ — حٰمٓ — وَالْکِتٰبِ الْمُبِیْنِ.

(سورۂ زخرف آیت نمبر ۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حم۔ (اللہ اعلم بمرادہ) قسم ہے اس کتاب واضح کی۔

(معارف القرآن)

(۲۸) قولہ تعالیٰ — حٰمٓ — وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ.

(سورۂ دخان آیت نمبر ۱)

ترجمہ: حم۔ (واللہ اعلم بمرادہ) قسم ہے اس کتاب واضح کی۔

(معارف القرآن)

فائدہ: حضرت امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے جمعہ کی رات یا دن میں سورۂ دخان پڑھ لی اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں گھر بنائیں گے (قرطبی بروایت ثعلبی۔ از معارف القرآن) اور اس آیت میں اللہ تعالیٰ قرآن کی قسم کھا کر ارشاد فرمایا ہے کہ

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ. فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ. اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا.

یعنی ہم نے اس کو ایک برکت والی رات میں اتارا ہے ہم آگاہ کرنے والے تھے اس رات میں ہر حکمت والا معاملہ ہماری پیشی سے حکم ہو کر طے کیا جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

ایک مبارک والی رات میں ہم نے اس کو نازل فرمایا۔ جس کا مقصد غافل انسان کو بیدار کرنا ہے۔ اور لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ سے مراد جمہور مفسرین کے نزدیک شب قدر ہے۔ جو رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے۔ اس رات کو مبارک فرمانا اس لئے ہے کہ اس رات میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندوں پر بیشمار خیرات و برکات نازل ہوتی ہیں اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بیان فرمائے ہیں کہ یہ رات جس میں نزول قرآن ہوا یعنی شب قدر۔ اسی میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

مخلوقات کے متعلق تمام امور جن کے فیصلے اس سال میں اگلی شب قدر تک واقع ہونے والے ہیں طے کئے جاتے ہیں کہ کون کون اس سال میں پیدا ہوں گے۔ کون کون آدمی اس میں مریں گے اور کس کو کس قدر رزق اس سال میں دیا جائے گا۔اور بعض روایات حدیث میں شب برات یعنی شعبان کی پندرہویں شب کے متعلق بھی آیا ہے کہ اس میں آجال وارزاق کے فیصلے لکھے جاتے ہیں اس لئے بعض حضرات نے آیت مذکورہ میں لیلۃ مبارکہ کی تفسیر لیلۃ البرات سے کر دی ہے مگر یہ صحیح نہیں کیونکہ یہاں اس رات میں نزول قرآن کا ذکر سب سے پہلے ہے اور اس کا رمضان میں ہونا قرآن کی نصوص سے متعین ہے۔ اور روح المعانی میں ایک بلاسند روایت حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس مضمون کی نقل کی ہے کہ رزق اور موت وحیات وغیرہ کے فیصلے نصف شعبان کی رات میں لکھے جاتے ہیں اور شب قدر میں فرشتوں کے حوالے کئے جاتے اگر یہ روایت ثابت ہو تو اس طرح دونوں قول میں تطبیق ہو سکتی ہے۔لیکن شب برات کی فضیلت کی روایات اگرچہ باعتبار سند کے ضعیف سے کوئی خالی نہیں لیکن تعدد طرق اور تعدد روایات سے ان کو ایک طرح کی قوت حاصل ہو جاتی ہے اس لئے بہت سے مشائخ نے ان کو قبول کیا ہے کیونکہ فضائل اعمال میں ضعیف روایات پر عمل کر لینے کی بھی گنجائش ہے۔(معارف القرآن)

(۲۹) قولہ تعالیٰ – حٰمٓ – تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. (سورۂ جاثیہ آیت نمبر ۱)

ترجمہ: حٰمٓ۔ (واللہ اعلم بمرادہ) یہ نازل کی ہوئی کتاب ہے اللہ غالب حکمت والے کی طرف سے۔(معارف القرآن)

(۳۰) قولہ تعالیٰ – تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ. (سورۂ احقاف آیت نمبر ۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حم۔ (واللہ اعلم بمرادہ) اتارنا کتاب کا ہے اللہ زبردست حکمت والے کی طرف سے۔ (معارف القرآن)

(۳۱) قولہ تعالٰی — ق — وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ.

(سورۃ ق آیت نمبر ۱)

ترجمہ : ق (واللہ اعلم بمرادہ) قسم ہے قرآن مجید کی۔

(معارف القرآن)

(۳۲) قولہ تعالٰی — وَالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ. (سورۂ طور آیت نمبر ۱-۲)

ترجمہ : قسم ہے طور کی اور اس کتاب کی جو کھلے ہوئے کاغذ میں لکھی ہے۔ (معارف القرآن)

(۳۳) قولہ تعالٰی — اَلرَّحْمٰنُ. عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ. خَلَقَ الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَیَانَ. (سورۂ رحمٰن آیت ۱-۲-۳)

ترجمہ : رحمٰن نے سکھلایا قرآن۔ بنایا آدمی پھر سکھلایا اس کو بات کرنا۔ (معارف القرآن)

فائدہ : سورۂ رحمٰن کی شروع تعلیم قرآن سے کی اور تخلیق انسان کو بعد میں لایا۔ معارف القرآن میں لکھا ہے کہ انسان کی تخلیق خود حق تعالٰی کی ایک بڑی نعمت ہے اور ترتیب طبعی کے اعتبار سے وہی سب سے مقدم ہے۔ یہاں تک کہ تعلیم قرآن جس کو پہلے ذکر کیا گیا ہے وہ بھی ظاہر ہے کہ تخلیق کے بعد ہی ہو سکتی ہے۔ مگر قرآن حکیم نے نعمت تعلیم قرآن کو مقدم اور تخلیق انسان کو موخر کرکے اس طرف اشارہ کر دیا کہ تخلیق انسان کا اصل مقصد ہی تعلیم قرآن اور اس کے بتائے ہوئے راستہ پر چلنا ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳٤) قوله تعالٰی – قُلْ اُوْحِیَ اِلَیَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا .

(سورہ جن آیت نمبر ۱)

ترجمہ : آپ کہئے کہ میرے پاس اس بات کی وحی آئی ہے کہ جنات میں سے ایک جماعت نے قرآن سنا پھر انہوں نے کہا کہ ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے۔(معارف القرآن)

فائدہ : جن مخلوقات الٰہیہ میں ایک ایسی مخلوق کا نام ہے جو اجسام بھی ہیں ذی روح بھی اور انسان کی طرح عقل وشعور والے بھی مگر لوگوں کے نظروں سے مخفی ہیں اس لئے ان کا نام جن رکھا گیا کہ جن کے لفظی معنی پوشیدہ کے ہیں ان کی تخلیق کا غالب مادہ آگ ہے جیسے انسان کی تخلیق کا غالب مادہ مٹی ہے۔اس نوع میں بھی انسان کی طرح مرد وعورت ہیں اور انسان ہی کی طرح ان میں توالد وتناسل کا سلسلہ بھی ہے اور جنات سے شریر لوگوں کو شیاطین کہا گیا ہے اور جنات اور فرشتوں کا وجود قرآن وسنت کی قطعی دلائل سے ثابت ہے جس کا انکار کفر ہے۔(تفسیر مظہری۔ از معارف القرآن)

(۳۵) قوله تعالٰی – اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِیْ لَیْلَةِ الْقَدْرِ .

(سورۃ القدر)

ترجمہ : ہم نے اس کو (قرآن کو) اتارا شب قدر میں۔

(معارف القرآن)

(اس صورت کا بیان لیلۃ القدر کے بحث میں آئے گا)۔

فائدہ : مذکور بالا سورتوں کے ابتدائی آیتوں میں قرآن کریم کا طرز بیان عجیب طریقے سے فرمایا ہے کہیں کِتَابٌ مُّبِیْنٌ اور کہیں عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ کہیں قُرْاٰنٌ مُّبِیْنٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کہیں هُدًی لِلْمُتَّقِیْنَ. یعنی مختلف طریقے سے تعارف کرایا گیا ہے تاکہ انسان اپنے تخلیق کی اصلیت کو سمجھ کر عمل کرے اور جس کام کیلئے انسان اور جنات کو پیدا کیا گیا ہے اس کی طرف مائل ہو جائے۔ وہ ہے اللہ کی عبادت تقویٰ کامل کے ساتھ کرنا۔ اور قرآن کی تلاوت موجب اجر ہے اور نماز میں پڑھنا بھی موجب اجر و ثواب ہے۔ اور قرآنی احکامات پر عمل کرنا بھی ضروری ہے۔

تلاوت قرآن اور اس کی فضیلت از حدیث رسول ﷺ

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْاٰنُ عَنْ ذِکْرِیْ وَمَسْئَلَتِیْ اَعْطَیْتُهُ اَفْضَلَ مَا اُعْطِی السَّائِلِیْنَ وَفَضْلُ کَلَامِ اللّٰہِ عَلٰی سَائِرِ الْکَلَامِ کَفَضْلِ اللّٰہِ عَلٰی خَلْقِهٖ. (رواہ الترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ حق سبحانہ وتقدس کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر نے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی۔ میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطا کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ شانہ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسے کہ خود حق تعالیٰ شانہ کو تمام مخلوق پر۔ (فضائل قرآن)

دوسری ایک حدیث میں اسی موقعہ پر مذکور ہے کہ میں اس کو شکر گزار بندوں کے ثواب سے افضل ثواب عطا کروں گا۔ (فضائل قرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرآن کا ماہر ملائکہ میر منشی کے ساتھ ہے

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمَاهِرُ بِالْقُرْاٰنِ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِیْ یَقْرَءُ الْقُرْاٰنَ وَیَتَتَعْتَعُ فِیْهِ وَهُوَ عَلَیْهِ شَاقٌّ لَّهُ اَجْرَانِ.

(رواہ البخاری ومسلم وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن کا ماہر ان ملائکہ کے ساتھ ہے جو میر منشی ہیں اور نیک کار ہیں اور جو شخص قرآن شریف کو اٹکتا ہوا پڑھتا ہے اور اس میں دقت اٹھاتا ہے اس کو دھرا اجر ہے۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: قرآن کا ماہر وہ کہلاتا ہے جس کو یاد بھی خوب ہو اور پڑھتا بھی خوب ہو اور اگر معانی و مراد پر بھی قادر ہو تو پھر کیا کہنا۔ کیساتھ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ وہ بھی قرآن شریف کے لوح محفوظ سے نقل کرنے والے ہیں اور یہ بھی اس کا نقل کرنے والا اور پہنچانے والا ہے تو گویا دونوں ایک ہی مسلک پر ہیں۔ یا یہ کہ حشر میں ان کے ساتھ اجتماع ہو گا۔ اٹکنے والے کو دوہرا اجر ایک اس کی قرات کا دوسرے اس کی اس مشقت کا جو اس بار بار کے اٹکنے کی وجہ سے برداشت کرتا ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ یہ اس ماہر سے بڑھ جاوے۔ ماہر کیلئے جو فضیلت ارشاد فرمائی گئی ہے وہ اس سے بہت بڑھ کر ہے کہ مخصوص ملائکہ کے ساتھ اس کا اجتماع فرمایا ہے۔ لہٰذا اس عذر کی وجہ سے کسی کو چھوڑنا نہیں چاہئے۔ (فضائل قرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

رشک دو چیزوں کے ساتھ جائز ہے

(۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا حَسَدَ الا عَلٰی اثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللهُ مَالاً فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّیْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ. (رواه البخاری والترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ حسد دو شخصوں کے سوا کسی پر جائز نہیں ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن شریف کی تلاوت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے دوسرے وہ جس کو حق تعالیٰ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس کو خرچ کرتا ہے۔

(فضائل قرآن)

فائدہ: آیات قرآنی اور احادیث کثیرہ کے عموم سے حسد کی برائی اور ناجائز ہونا مطلقاً معلوم ہوتا ہے اور اس حدیث شریف سے دو آدمیوں کے بارے میں جواز معلوم ہوتا ہے چونکہ وہ روایات زیادہ مشہور اور کثیر ہیں۔ اس لئے علماء نے اس حدیث کے دو مطلب ارشاد فرمائے ہیں۔ اول یہ کہ حسد اس حدیث میں رشک کے معنی میں ہے۔ جس کو عربی میں غبطہ کہتے ہیں۔ حسد اور غبطہ میں یہ فرق ہے کہ حسد میں کسی کے پاس کوئی نعمت دیکھ کر یہ آرزو ہوتی ہے کہ اس کے پاس یہ نعمت نہ رہے چاہے اپنے پاس حاصل ہو یا نہ ہو اور رشک میں اپنے پاس اس کے حصول کی تمنا و آرزو ہوتی ہے۔ عام ہے کہ دوسرے سے زائل ہو یا نہ ہو۔ اس لئے حسد بالاجماع حرام ہے اس لئے علماء نے اس لفظ حسد کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجازاً غبطہ کے معنی میں ارشاد فرمایا ہے۔ جو دنیوی امور میں جائز ہے اور دینی امور میں مستحب ہے دوسرا مطلب یہ بھی ممکن ہے کہ بسا اوقات کلام علی سبیل الفرض والتقدیر مستعمل ہوتا ہے۔ یعنی اگر حسد جائز ہوتا تو یہ دونوں چیزیں ایسی تھی کہ ان میں جائز ہوتا۔ (فضائل قرآن)

جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ان کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے

(۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی ہے کہ خوشبو کچھ نہیں مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا اس کی مثال حنظل کے پھل کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبو دار پھول کی سی ہے کہ مزہ کڑوا اور خوشبو عمدہ ہے۔ (رواہ البخاری ومسلم والنسائی وابن ماجہ۔ از فضائل قرآن)

قرآن کے ذریعہ بہت سے لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے

(۵) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ حق تعالیٰ شانہ اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست وذلیل کرتا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔(فضائل قرآن)

فائدہ: یعنی جو لوگ اس پر ایمان لاتے ہیں عمل کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کو دنیا و آخرت میں رفعت وعزت عطا فرماتا ہے اور جو لوگ اس پر عمل نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان کو ذلیل کرتا ہے اور آگے لکھتے ہیں حضور اکرم ﷺ کا ارشاد منقول ہے کہ اس امت میں بہت سے منافق قاری ہوں گے بعض مشائخ سے احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ بندہ ایک سورت کلام پاک کی شروع کرتا ہے تو ملائکہ اس کیلئے رحمت کی دعاء کرتے رہتے ہیں یہاں تک کہ وہ فارغ ہو اور دوسرا شخص ایک سورت شروع کرتا ہے تو اس کے ختم تک اس پر لعنت کرتے ہیں۔یعنی تالی خود ظالم ہونے کی وجہ سے قرآن کے مصداق ہو رہا ہے کہ الا لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الظّٰلِمِيْنَ اور اسی طرح خود جھوٹا ہونے کی وجہ سے لَعْنَتُ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ کے مصداق بن رہا ہے۔(فضائل قرآن)

تلاوت کرنے والے کو اللہ پاک اکرام کا پورا جوڑا عطا فرمائیں گے

(۶) ملا علی قاری ؒ نے بروایت ترمذی نقل کیا ہے کہ قرآن شریف بارگاہ الٰہی میں عرض کریگا کہ اس کو (یعنی قرآن کے تلاوت وعمل کرنے والے کو) جوڑا مرحمت فرمائیں تو حق تعالیٰ شانہ کرامت کا تاج مرحمت فرما دیں گے۔ پھر وہ زیادتی کی درخواست کریگا تو اللہ تعالیٰ شانہ اکرام کا پورا جوڑا مرحمت فرما دیں گے۔پھر وہ درخواست کریگا کہ یا اللہ آپ اس شخص سے راضی ہو جائیں تو حق سبحانہ وتقدس اس سے رضا کا اظہار فرما دیں گے۔ آگے لکھتے ہیں جن لوگوں نے اس کی حق تلفی کی ہے ان سے اس بارے میں مطالبہ کریگا کہ میری کیا رعایت کی میرا کیا حق ادا کیا۔(فضائل قرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تین چیز قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی

(۷) حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ تین چیز قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک کلام پاک کہ جھگڑے کا بندوں سے۔ قرآن پاک کیلئے ظاہر اور باطن ہے۔ دوسری چیز امانت ہے اور تیسری رشتہ داری جو پکارے گی کہ جس شخص نے مجھ کو جوڑا اللہ اس کو اپنی رحمت سے ملادے اور جس نے مجھ کو توڑا اللہ اپنی رحمت سے اس کو جدا کردے۔ (رواہ فی شرح السنہ۔ از فضائل قرآن)

فائدہ: ان چیزوں کے عرش کے نیچے ہونے سے مقصود انکا کمال قرب ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے دربار عالی میں بہت ہی قریب ہوگی (فضائل قرآن)

(۸) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ اقْرَأْ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَاِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ اٰخِرِ اٰيَةٍ تَقْرَأُهَا. (رواه احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجه وابن حبان فی صحیحه)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ (قیامت کے دن) صاحب قرآن سے کہا جاویگا کہ قرآن شریف پڑھتا جا اور بہشت کے درجوں پر چڑھتا جا اور ٹھہر ٹھہر کر پڑھ جیسا کہ تو دنیا میں ٹھہر ٹھہر کر پڑھتا تھا۔ بس تیرا مرتبہ وہی ہے جہاں آخری آیت پر پہنچے۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: صاحب القرآن سے بظاہر حافظ مراد ہے اور ملا علی قاری رح نے بڑی

toobaa-elibrary.blogspot.com

تفصیل سے اسکو واضح کیا ہے کہ یہ فضیلت حافظ ہی کیلئے ہے۔ ناظرہ خواں اس میں داخل نہیں۔ آگے لکھتے ہیں۔ شراح ومشائخ کے نزدیک حدیث بالا کا مطلب یہ ہے کہ قرآن پاک کی ایک ایک آیت پڑھتا جا اور ایک ایک درجہ اوپر چڑھتا جا اس لئے کہ روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت کے درجات کلام اللہ شریف کی آیات کے برابر ہیں۔ لہٰذا جو شخص جتنی آیات کا ماہر ہوگا اتنے ہی درجے اوپر اس کا ٹھکانہ ہوگا اور جو شخص کلام پاک کا ماہر ہوگا وہ سب سے اوپر کے درجے میں ہوگا۔ اور علامہ وانی ؒ سے اہل فن کا اس پر اتفاق نقل کیا ہے کہ قرآن شریف کی آیات چھ ہزار (۶۰۰۰) ہیں لیکن اس کے بعد کی مقدار میں (تعداد میں) اختلاف ہے اور اتنے اقوال نقل کئے ہیں۔ ۲۰۴-۱۴-۱۹-۲۵-۳۶۔ (فضائل قرآن)

(۹) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کیلئے اس حرف کے عوض ایک نیکی اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے میں یہ نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف۔ لام ایک حرف۔ میم ایک حرف۔

(رواہ الترمذی والدارمی)

(۱۰) عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهْنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ أُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ضُوْئُهُ اَحْسَنُ مِنْ ضُوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا. (رواہ احمد وابوداؤد وصححہ الحاکم)

ترجمہ: حضرت معاذ جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے اس کے والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جاوے گا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ ہوگی اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔

(فضائل قرآن)

فائدہ: قرآن پاک کے پڑھنے اور اسپر عمل کرنے کی برکت یہ ہے کہ اس کے پڑھنے والے کے والدین کو ایسا تاج پہنایا جاویگا جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بہت زیادہ ہوگی۔ اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو یعنی آفتاب اتنی دور سے اس قدر روشنی پھیلاتا ہے اگر گھر کے اندر آجائے تو یقیناً بہت زیادہ روشنی اور چمک کا سبب ہوگا۔ یہ تو اس کے والدین کیلئے اور خود پڑھنے والے کے اجر کا خود اندازہ کر لیا جائے کہ کس قدر ہوگا۔ (فضائل قرآن)

فصل نمبر ۳: علم کا سیکھنا

(۱) قوله تعالٰی — وَمَا كَانَ الْمُؤْمِنُوْنَ لِيَنْفِرُوْا كَافَّةً. فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ. (سورہ توبہ آیت نمبر ۱۲۲)

ترجمہ: اور ایسے تو نہیں مسلمان کہ کوچ کریں سارے سو کیوں نہ نکلا ہر فرقہ میں سے ان کا ایک حصہ تاکہ سمجھ پیدا کریں دین میں اور تاکہ خبر پہنچائیں اپنی قوم کو جبکہ لوٹ کر آئیں ان کی طرف تاکہ وہ بچتے رہیں۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: امام قرطبیؒ نے فرمایا ہے کہ یہ آیت طلب علم دین کی اصل اور بنیاد

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور غور کیا جائے تو اسی آیت میں علم دین کا اجمالی نصاب بھی بتلا دیا گیا ہے اور علم حاصل کرنے کے بعد عالم کے فرائض بھی۔ (معارف القرآن)

علم دین کے فضائل

ترمذی نے حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص کسی راستے پر چلے جس کا مقصد علم حاصل کرنا ہو اللہ تعالیٰ اس چلنے کے ثواب میں اس کا راستہ جنت کی طرف کر دیں گے اور یہ کہ اللہ کے فرشتے طالب علم کیلئے اپنے پر بچھاتے ہیں اور یہ کہ عالم کیلئے تمام آسمانوں اور زمین کی مخلوقات اور پانی کی مچھلیاں دعاء واستغفار کرتی ہیں اور یہ کہ عالم کی فضیلت کثرت سے نفلی عبادت کرنے والے پر ایسی ہے جیسے چودھویں رات کے چاند کی فضیلت باقی سب ستاروں پر اور یہ کہ علماء انبیاء علیہم السلام کے وارث ہیں۔ اور یہ کہ انبیاء علیہم السلام سونے چاندی کی کوئی میراث نہیں چھوڑتے لیکن علم کی وراثت چھوڑتے ہیں تو جس شخص نے یہ وراثت علم حاصل کر لی اس نے بڑی دولت حاصل کر لی۔

(قرطبی۔ از معارف القرآن)

اور دارمی نے اپنے مسند میں یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی شخص نے دریافت کیا کہ بنی اسرائیل میں دو آدمی تھے ایک عالم تھا جو صرف نماز پڑھ لیتا اور پھر لوگوں کو دین کی تعلیم دینے میں مشغول ہو جاتا تھا دوسرا دن بھر روزہ رکھتا اور رات بھر عبادت میں کھڑا رہتا تھا۔ ان دونوں میں کون افضل ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ آدمی پر۔ (یہ روایت امام عبدالبر نے کتاب جامع بیان العلم میں سند کیساتھ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے)

(قرطبی، از معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقِیْہٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ.
(رواہ الترمذی وابن ماجہ عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک فقیہ شیطان کے مقابلے میں ایک ہزار عابدوں سے زیادہ قوی اور بھاری ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب انسان مرجاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین عمل ایسے ہیں جن کا ثواب انسان کو مرنے کے بعد بھی پہنچتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ جیسے مسجد یا دینی تعلیم کی عمارت یا رفاہ عام کے ادارے۔ دوسرے وہ علم جس سے اس کے بعد بھی لوگ نفع اٹھاتے رہیں (مثلاً شاگرد عالم ہو گئے ان سے آگے لوگوں کو علم دین سکھانے کا سلسلہ چلتا رہا یا کوئی کتاب تصنیف کی جس سے نفع اٹھاتے رہے اس کے بعد تیسرے اولاد صالح جو اس کیلئے دعاء اور ایصال ثواب کرتی رہے۔ (معارف القرآن۔ عن مشکوۃ رواہ مسلم)

(۲) قولہ تعالٰی — یَرْفَعِ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ. واللّٰہُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ. (سورہ مجادلہ نمبر ۱۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں کے اور ان لوگوں کے جن کو علم عطا ہوا ہے درجے بلند کر دیگا اور اللہ تعالیٰ کو تمہارے سب اعمال کی پوری خبر ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا اہل ایمان جو صاحب علم نہ ہوں ان کیلئے محض رفع

toobaa-elibrary.blogspot.com

درجات ہے اور دوسرے وہ اہل ایمان جو اہل علم بھی ہوں ان کیلئے مزید رفع درجات ہیں چونکہ بوجہ علم و معرفت ان کے عمل کا منشاء زیادہ خشیت اور زیادہ خلوص ہے جس سے عمل کا ثواب بڑھ جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

علم دین فرض عین ہے

(۳) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ. (رواہ البیقی فی شعب الایمان بسند صحیح وابن عدی، عن معارف القرآن)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا فرض ہے ہر ایک مسلمان پر۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہ ظاہر ہے کہ اس حدیث اور مذکورہ سابقہ احادیث میں علم سے مراد علم دین ہی ہے۔ اور پھر علم دین ایک علم نہیں بہت سے علوم پر مشتمل ایک جامع نظام ہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ ہر مسلمان مرد و عورت اس پر قادر نہیں کہ ان سب علوم کو پورا حاصل کر سکے اس لئے حدیث مذکور میں جو ہر مسلمان پر فرض فرمایا ہے اس سے مراد علم دین کا صرف وہ حصہ ہے جس کے بغیر آدمی نہ فرائض ادا کر سکتا ہے نہ حرام چیزوں سے بچ سکتا ہے جو ایمان و اسلام کیلئے ضروری ہے (وہ فرض عین ہے)۔ (معارف القرآن)

باقی علوم و فنون (یعنی دنیوی) عام دنیا کے کاروبار کی طرح انسان کیلئے ضروری سہی۔ مگر ان کے وہ فضائل نہیں جو احادیث مذکورہ میں آئے ہیں۔ اور ان علوم کی تفصیلات قرآن و حدیث کے تمام معارف و مسائل پھر ان سے نکالے ہوئے احکام و شرائع کی پوری تفصیل یہ نہ ہر مسلمان کی قدرت میں ہے نہ ہر ایک پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرض عین ہے۔بلکہ پورے عالم اسلام کے ذمہ فرض کفایہ ہے۔

(معارف القرآن)

فرض کفایہ

ہر شہر میں (کم از کم) ایک عالم (کا ہونا جو) ان تمام علوم و شرائع کا ماہر موجود ہو تو باقی مسلمان اس فرض سے سبکدوش ہو جاتے ہیں اور جس شہر یا قصبہ میں ایک بھی عالم نہ ہو تو شہر و قصبہ والوں پر فرض ہے کہ اپنے میں سے کسی کو عالم بنائیں یا باہر سے کسی عالم کو بلا کر اپنے شہر میں رکھیں تاکہ ضرورت پیش آنے پر باریک مسائل کو اس عالم سے فتویٰ لے کر سمجھ سکیں اور عمل کر سکیں۔

(معارف القران)

فرض عین کی تفصیل

ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے کہ اسلام کے عقائد صحیحہ کا علم حاصل کرے اور طہارت۔ نجاست کے احکام سیکھے نماز روزہ اور تمام عبادات جو شریعت نے فرض و واجب قرار دی ہیں ان کا علم حاصل کرے۔جن چیزوں کو حرام یا مکروہ قرار دیا ہے ان کا علم حاصل کرے اور جس شخص کے پاس بقدر نصاب مال ہو اس پر فرض ہے کہ زکوۃ کے مسائل و احکام معلوم کرے۔جس کو حج پر قدرت ہے اس کیلئے فرض عین ہے کہ حج کے احکام و مسائل معلوم کرے۔ بیع و شراء۔ تجارت و صنعت یا مزدوری و اجرت کے کام کرنے پڑیں تو ان پر فرض عین ہے کہ ان سب کے مسائل و احکام معلوم کرے۔جب نکاح کرے تو نکاح کے احکام و مسائل اور طلاق کے احکام و مسائل معلوم کرے۔ غرض جو کام شریعت نے ہر انسان کے ذمہ فرض و واجب کئے ہیں ان کے احکام و مسائل کا علم حاصل کرنا بھی ہر مسلمان مرد و عورت پر فرض ہے۔

(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

علم تصوف بھی فرض عین میں داخل ہے

احکام ظاہرہ۔ نماز۔ روزے کو تو سبھی جانتے ہیں کہ فرض عین ہیں اور ان کا علم حاصل کرنا بھی فرض عین ہے حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر مظہری میں اسی آیت کے تحت لکھا ہے کہ اعمال با طنہ اور محرمات با طنہ کا علم جس کو عرف میں علم تصوف کہا جاتا ہے۔ چونکہ یہ باطنی اعمال بھی ہر شخص پر فرض عین ہیں تو ان کا علم بھی سب پر فرض عین ہے۔ (معارف القرآن)

عالم کے فرائض

پہلے علم دین کی حقیقت لِيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ. میں فرمایا ہے مراد یہ ہے کہ علم دین کی سمجھ بوجھ پیدا کرنے میں پوری محنت ومشقت اٹھا کر مہارت حاصل کریں۔ یعنی چند مسائل کا نام سمجھ بوجھ نہیں جیسے نماز روزہ، زکوۃ، حج اور طہارت ونجاست کے مسائل معلوم کرلے۔ بلکہ دین کی سمجھ بوجھ یہ ہے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس کے ہر قول وفعل اور حرکت وسکون کا آخرت میں اس سے حساب لیا جائے گا۔ اس کو اس دنیا میں کس طرح رہنا چاہئے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے فقہ کی تعریف یہ کی ہے کہ انسان ان تمام کاموں کو سمجھ لے جن کا کرنا اس کے لئے ضروری ہے اور ان تمام کاموں کو بھی سمجھ لے جن سے بچنا اس کیلئے ضروری ہے اور جس آدمی نے دین کی کتابیں سب پڑھ ڈالیں مگر سمجھ بوجھ پیدا نہ کی وہ قرآن وسنت کی اصطلاح میں عالم نہیں۔ چونکہ وہ تو بہت سے کافر یہودی نصرانی بھی پڑھ لیتے ہیں۔ اور شیطان کو سب سے زیادہ حاصل ہے۔ اور سمجھ بوجھ پیدا کرنے کیلئے وہ جن ذرائع سے حاصل ہو۔ وہ ذرائع خواہ کتابیں ہوں یا اساتذہ کی صحبت سب اس نصاب کے اجزاء ہیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرائض

لِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ. قرآن کریم نے ایک ہی جملہ میں پورا بیان فرما دیا ہے یعنی تاکہ وہ اپنی قوم کو اللہ کی نافرمانی سے ڈرائیں۔ ڈرانا کئی طرح کا ہوتا ہے۔ ایک ڈرانا شفقت و محبت سے ہے جیسے باپ کا اپنے بچوں کو چور ڈاکو' درندے یا زہریلے جانور سے ہے۔ اور عالم کا ڈرانا حقیقت میں وہ فریضہ انداز ہے جو وراثت نبوت ہی کا جزء ہے جو بنص حدیث عالم کو حاصل ہوتی ہے۔ یعنی اللہ کی نافرمانی سے ڈرانا ہے شریعت اور قرآن وسنت کی نافرمانی سے ڈرانا ہے۔ اور قابل غور بات یہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام کے دو لقب ہیں۔ بشیر اور نذیر یعنی ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا اور اس میں دو کام ہیں جو انسان کے ذمے ہیں ایک نیک عمل جو دنیا و آخرت میں اس کو مفید ہیں اسکو اختیار کرے۔ دوسرے یہ کہ جو عمل اس کیلئے مضر ہیں ان سے بچے۔ باتفاق علماء وعقلاء ان دونوں کاموں میں سے دوسرا کام سب سے مقدم اور اہم ہے۔ (معارف القرآن)

عالم کو دعوت وتبلیغ کی نگرانی بھی کرنا ہے

آخر میں فرمایا لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ فرما کر اس طرف بھی اشارہ کر دیا کہ عالم کا کام اتنا ہی نہیں کہ عذاب سے ڈرایا بلکہ اس پر نظر رکھنا بھی ہے کہ اس کی دعوت وتبلیغ کا اثر کتنا ہوا اور کیا ہوا ایک دفعہ موثر نہیں ہوئی تو بار بار کرتا رہے تاکہ اس کا نتیجہ يَحْذَرُوْنَ برآمد ہو سکے۔ (معارف القران)

علماء کے صفات اور تعریف

(۳) قوله تعالٰی- اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا. اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ. (سورہ فاطر آیت نمبر ۲۸)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: اللہ سے اسکے وہی بندے ڈرتے ہیں جو علم رکھتے ہیں۔ واقعی اللہ تعالیٰ زبردست ہے بڑا بخشنے والا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں لفظ اِنَّمَا عربی زبان میں حصر بیان کرنے کیلئے آتا ہے اس لئے اس جملے کے معنی بظاہر یہ ہیں کہ صرف علماء ہی اللہ سے ڈرتے ہیں۔ (معارف القرآن)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا کہ عالم وہ شخص ہے جو خلوت و جلوت میں اللہ سے ڈرے اور جس چیز کی اللہ تعالیٰ نے ترغیب دی ہے، وہ اس کو مرغوب ہو اور جو چیز اللہ کے نزدیک مبغوض ہے اس کو اس سے نفرت ہو۔ (معارف القرآن)

حضرت ربیع بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔ مَنْ لَمْ یَخْشَ فَلَیْسَ بِعَالِمٍ۔ یعنی جو اللہ سے نہیں ڈرتا وہ عالم نہیں۔ حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ اِنَّمَا الْعَالِمُ مَنْ خَشِیَ اللّٰہَ. یعنی عالم تو صرف وہی ہے جو اللہ سے ڈرے۔ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اس آیت میں اشارہ پایا جاتا ہے کہ جس شخص میں خشیت نہ ہو وہ عالم نہیں۔ حضرت احمد صالح مصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ خشیت اللہ کو کثرت روایت اور کثرت معلومات سے نہیں پہچانا جا سکتا۔ بلکہ اس کو کتاب وسنت کے اتباع سے پہچانا جاتا ہے۔ (معارف القرآن)

علمائے آخرت اور علمائے سوء کون ہیں

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو عالم دنیا دار ہو وہ احوال کے اعتبار سے جاہل سے زیادہ کمینہ ہے اور عذاب کے اعتبار سے زیادہ سختی میں مبتلا ہو گا اور کامیاب اللہ تعالیٰ کے یہاں مقرب علمائے آخرت ہیں جن کی چند علامتیں ہیں۔ (یعنی بارہ علامتیں ہیں)۔ (یہ مضمون فضائل صدقات حصہ دوم سے لکھا گیا ہے)

(۱) پہلی علامت یہ ہے کہ اپنے علم سے دنیا نہ کماتا ہو۔ عالم کا کم از کم

toobaa-elibrary.blogspot.com

درجہ یہ ہے کہ دنیا کی حقارت کا اسکے کمینہ پن کا۔اس کے مکدر ہونے کا۔اس کے جلد ختم ہو جانے کا اس کو احساس ہو۔ آخرت کی عظمت ۔اس کا ہمیشہ رہنا۔ اس کی نعمتوں کی عمدگی کا احساس ہو اور یہ بات اچھی طرح جانتا ہو کہ دنیا اور آخرت دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔

(۲) دوسری علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ اس کے قول وفعل میں تعارض نہ ہو یعنی دوسروں کو خیر کا حکم کرے اور خود اس پر عمل نہ کرے۔

(۳) تیسری علامت یہ ہے کہ ایسے علوم میں مشغول ہو جو آخرت میں کام کرنے والے ہوں۔نیک کاموں میں رغبت پیدا کرنے والے ہوں۔ایسے علوم سے احتراز کرے جن کا آخرت میں کوئی نفع نہیں ہے' یا کم نفع ہے۔

(۴) چوتھی علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ کھانے پینے کی اور لباس کی عمدگی اور بہتری کی طرف متوجہ نہ ہو۔بلکہ ان چیزوں میں میانہ روی اختیار کرے اور بزرگوں کے طرز کو اختیار کرے۔ان چیزوں میں جتنا کمی کی طرف اس کا میلان بڑھے گا اللہ تعالیٰ شانہ سے اتنا ہی اس کا قرب بڑھتا جائے گا اور علمائے آخرت میں اتنا ہی اس کا درجہ بلند ہوتا جائے گا۔

(۵) پانچویں علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ سلاطین اور حکام سے دور رہیں (بلا ضرورت) ان کے پاس ہرگز نہ جائیں بلکہ وہ خود آئیں تو ملاقات کم رکھیں اس لئے کہ ان کے ساتھ میل جول ان کی خوشنودی اور رضا جوئی میں تکلف برتنے سے خالی نہ ہوگا۔

(۶) چھٹی علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ فتویٰ صادر کر دینے میں جلدی نہ کرے۔مسئلہ بتانے میں بہت احتیاط کرے حتی الوسع اگر کوئی دوسرا اہل ہو تو اسکا حوالہ کرے۔

(۷) ساتویں علامت یہ ہے کہ اس کو باطنی علم یعنی سلوک کا اہتمام بہت زیادہ ہو۔اپنی اصلاح باطن اور اصلاح قلب میں بہت زیادہ کوشش کرنے

toobaa-elibrary.blogspot.com

والا ہو کہ یہ علوم ظاہریہ میں بھی ترقی کا ذریعہ ہے۔

(۸) آٹھویں علامت یہ ہے کہ اسکا یقین اور ایمان اللہ تعالیٰ شانہ کے ساتھ بڑھا ہوا ہو اور اس کا بہت زیادہ اہتمام اس کو ہو۔ یقین ہی اصل راس المال ہے اور یقین والوں کے پاس اہتمام سے بیٹھو۔ ان کا اتباع کرو۔ تاکہ ان کی برکت سے تم میں یقین کی چنگاری پیدا ہو۔

(۹) نویں علامت یہ ہے کہ اس کی ہر حرکت وسکون سے اللہ جل شانہ کا خوف ٹپکتا ہو۔ اس کی عظمت وجلال اور ہیبت کا اثر اس شخص کا ہر ادا سے ظاہر ہوتا ہو۔ اس کے لباس سے، اس کی عادات سے، اس کے بولنے سے، اس کے چپکے رہنے سے حتیٰ کہ ہر حرکت اور سکون سے یہ بات ظاہر ہوتی ہو۔

(۱۰) دسویں علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ اس کا زیادہ اہتمام ان مسائل سے ہو جو اعمال سے تعلق رکھتے ہوں جائز و ناجائز سے تعلق رکھتے ہیں۔

(۱۱) گیارہویں علامت یہ ہے کہ اپنے علوم میں بصیرت کے ساتھ نظر کرنے والا ہو محض لوگوں کی تقلید میں اور اتباع میں ان کا قائل نہ بن جائے۔ اصل اتباع حضور اقدس ﷺ کے ارشادات وافعال واعمال اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اتباع ہے۔

(۱۲) بارہویں علامت علمائے آخرت کی یہ ہے کہ بدعات سے بہت شدت اور اہتمام سے بچتا ہے کسی کام پر آدمیوں کی کثرت کا جمع ہو جانا کوئی معتبر چیز نہیں ہے بلکہ اصل اتباع حضور اقدس ﷺ کا ہے اور دیکھنا ہے کہ صحابہ کرام کا کیا معمول رہا ہے اور اس کیلئے ان حضرات کے معمولات اور احوال کے تتبع اور تلاش کرنا اور اس میں منہمک رہنا ضروری ہے۔ (فضائل صدقات حصہ دوم ص ۱۳۲ تا ۱۵۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

علمائے سوء کا بیان

(۱) عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْ يَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَيْهِ اَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ. (رواه الترمذی ورواه ابن ماجه عن ابن عمر)

ترجمہ: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اس غرض سے علم پڑھے کہ اس کے زور سے علماء سے بحث کریگا یا ناداں لوگوں کو دبائے گا یا اس کے ذریعہ سے لوگوں کی توجہ اس کی طرف ہو جائے گی اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ میں داخل کرے گا۔ (مشکوۃ)

(۲) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا يُبْتَغٰى بِهِ وَجْهُ اللهِ لَا يَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِيُصِيْبَ بِهِ عَرَضًا مِنَ الدُّنْيَا لَمْ يَجِدْ عَرْفَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَعْنِيْ رِيْحَهَا (رواه احمد وابوداؤد وابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص کوئی علم ایسا حاصل کرے جس سے اللہ تعالیٰ کی رضا چاہی جاتی ہے مگر وہ اسے اس لئے حاصل کرے کہ اس سے دنیا کمائے تو وہ قیامت کے روز جنت کی ہوا بھی نہ پائے گا۔ (مشکوۃ)

○ ایک حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سخت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترین عذاب والا وہ عالم ہے جس کے علم سے اس کو نفع نہ ہو۔ (فضائل صدقات)

○ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے اس امت پر زیادہ خوف منافق عالم کا ہے کسی نے پوچھا منافق عالم کون ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ زبان کا عالم دین وعمل کا جاہل یعنی تقریر تو بڑی لچھے دار کرے مگر عمل کے نام صفر۔

(فضائل صدقات)

○ حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ علم عمل کیلئے آواز دیتا ہے اگر کوئی شخص اس پر عمل کرے تو وہ علم باقی رہتا ہے ورنہ وہ بھی چلا جاتا ہے یعنی علم ضائع ہو جاتا ہے۔

○ حضرت سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب کسی عالم کو دیکھو کہ امراء کے یہاں پڑا رہتا ہے تو اس کو چور سمجھو۔ (فضائل صدقات)

○ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علماء کے قول وفعل میں تعارض نہ ہو۔ دوسروں کو خیر کا حکم کرے اور خود اسپر عمل نہ کرے۔ حق تعالیٰ شانہ کا ارشاد ہے۔

اَتَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ . (سورہ بقرہ ع ۵)

ترجمہ: کیا غضب ہے کہ دوسروں کو نیک کام کرنے کو کہتے ہو اور اپنی خبر نہیں لیتے حالانکہ تم تلاوت کرتے رہتے ہو کتاب کی۔

(فضائل صدقات)

دوسری جگہ ارشاد ہے:

كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ .

(سورہ بقرہ)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت ناراضگی کی ہے کہ ایسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

بات کہو جو کرو نہیں۔ (فضائل صدقات)

○ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ جس عالم کو دنیا سے محبت رکھنے والا دیکھو اپنے دین کے بارے میں اس کو متہم سمجھو۔ اس لئے کہ جس شخص کو جس سے محبت ہوتی ہے اسی میں گھسا کرتا ہے۔ (فضائل صدقات)

○ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدترین علماء وہ ہیں جو حکام کے یہاں حاضری دیں اور بہترین حاکم وہ ہیں جو علماء کے یہاں حاضر ہوں۔ (فضائل صدقات)

(۳) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص سے پوچھا جائے کوئی علم کی بات پھر وہ اس کو چھپا لیوے۔ لگام دیگا اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن آگ کی لگام۔ (رواہ الترمذی، عن فروع الایمان)

فصل نمبر ۴: علم دوسروں کو سکھانا۔ یعنی علم دین کی تعلیم دینا

(۱) قولہ تعالیٰ۔ اَلرَّحْمٰنُ . عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ . خَلَقَ الْاِنْسَانَ . عَلَّمَهُ الْبَيَانَ . (سورۃ الرحمٰن)

ترجمہ: رحمٰن نے سکھلایا قرآن بنایا آدمی۔ پھر سکھلایا اس کو بات کرنا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس سورت کو لفظ رحمٰن سے شروع کیا گیا۔ اس میں ایک مصلحت یہ ہے کہ کفار مکہ اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے رحمٰن سے واقف نہ تھے۔ ان لوگوں کو واقف کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے یہاں رحمٰن کا انتخاب کیا گیا۔

دوسری وجہ یہ بھی ہے کہ آگے جو کام رحمٰن کا ذکر کیا گیا ہے یعنی تعلیم قرآن اس میں یہ بھی بتلا دیا گیا کہ اس تعلیم قرآن کا مقتضی اور سبب داعی صرف اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ میں اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں جو سب سے بڑی نعمت ہے اس کے ذکر سے ابتدا کی گئی اور سب سے بڑی نعمت قرآن ہے کیونکہ قرآن کریم انسان کے معاش اور معاد دین اور دنیا دونوں کی خیرات وبرکات کا جامع ہے۔ اور عَلَّمَ کے دو مفعول ہوتے ہیں۔ ایک مفعول قرآن ہے دوسرا مفعول یعنی قرآن جس کو سکھایا گیا۔ (معارف القرآن)

تخلیق انسان کے بعد جو نعمتیں انسان کو عطا ہوئی وہ بے شمار ہیں ان میں خاص طور پر تعلیم بیان کو یہاں ذکر فرمانے کی حکمت یہ معلوم ہوتی ہے کہ جن نعمتوں کا تعلق انسان کے نشوونما اور وجود وبقا سے ہے مثلاً کھانا پینا' سردی گرمی سے بچنے کا سامان' رہنے بسنے کا انتظام وغیرہ اور نعمتیں جو انسان کے ساتھ مخصوص ہیں ان میں سے پہلے تو تعلیم قرآن کا ذکر فرمایا اس کے بعد تعلیم بیان کا کیونکہ تعلیم قرآن کا افادہ واستفادہ بیان پر موقوف ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالیٰ - اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ. الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ. عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ يَعْلَمْ. (سورہ العلق)

ترجمہ: آپ قرآن پڑھا کیجئے آپ کا رب بڑا کریم ہے جس نے انسان کو قلم سے تعلیم دی۔ ان چیزوں کی تعلیم دی جن کو وہ نہ جانتا تھا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہاں لفظ اقْرَاءْ کو مکرر لایا گیا ہے اس کی وجہ تبلیغ ودعوت اور لوگوں کو پڑھانے کیلئے فرمایا۔ اور اگر محض تاکید کیلئے تکرار ہو تو وہ بھی کچھ بعید نہیں۔ اور صفت اکرم میں اس طرف اشارہ ہے کہ تخلیق عالم اور تخلیق انسان میں اللہ تعالیٰ کی اپنی کوئی غرض اور نفع نہیں۔ بلکہ یہ سب بتقاضائے جود وکرم ہے کہ بے مانگے کائنات کو وجود کی نعمت عظمیٰ عطا فرمائی۔ اور تخلیق انسان کے بعد اس کی تعلیم کا بیان ہے کیونکہ تعلیم ہی وہ چیز ہے جو انسان کو دوسرے تمام حیوانات

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے ممتاز اور تمام مخلوقات سے اشرف واعلیٰ بناتی ہے پھر تعلیم کی عام صورتیں دو ہیں ایک زبانی تعلیم دوسرے بذریعہ قلم تحریر وخط سے۔ اور اصل تعلیم دینے والا اللہ تعالیٰ سبحانہ ہے اور اس کے لئے ذرائع تعلیم بے شمار ہیں۔ اس لئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو وہ علم دیا جس سے وہ پہلے ناواقف تھا اور حق تعالیٰ کی یہ تعلیم انسان کی ابتداء آفرینش سے جاری ہے۔ (معارف القرآن)

احادیث۔ مسافر طالب علم اللہ کے راستہ میں ہے

(۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَھُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ حَتّٰی یَرْجِعَ. (رواہ الترمذی والدارمی عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص علم سیکھنے کیلئے نکلے تو وہ اللہ کے راستہ میں ہے واپس آنے تک۔ (مشکوۃ)

مومن کا خیر سے سیر نہیں ہوتا

(۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُہٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَھَاہُ الْجَنَّۃَ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا مومن خیر کی باتیں سننے سے ہرگز سیر نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کی انتہا جنت ہوتی ہے۔ (مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

طریقہ تبلیغ وتدریس

(۳) عَنْ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰہُ اَمْرَاءً سَمِعَ مِنَّا شَیْئًا فَبَلَّغَهٗ کَمَا سَمِعَهٗ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰی لَهٗ مِنْ سَامِعٍ. (رواہ الترمذی وابن ماجہ ورواہ الدارمی عن ابی الدرداء)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تازہ کرے اللہ تعالیٰ اس شخص کو کہ مجھ سے کچھ سنا پس اس کو پہنچایا جیسا کہ اس کو سنا تھا پس اکثر پہنچائے گئے بہت یاد رکھنے والے ہوتے ہیں اس کے لئے سننے والے سے۔ (مشکوۃ)

قرآن کی تعلیم سب سے بہتر ہے

(٤) عَنْ عُثْمَانَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ. (رواہ البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی وابن ماجہ هذا فی الترغیب وعزاہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سب سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن شریف کو سیکھے اور سکھائے۔ (فضائل قرآن)

فائدہ: اکثر کتب میں یہ روایت واؤ کے ساتھ ہے جس کا ترجمہ لکھا گیا اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

صورت میں فضیلت اس شخص کیلئے ہے جو کلام پاک سیکھے اور اس کے بعد دوسروں کو سکھائے لیکن بعض کتب میں یہ روایت آو کے ساتھ وارد ہوئی ہے۔ اس صورت میں بہتری اور فضیلت عام ہوگی کہ جو سیکھے یا دوسروں کو سکھائے۔ دونوں کیلئے مستقل خیروبہتری ہے۔(فضائل قرآن)

عامل قرآن کی شفاعت مقبول ہے

(۵) عَنْ عَلِیٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهُ فَاَحَلَّ حَلَالَهُ وَحَرَّمَ حَرَامَهُ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهُ فِیْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَیْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ (رواہ احمد والترمذی وقال ھذا حدیث غریب وحفص بن سلیمان الراوی لیس ھو بالقوی یضعف فی الحدیث ورواہ ابن ماجہ والدارمی)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے قرآن پڑھا پھر اسکو حفظ یاد کیا اور اسکے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام۔ حق تعالیٰ شانہ اسکو جنت میں داخل فرماویں گے اور اسکے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اسکی شفاعت قبول فرماویں گے جن کیلئے جہنم واجب ہوچکی ہو۔(فضائل قرآن)

فائدہ: دخول جنت ویسے تو ہر مومن کیلئے انشاء اللہ ہے ہی۔ اگرچہ بد اعمالیوں کی سزا بھگت کر ہی کیوں نہ ہو لیکن حفاظ کیلئے یہ فضیلت ابتداء دخول کے اعتبار سے ہے وہ دس شخص جن کے بارے میں شفاعت قبول فرمائی گئی وہ فساق

toobaa-elibrary.blogspot.com

وفجار ہیں جو مرتکب کبائر کے ہیں۔ اسلئے کہ کفار کے بارے میں تو شفاعت ہی نہیں۔ (فضائل قرآن)

تنبیہ: جو لوگ جہنم سے محفوظ رہنا چاہتے ہیں ان کیلئے ضروری ہے کہ اگر وہ خود حافظ نہیں اور خود حفظ نہیں کرسکتے تو کم ازکم اپنے کسی قریبی رشتہ دار کو ہی حافظ بنادیں کہ اسکے طفیل یہ بھی اپنی بد اعمالیونکی سزا سے محفوظ رہ سکیں۔

(فضائل قرآن)

۶- حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں وہ بمنزلہ ویران گھر کے ہے۔(رواہ الترمذی الدارمی والحاکم وصححہ وقال الترمذی ھذا حدیث صحیح)

(۷) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم یَآ اَبَا ذَرٍّ لَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ اٰیَۃً مِّنْ کِتَابِ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکَ مِنْ اَنْ تُصَلِّیَ مِائَۃَ رَکْعَۃٍ وَلَاَنْ تَغْدُوَ فَتَعَلَّمَ بَابًا مِّنَ الْعِلْمِ عُمِلَ بِہٖ اَوْلَمْ یُعْمَلْ بِہٖ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تُصَلِّیَ اَلْفَ رَکْعَۃٍ. (رواہ ابن ماجہ باسناد حسن)

ترجمہ: حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اگر تو صبح کو جاکر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے تو نوافل کی سو رکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سیکھ لے خواہ اسوقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو تو ہزار رکعات نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (فضائل قرآن)

۸- حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں غافلین سے شمار نہیں ہو گا۔(رواہ الحاکم وقال صحیح علی شرط مسلم)

۹۔حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں فرض نمازوں پر مداومت کرے وہ غافلین سے نہیں لکھا جاویگا اور جو شخص سو آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں قانتین سے لکھا جاویگا۔(رواہ ابن خزیر فی صحیحہ والحاکم وقال صحیح علی شرطھما)

(ہر سو سال کے بعد ایک مجدد پیدا ہوتا ہے)

(۱۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فِیْمَا اَعْلَمُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰی رَاْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ لَهَا دِیْنَهَا

(رواہ ابو داود)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا وہ چیز جو کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سیکھا ہوں یہ ہے کہ آپ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ عزوجل بھیجتا ہے اس امت کے نفع کے لئے ہر سو سال کے شروع میں ایک مجدد جو کہ اس امت کیلئے دین کو تجدید کریگا (مشکوۃ)

(۱۱) عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْعُذْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَحْمِلُ هٰذَا الْعِلْمَ مِنْ كُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُهٗ یَنْفُوْنَ عَنْهُ تَحْرِیْفَ الْغَافِلِیْنَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَانْتِحَالُ الْمُبْطِلِيْنَ وَتَاْوِيْلُ الْجَاهِلِيْنَ.

(رواہ البیہقی فی کتاب المدخل مرسلا)

ترجمہ: حضرت ابراھیم بن عبدالرحمٰن عذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لیں گے اس علم کو ہر جماعت سے اسکے نیک لوگ کہ اس سے غافلین کے تحریف کو مٹھادیں گے اور باطلوں کے جھوٹ کو اور جاہلوں کے تاویل کو۔(مشکوۃ)

(۱۲) عَنْ مُعَاوِيَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنِ الْاُغْلُوْطَاتِ. (رواہ ابو داؤد)

ترجمہ: حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مغالطہ دینے سے۔(مشکوۃ)

فائدہ: جو کوئی سائل علماء کو مغالطہ میں ڈالنے کیلئے سوال کرے کہ مسئول کو ایذا دیکر اپنے آپ کو افضل ظاہر کرے یعنی اس مسئلہ میں مسئول عاجز ہوجائے اور سائل لوگونکے سامنے یہ کہہ سکے کہ اسکو نہیں آتا یا میں اچھا ہوں۔

بہتر فقیہ کی تعریف

(۱۳) عَنْ عَلِيٍّ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ فِي الدِّيْنِ اِنْ اُحْتِيْجَ اِلَيْهِ نَفَعَ وَاِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ اَغْنٰى نَفْسَهُ. (رواہ رزین۔ عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر شخص وہ ہے جو دین میں سمجھ رکھتا ہو۔ اگر اس کی طرف کوئی (دینی مسائل میں) محتاجی ہوئی تو نفع دیا اس کو اور اگر اس سے بے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پروائی کی گئی تو بے نیاز کیا اپنے نفس کو۔(مشکوۃ)

فائدہ: حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ عالم باعمل وہ ہے جو اپنے علم سے لوگوں کے دینی مسائل و محتاجی میں مدد کرے اور نصیحت کرے اور اگر لوگوں کو اس فقیہ کی ضرورت نہ ہو تو عبادت و مطالعہ وذکر وغیرہ میں مشغول رہے یا تصنیف وتالیف کرتے رہے۔

دینی طالب علم کی موت سے جنت میں اس کا مرتبہ انبیاء کے قریب ہے

عَنِ الْحَسَنِ مُرسلاً قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ جَائَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحيِيَ بِهِ الاسلامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ.

(رواہ الدارمی، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس شخص کو موت آئے حال یہ کہ وہ علم دین طلب کرتا ہو تاکہ وہ اس سے اسلام کی ترقی کرے پس اس کے اور انبیاءؑ کے درمیان میں ایک درجہ کا فرق ہوگا جنت میں۔(مشکوۃ)

تھوڑی دیر کی تعلیم و تعلّم رات گذاری سے افضل ہے

(۱۵) عَنْ بْنِ اعبَّاسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ تَدَارُسُ الْعِلْمِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَاعَةً مِنَ اللَّيْلِ خَيْرٌ مِّنْ اِحْيَائِهَا .

(رواہ الدارمی۔ عن مشکوۃ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا علم کا پڑھنا اور پڑھانا رات کو تھوڑی دیر۔ پوری رات جاگنے سے بہتر ہے۔

(مشکوۃ)

(۱۶) حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ اس علم کی مقدار کیا ہے جس علم کو حاصل کرنے سے لوگ فقیہ ہوں گے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس آدمی نے میری امت کو فائدہ پہنچانے کیلئے چالیس حدیثوں کو یاد کیا۔ میری امت کی دینی امور کو انجام دینے کیلئے اللہ تعالیٰ اس کو قیامت کے دن فقیہ بنا کر اٹھائے گا اور اس کے لئے قیامت کے دن میں شفاعت کرنے والا اور گواہ ہوں گا۔ (مشکوۃ عن البیھقی فی شعب الایمان)

شر کا سوال نہ کرو۔ خیر کا سوال کرو؟

(۱۷) عَنِ الاَحْوَصِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ لَا تَسْئَلُوْنِيْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِيْ عَنِ الْخَيْرِ يَقُوْلُهَا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ اَلَا اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَيْرَ الْخَيْرِ خِيَارُ الْعُلَمَاءِ . (رواہ الدارمی عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت احوص بن حکیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور کہا کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے برائی کے متعلق سوال کیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برائی کے متعلق مجھ سے پوچھو

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں اور آپ ﷺ نے فرمایا بھلائی سے متعلق پوچھو اس کو تین مرتبہ دھرایا پھر فرمایا خبردار بیشک برے سے برا علماء کی برائی ہے (یعنی برے علماء ہیں) اور بیشک اچھے سے اچھا نیک علماء ہیں۔
(مشکوۃ)

فتنہ علماء سے نکلے گا واپس علماء ہی میں آئے گا

(۱۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُوْشَكُ اَنْ يَّاتِيَ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى مِنَ الاسلام الا اسْمُهٗ وَلَا يُبْقٰى مِنَ الْقُرْاٰنِ الا رَسْمُهٗ مَسَاجِدُهُمْ عَامِرَةٌ وَهِيَ خَرَابٌ مِّنَ الْهُدٰى عُلَمَاءُهُمْ شَرُّ مَنْ تَحْتَ اَدِيْمِ السَّمَاءِ مِنْ عِنْدِهِمْ تُخْرِجُ الْفِتْنَةُ وَفِيْهِمْ تَعُوْدُ. (رواه البيهقي في شعب الايمان عن مشكوة)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عنقریب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا باقی نہیں رہے گا اسلام سے کچھ مگر اس کا نام اور قرآن میں سے رسم قرآن کے سوا کچھ باقی نہیں رہے گا ان کی مسجدیں آباد ہوں گی حقیقت میں ہدایت سے خراب (خالی) ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بدترین خلائق ہوں گے انہی علماء میں سے فتنہ نکلے گا اور انہی علماء میں واپس لوٹ کر آئے گا۔ (مشکوۃ)

فائدہ: اسلام کا نام باقی رہنے کا مقصد صرف مسلمان نام کا ہو گا احکام و قرآن و سنت پر عمل نہیں رہے گا اور رسم قرآن رہے گا یعنی علوم قرآن و آداب قرآن

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے خالی ہو گا یعنی لوگ بے پرواو بے عمل ہو جائے گا اور قرآن پڑھنے پڑھانے والے روحانیت سے خالی قاعدہ تجوید سے خالی اور قرآن پر غور وفکر سے خالی گویا ایک رسم ادا کر رہے ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ مجھے اس امت پر زیادہ خوف منافق عالم کا ہے کسی نے پوچھا منافق عالم کون ہوتا ہے؟ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زبان کا عالم اور دل وعمل کا جاہل یعنی تقریر تو بڑے لچھے دار کرے مگر عمل کے نام صفر ایک اور حدیث میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن سخت ترین عذاب والا وہ عالم ہے جس کے علم سے اسکو نفع نہ ہو۔ (فضائل صدقات) لہٰذا ایسے عالم خود فتنہ باز ہوتے ہی ہیں۔

علم خود سیکھو پھر دوسروں کو سکھاؤ

(۱۹) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَعَلَّمُوْا الْعِلْمَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهُ النَّاسَ تَعَلَّمُوْا الْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوْهَا النَّاسَ فَاِنِّیْ امْرَءٌ مَقْبُوْضٌ وَالْعِلْمُ سَيُنْقَبَضُ وَيَظْهَرُ الْفِتَنُ حَتّٰى يَخْتَلِفَ اثْنَانِ فِیْ فَرِيْضَةٍ لَا يَجِدَانِ اَحَدًا يَفْصِلُ بَيْنَهُمَا.

(رواہ الدارمی والدار قطنی)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم سیکھو خود اور دوسروں کو سکھاؤ۔ اور علم فرائض خود سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ۔ قرآن خود سیکھو اور دوسرے قبض کیا جاؤنگا اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

علم بھی عنقریب قبض کرلئے جائینگے۔ یہاں تک کہ دو آدمی کسی فرض میں اختلاف کریں گے اور نہیں ملے گا ان دونوں کو کوئی فیصل تاکہ فیصلہ کردے ان دونوں کے درمیان۔(مشکوۃ)

فائدہ: فیصلہ کرنیوالا نہ ملے گا۔قلت علم کے سبب سے یا کثرت فتنہ کی وجہ سے۔

فصل نمبر۵: دعاء کرنا۔دعاء کے معنی یہ ہے کہ مانگنا کمتر کا اعلیٰ سے نرمی وعاجزی کے ساتھ۔

(۱) قولہ تعالٰی – وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ. (سورۂ مومن آیت ۶۱)

ترجمہ: اور تمہارے پروردگار نے فرما دیا ہے کہ مجھ کو پکارو میں تمہاری درخواست قبول کرلونگا۔(معارف القرآن)

فائدہ: یہ آیت امت محمدیہ کا خاص اعزاز ہے کہ انکو دعاء مانگنے کا حکم دیا گیا۔ اوراسکی قبولیت کا وعدہ کیا گیا اور جو دعاء نہ مانگے اس کیلئے عذاب کی وعید آئی ہے۔حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ نے کعب احبار رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ پہلے زمانے میں یہ خصوصیت انبیاء علیہم السلام کی تھی کہ ان کو اللہ تعالٰی کی طرف سے حکم ہوتا تھا کہ آپ دعاء کریں میں قبول کرونگا۔امت محمدیہ کی یہ خصوصیت ہے کہ یہ حکم تمام امت کیلئے عام کردیا گیا۔(معارف القرآن ازابن کثیر)

دعاء میں اخلاص ضروری ہے

(۲) قولہ تعالٰی – فَادْعُوْا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ.

(سورۂ مومن آیت نمبر ۱۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :تو تم لوگ اللہ کو خالص اعتقاد کر کے پکارو۔(معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالٰی — قُلِ ادْعُوْا اللّٰهَ اَوِ ادْعُوْا الرَّحْمٰنَ اَيًّا مَّا تَدْعُوْا فَلَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى .

(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۱۱۰)

ترجمہ : آپ فرمادیجئے کہ خواہ اللہ کہہ کر پکارو یا رحمٰن کہہ کر پکارو جس نام سے بھی پکارو گے اسکے بہت سے اچھے اچھے نام ہیں (معارف القرآن)

(٤) قولہ تعالٰی — وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا . (سورۃ الجن آیت نمبر ۱۸)

ترجمہ : اور یہ مسجدیں اللہ کی یاد کے واسطے ہیں سو مت پکارو اللہ کیساتھ کسی کو۔(معارف القرآن)

فائدہ : اس آیت کا حاصل یہ ہے کہ مساجد کو عقائد فاسدہ اور اعمال باطلہ سے پاک رکھنا ہے۔اپنے دعاؤں اور عبادتوں کو شرک سے پاک رکھو اور خالص توحید پر عمل کرو۔(معارف القرآن)

مسئلہ : باجماع امت غیراللہ کیلئے سجدہ حرام ہے بعض علماء کے نزدیک کفر ہے۔ (معارف القرآن)

دعاء عبادت کی مغز ہے

(۱) عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ . (رواہ الترمذی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعاء عبادت کی مغز ہے۔(مشکوۃ)

فائدہ: عبادت کا مقصد اپنے آپ کو عاجز اور ذلیل سمجھنا ہے اور دعاء کا خلاصہ بھی یہی ہے لہٰذا یہ دعاء عبادت کا مغز ہے کیونکہ دعاء میں نرمی اور عاجزی سے اللہ تعالیٰ سے مانگی جاتی ہے۔

دعاء کے آداب

(۵) قولہ تعالیٰ — اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ. (سورہ اعراف آیت نمبر ۵۵)

ترجمہ : تم لوگ اپنے پروردگار سے دعاء کیا کرو تذلل ظاہر کرکے بھی اور چپکے چپکے بھی واقعی اللہ تعالیٰ ان لوگوں کو ناپسند کرتے ہیں جو حد سے نکل جاویں۔ (معارف القرآن)

فائدہ : مذکورہ آیت میں دعاء کے آداب بتلا دیا ہے جو قبولیت دعاء کیلئے ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ شانہ کے سامنے اپنے عجز وانکسار اور تذلل کا اظہار کرکے دعاء کرے اس کے الفاظ بھی عجز وانکسار کے مناسب ہوں۔ لب ولہجہ بھی تواضع وانکسار کا ہو دعاء مانگنے کی ہیئت بھی ایسی ہی ہو۔ (معارف القرآن)

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ علانیہ اور جہراً دعاء کرنے میں اور آہستہ پست آواز سے دعاء کرنے میں ستر درجہ فضیلت کا فرق ہے۔ سلف صالحین کی عادت یہ تھی کہ ذکر ودعاء میں بڑا مجاہدہ کرتے اور اکثر اوقات مشغول رہتے تھے مگر کوئی ان کی آواز نہ سنتا تھا۔ بلکہ ان کی عائیں صرف ان کے اور ان کے رب کے درمیان رہتی تھیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

خوف اور امید کے ساتھ دعاء مانگو

(٦) قوله تعالٰی- وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّطَمَعًا اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِيْنَ.

(سورہ اعراف آیت نمبر ٥٦)

ترجمہ: اور پکارو اس کو ڈر اور توقع سے بیشک اللہ کی رحمت نزدیک ہے نیک کام کرنے والوں سے۔(معارف القرآن)

فائدہ: یعنی اللہ تعالٰی کو پکارو خوف اور امید کے ساتھ یعنی اسی طرح کہ ایک طرف دعاء کے ناقابل قبول ہونے کا خوف لگا ہو اور دوسری طرف اس کی رحمت سے پوری امید بھی لگی ہوئی ہو اور یہی امید وبیم طریق استقامت میں روح انسانی کے دو بازو ہیں جن سے وہ پرواز کرتی اور درجات عالیہ حاصل کرتی ہے۔(معارف القرآن)

دو باطنی آداب جن کا تعلق انسان کے دل سے ہے

١- یہ کہ دعاء کرنے والے کے دل میں اس کا خطرہ بھی ہونا چاہئے کہ شاید میری دعاء قبول نہ ہو۔ ٢- امید بھی کرنی چاہئے کہ میری دعاء قبول ہو سکتی ہے۔کیونکہ اپنی خطاؤں اور گناہوں سے بے فکر ہو جانا بھی ایمان کے خلاف ہے اور اللہ تعالٰی کی رحمت واسعہ سے مایوس ہو جانا بھی کفر ہے قبولیت دعاء کی جب ہی توقع کی جاسکتی ہے جبکہ ان دونوں حالتوں کے درمیان درمیان رہے۔
(معارف القرآن)

قبولیت دعاء کی شرائط

(٧) عن ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ بعض آدمی لمبے لمبے سفر کرتے ہیں اور اپنی ہیئت فقیرانہ بناتے ہیں اور اللہ کے سامنے دعاء کیلئے ہاتھ پھیلاتے ہیں مگر ان کا کھانا بھی حرام اور پینا بھی حرام اور لباس بھی حرام کا ہے سو ایسے آدمی کی دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے۔

(رواہ مسلم و ترمذی)

(۳) ایک اور حدیث میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ کی دعاء اس وقت تک قبول ہوتی رہتی ہے جب تک وہ کسی گناہ یا قطع رحمی کی دعاء نہ کرے اور جلد بازی نہ کرے صحابہ کرام نے دریافت کیا جلد بازی کا کیا مطلب ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مطلب ہے کہ یوں خیال کر بیٹھے کہ میں اتنے عرصہ سے دعاء مانگ رہا ہوں اب تک قبول نہیں ہوئی۔ یہاں تک کہ مایوس ہو کر دعاء چھوڑ دے۔

(رواہ مسلم و ترمذی۔ معارف القرآن)

فائدہ: اسی طرح اور بہت سی روایات میں مختلف قسم کے قطع رحمی، والدین کی نافرمانی، یتیم کا مال کھانا اور ناجائز امور میں اسراف اور حرام ذرائع کی آمدنی وغیرہ اور حدیث بالا میں حرام کھانا حرام پینا اور حرام لباس بھی ہیں ان امور کے ہوتے ہوئے دعاء نامقبول ہیں۔

(۴) اور ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے جب دعاء مانگو تو اس حالت میں مانگو کہ تمہیں اس کے قبول ہونے میں کوئی شک نہ ہو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: مراد یہ ہے کہ رحمت الٰہی کی وسعت کو سامنے رکھ کر دل کو اس پر جماؤ کہ میری دعاء ضرور قبول ہوگی۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہر نبی کیلئے ایک مقبول دعاء ہوتی ہے

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِکُلِّ نَبِیٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ کُلُّ نَبِیٍّ دَعْوَتَهُ وَاِنِّیْ اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِیْ شَفَاعَةً لِاُمَّتِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَهِیَ نَائِلَةٌ اِنْشَاءَ اللهِ مَنْ مَّاتَ مِنْ اُمَّتِیْ لَا یُشْرِکُ بِاللهِ شَیْئًا. (رواہ مسلم والبخاری اقصرمنہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ہر نبی کے واسطے ایک مقبول دعاء ہوتی ہے پس ہر نبی نے اپنی دعاء کرنے میں جلدی کی اور بیشک میں نے اپنی دعاء چھپا رکھی ہے میری امت کی شفاعت کیلئے قیامت کے دن تک پس وہ پہنچنے والی ہے۔ انشاء اللہ جو میری امت سے اللہ کے ساتھ شریک کئے بغیر مرتے ہوں۔ یعنی حالت ایمان میں۔ (مشکوۃ)

دعاء حقیقت میں عبادت ہے

(٦) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلدُّعَاءُ هُوَ الْعِبَادَةُ ثُمَّ قَرَءَ وَقَالَ رَبُّکُمْ اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ. (رواہ احمد والترمذی وابو داؤد والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت ﷺ نے دعاء ہی عبادت ہے پھر یہ آیت تلاوت کی ہے کہ فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

تمہارے پروردگار نے دعاء مانگو مجھ سے میں تمہاری دعاء قبول کروں گا۔(مشکوۃ)

فائدہ: حدیث شریف میں فرمایا دعاء عبادت ہے یہ مبالغہ کے طور پر فرمایا ہے تاکہ لوگ غیراللہ سے منہ پھیراکر متوجہ الی اللہ ہو جاوے اور اس میں امید وڈر اللہ ہی سے رکھے اور دعاء میں اخلاص اور حمد وشکر اور وحدانیت بیان کرنی ہے اور اس میں عجزوانکساری وگریہ وزاری یعنی تواضع اختیار کرکے مانگنا ہے۔

بددعاء کی ممانعت

(۷) عَنْ جَابِرٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا تَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَوْلَادِکُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰی اَمْوَالِکُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰہِ سَاعَۃً یَسْأَلُ فِیْھَا عَطَاءً فَیَسْتَجِیْبُ لَکُمْ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بددعاء نہ کرو اپنی جانوں پر اور نہ اپنے اولاد پر اور نہ اپنے مالوں پر۔ مبادا ایسا نہ ہو کہ وہ گھنٹہ دعاء کی قبولیت کا ہو اور یہ کہ تمہاری بددعاء قبول ہو جائے۔(مشکوۃ)

دعاء کی ثمرات

(۸) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَرُدُّ الْقَضَاءَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا یَزِیْدُ فِی الْعُمْرِ اِلَّا الْبِرُّ. (رواہ الترمذی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقدیر بدلتی نہیں مگر دعاء سے بدلتی ہے عمر میں زیادتی نہیں ہوتی مگر نیکی سے ہوتی ہے۔ (مشکوۃ)

(۹) عَنْ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّ الدُّعَاءَ یَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا یَنْزِلُ فَعَلَیْکُمْ عِبَادَ اللّٰہِ بِالدُّعَاءِ۔ (رواہ الترمذی ورواہ احمد عن معاذ بن جبل وقال الترمذی ھذا حدیث غریب)

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک دعاء نفع دیتی ہے جو چیز اتری ہے اور جو چیز نہیں اتری۔ پس لازم ہے تم پر اے اللہ کے بندو دعاء کرنا۔ (مشکوۃ)

تین کی دعاء رد نہیں

(۱۰) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم ثَلٰثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمْ اَلصَّائِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفْتَحُ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَاءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ۔ (رواہ الترمذی)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگوں کی دعاء رد نہیں ہوتی۔ روزہ دار کے افطار کے وقت کی دعاء اور امام عادل یعنی منصف بادشاہ کی دعاء اور مظلوم کی دعاء۔ اللہ تعالیٰ اٹھا لیتے ہیں اس کو بادل پر اور آسمان کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دروازے کھول دیتے ہیں اور رب العالمین کہتا ہے میری عزت کی قسم ضرور تمہاری مدد کروں گا اگرچہ کچھ مدت بعد ہی ہو۔ (مشکوۃ)

۱۱۔ اور ایک حدیث حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تین قسم کے لوگوں کی دعاء مقبول ہیں اس میں کوئی شک نہیں والد کی دعاء (اولاد کیلئے) (۲) مسافر کی دعاء (۳) مظلوم کی دعاء۔

(رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ)

(۱۲) عَنْ عُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ لَمْ يَحُطُّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب دعاء کیلئے ہاتھ اٹھاتے تھے جب تک اپنے منہ پر نہ پھیرتے اس وقت تک نہ رکھتے تھے۔ (مشکوۃ)

(۱۳) حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ جب (دعاء کیلئے ہاتھ اٹھاتے تھے) تو دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کا سرا دونوں مونڈھوں کے برابر ہوتے اور دعاء مانگتے۔ (رواہ البیہقی فی الدعوات الکبیر، عن مشکوۃ)

فصل نمبر ۶: اللہ کا ذکر جس میں استغفار بھی داخل ہے

(۱) قولہ تعالیٰ – فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا. (سورہ نصر)

ترجمہ: تو اپنے رب کی تسبیح وتحمید کیجئے اور اس سے مغفرت کی درخواست کیجئے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ اس سورت کے نازل ہونے کے بعد رسول اللہ ﷺ جب کوئی نماز پڑھتے تو یہ دعاء کرتے تھے سُبْحَانَكَ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ (رواہ البخاری، معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ — سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى .

(سورۃ الاعلیٰ)

ترجمہ: آپ اپنے پروردگار عالیشان کے نام کی تسبیح کیجئے۔

(معارف القرآن)

مسئلہ: علماء نے فرمایا ہے کہ قاری جب سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الاعلی کی تلاوت کرے تو مستحب ہے کہ یہ کہے سُبْحَانَ رَبِّيَ الاعلی. صحابہ کرام حضرت عبداللہ بن عباس، ابن عمر، ابن زبیر، ابوموسیٰ، اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا یہی معمول تھا یعنی نماز کے سوا جب تلاوت کریں تو ایسا کہنا مستحب ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: حضرت عقبہ بن عامر جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اجْعَلُوْهَا فِيْ سُجُوْدِكُمْ یعنی یہ کلمہ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى. اپنے سجدہ میں کہا کرو۔ آگے لکھتے ہیں مراد یہ ہے کہ رب کے نام کی تعظیم وتکریم کیجئے اور جب اللہ کا نام لو تو خشوع خضوع اور ادب کا لحاظ رکھئے اور ہر ایسی چیز سے اس کے نام کو پاک رکھئے جو اس کے شایاں نہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اسی طرح اس حکم میں یہ بھی داخل ہے کہ جو نام اللہ تعالیٰ کے ساتھ مخصوص ہے وہ کسی مخلوق کیلئے استعمال کرنا اس کی تنزیہہ وتقدیس کے خلاف ہے اس لئے جائز نہیں۔ (قرطبی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جیسے رحمٰن۔ رزاق۔ غفار۔ قدوس وغیرہ آج کل اس معاملے میں غفلت بڑھتی جارہی ہے لوگوں کو ناموں کے اختصار کا شوق ہے یعنی عبدالرحمٰن کو رحمٰن۔ عبدالرزاق کو رزاق۔ عبدالغفار کو غفار۔ عبدالرحیم کو رحیم بے تکلف کہتے رہتے ہیں اور یہ نہیں سمجھتے کہ اس کا کہنے والا اور سننے والا دونوں گنہگار ہوتے ہیں یہ گناہ بے لذت رات دن بلا وجہ ہوتا رہتا ہے۔ (معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالٰی — وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغٰفِلِيْنَ. (سورہ اعراف آیت ۲۰۵)

ترجمہ: اور اے شخص اپنے رب کی یاد کیا کر اپنے دل میں عاجزی کیساتھ اور زور کی آواز کی نسبت کم آواز کیساتھ صبح وشام اور اہل غفلت میں شمار مت ہونا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: خلاصہ یہ ہے کہ اس آیت میں انسان کو اللہ کی یاد اور ذکر کا حکم اور اس کے ساتھ اس کے اوقات اور آداب کا بیان ہے۔ (معارف القرآن)

ذکر خفی اور ذکر جہر کے احکام

قرآن کریم نے اس آیت میں دو طرح کا اختیار دیا ہے ذکر خفی اور ذکر جہر۔ ذکر خفی کے بارے میں فرمایا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ یعنی اپنے رب کو یاد کیا کر اپنے دل میں۔ اس کی بھی دو صورتیں ہیں۔ ۱۔ یہ کہ بغیر زبان کی حرکت کے صرف دل میں دھیان اور خیال اللہ تعالیٰ کی ذات وصفات کا رکھے جس کو ذکر قلبی یا تفکر کہا جاتا ہے۔ ۲۔ یہ کہ اس کے ساتھ زبان سے بھی آہستہ آواز میں اسماء الٰہیہ کے حروف ادا کرے۔ سب سے افضل اور بہتر صورت یہی ہے کہ جو ذکر کر رہا ہے اس کے مفہوم کو سمجھ کر دل میں بھی اس کا پورا استحضار اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

دھیان ہو اور زبان سے بھی ادا کرے۔

دوسرا طریقہ ذکر کا اسی آیت میں یہ بتلایا۔ وَدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ یعنی زور کی آواز کی نسبت کم آواز کے ساتھ۔ یعنی ذکر اللہ میں مشغول ہونے والے کو یہ بھی اختیار ہے کہ آواز سے ذکر کرے مگر اس کا ادب یہ ہے کہ بہت زور سے چیخ کر نہ کرے متوسط آواز کیساتھ کرے۔ جس میں ادب واحترام ملحوظ رہے۔ (معارف القرآن)

شرائط ذکر

جہری ذکر کرنے میں سب کے نزدیک چند شرائط ضروری ہیں۔ اول یہ کہ اس میں نام ونمود اور ریاء کا اندیشہ نہ ہو۔ دوسرے اس کی آواز سے کسی دوسرے شخص کی نماز وتلاوت یا کام یا آرام میں خلل انداز نہ ہو۔ (یا کسی مریض کو تکلیف نہ ہو) اور جہاں نام ونمود اور ریاء کا یا کسی کے کام یا آرام میں خلل یا کسی مریض کو تکلیف ہو تو سب کے نزدیک آہستہ ہی ذکر یعنی سری افضل ہے۔ اور تفسیر مظہری اور روح البیان وغیرہ سے معارف القرآن میں نقل کیا ہے کہ ذکر سراً اور جہراً میں فضیلت اشخاص اور حالات کے اعتبار سے مختلف ہے بعض لوگوں کیلئے جہر بہتر ہوتا ہے بعض کیلئے آہستہ اور بعض اوقات میں جہر بہتر ہوتا ہے بعض وقت سری۔ (معارف القرآن)

تیسری یہ کہ ہر ذاکر کے ذمہ یہ لازم ہے اپنے کیفیت جس میں خشوع خضوع اور عاجزی وتضرع پیدا ہو وہی اختیار کرے۔ اور الفاظ کے معنی سمجھ کر کرے۔ چوتھی یہ کہ کم از کم دن میں دو مرتبہ صبح اور شام ذکر اللہ میں مشغول ہونا چاہئے۔ اور غافلوں میں شمار نہ ہونا۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذکر اللہ کی فضیلت

(٤) قوله تعالٰی- فَاذْكُرُوْنِیْ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْنِیْ ولا تَكْفُرُوْنَ. (سورہ بقرہ ع ۱۸)

ترجمہ: پس تم میری یاد کرو (میرا ذکر کرو) میں تمہیں یاد رکھوں گا اور میرا شکر ادا کرتے رہو اور ناشکری نہ کرو۔ (فضائل ذکر)

(٥) قوله تعالٰی- وَاذْكُرْ رَبَّكَ كَثِيْرًا وَّسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ. (سورہ ال عمران ع ۴)

ترجمہ: اور کثرت سے اپنے رب کو یاد کیا کیجئے اور صبح وشام تسبیح کیا کیجئے۔ (فضائل ذکر)

(٦) قوله تعالٰی- وَيَهْدِیْ اِلَيْهِ مَنْ اَنَابَ. اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوْبُهُمْ بِذِكْرِ اللّٰهِ. الا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (سورہ رعد ع ۴)

ترجمہ: اور جو شخص اللہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے اس کو ہدایت فرماتے ہیں- وہ ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اللہ پر ایمان لائے اور اللہ کے ذکر سے ان کے دلوں کو اطمینان ہوتا ہے۔ خوب سمجھ لو کہ اللہ کے ذکر (میں ایسی خاصیت ہے کہ اس سے) دلوں کو اطمینان ہو جاتا ہے۔
(فضائل ذکر)

احادیث

(١) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ وَاَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ ﷺ لا یَقْعُدُ قَوْمٌ یَذْکُرُوْنَ اللہ الا حَفَّتْھُمُ الْمَلٰئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللہ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کوئی قوم بیٹھتی نہیں کہ اللہ کا ذکر کریں۔ مگر ان کو اللہ کے فرشتے گھیر لیتے ہیں اور اللہ کی رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے اور ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے اور یاد کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان ذاکرین کو جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے (یعنی ملائکہ مقربین اور ارواح انبیاء ہیں) (مشکوۃ)

بندہ کیساتھ میرا معاملہ گمان کے مطابق ہوگا

(۲) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ یَقُوْلُ اللہ تَعَالٰی اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ وَاَنَا مَعَہٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ فَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ نَفْسِہٖ ذَکَرْتُہٗ فِیْ نَفْسِیْ وَاِنْ ذَکَرَنِیْ فِیْ مَلَاءٍ ذَکَرْتُہٗ فِیْ مَلَاءٍ خَیْرٍ مِّنْھُمْ وَاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ شِبْرًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ ذِرَاعًا وَّاِنْ تَقَرَّبَ اِلَیَّ ذِرَاعًا تَقَرَّبْتُ اِلَیْہِ بَاعًا وَّاِنْ اَتَانِیْ یَمْشِیْ اَتَیْتُہٗ ھَرْوَلَۃً. (رواہ احمد والبخاری ومسلم والترمذی والنسائی وابن ماجہ والبیہقی فی الشعب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر (یعنی فرشتوں کے مجمع میں جو معصوم اور بے گناہ ہیں) تذکرہ کرتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک بالشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔ (فضائل ذکر)

فائدہ: اس حدیث میں سب سے اہم اخلاص اور توجہ الی اللہ کے لحاظ سے جتنی متوجہ ہوں گے اتنی ہی اللہ تعالیٰ شانہ کے مقرب بنیں گے اور جس قدر رحمت اور لطف الٰہی کو اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہے اتنی ہی اپنی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف بڑھائے۔

ذکر اللہ میں رطب اللسان رہنا۔

۳۔ حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احکام تو شریعت کے بہت سے ہی ہیں۔ مجھے ایک چیز کوئی ایسی بتا دیجئے جس کو میں اپنا دستور اور مشغلہ بنا لوں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کے ذکر سے تو ہر وقت رطب اللسان رہے۔ (رواہ احمد والطبرانی وحسنہ ابن ماجہ، عن فضائل ذکر)۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذکر کرنے والا زندہ ہے

۴۔ حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا۔ ان دونوں کی مثال زندہ اور مردے کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ (رواہ البخاری و مسلم والبیہقی از فضائل ذکر)

فائدہ: بعض علماء نے فرمایا ہے یہ دل کی حالت کا بیان ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اس کا دل زندہ رہتا ہے اور جو ذکر نہیں کرتا اسکا دل مر جاتا ہے حدیث شریف میں حضور ﷺ نے جو فرمایا ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر نہیں کرتا وہ زندہ بھی مردے ہی کے حکم میں ہے اس کی زندگی بیکار ہے۔ (از فضائل ذکر)

جنت کے باغ

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اِذَا مَرَرْتُمْ بِرِیَاضِ الْجَنَّۃِ. فَارْتَعُوْا قَالَ وَمَا رِیَاضُ الْجَنَّۃِ قَالَ حِلَقُ الذِّکْرِ. (رواہ احمد والترمذی وغیرہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم جنت کے باغوں پر گذرو تو خوب چرو کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جنت کے باغ کیا ہیں ارشاد فرمایا ذکر کے حلقے۔

(فضائل ذکر)

فائدہ: ایک اور حدیث میں حضور ﷺ نے اللہ جل شانہ کا ارشاد پاک نقل فرماتے ہیں کہ (اے بندو) تو صبح کی نماز کے بعد اور عصر کی نماز کے بعد تھوڑی دیر مجھے یاد کرلیا کرو میں تمہارے [illegible] (ایک حدیث

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں آیا ہے) کہ اللہ کا ذکر کیا کر وہ تیری مطلب براری میں معین ہوگا۔
(اخرجہ احمد کذافی الدر، عن فضائل ذکر)

چار کے علاوہ سب دنیا ملعون ہیں

(٦) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اَلدُّنْیَا مَلْعُوْنَةٌ وَمَلْعُوْنٌ مَافِیْهَا اِلَّا ذِکْرُ اللّٰهِ وَمَا وَلَاهُ وَعَالِمًا وَمُتَعَلِّمًا. (رواہ الترمذی وابن ماجہ والبیہقی وقال الترمذی حدیث حسن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب معلون (اللہ کی رحمت سے دور ہے) مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہے اور عالم اور طالب علم (یعنی علم دین حاصل کرنے والے) (از فضائل ذکر)

فائدہ: حدیث بالا میں ذکر کے ساتھ عالم اور طالب علم کو شامل کیا گیا ہے۔ اس کی وجہ بہت سی ہیں ایک حدیث میں آیا ہے کہ علم کا صرف اللہ کیلئے سیکھنا اللہ کے خوف کے حکم میں ہے اور اس کی طلب (یعنی تلاش کیلئے کہیں جانا) عبادت ہے اور اسکا یاد کرنا تسبیح ہے اور اس کی تحقیقات میں بحث کرنا جہاد ہے اور اسکا پڑھنا صدقہ ہے اور اس کا اہل پر خرچ کرنا اللہ کے یہاں قربت ہے۔ اس لئے کہ علم جائز وناجائز کے پہچاننے کیلئے علامت ہے اور جنت کے راستوں کا نشان ہے اور وحشت میں جی بہلانے والا اور سفر کا ساتھی ہے (کہ کتاب کا دیکھنا دونوں کام دیتا ہے اسی طرح) تنہائی میں ایک محدث ہے۔ خوشی ورنج میں دلیل ہے دشمنوں پر ہتھیار ہے حق تعالیٰ شانہ اس کی وجہ سے ایک جماعت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو بلند مرتبہ کرتا ہے کہ وہ خیر کی طرف بلانے والے ہوتے ہیں اور ایسے امام ہوتے ہیں کہ ان کے نشان قدم پر چلا جائے اور ان کے افعال کا اتباع کیا جائے۔ ان کی رائی کی طرف رجوع کیا جائے۔ فرشتے ان سے دوستی کرنے کی رغبت کرتے ہیں۔ اپنے پروں کو (برکت حاصل کرنے کیلئے یا محبت کے طور پر) ان پر ملتے ہیں اور ہر تر و خشک چیز دنیا کی ان کے لئے اللہ سے مغفرت کی دعاء کرتی ہے حتیٰ کہ سمندر کی مچھلیاں اور جنگل کے درندے اور چوپائے اور زہریلے جانور (سانپ وغیرہ) تک بھی دعائے مغفرت کرتے رہتے ہیں اور یہ سب اس لئے کہ علم دلوں کی روشنی ہے آنکھوں کا نور ہے۔ علم کی وجہ سے بندہ امت کے بہترین افراد تک پہنچ جاتا ہے۔ دنیا اور آخرت کے بلند مرتبوں کو حاصل کر لیتا ہے اس کا مطالعہ روزوں کے برابر ہے اس کا یاد کرنا تہجد کے برابر ہے اسی سے رشتے جوڑے جاتے ہیں اور اسی سے حلال و حرام کی پہچان ہوتی ہے۔ وہ عمل کا امام ہے اور عمل اس کا تابع ہے۔ نیک لوگوں کو اس کا الہام کیا جاتا ہے اور بد بخت اس سے محروم رہتے ہیں۔ (فضائل ذکر)

تین اہم چیزیں

حضرت ابو جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل فرماتے ہیں۔ تین چیزیں نہایت دشوار ہیں۔ (۱) اپنے نفس سے انصاف کرنا (یہی کسوٹی ہے اللہ سے ڈرنے کی) (۲) مال میں بھائی سے ہمدردی کرنا (کہ یہی مال کا بہترین مصرف ہے) (۳) اللہ کا ذکر (اس کے بغیر دل کو سکون نصیب نہیں ہو سکتا)

(تنبیہ الغافلین)

سب سے افضل عمل

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ اللہ کے ذکر سے زیادہ نجات

toobaa-elibrary.blogspot.com

دلانے والا عمل کوئی نہیں۔ کسی نے کہا کیا جہاد بھی؟ فرمایا ہاں جہاد بھی حضرت حسن بصری ؒ کہتے ہیں کسی نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا۔ سب سے افضل عمل کون سا ہے؟ فرمایا مرتے دم تک اللہ کے ذکر میں لگے رہنا۔ (تنبیہ الغافلین)

ذکر ایمان کی علامت ہے

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ اللہ کا ذکر۔ ایمان کی علامت۔ نفاق سے براءت۔ شیطان سے حفاظت کیلئے بہترین قلعہ کے اور جہنم کی آگ سے نجات کا سبب ہے۔ اور مالک بن دینار ؒ فرماتے ہیں جس کا قلب مخلوق سے ہٹ کر اللہ کے ذکر کیساتھ مانوس نہ ہوا۔ اس کا عمل برباد اور قلب اندھا ہو گیا اور عمر ضائع ہو گئی۔ (تنبیہ الغافلین)

اللہ کے ذکر کی پانچ خصوصیات

ذکر کے اندر پانچ خوبیاں ہیں (۱) اللہ کی رضامندی (۲) فرمان برداری کا جذبہ پیدا ہونا (۳) شیطان سے حفاظت (۴) رقت قلب (۵) گناہوں سے پرہیز کی قوت کا پیدا ہونا۔ (تنبیہ الغافلین)

شیطان کی مایوسی

حضرت ابراہیم نخعی ؒ فرماتے ہیں جب کوئی شخص گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرتا ہے تو شیطان مایوس ہو کر کہتا ہے اب میرے لئے یہاں قیام کرنا ناممکن ہو گیا۔ اور جب کھانے کے وقت بندہ بسم اللہ پڑھتا ہے تو شیطان کہتا ہے میرے لئے اس گھر میں نہ ٹھہرنے کی گنجائش رہی نہ کھانے پینے کی۔ (یہ کہتا ہوا ناکام و نامراد واپس ہو جاتا ہے)۔ (تنبیہ)

اس سے معلوم ہوا کہ گھر میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا اور کھانا کھاتے وقت بسم اللہ پڑھنا کتنا اہم ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

چالیس ہزار نیکیاں

(۷) حضرت تمیم الداری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد۔ کو دس مرتبہ پڑھے گا چالیس ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی۔ (اخرجہ احمد قلت اخرجہ الحاکم شواھدہ بالفاظ مختلفہ) (فضائل ذکر)

بیس لاکھ نیکیاں

(۸) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ احدا صمدا لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد. پڑھے اس کے لئے بیس لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (رواہ الطبرانی کذا فی الترغیب وغیرہ) (فضائل ذکر)

جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں

(۹) حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ جو شخص وضو کو اچھی طرح کرے (یعنی سنتوں اور آداب کی پوری رعایت کرے) پھر یہ دعا پڑھے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ. اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں کہ جس دروازہ سے چاہے داخل ہو۔ (رواہ مسلم، فضائل ذکر)

چار کلمے اللہ کو بہت محبوب ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب چار کلمے ہیں۔ سُبْحَانَ اللہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ لا الٰہَ الا اللہ اللہ اَکْبَرُ. ان میں سے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور جس کو چاہے بعد میں۔ (کوئی خاص ترتیب نہیں) ایک روایت میں ہے یہ کلمے قرآن پاک میں بھی موجود ہیں۔ (رواہ مسلم و ابن ماجہ و النسائی و زاد وھُنَّ من القُرآن و ارواہ النسائی ایضاً فضائل ذکر)

اگر یہ دعاء پڑھ لیتا تو یقیناً فالج نہ ہوتا

(۱۱) حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صبح وشام بِسْمِ اللہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

(یہ آیت) پڑھنے والے کو دنیا کی کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکتی۔

(رواہ ابو داؤد ترمذی)

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر فالج گر گیا تھا۔ جب انہوں نے یہ روایت اپنے شاگرد کو سنائی تو فرمایا جس روز مجھ پر فالج گرا ہے اس روز میں اس دعاء کو پڑھنا بھول گیا تھا۔ اگر پڑھ لیتا تو یقیناً اس تکلیف سے محفوظ رہتا۔ (جنت کی کنجی)

جو یہ دعا پڑھے تو اللہ پر حق ہوتا ہے کہ اس کو راضی کرے

(۱۲) حضرت ابو سلام اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ صبح وشام جو شخص تین مرتبہ رَضِیْتُ باللہ رَبًّا و بالاسلام دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رسولاً نَبِیًّا کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ پر یہ حق ہو جاتا ہے کہ اس بندے کو راضی کرے (رواہ ابو داؤد و ترمذی' جنت کی کنجی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

استغفار

قولہ تعالٰی — وَاسْتَغْفِرْهُ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا . (سورہ نصر)

ترجمہ : اپنے رب سے مغفرت کی درخواست کیجئے وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے ۔ (معارف القرآن)

(۱) حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص شام کو سید الاستغفار پڑھتا ہے پھر اگر رات میں مرجائے تو جنت میں جاتا ہے اور اگر کوئی صبح کو پڑھتا ہے پھر دن میں مرجاتا ہے تو جنت میں جاتا ہے ۔ (رواہ البخاری)

سید الاستغفار یہ ہے

اَللّٰهُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ اَنَا عَبْدُكَ وَاَنَا عَلٰی عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَیَّ وَاَبُوْءُ بِذَنْبِیْ فَاغْفِرْلِیْ فَاِنَّهٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ . (بخاری)

ترجمہ : یا اللہ! تو میرا پروردگار ہے تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ تو نے مجھے پیدا کیا اور میں تیرا بندہ ہوں اور میں اپنی استطاعت کے مطابق تیرے لئے ہوئے عہد و پیمان پر قائم ہوں۔ میں اپنی بد اعمالیوں کے برے نتائج سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ میں تیری ہر اس نعمت کا جو مجھ پر تیری جانب سے نازل ہوتی رہتی ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اقرار کرتا ہوں۔ نیز اپنے گناہ اور تقصیر کا بھی معترف ہوں۔ لہٰذا تو میری مغفرت کر اس لئے کہ صرف تو ہی گناہوں کو بخش سکتا ہے۔

(رواہ البخاری، جنت کی کنجی)

(۲) حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بستر پر لیٹتے وقت جس نے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ پڑھا اس کے تمام گناہ بخش دیئے گئے وہ گناہ دریا کے جھاگوں کے برابر ہوں یا درختوں کے پتوں کے برابر ہوں یا ریگ کے ذروں کے برابر ہوں اور یا ان گناہوں کی تعداد ایام دنیا کے مثل ہو یعنی ابتدائے وجود دنیا سے قیامت تک جتنے دن ہوں۔ (رواہ الترمذی از جنت کی کنجی)

(۳) حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے یہ کلمات سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ. کسی خیر کی مجلس میں پڑھ لئے تو اس پر مہر لگا کر محفوظ کر دیا جاتا ہے اور جن شخص نے کسی برائی کی مجلس میں پڑھ لئے تو یہ کلمات اس برائی کا کفارہ ہو جاتے ہیں (رواہ النسائی والحاکم والطبرانی) ایضاً۔

اسم اعظم

(۴) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حسب ذیل کلمات کہتے ہوئے سنا۔

اَللّٰھُمَّ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : یا اللہ میں تجھ سے اس شہادت کے واسطے سے دعاء کرتا ہوں۔ جو یہ ہے کہ اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ تو ہی اللہ ہے۔ کوئی تیرے سوا معبود حقیقی نہیں۔ تو ایک ہے۔ بے نیاز ہے۔ تو ایسا ہے کہ نہ تیرے یہاں کوئی اولاد پیدا ہوئی اور نہ تو کسی سے پیدا ہوا اور نہ کوئی تیرے کفو ہے۔ (یعنی نہ کوئی تیرا مثل اور برابری کا ہے) ان کلمات کو سن کر فرمایا تو نے اسم اعظم کیساتھ دعاء مانگی۔ جو شخص اس نام کے ساتھ دعاء مانگتا ہے اس کی دعاء قبول کر لی جاتی ہے۔

(رواہ ابو داؤد)

(۵) ابو داؤد شریف کی دوسری روایت حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا اسم اعظم قرآن کی دو آیتوں میں ہے پہلی آیت۔

وَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ.

ترجمہ : اور تمہارا معبود تو وہی یکتا معبود ہے کوئی معبود اس کے سوا نہیں وہ بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے۔

دوسری آیت۔

اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ.

ترجمہ : اللہ کے سوا کوئی حقیقی معبود نہیں وہ زندہ رہنے والا ہے اور سب کو سنبھالنے والا ہے۔ (رواہ ابو داؤد' جنت کی کنجی)

(۶) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نصف شب کے بعد پروردگار عالم اہل دنیا پر خاص توجہ فرماتا ہے اور دریافت کرتا ہے کہ کوئی مانگنے والا ہے جو میں اس کو دوں کوئی مغفرت مانگنے والا ہے جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں اس کو بخشوں۔ (رواہ مسلم)۔ ایضاً

(۷) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کونسی دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے۔ فرمایا پچھلی رات کی دعاء اور نماز پنجگانہ کے بعد کی دعاء (رواہ صحاح' جنت کی کنجی مراد صحاح ستہ ہے)

انسان وشیطان کا مقابلہ

فقیہ" فرماتے ہیں کہ ابو محمد" (جو حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگرد تھے) نے فرمایا کہ ابلیس نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا (۱) یا اللہ! تو نے انسانوں کے واسطے اپنی عبادت کے مخصوص گھر بنائے۔ میرے لئے اس طرح کا کوئی گھر نہیں؟ فرمایا تیرا گھر حمام ہے۔ (۲) ابلیس نے کہا۔ انسانوں کیلئے مجالس ہیں۔ میرے لئے کونسی جگہ ہے؟ فرمایا۔ بازار۔ (۳) ابلیس نے کہا۔ ان کے پڑھنے کیلئے قرآن دیا (یا کوئی آسمانی کتاب) میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا شعر (۴) ابلیس نے کہا۔ انسانوں کا مشغلہ آپس میں باتیں کرنا ہے۔ میرا مشغلہ کیا ہے؟ فرمایا جھوٹ۔ (۵) ابلیس نے کہا۔ انسانوں کو اذان دی (جس سے وہ نماز کیلئے جمع ہوتے ہیں) میری اذان کیا ہے؟ فرمایا۔ گانا بجانا۔ (۶) ابلیس نے کہا انسانوں کیلئے رسول بھیجے میرے لئے کیا ہے؟ فرمایا تیرے لئے نجومی اور کاہن ہیں۔

(۷) ابلیس نے کہا انسانوں کو کتاب دی میرے لئے کونسی کتاب ہے؟ فرمایا تیرے لئے وشم ہے (ہاتھوں کے نشانات) (۸) ابلیس نے کہا انسانوں کیلئے شکار گاہیں بنائیں۔ میرے شکار گاہ کونسی ہے؟ فرمایا عورتیں تیری شکار گاہیں ہیں۔ (۹) ابلیس نے کہا۔ انسانوں کے کھانے کیلئے بہت سی چیزیں بنائیں۔ میرے کھانے کو کیا ہے فرمایا وہ کھانا جس پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر ۷: لغو باتوں سے بچنا (زبان کی حفاظت کرنا)

(۱) قولہ تعالیٰ — وَالَّذِیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ.

(سورۂ مومنون آیت نمبر ۳)

ترجمہ: جو لغو باتوں سے برکنار رہنے والے ہیں۔ (معارف القرآن)

(جو مومن کامل ہے وہ فضول باتوں سے خواہ قولی ہو یا فعلی برکنار رہنے والے ہیں)

فائدہ: لغو کے معنی فضول کلام یا کام جس میں کوئی دینی فائدہ نہ ہو۔ لغو کا اعلیٰ درجہ معصیت اور گناہ ہے اور دینی ضرر ونقصان ہے اس سے پرہیز واجب ہے۔ اور ادنیٰ درجہ یہ ہے نہ مفید نہ مضر اس کا ترک موجب اولیٰ ومدح ہے۔

(معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ — یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اجْتَنِبُوْا كَثِیْرًا مِّنَ الظَّنِّ. اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا یَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا اَیُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ یَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِیْهِ مَیْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوْا اللّٰهَ. اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِیْمٌ. (سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: اے ایمان والو بہت سے گمانوں سے بچا کرو۔ کیونکہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں اور سراغ نہ لگایا کرو اور کوئی کسی کی غیبت بھی نہ کیا کرے کیا تم میں کوئی اس بات کو پسند کرتا ہے کہ اپنے مرے ہوئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھائی کا گوشت کھالے۔ اس کو تو تم برا سمجھتے ہو اور اللہ سے ڈرتے رہو بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: مذکورہ آیت میں اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں سے بچنے کی تاکید فرمائی ہے۔ (۱) بدگمانی (۲) کسی کے عیب تلاش کرنا (۳) کسی کی غیبت کرنا۔

زبان کی آفتیں

منجملہ آفات عظیمہ کے زبان کی آفت ہے کہ بظاہر نہایت خفیف ہے اور حقیقت میں نہایت بھاری اسی واسطے جناب رسولاللہ ﷺ نے اس کے سنبھالنے کیلئے بہت تاکید فرمائی ہے کیونکہ اکثر آفتے زبان کی بدولت نازل ہوتی ہیں۔ جب تک زبان نہیں چلتی نہ کسی سے لڑائی نہ جھگڑا نہ عدالت نہ خصومت اور جہاں یہ چلی سب کچھ آموجود ہوا۔ اور سب آفات جو زبان کے متعلق ہیں امام غزالیؒ نے بیس شمار کئے ہیں۔ (۱) بے فائدہ کلام کرنا یعنی ایسے امر میں جس میں کوئی فائدہ نہ ہو (۲) حاجت سے زائد کلام کرنا (۳) بیہودہ باتوں میں خوض کرنا یعنی منہمک ہونا۔ مثلاً غیر عورتوں کی حکایتیں بیان کرنا یا فساق وفجار ظالموں کی حکایات محض دلچسپی کیلئے بیان کرنا جیسا کہ اکثر مجلسوں میں واقع ہوتا ہے (۴) بحث مباحثہ کرنا (۵) لڑائی جھگڑا کرنا (۶) کلام میں تکلف وتصنع کرنا (۷) فحش بکنا گالیاں دینا (۸) بد زبانی کرنا (۹) لعنت کرنا کسی پر پھٹکار ڈالنا۔ یہ عادت عورتوں میں بہت ہوتی ہے (۱۰) گانا خلاف شرع شعر پڑھنا جو آج کل کثرت سے یہی ہو رہی ہے (۱۱) حد سے زیادہ خوش طبعی کرنا (۱۲) استہزاء کرنا جس میں دوسرے کی تحقیر ہو یا وہ برا مانے (۱۳) کسی کا راز ظاہر کرنا (۱۴) جھوٹا وعدہ کرنا (۱۵) جھوٹ بولنا البتہ جہاں ضرورت شدیدہ ہو اور دوسروں کی حق تلفی نہ ہوتی ہو وہاں اجازت ہے (۱۶) غیبت یہ سب سے بڑھ کر ہم لوگوں کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

غذا ہو رہی ہے اور اس سے بڑی بڑی خرابیاں پیدا ہوتی ہیں (۱۷) چغل خوری کرنا ہر گروہ میں جاکر اس کی سی باتیں بنا دینا (۱۸) کسی کے منہ پر اس کی تعریف یا خوشامد کرنا۔ البتہ اگر اس کی تعریف سے مخاطب کو خود بینی پیدا نہ ہو بلکہ امر خیر کی اور زیادہ رغبت پیدا ہو جائے۔

(۱۹) بول چال میں باریک غلطیوں کا لحاظ نہ رکھنا۔ مثلاً اکثر لوگ کہہ دیا کرتے ہیں کہ اوپر اللہ نیچے تم' یہ بری بات ہے اس میں شبہ مساوات خالق ومخلوق کا ہوتا ہے۔ (۲۰) علماء سے ایسے سوالات کرنا جن سے اپنی کوئی ضرورت متعلق نہیں۔ (فروع الایمان)

غیبت پر شبہ کا جواب

اکثر لوگ کہا کرتے ہیں کہ ہم تو سچ کہہ رہے ہیں پھر غیبت کہاں ہوئی۔ یہ شبہ بالکل مہمل ہے کیونکہ غیبت تو جب ہی ہوئی ہے جب وہ سچ ہو ورنہ بہتان ہے البتہ جس شخص سے کسی کو دینی یا دنیوی مضرت پہنچنے کا اندیشہ ہے اس کا حال بیان کر دینا جائز ہے۔ (فروع الایمان)

چھ باتوں پر جنت کی گارنٹی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھے چھ باتوں کی گارنٹی دیدو میں تمہارے لئے جنت کی گارنٹی لیتا ہوں۔ ۱۔ ہمیشہ سچ بولو۔ ۲۔ حتی الامکان وعدہ پورا کرو۔ ۳۔ امانت میں خیانت نہ کرو ۴۔ شرمگاہ کی حفاظت کرو۔ ۵۔ نگاہیں نیچی رکھو۔ ۶۔ ہاتھوں کو ظلم سے روکو۔ (تنبیہ الغافلین)

چغل خور اعتبار کے قابل نہیں

حضرت حسن بصری ؒ نے فرمایا جو تجھ سے کسی کی (بری) بات نقل کرے تو سمجھ لے کہ وہ تیری بات بھی دوسرے سے ضرور کہے گا اس لئے کسی کی برائی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنے والے کا یقین نہ کر۔

عمر بن عبدالعزیزؒ کے سامنے ایک شخص نے کسی کی غیبت کی تو فرمایا اگر تو جھوٹا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے۔ اِنْ جَاءَ کُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاءٍ فَتَبَیَّنُوْا ہ اگر فاسق تم سے کوئی بات کہے تو اس کی تصدیق کر لیا کرو۔ اور اگر تو سچا ہے تو اس آیت کا مصداق ہے ھَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِیْمٍ. طعنہ زنی اور بہت زیادہ چغلی کرنے والا۔ (یعنی کسی شکل میں بھی تیری بات کا اعتبار نہیں)۔ (تنبیہ الغافلین)

(۳) قوله تعالٰی — ولا تُطِعْ کُلَّ حلافٍ مَّهِیْنٍ. هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِیْمٍ. مَّنَّاعٍ لِّلْخَیْرِ مُعْتَدٍ اَثِیْمٍ.

(سورۃ القلم آیت نمبر ۱۰ تا ۱۲)

ترجمہ: آپ بات نہ مانیں ہر ایسے شخص کی جو بہت قسمیں کھانے والا ہو ذلیل ہو اور لوگوں پر عیب لگانے والا ہو غیبت کرنے والا ہو چغل خوری کرنے والا ہو۔ نیک کاموں سے لوگوں کو روکنے والا ظلم و جور میں حد سے بڑھنے والا ہو بکثرت گناہ کرنے والا ہو۔

(معارف القرآن)

حدیث رسول ﷺ

(۱) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ تعالٰی عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ یَّضْمَنُ لِیْ مَابَیْنَ لَحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ اَضْمَنُ لَهُ الْجَنَّةَ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ جو شخص ضامن ہو میرے لئے دونوں جبڑوں کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

درمیانی حصے کی اور دونوں پیر کے یعنی رانوں کے درمیانی حصے کی تو میں اس کیلئے جنت کی ضامن ہوں گا۔(مشکوۃ)

فائدہ: یعنی منہ اور شرمگاہ کی جو شخص ضمانت دیگا۔فحش باتوں اور زنا وغیرہ کی تو حضور ﷺ نے فرمایا میں اس کیلئے جنت کا ضامن ہوں گا۔(مظاہر حق)

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ.

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ کسی مسلمان کو گالی دینا فاسقی ہے اور قتال اور قتل کرنا کفری ہے۔(مشکوۃ)

فائدہ: کسی مسلمان کو مباح وحلال جان کر بری بات کہنا اور گالیاں دینا کسی مسلمان سے ہو ہی نہیں سکتا۔اگر تجاوز کرے تو وہ فساق ہی ہے اور اسی طرح مباح وحلال جان کر کسی مسلمان کو قتل کر دینا کفر ہی کا کام ہے یعنی از روئے اسلام وہ قاتل کافر ہے۔(مظاہر حق)

(۳) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ذَا الْوَجْهَيْنِ الَّذِيْ يَاْتِيْ لِهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ.

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پاؤ گے تم قیامت کے دن بدترین لوگوں میں دورخی لوگوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کو وہ ایک فریق کے پاس آکر ان کی مرضی کی بات کرتے ہیں اور دوسرے فریق کے پاس جاکر ان کی مرضی کی بات کرتے ہیں۔
(مشکوۃ)

اور دارمی نے حضرت عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ایک حدیث روایت کی ہے حضور ﷺ نے فرمایا

مَنْ كَانَ ذَا وَجْهَيْنِ فِي الدُّنْيَا كَانَ لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِسَانَانِ مِنْ نَّارٍ (رواہ الدارمی)

جو شخص دنیا میں دو رویہ ہوں گے اس کیلئے قیامت کے دن آگ کی دو زبان ہوں گی۔

فائدہ: اس لئے کہ ہر دو مخالفین کے دوست بن جائے اور دونوں کے خوشامد کرنے والے اور فائدہ حاصل کرنے والے غم خوار بن جائے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: یعنی چغلی اور غیبت اور تہمت کی بات ایک فریق کی دوسرے فریق کو منافقانہ طور پر بتاکر دونوں فریق کے درمیان فساد برپا کر دینے والے لوگ ہی قیامت کے دن سب سے برے لوگ ہوں گے۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ (متفق علیہ) وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ نَمَّامٌ.

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سنا میں نے رسول اللہ ﷺ سے فرماتے ہوئے کہ چغل خور جنت میں داخل نہیں ہوں گے اور مسلم کی ایک روایت میں قتات کی جگہ نمام ہے یعنی دونوں کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

معنی چغل خور ہیں۔(مشکوۃ)

(۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ صَمَتَ نَجَا۔ (رواہ احمد والترمذی والدارمی والبیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص چپ رہا نجات پائی۔

فائدہ: یعنی جو شخص بری باتوں سے چپ رہا تو وہ دنیا و آخرت کی آفات وبلیات سے نجات پائی۔ اکثر بلا و مصیبت زبان کے سبب سے پہنچتی ہے اس کے متعلق امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کلام چار قسم پر ہے ایک ضرر محض ہے۔ دوسرا نفع محض ہے تیسرا اس میں ضرر بھی ہے نفع بھی ہے چوتھا اس میں نہ ضرر ہے نہ نفع۔ زبان کی آفتیں ان گنت ہیں لہٰذا پہلی قسم میں خاموشی ضروری ہے۔ دوسری قسم میں یعنی نفع محض میں خاموشی بہتر ہے کیونکہ خطرہ و آفت سے خالی نہیں اس لئے کہ ریا کی آمیزش و تصنع اور تزکیہ نفس اور فضول کلامی ہو جاتی ہے اور تمیز کرنا اور دریافت کرنا مشکل ہے۔ تیسری قسم میں ضرر و نفع دونوں ہیں اس میں ضرر کی اہمیت زیادہ ہے لہٰذا خاموش ہی رہے۔ چوتھی قسم میں نہ ضرر نہ نفع لہٰذا اس میں تضیع اوقات ہے خاموشی بہتر ہے۔ (مظاہر حق)

(۶) عَنْ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِنْ حُسْنِ اسلام الْمَرْءِ تَرْکُہٗ مالا یَعْنِیْہِ. (رواہ مالک واحمد ورواہ ابن ماجہ عن ابی ھریرۃ والترمذی والبیہقی فی شعب الایمان عنھما)

ترجمہ: حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ ﷺ نے اسلام کی خوبی آدمی میں یہ ہے کہ چھوڑ دے بے فائدہ باتوں کو یعنی فضول باتوں کو۔ (مظاہر حق)

(۷) عَنْ سُمْرَةَ ابْنِ جُنْدُبٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِ اللّٰهِ وَلَا بِجَهَنَّمَ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا بِالنَّارِ. (رواہ الترمذی وابوداؤد)

ترجمہ: حضرت سمرہ ابن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بدعاء نہ کرو (لیعنی میں اللہ کی لعنت کیساتھ (یعنی تجھ پر اللہ کی لعنت ہو۔نہ کہو) اور اللہ کی غضب کے ساتھ (یعنی تجھ پر اللہ کا غضب نازل ہو نہ کہو) اور نہ جہنم کے ساتھ (یعنی اللہ تجھے جہنم میں داخل کرے۔نہ کہو) اور ایک روایت میں وَلَا بِالنَّارِ آیا ہے۔ (مظاہر حق)

تیسرا باب۔باقی بدن کے اعمال جو کل چالیس ہیں اور وہ تین حصوں پر منقسم ہیں۔

حصہ اول۔اپنی ذات خاص سے تعلق رکھتا ہے یہ سولہ شاخیں ہیں سولہ فصلوں میں بیان ہوگا۔ ۱۔پاکی حاصل کرنا جس میں بدن کی پاکی، کپڑے کی پاکی۔مکان کی پاکی سب ہی داخل ہیں اور بدن کی پاکی میں وضو اور غسل جنابت اور حیض ونفاس سے غسل بھی داخل ہیں۔

۲۔نماز کی پابندی کرنا اس کو قائم کرنا جس میں فرض واجب قضاء ونفل سب داخل ہیں۔

۳۔صدقہ جس میں زکوۃ صدقہ فطر وغیرہ بھی داخل ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

۴۔روزہ فرض ہو یا نفل۔
۵۔حج کرنا فرض ہو یا نفل اور اسی میں عمرہ اور طواف بھی داخل ہیں۔
۶۔اعتکاف کرنا جس میں لیلتہ القدر کو تلاش کرنا بھی داخل ہے۔
۷۔دین کی حفاظت کیلئے گھر چھوڑنا جس میں ہجرت بھی داخل ہے۔
۸۔نذر کا پورا کرنا۔ ۹۔قسموں کی نگہداشت رکھنا۔ ۱۰۔کفاروں کا ادا کرنا۔

۱۱۔ستر کا نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی ڈھانکنا۔ ۱۲۔قربانی کرنا اور قربانی کے جانوروں کی خبرگیری کرنا اور انکا اہتمام کرنا۔ ۱۳۔جنازہ کا اہتمام کرنا اور اس کے جملہ امور کا انتظام کرنا۔ ۱۴۔قرض کا ادا کرنا۔ ۱۵۔معاملات کا درست کرنا سود سے بچنا۔ ۱۶۔سچی بات کی گواہی دینا حق کو نہ چھپانا۔

فصل نمبر۱: پاکی حاصل کرنا جس میں بدن کی پاکی اس میں وضو اور غسل جنابت اور غسل حیض ونفاس سے بھی داخل ہیں۔کپڑے کی پاکی، مکان کی پاکی سب ہی داخل ہیں۔

(۱) قوله تعالٰی – یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قُمْتُمْ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَیْدِیَكُمْ اِلَی الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَی الْكَعْبَیْنِ.
(سورۃ المائدہ آیت نمبر ۶)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کیلئے اٹھنے لگو تو اپنے چہروں کو دھو لو اور اپنے ہاتھوں کو کہنیوں سمیت (دھوؤ) اور اپنے سروں پر (بھیگا) ہاتھ پھیرو اور اپنے پیروں کو بھی ٹخنوں سمیت (دھوؤں)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(معارف القرآن)

فائدہ: وضو میں چار فرض ہیں جو کہ آیت میں مذکور ہے باقی سنتیں ہیں۔ اور یہ آیت دلیل ہے طہارت شرط ہونے کی اس لئے کہ بغیر طہارت کے نماز نہیں ہوتی۔

احادیث رسول ﷺ

(۱) عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ اَنَّهُ سَمِعَ اَبَا هُرَيْرَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تُقْبَلُ صَلٰوةُ مَنْ اَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّاَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا اَبَاهُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ہمام ابن منبہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص بے وضو ہو جائے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی جب تک وضو نہ کرے حضر موت کے ایک شخص نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ بے وضو ہونا کیا ہے؟ حضرت ابو ہریرہ نے فرمایا کہ آواز والی ہوا ہو یا بے آواز (یعنی پاخانہ کے مقام سے نکلنے والی ہوا) فساء بے آواز ہوا کو کہتے ہیں۔ ضراط آواز والی ہوا۔ (ترجمہ البخاری)

(۲) عَنْ اَبِیْ مَالِكِ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ الْحَدِيْثَ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابی مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ پاک رہنا ادھا آیمان ہے۔(مظاہرحق)

(۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مِفْتَاحُ الْجَنَّةِ الصَّلٰوةُ وَمِفْتَاحُ الصَّلٰوةِ الطُّهُوْرُ.

(رواہ احمد۔ عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جنت کی کنجی نماز ہے اور نماز کی کنجی وضو ہے۔(مظاہرحق)

مسح علی الخفین کی دلیل

(٤) عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ صَلَّى الصَّلٰوةَ يَوْمَ الْفَتْحِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ وَّمَسَحَ عَلٰى خُفَّيْهِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ لَقَدْ صَنَعْتَ الْيَوْمَ شَيْئًا لَمْ تَكُنْ تَصْنَعُهُ فَقَالَ عَمَدًا صَنَعْتُهُ يَا عُمَرُ. (رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم ﷺ نے کئی نمازیں فتح مکہ کے دن ایک ہی وضو سے پڑھیں۔یعنی ایک وضو سے پانچوں نمازیں پڑھیں اور مسح کیا موزوں پر پس حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تحقیقا معلوم کیا کہ آج کے دن آپ ﷺ نے ایک چیز (یعنی مسح) کیا پہلے کبھی نہیں کیا تھا حضور ﷺ نے فرمایا میں نے قصداً کیا ہے اے عمر

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: حضور ﷺ نے قصداً موزوں پر مسح کر کے لوگوں کو بتلا دیا کہ موزوں پر مسح جائز ہے۔ (مظاہر حق)

اگر مسواک بھاری نہ ہوتا

(۵) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَوْ لَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ لَاَمَرْتُهُمْ بِتَاخِیْرِ الْعِشَاءِ وَبِالسِّوَاكِ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ. (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میرے امت پر مشکل (یعنی بھاری) معلوم نہ ہوتا تو میں حکم کرتا ان کو کہ عشاء کی نماز تاخیر کر کے پڑھنے کی اور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مسواک حنفیہ کے نزدیک وضو کے ساتھ خاص ہے اور دوسروں کے نزدیک نماز کے ساتھ خاص ہے۔

پیشاب پاخانے کا طریقہ

(٦) عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتَیْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْغَرِّبُوْا. (متفق علیہ)

وَقَالَ الشَّیْخُ الْاِمَامُ مُحْیِ السُّنَّةِ رَحِمَهُ اللهُ هٰذَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْحَدِيْثُ فِي الصَّحْرَاءِ اَمَّا فِي الْبُنْيَانِ فَلَا بَاْسَ لِمَا رُوِيَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ اَوْ تَقَيْتُ فَوْقَ بَيْتِ حَفْصَةَ لِبَعْضِ حَاجَتِيْ فَرَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقْضِيْ حَاجَتَهُ مُسْتَدْبِرَ الْقِبْلَةِ مُسْتَقْبِلَ الشَّامِ.

(متفق علیہ)

ترجمہ : حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب پاخانے میں جاؤ تم پس نہ منہ کرو قبلہ کی طرف اور نہ پیٹھ کرو۔ لیکن منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرو۔ (متفق علیہ) اور شیخ امام محی السنہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا یہ حدیث جنگل کیلئے ہے۔ ولیکن عمارتوں کے اندر ہو تو کوئی مضائقہ نہیں۔ جیسا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے کہا میں اپنے بعض کام سے حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر پر چڑھا تو میں نے حضور ﷺ کو حاجت پوری کرتے ہوئے دیکھا کہ قبلہ کی طرف پیٹھ دیئے ہوئے تھے اور شام کی طرف منہ۔ (متفق علیہ عن مشکوۃ)

فائدہ : اوپر والی حدیث حنفیہ کی دلیل ہے اس لئے کہ اس میں عموم ہے یعنی حکم عام ہے اور اکثر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اس حدیث کو روایت کی ہے کہ اس میں استقبال قبلہ اور استدبار دونوں منع ہیں اور حرام ہیں۔ البتہ شوافع نے دوسری حدیث سے استدلال کیا اور کہا پہلی حدیث جنگل کیلئے ہے اور دوسری حدیث عمارتوں کے اندر بیت الخلاؤں میں استقبال قبلہ یا استدبار دونوں جائز ہیں اس کی ثبوت کیلئے ہے۔ چونکہ ممانعت بیت اللہ کی تعظیم کیلئے ہے لہٰذا جنگل ہو یا گھر تعظیم میں برابر ہے استقبال قبلہ ہو یا استدبار دونوں منع ہیں۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیت الخلاء میں داخل ہونیکی اور نکلنے کی دعاء

(۷) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا دَخَلَ الخلاءَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے تھے۔ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ. یعنی یا اللہ میں پناہ چاہتا ہوں۔ تیرے پاس ناپاک جنوں اور جنیوں سے بیت الخلاء میں داخل ہوتے وقت یہ مذکورہ دعاء پڑھے پھر بایاں پاؤں داخل کرے اور نکلتے وقت دائیاں پاؤں پہلے نکالے اور یہ دعا پڑھے۔

عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا خَرَجَ مِنَ الخلاءِ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّیْ الاَذٰی وَعَافَانِیْ.

(رواہ ابن ماجہ مشکوۃ)

حضور ﷺ پاخانہ سے نکلتے وقت مذکورہ دعا پڑھتے تھے۔ (مظاہر حق)

مسئلہ: راستوں اور سایہ دار جگہوں میں جس کے نیچے لوگ بیٹھے یا ٹھہرتے ہیں بول براز منع ہے۔

(۸) عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِتَّقُوْا اللاعِنَیْنِ. قَالُوْا وَمَا اللاعِنَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ الَّذِیْ یَتَخَلّٰی فِیْ طَرِیْقِ النَّاسِ اَوْ فِیْ ظِلِّهِمْ.

(رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم دو لعنت کی چیزوں سے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا۔ کیا ہے دو لعنت کی چیز یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تو فرمایا ایک وہ شخص جو پاخانہ کرے لوگوں کے چلنے کی راستہ پر یا لوگوں کے سایہ لینے کی جگہوں میں۔ (مظاہر حق)

دائیں ہاتھ سے الہ تناسل پکڑنا منع ہے اور نہ پانی میں دم مارے

(۹) عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ وَاِذَا اَتَی الْخَلَاءَ فَلَا یَمَسَّ ذَکَرَهٗ بِیَمِیْنِهٖ. (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم پانی پیو تو پانی کے گلاس میں دم نہ ڈالے اور جب پاخانے کے لئے آئے تو دائیں ہاتھ سے الہ تناسل نہ پکڑے۔

(مظاہر حق)

ہڈی اور گوبر استنجاء میں استعمال کرنا منع ہے

(۱۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ بِوَلَدِهٖ. اُعَلِّمُکُمْ اِذَا اَتَیْتُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْغَائِطَ فلا تَسْتَقْبِلُوْا الْقِبْلَةَ ولا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَاَمَرَ بِثَلَاثَةِ اَحْجَارٍ وَّنَهٰى عَنِ الرَّوْثِ وَالرِّمَّةِ وَنَهٰى اَنْ يَّسْتَطِيْبَ الرَّجُلُ بِيَمِيْنِهٖ . (رواہ ابن ماجہ والدارمی)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں تمہارے لئے باپ کی طرح ہوں جو اپنے بیٹے کے لئے ہوتے ہیں میں تمہیں تعلیم دیتا ہوں کہ جب تم پاخانہ کیلئے آؤ تو قبلہ کی طرف نہ منہ کر اور نہ پیٹھ اور حکم فرمایا تین ڈھیلوں کیلئے اور منع فرمایا لید سے استنجاء کرنے سے اور منع فرمایا دائیں ہاتھ سے ڈھیلہ یا پانی سے پاک کرنے سے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث شریف سے یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ باپ پر واجب ہے کہ اولاد کو اچھا ادب سیکھائیں اور اولاد پر واجب ہے کہ باپ کی اطاعت کرے۔ (مظاہر حق)

پانی سے استنجاء پاک کرنا بہتر ہے

(۱۱) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَدْخُلُ الخَلَاءَ فَاَحْمِلُ اَنَا وغلامٌ اِدَاوَةً مِّنْ مَّاءٍ وَّ عَنَزَةً يَسْتَنْجِيْ بِالْمَاءِ . (متفق علیہ۔ مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے میں داخل ہوتے تھے میں اور ایک لڑکا۔ ایک برچھی اور ایک کوزہ پانی کا اٹھا کر لاتے تھے تاکہ پانی سے استنجاء پاک کرے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: برچھی اس لئے کہ وہ مٹی میں مارے اور ڈھیلہ وغیرہ نکالے یا پیشاب

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیلئے زمین نرم کرے اور پانی کا کوزہ اس لئے لاتے تھے جس سے پاک اور صاف زیادہ ہوتا ہے استنجا میں۔ اس سے معلوم ہوا کہ پانی سے صفائی زیادہ ہوتی ہے۔

پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت ستر نہ دیکھنا جائز ہے اور نہ دیکھانا جائز ہے

(۱۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْحَاجَةَ لَمْ یَرْفَعْ ثَوْبَهُ حَتّٰی یَدْنُوَ اْ مِنَ الْاَرْضِ.

(رواہ الترمذی وابوداؤد والدارمی، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور ﷺ حاجت کا ارادہ فرماتے تو جب تک زمین کے قریب نہ ہوتے کپڑے نہ اٹھاتے۔ یعنی ستر کو ظاہر کرنے سے حفاظت فرماتے۔

(۱۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اَرَادَ الْبَرَازَ انْطَلَقَ حَتّٰی لَا یَرَاهُ اَحَدٌ (رواہ ابو داؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ارادہ فرماتے حضور ﷺ پاخانے کا تو اتنی دور چل کر جاتے یہاں تک کہ کوئی نہ دیکھے۔ (مظاہر حق)

وضو کرنے کا طریقہ اور وضو کی سنتیں

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اسْتَیْقَظَ اَحَدُکُمْ مِنْ نَّوْمِهٖ فَلَا یَغْمِسَنَّ یَدَهٗ فِی الْاِنَاءِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَتّٰی یَغْسِلَهَا ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا یَدْرِیْ اَیْنَ بَاتَتْ یَدُهٗ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے وہ شخص اپنے دونوں ہاتھوں کو تین مرتبہ دھولے کیوں کہ اس کو معلوم نہیں کہ حالت نیند میں اس کا ہاتھ کہاں کہاں پہنچا ہو۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ عُثْمَانَ اَنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالْمَقَاعِدِ اَلَا اُرِیْکُمْ وُضُوْءَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا.

(رواہ مسلم از مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تحقیق کہ انہوں نے وضو کیا مقاعد کے درمیان اور انہوں نے فرمایا کہ میں تمہیں نہ دکھاؤں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا وضو۔ پس آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے وضو کیا اور ہر عضو کو تین تین بار دھویا۔

فائدہ: اعضاء وضو کو ایک ایک مرتبہ دھونا فرض ہے اور تین تین مرتبہ دھونا سنت ہے اور بعض حدیثوں میں دو مرتبہ آیا ہے وہ مقام جواز کا ہے۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ عُثْمَانَ قَالَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَوَضَّاَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا وَقَالَ هٰذَا وُضُوْئِیْ وَ وُضُوْءُ الْاَنْبِیَاءِ قَبْلِیْ وَوُضُوْءُ اِبْرَاهِیْمَ. (رواہا اذین، والنوی ضعف الثانی فی شرح مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے تین تین مرتبہ وضو کیا (یعنی دھویا) اور فرمایا ہے کہ یہ میرا وضو اور نبیوں کا وضو جو مجھ سے پہلے ہیں اور وضو ابراہیم علیہ السلام کا۔

(مظاہر حق)

حضور ﷺ کا پسندیدہ عمل دائیں طرف سے شروع کرنا ہے۔

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَتَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ.
(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ پسند فرماتے تھے دائیں طرف سے شروع کرنے کو ہر کاموں میں یہاں تک کہ آپ ﷺ طہارت کو بھی دائیں سے شروع فرماتے یعنی وضو اور کنگھی کرنے میں اور جوتے موزے پہننے میں دائیں طرف سے شروع کرتے تھے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: استطاع میں اشارہ ہے تاکید اور محافظت پر اپنے ہر کام میں۔ یعنی وضو کرنے میں پہلے دئیاں ہاتھ دائیاں پاؤں پہلے دھوتے تھے۔ اور غسل میں پہلے دائیں طرف سے پانی ڈالتے تھے۔ تین چیزیں جو اس میں مذکور ہیں یہ بطور تمثیل کے بیان کئے ہیں۔ باقی جو چیزیں نیکی کی اور زینت کی اور کپڑا پہننا، ازار پہننا، موزہ پہننا، مسجد میں داخل ہونا، اور مسواک کرنے اور پاخانے سے نکلنا، سرمہ لگانا، ناخن کاٹنے، بغل کے بال اور لبوں کے کاٹنے اور زیر ناف صاف کرنے اور مصافحہ کرنا اور کھانا پینا اور لینا دینا ہر چیز کا دائیں طرف یا دائیاں ہاتھ سے کرتے تھے باقی جو کام نیکی کے نہ ہو وہ مذکورہ چیزوں کے خلاف یعنی بائیں سے کرتے تھے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

دس چیزیں فطرت سلیمہ کا حصہ اور مقتضاء ہیں

(۵) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَشَرَةٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَاِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَاسْتِنْشَاقُ الْمَاءِ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ يَعْنِي الْاِسْتِنْجَاءَ قَالَ الرَّاوِيُ وَ نَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةُ (رواہ مسلم)

وَفِيْ رِوَايَةٍ الْخِتَانُ بَدَلَ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ اَجِدُ هٰذِهِ الرِّوَايَةَ فِي الصَّحِيْحَيْنِ وَلَا فِيْ كِتَابِ الْحُمَيْدِيِّ وَلٰكِنْ ذَكَرَهَا صَاحِبُ الْجَامِعِ وَكَذَا الْخَطَّابِيُّ فِيْ مَعَالِمِ السُّنَنِ عَنْ اَبِيْ دَاوُدَ بِرِوَايَةِ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ.

(مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ دس چیزیں فطرت سلیمہ سے ہیں یعنی دین کی باتیں (۱) ایک تو مونچھ کاٹنا اور (۲) بڑھانا داڑھی کا۔ (۳) مسواک کرنا۔ (۴) ناک میں پانی دینا۔ (۵) ناخن کٹوانا۔ (۶) جوڑوں کی جگہ کو دھونا اور (۷) بغل کے بال کو دور کرنا۔ (۸) زیر ناف کے بال مونڈوانا اور (۹) کم خرچ کرنا پانی کا استنجاء میں اور روایت کرنے والے نے کہا کہ میں بھول گیا یعنی دسویں چیز کو بھول گیا مگر یہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ کلی کرنی ہے اور ایک روایت میں اعفاء اللحیتہ کی جگہ الختان ہے یعنی ختنہ کرنا ہے۔(مظاہر حق)

فائدہ: مونچھ ہر ہفتہ کاٹنے کا حکم ہے ناخن ایک ماہ میں دو مرتبہ کاٹنا چاہئے۔ بغل کا بال اور زیر ناف چالیس دن کے اندر کاٹنا ضروری ہے ورنہ گناہ گار ہوگا۔

وضو کا مسنون طریقہ

(٦) عَنْ حُمْرَانَ مَوْلٰی عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ اَنَّهُ رَأَی عُثْمَانَ دَعَا بِوَضُوْءٍ فَاَفْرَغَ عَلٰی يَدَيْهِ مِنْ اِنَائِهٖ فَغَسَلَهُمَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ اَدْخَلَ يَمِيْنَهُ فِی الْوَضُوْءِ ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَاسْتَنْثَرَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَثًا وَيَدَيْهِ اِلَی الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَثًا ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهٖ ثُمَّ غَسَلَ كُلَّ رِجْلٍ ثَلَثًا ثُمَّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَتَوَضَّأُ نَحْوَ وُضُوْئِیْ هٰذَا ثُمَّ صَلّٰی رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيْهِمَا نَفْسَهٗ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت حمران مولیٰ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ انہوں نے وضو کا پانی منگوایا اور اپنے دونوں ہاتھوں پر برتن سے پانی ڈالا پھر دونوں ہاتھوں کو تین دفعہ دھویا۔ پھر اپنا داہنا ہاتھ وضو کے پانی میں ڈالا پھر کلی

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی۔ پھر تین دفعہ منہ دھویا پھر کہنیوں تک تین دفعہ دونوں ہاتھ دھوئے۔ پھر سر کا مسح کیا۔ پھر ہر ایک پاؤں تین تین دفعہ دھویا۔ پھر فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نے میرے اس وضو جیسا وضو کیا اور فرمایا جو کوئی میرے اس وضو جیسا وضو کرے (خلوص دل سے) دو رکعت نماز پڑھے۔ جس میں اپنے آپ سے باتیں نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے پچھلے گناہ معاف فرما دیتا ہے۔ (بخاری)

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَفْضُلُ الصَّلٰوةُ الَّتِیْ یُسْتَاكُ لَهَا عَلَى الصَّلٰوةِ الَّتِیْ لَا یَسْتَاكُ لَهَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا. (رواه البیهقی فی شعب الایمان' عن مشکوة)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اس نماز کی فضیلت جو نماز مسواک کر کے (یعنی مسواک والے وضو سے) پڑھی گئی ہو اس نماز پر جس میں مسواک نہ کر کے پڑھی کی گئی ہو ستر درجے زیادہ ہوتی ہے۔ (مظاہر حق)

(۸) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِیُّ ﷺ لَا یَرْقُدُ مِنْ لَیْلٍ وَلَا نَهَارٍ فَیَسْتَیْقِظُ اِلَّا یَتَسَوَّكُ قَبْلَ اَنْ یَّتَوَضَّاَ.

(رواه احمد ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب رات کو اور دن کو سو کر اٹھتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کرتے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

وضو کی دعاء اور اس کی فضیلت

(۹) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ یَّتَوَضَّأُ فَیُبْلِغُ اَوْ فَیُسْبِغُ الْوَضُوْءَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ وَفِیْ رِوَایَۃٍ. اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اِلَّا فُتِحَتْ لَہٗ اَبْوَابُ الْجَنَّۃِ الثَّمَانِیَۃِ یَدْخُلُ مِنْ اَیِّھَا شَاءَ ھٰکَذَا رَوَاہُ مُسْلِمٌ فِیْ صَحِیْحِہٖ وَالْحُمَیْدِیُّ فِیْ اَفْرَادِ مُسْلِمٍ وَکَذَا ابْنُ الْاَثِیْرِ فِیْ جَامِعِ الْاُصُوْلِ وَذَکَرَ الشَّیْخُ مُحْیِی الدِّیْنِ النَّوَوِیُّ فِیْ اٰخِرِ حَدِیْثِ مُسْلِمٍ عَلٰی مَا رَوَیْنَاہُ وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ. (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے کوئی نہیں وضو کو اخر تک پہنچائے یا پورے وضو کرے پھر کہے اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ سب اخر تک۔ اور ایک روایت میں اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. مگر اس کیلئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ ان میں سے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ امام ترمذیؒ نے یہ بھی روایت کیا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ.

(مظاہر حق)

قیامت کے دن اعضائے وضو سفید اور چمکدار ہوں گے

(۹) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اُمَّتِیْ يَدْعُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اٰثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تحقیق کہ میری امت کو قیامت کے دن پکاری جاوے گی۔ روشن چمکدار اور سفید چہرے و اعضائے وضو ہوں گے دنیا میں (بار بار) وضو کرنے کی نشانی ہے پس تم میں سے جو کوئی زیادہ کرنا چاہے اپنے چہرے کی روشنی وہ کرے۔ (مظاہر حق)

وضو ٹوٹنے والی چیزیں

(۱) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ.

(رواہ الترمذی۔ مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا مذی کے متعلق آپ ﷺ نے فرمایا مذی نکلنے سے وضو کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اور منی نکلنے سے غسل کرنا ہے۔

(۲) حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی انہوں نے کہا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اَلْوَضُوْءُ مِنْ کُلِّ دَمٍ سَائِلٍ. (رواہ الدارقطنی) یعنی ہر دم سائل سے وضو ٹوٹ جاتا ہے لہٰذا وضو لازم ہے۔ مظاہر۔

(۳) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے آدمی کا اپنی بیوی سے بوسہ لینا اور چھونا گویا لپٹنے کے ہیں وضو لازم ہے یعنی اس کی وجہ یہ ہے کہ بوسہ لینے اور چھونے سے شہوت پیدا ہوتی ہے اور حالت شہوت کو قرآن میں یوں فرمایا ہے۔ کہ اَوْلٰمَسْتُمُ النِّسَاءَ. یعنی یا تم اپنی بیبیوں سے ملامست کرو۔ لیکن احناف کے نزدیک بغیر شہوت کے ہو تو وضو لازم نہیں۔ احناف کے نزدیک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت دلیل ہے وہ فرماتی ہیں کَانَ النَّبِیُّ ﷺ یُقَبِّلُ بَعْضَ اَزْوَاجِہٖ ثُمَّ یُصَلِّیْ وَلَا یَتَوَضَّاُ. (رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ اپنے بعض بیبیوں سے بوسہ لیتے تھے پھر بغیر وضو کے نماز پڑھتے تھے۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ عَلِیِّ بْنِ طَلْقٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا فَسَاءَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَوَضَّاْ وَلَا تَأْتُوا النِّسَاءَ فِیْ اَعْجَازِھِنَّ. (رواہ الترمذی وابوداؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت علی بن طلق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا حضور ﷺ نے جس وقت تم میں سے کوئی حدث کرے یعنی بغیر آواز کے ہوا خارج ہو پس چاہئے کہ وہ وضو کرے اور عورتوں کے پاس ان کے مقعدوں کے درمیان نہ آوے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: وضو بہت سی چیزوں سے ٹوٹتا ہے، پاخانہ یا پیشاب کے راستے سے جو بھی چیز نکلے [illegible] سے اگر ہوا نکلے تو وضو

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں ٹوٹتا۔ یعنی ناپاک چیز نکلنے سے ٹوٹتا ہے اور بدن سے خون پیپ وغیرہ نکل کر اپنی جگہ سے بہے نکلے تو ٹوٹ جائے گا اور قے کرے منہ بھر کے اور منہ سے خون نکلنے سے اس میں تھوک اور خون اگر ملا ہوا ہو تو خون غالب ہو تو وضو ٹوٹے گا ورنہ نہیں اور بے ہوش ہو جانے سے اور مجنون ہونے سے اور نشے سے اور بالغ آدمی کا رکوع سجدے والی نماز میں قہقہہ لگا کر ہنسنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے بے پردہ مرد و عورت کے شرمگاہ ملنے سے یا دو عورتوں یا دو مردوں کے شہوت سے شرمگاہ کا ملانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور سو نالیٹ کر یا تکیہ لگا کر یا ٹیک لگا کر۔ جس میں گرنے کا احتمال ہو وضو ٹوٹ جاتا ہے۔ اور جونک یا بڑی چچڑی نے لہو پیا ہو تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا۔ (مظاہر حق)

غسل کرنے کا طریقہ اور غسل جنابت

(۱) قولہ تعالٰی — وَاِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا .

(سورۃ مائدہ آیت نمبر ۶)

ترجمہ: اور اگر تم کو جنابت ہو تو خوب طرح پاک ہو۔

(معارف القرآن)

فائدہ: جنابت کا غسل فرض ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جَلَسَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ شُعَبِهَا الْاَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ وَاِنْ لَمْ يُنْزِلْ . (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تم میں سے کوئی بیٹھے چار شاخوں کے درمیان پھر

toobaa-elibrary.blogspot.com

کوشش کی یعنی صحبت کی ہو۔ تو البتہ غسل واجب ہوا اگرچہ انزال نہ ہوا ہو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث سے میاں بیوی کے درمیان جماع کرنے کی حالت بیان ہوئی ہے کہ اس میں سر ذکر یعنی چپاری تک اندر داخل ہونے سے غسل واجب ہو جاتا ہے اگرچہ انزال نہ ہو۔ اور یہ جمہور کی رائے بھی ہے۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَاءَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّاءُ كَمَا يَتَوَضَّاءُ لِلصَّلٰوةِ ثُمَّ يُدْخِلُ اَصَابِعَهُ فِى الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا اُصُوْلَ شَعْرِهٖ ثُمَّ يَصُبُّ عَلٰى رَاْسِهٖ ثَلٰثَ غُرَفَاتٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيْضُ الْمَاءَ عَلٰى جِلْدِهٖ كُلِّهٖ (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِىْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ يَبْدَاُ فَيَغْسِلُ يَدَيْهِ قَبْلَ اَنْ يُّدْخِلَهُمَا الْاِنَاءَ ثُمَّ يُفْرِغُ بِيَمِيْنِهٖ عَلٰى شِمَالِهٖ فَيَغْسِلُ فَرْجَهٗ ثُمَّ يَتَوَضَّاءُ. (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ جب غسل جنابت کا ارادہ کرتے تو ابتدا دونوں ہاتھ دھونے سے کرتے تھے پھر وضو کرتے جیسا کہ وضو کرتے ہیں نماز کیلئے پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے پس خلال کرتے تھے اسی تر انگلیوں سے بالوں کے جڑوں کو پھر تین چلو پانی اپنے سر پر ڈالتے تھے اپنے ہاتھوں سے پھر بہاتے پانی تمام بدن پر اور مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ اپنے دونوں ہاتھوں کو دھونے سے شروع کرتے تھے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے پھر اپنے داہنے ہاتھ سے بائیں ہاتھ پر ڈالتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھر اپنا ستر دھوتے۔ پھر وضو کرتے تھے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: غسل میں تین فرض ہیں۔ کلی کرنا غرارے کیساتھ' ناک میں پانی ڈالنا نرم گوشت تک' تمام بدن پر پانی بہانا یہاں تک کہ ایک بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

غسل واجب ہونے کے اسباب

(۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ الَّذِيْ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتُلِمَ مَعَا وَلَا يَجِدُ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سُلَيْمٍ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ. (رواه الترمذی وابو داؤد وروی الدارمی وابن ماجه الی قوله لاغسل علیه)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا ایک آدمی کے حالت کے متعلق کہ وہ سو کر اٹھے تری موجود ہو احتلام یاد نہیں آپ ﷺ نے فرمایا غسل کرے اور ایک آدمی کے متعلق پوچھا کہ خواب میں احتلام یاد ہے مگر تری موجود نہیں (نہ منی کی علامت پائی) تو حضور ﷺ نے فرمایا غسل لازم نہیں اس دوران حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا کہ اگر عورت اس طرح دیکھے یعنی تری احتلام کی تو غسل لازم ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں بیشک عورتیں بھی مردوں کی طرح ہیں۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا جَاوَزَ الْخِتَانُ الْخِتَانَ وَجَبَ الْغُسْلُ فَعَلْتُهُ اَنَا وَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاغْتَسَلْنَا. (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب تجاوز کرے مرد کا محل ختنہ (یعنی چپاری) عورت کے شرمگاہ کے اندر غسل واجب ہوگا میں اور رسول اللہ ﷺ یعنی ہم دونوں نے ایسا کیا اور غسل کیا ہم دونوں نے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: غسل لازم کرنے والی چیزیں یہ ہیں۔ مرد و عورت سے شہوت کے ساتھ خواب میں ہو یا بیداری میں کود کر منی کا نکلنا۔ مرد کا حشفہ عورت کے اندام نہانی میں داخل ہونا یا پیچھے کے راستے میں اگرچہ انزال نہ ہو اور عورت کا حیض سے یا نفاس سے پاک ہونے کے بعد غسل لازم ہے۔ امام ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک منی کا اپنی جگہ سے شہوت کے ساتھ جدا ہونا معتبر ہے نکلتے وقت چاہئے شہوت نہ رہے۔ امام ابو یوسفؒ کے نزدیک منی کا شہوت کیساتھ نکلتے وقت کا معتبر ہے۔ (قدوری)

غسل واجب۔ مردے کو غسل دینا واجب ہے۔ جنبی کافر مسلمان ہو تو غسل واجب ہے ورنہ مستحب ہے۔ قدوری

غسل مسنون۔ جمعہ سے پہلے۔ عیدین سے پہلے۔ احرام سے پہلے۔ وقوف عرفہ سے پہلے غسل کرنا مسنون ہیں۔ قدوری

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیوی سے صحبت کے بعد سونے اور کھانے یا دوبارہ عود کرنے کا طریقہ

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ ذَكَرَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ لِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ اَنَّهُ تُصِيْبُهُ الْجَنَابَةُ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَوَضَّأْ وَاغْتَسِلْ ذَكَرَكَ ثُمَّ نُمْ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ عمر ابن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے ذکر کیا تحقیق کہ وہ رات کو حالت جنابت میں ہوتے ہیں (تو کیا کرنا چاہئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تو اپنے شرمگاہ کو دھولے اور وضو کر پھر سو جائے۔ (مظاہر حق)

(۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا كَانَ جُنُبًا فَاَرَادَ اَنْ يَّاْكُلَ اَوْيَنَامَ تَوَضَّاَ وَضُوْئَهُ لِلصَّلٰوةِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ جنبی ہوتے تھے پس جب کچھ کھانا یا سونے کا ارادہ فرماتے تو نماز کی وضو کی طرح وضو کرتے تھے۔ (مظاہر حق)

(۸) عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَتٰى اَحَدُكُمْ اَهْلَهُ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ يَّعُوْدَ فَلْيَتَوَضَّاْ بَيْنَهُمَا وُضُوْءً. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنی عورت کے پاس آوے پھر ارادہ کرے تو پھر جاوے (یعنی دوبارہ جانے کا ارادہ کرے) تو اچھی طرح وضو کرے دونوں جماع کے درمیان۔ (مظاہر حق)

فائدہ : مذکورہ تینوں حدیثوں سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ جماع کرنے کے بعد اپنے شرمگاہوں کو دھوئے اور وضو کرکے چاہئے دوبارہ جماع کرے چاہئے کچھ کھاوے پیوے یا سو جاوے۔ ہر حالت میں اس طرح کرنا طریقہ سنت ہے۔ اور دوسرے حدیث میں ہے کہ حالت جنابت میں مصافحہ کرنا اور لوگوں کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنا بھی جائز ہے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مومن نجس نہیں ہوتا۔ یعنی اَنَّ الْمُؤْمِنَ لَا یَنْجَسُ (مظاہر حق)

(۹) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَلَا کَلْبٌ وَلَا جُنُبٌ.

(رواہ ابو داؤد والنسائی، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس گھر میں رحمت کے فرشتے داخل نہیں ہوں گے جس میں کسی جاندار کی تصویر ہو یا کتے ہو یا جنابت والے آدمی ہو۔ مگر دوسری روایت ابو داؤد میں حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے اس میں لکھا ہے کہ جس گھر میں تین قسم کے لوگ ہوں اس میں سے فرشتے دور رہتے ہیں قریب بھی نہیں آتے۔ ایک ان میں سے کافر کا بدن مردار ہے اور دوسرا خلوق کے ساتھ الودہ ہونے والے۔ تیسرا جنبی بے وضو اگر وہ وضو کرے تو آئے گا فرشتے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اگر کتے نے کسی برتن میں منہ لگائے تو اس کو سات مرتبہ دھولیوے

(۱۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا شَرِبَ الْکَلْبُ فِیْ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ فَلْیَغْسِلْهُ سَبْعَ مَرَّاتٍ (متفق علیہ) وَفِیْ رِوَایَةٍ لِّمُسْلِمٍ قَالَ طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِکُمْ اِذَا وَلَغَ فِیْهِ الْکَلْبُ اَنْ یَّغْسِلَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلٰهُنَّ بِالتُّرَابِ.

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تمہارے کسی ایک کے برتن سے کتا پیوے پس چاہئے کہ اس برتن کو سات مرتبہ دھولیوے۔ مسلم شریف کی ایک روایت میں فرمایا جب کہ پی جاوے کتا تم میں سے کسی ایک کے برتن سے تو اس کو پاک کرنا تحقیق کہ اس کو سات مرتبہ دھولیوے ان میں پہلی مرتبہ مٹی سے دھولیوے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: حدیث بالا سے معلوم ہوا کہ جب کسی برتن کو کتے نے منہ لگایا، چاٹا ہو تو اس کو سات مرتبہ دھولو لیکن حدیث کے آخری جملہ میں ہے پہلی بار مٹی سے رگڑ کر صفائی کر لو۔ اس میں اکثر محدثین اور امام ثلثہ کا اتفاق ہے مگر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کا حکم اور نجاستوں کی طرح ہے تین بار دھونا کافی ہے۔ اور ضروری ہے اور سات بار دھونا احتیاطاً ہے۔ (مظاہر حق)

حیض کا غسل

(۱۱) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ امْرَاَةً سَاَلَتِ النَّبِیَّ ﷺ عَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيْضِ فَاَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِيْ فِرْصَةً مِّنْ مِّسْكٍ فَتَطَهَّرِيْ بِهَا قَالَتْ كَيْفَ اَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ تَطَهَّرِيْ قَالَتْ كَيْفَ قَالَ سُبْحَانَ اللهِ تَطَهَّرِيْ فَاجْتَذَبْتُهَا اِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِيْ بِهَا اَثَرَ الدَّمِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ تحقیق ایک انصاری عورت نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میں حیض کا غسل کیسے کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ مشک میں بسا ہوا ایک کپڑا لے کر اس سے پاکی حاصل کرو۔ انہوں نے پوچھا اس سے کس طرح پاکی حاصل کروں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس سے پاکی حاصل کرو۔ انہوں نے دوبارہ پوچھا کہ کس طرح آپ ﷺ نے فرمایا سُبْحَانَ اللہ ﷺ پاکی حاصل کرو۔ پھر میں نے انہیں اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ انہیں خون لگی ہوئی جگہوں پر پھیر لیا کرو۔ (ترجمہ بخاری)

حیض کے وقت عورتوں سے الگ رہو

(۱) قوله تعالٰی — وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاعْتَزِلُوْا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيْضِ وَلَا تَقْرَبُوْهُنَّ حَتّٰى يَطْهُرْنَ فَاِذَا تَطَهَّرْنَ فَاْتُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ اَمَرَكُمُ اللهُ. اِنَّ اللهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (سورة البقرة آیت ۲۲۲)

ترجمہ: اور تجھ سے پوچھتے ہیں حکم حیض کا کہہ دے وہ گندگی ہے سو

toobaa-elibrary.blogspot.com

تم الگ رہو عورتوں سے حیض کے وقت اور نزدیک نہ ہو ان کے جب تک پاک نہ ہوویں۔ پھر جب خوب پاک ہو جاویں تو جاؤ ان کے پاس جہاں سے حکم دیا تم کو اللہ نے۔ بیشک اللہ کو پسند آتے ہیں توبہ کرنے والے اور پسند آتے ہیں گندگی سے بچنے والے۔

(معارف القرآن)

پاکی کی حالت میں جسطرح چاہو اپنی بیوی کے پاس جاؤ۔

(۲) قوله تعالٰي— نِسَاءُ كُمْ حَرْثٌ لَّكُمْ فَاْتُوْا حَرْثَكُمْ اَنّٰي شِئْتُمْ وَقَدِّمُوْا لِاَنْفُسِكُمْ. وَاتَّقُوْا اللهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّكُمْ مُّلٰقُوْهُ. وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ.

(سورة البقرة آیت نمبر ۲۲۳)

ترجمہ: تمہارے عورتیں تمہاری کھیتی ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو۔ اور آگے کی تدبیر کرو اپنے واسطے اور ڈرتے رہو اللہ سے اور جان رکھو کہ تم کو اس سے ملنا ہے اور خوشخبری سناؤ ایمان والوں کو۔(معارف القرآن)

حالت حیض میں مباشرت کرنا

(۱۱) عَنْ زَيْدِ بْنِ اَسْلَمَ قَالَ اِنَّ رجلاً سَئَالَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقَالَ مَا يَحِلُّ لِيْ مِنْ اِمْرَاتِيْ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِشَدُّ عَلَيْهَا اِزَارَهَا ثُمَّ شَانُكَ باعلاهَا. (رواه مالك والدارمي، مشكوة)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک ایک آدمی نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ میری بیوی سے میرے لئے حالت حیض میں کیا چیز حلال ہے۔(یعنی حالت حیض میں کیا فائدہ حاصل کر سکتا ہوں؟) حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس پر لنگی کو خوب مضبوطی سے باندھ لو پھر تیرا کام اس کے اوپر ہے (یعنی ناف کے اوپر کے حصے سے مباح ہے) نیچے سے حرام ہے۔(مظاہر حق)

نفاس سے پاک ہو تو غسل ضروری ہے

(۱۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَتَنْظُرُ النُّفَسَاءُ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فَاِنْ رَأَتِ الطُّهْرَ قَبْلَ ذٰلِكَ فَهِيَ طَاهِرٌ. وَاِنْ جَاوَزَتِ الْاَرْبَعِيْنَ فَهِيَ بِمَنْزِلَةِ الْمُسْتَحَاضَةِ تَغْتَسِلُ وَتُصَلِّيْ. فَاِنْ غَلَبَهَا الدَّمُ تَوَضَّاَتْ لِكُلِّ صَلٰوةٍ. اِنْتَهٰى. (اخرجه الحاكم في المستدرك، عن نصب الراية)

ترجمہ: عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا نفاس والی عورتیں چالیس رات تک دیکھتی ہیں پس اگر چالیس رات سے پہلے طہر دیکھی تو وہ پاک ہے اور اگر چالیس رات (دن) سے تجاوز کر جائے تو وہ مستحاضہ کے حکم میں ہے تو (چالیس رات دن جب پوری ہو تو) غسل کرے اور نماز پڑھے پس اگر خون کا غلبہ (یعنی جاری) رہے تو ہر نماز کے وقت وضو کرے (اور نماز پڑھے) (نصب الرایہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کپڑا پاک کرنا

(۱) قوله تعالٰي – وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ.

(سورۃ المدثر)

ترجمہ: اور اپنے کپڑے کو پاک رکھو اور گندگی سے دور رہ۔

(معارف القرآن)

فائدہ: اللہ تعالیٰ طہارت کو پسند فرماتے ہیں۔ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّوَّابِيْنَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِيْنَ. (سورۃ البقرہ آیت نمبر ۲۲۲)

بیشک اللہ تعالیٰ توبہ کرنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور پاک صاف رہنے والوں کو پسند کرتے ہیں اور حدیث میں طہارت کو نصف ایمان قرار دیا ہے اس لئے مسلمان کو ہر حال میں اپنے جسم اور مکان اور لباس کی ظاہری طہارت کا بھی اہتمام رکھنا ضروری ہے اور قلب کی باطنی طہارت کا بھی۔ (معارف القرآن)

دوسری آیت کا مطلب یہ ہے گندگی سے مراد ہر گناہ اور معصیت کو چھوڑنا ہے اور بت سے دور رہنا ہے چونکہ حضور ﷺ تو معصوم ہے پہلے ہی سے سب چھوڑے ہوئے تھے آپ ﷺ کو اس کا حکم کرنے کے معنی یہ ہیں کہ آئندہ بھی ان چیزوں سے دور رہیں اور حقیقت میں یہ حکم امت کیلئے تعلیم ہے جو غایت تاکید کیلئے آپ ﷺ کو مخاطب کرکے دیا گیا ہے تاکہ وہ سمجھیں کہ جب پیغمبر معصوم کو بھی اس کا حکم ہے تو ہمیں اس کا کیسا اہتمام کرنا چاہئے۔

(معارف القرآن)

مسئلہ: ناپاک کپڑے کو پہلے پانی سے بھیگا کر ناپاکی کو دھولیں پھر پورے کپڑے کو نیا پانی سے تین بار دھولیں یعنی ایک بار پانی میں بھیگو کر نچوڑ لیں پھر دوبارہ پانی میں بھیگو کر نچوڑ لیں اس طرح تین بار دھولیں۔ تو کپڑا پاک ہو جائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

گا۔(کتب فقہ)

(۱۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ میں حضور ﷺ کے کپڑے سے منی دھوتی تھی پس تو حضور ﷺ اسی کپڑے سے نماز کیلئے نکلتے تھے حالانکہ اس میں دھونے کا نشان رہتا تھا۔(مظاہر حق، متفق علیہ، مشکوۃ)

چمڑے کو پاک کرنا

(۱۴) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِذَا دُبِغَ الْاِهَابُ فَقَدْ طَهُرَ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب دباغت دیا جائے چمڑے کو پس پاک ہو گیا۔(مظاہر حق)

جوتا وغیرہ پاک کرنا

(۱۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهِ الْاَذٰى فَاِنَّ التُّرَابَ لَهُ طَهُوْرٌ. (رواہ ابو داؤد ولابن ماجہ معناہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی جوتے سے گندگی پر چلے پس اس کو پاک کر دینے والی مٹی ہے۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سات جگہوں میں نماز پڑھنا منع ہے

(۱۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُّصَلِّيَ فِيْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِي الْمُزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبَرَةِ وَقَارِعَةُ الطَّرِيْقِ وَفِيْ الْحَمَّامِ وَفِيْ مَعَاطِنِ الاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَيْتِ اللهِ. (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ منع فرمایا نبی ﷺ نے سات جگہوں پر نماز پڑھنے سے ۔۱۔نجاست میں ۔ ۲۔ مذبح کی جگہ پر ۔ ۳۔ مقبرے میں ۴۔راستہ کے درمیان ۔۵۔غسل خانہ میں ۔۶۔اونٹ باندنے کی جگہ پر ۔ ۷۔بیت اللہ کے چھت پر۔ (مظاہر حق)

فائدہ: طہارت کے بیان میں موانع نماز کی جگہ بیان کرنے کا مقصد مکان کا پاک ہونا یعنی جگہ کا پاک ہونا لازم ہے اس لئے کہ مذکورہ جگہوں میں نماز پڑھنے سے حقارت دین کی لازم آتی ہے اور اگر الگ ہو کر بھی پڑھے پھر بھی اس کی بدبو تو کہیں گئی نہیں بدبو دار جگہ ہوئی۔ اس میں اول نجاست پڑنے والی جگہ یعنی ناپاک جگہ پر نماز ہوتی نہیں ۔ دوم ۔ جانوروں کے ذبح کرنے کی جگہ وہ بھی ناپاک ہے اس میں ناپاک خون پڑتا ہے ۔ سوم ۔ قبرستان یا کسی مخصوص قبر کے پاس نماز پڑھنا مکروہ ہے اگر قبر کو سامنے کر کے پڑھے تو حرام ہے ۔ چہارم عام راستہ پر اس لئے کہ اس میں کسی قسم کی احتیاط نہیں ہوتی ۔ پنجم ۔ حمام کے اندر نماز مکروہ ہے اس میں ستر کھولتے ہیں اور شیطان کے رہنے کی جگہ ہے ۔ ششم ۔ اونٹ باندھنے کی جگہ بھی نجاست سے بھری ہوئی ہوتی ہے بدبو دار ہے ۔ ہفتم ۔ بیت

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ کے اوپر منع ہے چونکہ اس میں چڑھائی اور اترنا ایک مصیبت ہے اگر اصلاح کے خاطر ہو تو جائز ہے۔ (مظاہر حق)

(نوٹ) حدیث شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ پاک صاف ہیں صفائی کو پسند کرتے ہیں سو اپنے گھروں کے آگے میدانوں کو صاف رکھا کرو۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔ دیکھئے پاک شریعت نے شریعت کی کیسی تعلیم فرمائی افسوس ہم لوگ شریعت پر عمل چھوڑ کر غیر قوموں سے اپنے لئے ہنسواتے ہیں اور شریعت پر اعتراض کراتے ہیں کہ ان کی شریعت اصلاح معاش کیلئے کافی نہیں اور دوسری قومیں ہمارے اصول واحکام لے لے کر اپنی طرف نسبت کرتی ہیں اور فخر کرتی ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون سادگی سے رہو۔ کپڑا مکان بدن سب صاف ستھرا رہے۔ میلا پن نہایت ذلت اور دوسرے کی ایذاء کا سبب ہے۔ (فروع الایمان)

فصل دوم: نماز کی پابندی کرنا اس کو قائم کرنا جس میں۔ فرض، واجب، قضاء ونفل سب داخل ہیں

نماز کا حکم

(۱) قولہ تعالیٰ — وَاَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ. (سورۃ البقرۃ آیت ۴۳)

ترجمہ: اور قائم کرو تم نماز کو اور ادا کرو زکوۃ اور جھکو نماز میں جھکنے والوں کے ساتھ۔ (معارف القرآن)

فائدہ: قرآن وسنت کی اصطلاح میں اقامت صلوۃ کے معنی نماز کو اس کے وقت میں پابندی کیساتھ اس کے پورے آداب وشرائط کی رعایت کرکے ادا کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں۔ مطلق نماز پڑھ لینے کا نام اقامت صلوۃ نہیں ہے۔ نماز کے جتنے فضائل اور آثار و برکات قرآن و حدیث میں آئے ہیں وہ سب اقامت صلوۃ کے ساتھ مقید ہیں۔ (معارف القرآن)

اور آیت وارکعوا مع الراکعین کے معنی یہ ہیں کہ رکوع کرو رکوع کرنے والوں کیساتھ یہاں ایک بات یہ قابل غور ہے کہ نماز کے تمام ارکان میں سے اس جگہ رکوع کی تخصیص کیوں کی گئی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں نماز کا ایک جزء بول کر کل نماز مراد لی گئی ہے لیکن یہ سوال بھی باقی رہ جاتا ہے کہ نماز کے بہت سے ارکان میں سے رکوع کی تخصیص میں کیا حکمت ہے؟ جواب یہ ہے کہ یہود کی نماز میں سجدہ وغیرہ تو تھا مگر رکوع نہیں تھا۔ رکوع اسلامی نماز کی خصوصیات میں سے ہے اس لئے راکعین کے لفظ سے امت محمدیہ کے نمازی مراد ہوں گے جن کی نماز میں رکوع بھی ہے اور معنی آیت کے یہ ہیں کہ تم بھی امت محمدیہ کے نمازیوں کے ساتھ نماز ادا کرو۔ (معارف القرآن)

نماز پنجگانہ کا حکم

(۲) قولہ تعالٰی — اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ اِلٰي غَسَقِ اللَّيْلِ وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ. اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا. (سورۃ بنی اسرائیل آیت ۷۸)

ترجمہ: قائم رکھ نماز کو سورج ڈھلنے سے رات کے اندھیرے تک اور قرآن پڑھنا فجر کا بیشک قرآن پڑھنا فجر کا ہوتا ہے روبرو۔
(معارف القرآن)

فائدہ: جمہور ائمہ تفسیر نے اس آیت کو پانچوں نمازوں کیلئے جامع حکم قرار دیا ہے۔ کیونکہ دُلُوْك کا لفظ اگرچہ اصل میں میلان کے معنی میں آتا ہے اور میلان

toobaa-elibrary.blogspot.com

آفتاب زوال کے وقت شروع ہوتا ہے اور غروب کو بھی کہہ سکتے ہیں لیکن جمہور صحابہ وتابعین نے اس جگہ لفظ دلوک کے معنی زوال آفتاب کے ہی لئے ہیں۔ جیسا کہ اس کی تفصیل قرطبیؒ ومظہری ابن کثیر نے بیان کئے ہیں۔ اِلٰی غَسَقِ اللَّیْلِ۔ لفظ غسق کے معنی رات کی تاریکی مکمل ہو جانے کے ہیں امام مالکؒ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے غسق کی یہی تفسیر نقل فرمائی ہے اس طرح دلوک الشمس الی غسق اللیل میں چار نمازیں آگئیں، ظہر، عصر، مغرب وعشاء اور ان میں دو نمازوں کا ابتدائی وقت بھی بتلا دیا گیا کہ ظہر کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے اور عشاء کا وقت غسق لیل سے یعنی جس وقت رات کی تاریکی مکمل ہو جائے۔ اسی لئے امام اعظم ابو حنیفہؒ نے وقت عشاء کی ابتدا اس وقت سے قرار دی ہے جبکہ شفق احمر کے بعد شفق ابیض بھی غروب ہو جائے یہ سب جانتے ہیں کہ غروب آفتاب کے متصل افق مغرب پر ایک سرخی نمودار ہوتی ہے اور اس سرخی کے بعد ایک قسم کی سفیدی افق پر پھیلی ہوئی نظر آتی ہے پھر وہ سفیدی بھی غروب ہو جاتی ہے۔ یہ ظاہر ہے کہ رات کی تاریکی مکمل اسی وقت ہوگی جبکہ افق کی سفیدی بھی ختم ہو جائے۔ اس لئے اس لفظ میں امام اعظم ابو حنیفہؒ کے مسلک کی طرف اشارہ پایا جاتا ہے اور دوسرے ائمہ نے شفق احمر کے غروب ہونے پر وقت عشاء کی ابتداء قرار دی ہے اور اسی کو غسق اللیل کی تفسیر قرار دیا ہے۔ (معارف) وقرآن الفجر۔ اس جگہ لفظ قرآن بول کر نماز مراد لی گئی ہے کیونکہ قرآن نماز کا اہم جز ہے اکثر ائمہ تفسیر ابن کثیرؒ قرطبیؒ، مظہریؒ وغیرہ نے یہی معنی لکھے ہیں اس لئے مطلب آیت کا یہ ہو گیا کہ دلوک الشمس الی غسق اللیل کے الفاظ میں چار نمازوں کا بیان تھا۔ یہ پانچویں نماز فجر کا بیان ہے اس کو الگ کر کے بیان کرنے میں اس نماز کی خاص اہمیت اور فضیلت کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ کَانَ مَشْهُوْدًا یہ لفظ شہادت سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں حاضر ہونا اس وقت میں حسب تصریح احادیث صحیحہ رات اور دن کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دونوں فرشتوں کی جماعتیں حاضر نماز ہوتی ہیں اس لئے مشہود کہا گیا ہے اس آیت میں پانچ نمازوں کا حکم اجمال کے ساتھ آیا ہے جس کی مکمل تفسیر و تشریح نبی کریم ﷺ نے اپنے قول و فعل سے بتلائی ہیں اور جب تک اس تشریح پر عمل نہ کیا جائے کوئی شخص نماز ادا ہی نہیں کر سکتا۔ (معارف القرآن)

نماز ہر بری بات اور فعل سے روکتی ہے

(۳) قوله تعالٰی — اُتْلُ مَا اُوْحِیَ اِلَیْكَ مِنَ الْكِتَابِ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ. اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ. وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ. وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تَصْنَعُوْنَ. (سورۂ عنکبوت آیت نمبر ۴۵)

ترجمہ: تو پڑھ جو اتری تیری طرف کتاب اور قائم رکھ نماز۔ بیشک نماز روکتی ہے بے حیائی اور بری بات سے اور اللہ کی یاد ہے سب سے بڑی اور اللہ کو خبر ہے جو تم کرتے ہو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: مذکورۃ الصدر آیت میں رسول اللہ ﷺ کو دعوت الی اللہ کا ایک مختصر جامع نسخہ بتلایا گیا ہے جس پر عمل کرنے سے پورے دین پر عمل کرنے کے راستے کھل جاتے ہیں۔

ان میں تلاوت قرآن تو سب کاموں کی روح اور اصل بنیاد ہے اس کے بعد دوسری چیز اقامت صلوۃ ہے جسکو تمام دوسرے فرائض اور اعمال سے ممتاز کرکے بیان کرنے کی یہ حکمت بھی بیان فرما دی کہ نماز خود اپنی ذات میں بھی بہت بڑی اہم عبادت اور دین کا عمود ہے اس کے ساتھ اس کا یہ بھی فائدہ ہے کہ جو شخص نماز کی اقامت کر لے تو نماز اس کو فحشاء اور منکر سے روک دیتی ہے۔ فحشاء ہر ایسے برے فعل یا قول کو کہا جاتا ہے جس کی برائی کھلی ہوئی اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایسی واضح ہو کہ ہر عقل والا مومن ہو یا کافر اس کو برا سمجھے۔ جیسے زنا قتل ناحق، چوری، ڈاکہ وغیرہ اور منکر وہ قول و فعل ہے جس کے حرام و ناجائز ہونے پر اہل شرع کا اتفاق ہو۔ (معارف القرآن)

(جیسے ریڈیو ٹی وی کی ناشائستہ حرکت اور کھیل کود کے تماشے اور وڈیو فلم وغیرہ ہیں)

نمازی پر امر بالمعروف و نہی عن المنکر اور صبر ضروری ہے

(٤) قوله تعالٰي – يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا اَصَابَكَ. اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ.

(سورہ لقمان آیت نمبر ۱۷)

ترجمہ: اے بیٹے قائم رکھ نماز کو اور سکھلا بھلی بات اور منع کر برائی سے اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے بیشک یہ ہیں ہمت کے کام۔

(معارف القرآن)

فائدہ: اقامت صلوۃ کا مفہوم صرف نماز پڑھ لینا نہیں بلکہ اس کے تمام ارکان و آداب کو پوری طرح بجالانا اس کے اوقات کی پابندی کرنا اور اس پر مداومت کرنا سب اقامت صلوۃ کے مفہوم میں داخل ہیں۔ اور اسلام ایک اجتماعی دین بھی ہے فرد کی اصلاح کیساتھ جماعت کی اصلاح اس کے نظام کا اہم جزو ہے اس لئے نماز جیسے اہم فریضہ کیساتھ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ذکر فرمایا گیا کہ لوگوں کو نیک کاموں کی دعوت دو اور برے کاموں سے روکو۔ اور ان دونوں کاموں میں بڑی محنت و مشقت برداشت کرنی پڑتی ہے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس پر تحمل کرنا و صبر کرنا ہمت کا کام ہے۔ (معارف القرآن)

صلوۃ وسطی یعنی نماز عصر کی پابندی

قولہ تعالٰی۔ حٰفِظُوْا عَلَی الصَّلَوٰتِ وَالصَّلٰوۃِ الْوُسْطٰی وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ. (سورۃ البقرۃ آیت ۲۳۸)

ترجمہ: خبردار رہو سب نمازوں سے اور بیچ والی نماز سے اور کھڑے رہو اللہ کے آگے ادب سے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: کثرت سے علماء کا قول بعض احادیث کی دلیل سے یہ ہے کہ بیچ والی نماز عصر ہے کیونکہ اس کے ایک طرف دو نمازیں دن کی ہیں فجر اور ظہر اور ایک طرف دو نمازیں رات کی ہیں۔ مغرب اور عشاء اس کی تاکید خصوصیت کیساتھ اس لئے کی گئی کہ اکثر لوگوں کو یہ وقت کام کی مصروفیت کا ہوتا ہے اور عاجزی کی تفسیر حدیث ہیں۔ سکوت کیساتھ آئی ہے۔ اور اسی آیت سے نماز میں باتیں کرنے کی ممانعت ہوئی ہے۔ پہلے کلام کرنا درست تھا۔ (معارف القرآن)

نماز میں خشوع کا حکم

قولہ تعالٰی۔ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ. الَّذِیْنَ ھُمْ فِیْ صَلَاتِھِمْ خَاشِعُوْنَ. (سورۃ المومنون آیت نمبر ۲)

ترجمہ: بالتحقیق ان مسلمانوں نے فلاح پائی جو اپنی نماز میں خشوع کرنے والے ہیں۔ (معارف القران)

فائدہ: نماز میں خشوع۔ امام غزالی اور قرطبیؒ اور بعض دوسرے حضرات نے فرمایا کہ نماز میں خشوع فرض ہے۔ اگر پوری نماز خشوع کے بغیر گذر جائے تو نماز

toobaa-elibrary.blogspot.com

ادا ہی نہ ہوگی دوسرے حضرات نے فرمایا کہ اس میں شبہ نہیں کہ خشوع روح نماز ہے اس کے بغیر نماز بے جان ہے مگر اس کو رکن نماز کی حیثیت سے یہ نہیں کہا جاسکتا کہ خشوع نہ ہو تو نماز ہی نہ ہوئی اور اس کا اعادہ فرض قرار دیا جائے۔ حضرت حکیم الامت تھانوی ؒ نے بیان القرآن میں فرمایا کہ خشوع صحت نماز کیلئے موقوف علیہ تو نہیں اور اس درجہ میں وہ فرض نہیں مگر قبول نماز کا موقوف علیہ اور اس مرتبہ میں فرض ہے۔ (معارف القرآن)

(۷) قولہ تعالٰی۔ وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ اللَّیْلِ. اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ. ذٰلِكَ ذِكْرٰي لِلذّٰكِرِیْنَ. (سورۂ ھود آیت نمبر ۱۱۴)

ترجمہ: اور قائم کر نماز کو دونوں طرف دن کے اور کچھ ٹکڑوں رات کے البتہ نیکیاں دور کرتی ہیں برائیوں کو یہ یادگاری ہے یاد رکھنے والوں کو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں رسول کریم ﷺ کو مخاطب کرکے آپ ﷺ کو اور آپ کی پوری امت کو اقامت صلوۃ کا حکم دیا گیا ہے۔ اقامت صلوۃ کا حکم دینے کے بعد نماز کے اوقات کا اجمالی بیان یہ ہے کہ دن کے دونوں سروں یعنی شروع اور آخر میں اور رات کے کچھ حصوں میں نماز قائم کرو۔ کیونکہ زُلَفًا زُلْفَۃ کی جمع ہے جس کے معنی ایک حصہ اور قطعہ کے ہیں ان کے دونوں سروں کی نماز کے متعلق اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ پہلے سرے کی نماز، نماز فجر ہے۔ آخری سرے کی نماز بعض حضرات نے مغرب کو قرار دیا ہے کہ دن کے بالکل ختم پر ہے اور بعض حضرات نے عصر کی نماز کو دن کے آخری سرے کی نماز قرار دیا ہے کیونکہ دن کی آخری نماز وہی ہے۔ وقت مغرب دن کا جزء نہیں بلکہ دن گزرنے کے بعد آتا ہے۔ اور زلفا من اللیل یعنی رات کے حصوں کی نماز سے مراد جمہور

toobaa-elibrary.blogspot.com

مفسرین حسن بصری ؒ مجاہد ؒ محمد بن کعب ؒ قتادہ ؒ ضحاک وغیرھم نے مغرب وعشاء کی نماز کو قرار دیا ہے۔ جبکہ طَرَفَيِ النَّهَارِ سے مراد صبح اور عصر کی نماز ہوئی اور زُلَفًا مِّنَ اللَّيْلِ سے مغرب وعشاء کی تو اس آیت میں چار نمازوں کے اوقات کا بیان آگیا صرف ظہر کی نماز کا بیان رہ گیا۔ جو دوسری آیت اقِمِ الصَّلٰوةَ لِدُلُوْكِ الشَّمْسِ میں آیا ہے۔ (معارف القرآن)

احادیث نماز پنجگانہ' نماز جمعہ اور رمضان کے روزے کے کفارے

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلصَّلٰوةُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَةُ اِلَى الْجُمُعَةِ وَرَمَضَانُ اِلٰى رَمَضَانَ مُكَفِّرَاتٌ لِّمَا بَيْنَهُنَّ اِذَا اجْتَنَبَتِ الْكَبَائِرَ. (رواہ مسلم۔ عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا پانچوں نمازیں اور ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک (کے درمیانی اوقات کی) اور ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک کے درمیان کے حصے کی کفارہ ہیں اگر کبیرہ گناہوں سے پرہیز کیا ہو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا گیا ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ پانچوں نمازیں درمیانی اوقات کیلئے کفارہ ہیں یعنی ایک نماز سے دوسری نماز تک جو صغیرہ گناہ ہوتے ہیں۔ وہ نماز کی برکت سے معاف ہو جاتے ہیں اس کے بعد حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ مثلاً ایک شخص کا کوئی کارخانہ ہے۔ جس میں کوئی کاروبار ہوتا ہے اس کے بدن پر کچھ گرد وغبار اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

میل کچیل لگ جاتا ہے اور اس کے کارخانے اور مکان کے درمیان پانچ نہریں پڑتی ہیں جب وہ کارخانہ سے گھر جاتا ہے تو ہر نہر پر غسل کرتا ہے اسی طرح سے پانچوں نمازوں میں دعاء استغفار کرنے سے اللہ جل شانہ بالکل ان کو معاف فرما دیتے ہیں۔ (فضائل نماز)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَرَئَيْتُمْ لَوْ اَنَّ نَهْرًا بِبَابِ اَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا هَلْ يَبْقٰي مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ قَالُوْا لَا يَبْقٰي مِنْ دَرَنِهٖ شَيْئٌ قَالَ كَذَالِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُوْ اللهُ بِهِنَّ الْخَطَايَا. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کیا خیال ہے تمہارا کہ اگر تمہارے میں کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو اور وہ روزانہ اس میں پانچ مرتبہ غسل کرے تو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا صحابہ نے عرض کیا کہ نہیں یا رسول اللہ ﷺ ہرگز نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ یہی حال پانچوں وقت کی نمازوں کا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ گناہوں کو دھلا دیتا ہے۔ (ترجمہ بخاری)

(۳) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللهِ تَعَالٰي قَالَ اَلصَّلٰوةُ لِوَقْتِهَا قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوِ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ. (متفق علیہ۔ مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سوال کیا کہ کونسا عمل اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا نمازوں کو اپنے وقت پر ادا کرنا۔ فرمایا میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کونسا عمل ہے آپ ﷺ نے فرمایا ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرنا ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے پھر پوچھا اس کے بعد کونسا عمل ہے آپ ﷺ نے فرمایا اللہ کے راستے میں جہاد کرنا اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھے آپ ﷺ نے یہ حدیث بیان کی اور اگر میں زیادہ پوچھ لیتا اور زیادہ بیان فرماتے۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ خَمْسُ صَلَوَاتٍ افْتَرَضَهُنَّ اللهُ تَعَالٰى مَنْ اَحْسَنَ وَضُوْءَهُنَّ وَصَلَّاهُنَّ لِوَقْتِهِنَّ وَاَتَمَّ رُكُوْعَهُنَّ وَخُشُوْعَهُنَّ كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اَنْ يَّغْفِرَ لَهُ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ فَلَيْسَ لَهُ عَلَى اللهِ عَهْدٌ اِنْ شَاءَ غَفَرَلَهُ وَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُ. (رواہ ابو داؤد وروی مالک والنسائی نحوہ)

ترجمہ: حضرت عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پانچ نمازیں اللہ تعالیٰ نے فرض فرمائی ہیں اور جس نے اچھی طرح وضو کیا اور ان کو اپنے وقت میں ادا کیا اور پورا کرے ان کی (یعنی ٹھیک سے کرے) رکوع اور خشوع کیساتھ نماز ادا کی تو اس کیلئے اللہ کا وعدہ ہوا کہ ان کو بخش دے اور جس شخص نے مذکورہ شرائط سے نماز کو ادا نہیں کیا پس اس کیلئے اللہ پر کوئی عہد نہیں اللہ تعالیٰ چاہے معاف کرے اس کو چاہے عذاب دے۔ (مظاہر حق)

(٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مُرُوْا اولادَكُمْ بِالصَّلٰوةِ وَهُمْ اَبْنَاءُ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُمْ عَلَيْهَا وَهُمْ اَبْنَاءُ عَشَرَ سِنِيْنَ وَفَرِّقُوْا بَيْنَهُمْ فِي الْمَضَاجِعِ (رواه ابو داؤد وكذا رواه في شرح السنة عنه وفي المصابيح عن سبوة ابن معبد. مشكوة)

ترجمہ: حضرت چھل بن شعب ؓ نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حکم کرو اپنی اولاد کو جب وہ سات سال کے ہو نماز کا اور دس سال کی چھل میں ہو تو مار کے نماز پڑھاؤ۔ اور اپنے بستر سے الگ کرو اور شرح السنہ میں اسی طرح روایت مذکورہ راوی سے ہے اور مصابیح میں سبرہ بن معبد سے روایت ہے۔

(مظاہر حق)

(٦) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَصُوْمُوْا شَرَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ.

(رواه احمد والترمذی، عن مشكوة)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ ؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تمہاری پانچ وقت نماز پڑھو اور روزہ رکھو تمہارے ماہ رمضان کا اور تمہارے مال کی زکوۃ ادا کرو اور اطاعت کرو تمہارے بڑوں کی اور تمہارے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مذکورہ بالا چھ حدیثوں کا خلاصہ یہ ہے کہ مسلمان جس طرح اور جس

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس میں گناہوں کا کفارہ ہے ایک نماز سے دوسرے نماز تک ایک جمعہ سے دوسرے جمعہ تک اور ایک ماہ رمضان سے دوسرے سال کے ماہ رمضان تک گناہوں کا کفارہ ہے اور اسی سلسلے میں ہے کہ روزانہ پنجگانہ نماز کی حالت پانچ نہر کی مثال سے بیان کیا گیا ہے تاکہ وہ نمازی آدمی خوب پاک ہو جائے اور اس کے بعد یہ کہ رکوع اور خشوع وخضوع سے باطنی پاکی بھی حاصل ہو جائے تاکہ نمازی آدمی ظاہری اور باطنی پاکی حاصل کرکے دونوں طرح کی پاکی سے اللہ تعالیٰ کے احکامات پر پورے اترے اور اللہ کی رضا جوئی حاصل کرکے آخری ٹھکانہ جنت میں داخل ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ سب کو توفیق دے۔

مسلمان اور کافر کے درمیان فرق صرف نماز ہے اور نماز چھوڑنے پر وعید

(۷) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَ الْعَبْدِ وَبَيْنَ الْكُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوةِ (رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (مسلمان) بندے اور کفر کے درمیان (فرق) نماز کا ترک کرنا ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مسلمان اور کافر کے درمیان پردہ نماز کا ہے جو نماز کو ترک کرے گا یعنی جانتا ہو کہ نماز اس کے اوپر فرض ہے پھر بھی نہ پڑھنا تجاوز ہے لہٰذا پردہ ختم ہو جائے تو کفریت کا غلبہ ہو کر دین سے خارج ہو گا۔

(۸) عَنْ بُرَيْدَةَ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلْعَهْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَهَا فَقَدْ کَفَرَ. (رواہ احمد والترمذی والنسائی وابن ماجہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت بریدہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ہمارے اور منافقوں کے درمیان عہد ہے پابندی نماز کی پس جس نے نماز ترک کی پس اس نے کفریت اختیار کی۔ (مظاہر حق)

(۹) عَنْ اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ اَوْصٰنِیْ خَلِیْلِیْ ﷺ اَنْ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِّعْتَ وَحُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلٰوۃً مَکْتُوْبَۃً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّۃُ وَلَا تَشْرَبُ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ کُلِّ شَرٍّ. (رواہ ابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے محبوب حضور اقدس ﷺ نے مجھے وصیت کی ہیں تحقیق کہ اللہ کا کسی کو شریک نہ بناؤ اگرچہ تمہارے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے جاویں اور تم کو جلا دیئے جاؤ اور جان کر فرض نماز نہ چھوڑو۔ جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے تو اس سے اللہ کا ذمہ بری ہوا اور یہ کہ شراب نہ پیو کیونکہ وہ ہر برائی کی کنجی (چابی) ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: ترک نماز کے بارے میں بڑے بڑے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ حضرات کا مذہب یہی ہے کہ بلا عذر جان کر نماز چھوڑنے والا کافر ہے۔ ائمہ میں سے امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ، اسحاق بن راہویہ رحمہ اللہ ابن مبارک رحمہ اللہ کا بھی یہی مذہب نقل کیا جاتا ہے۔ (فضائل نماز)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تکبیر تحریمہ میں ہاتھ اٹھانا اور ہاتھ باندھنا

(۱) عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ لَنَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ الا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ فَصَلّٰی وَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْهِ الا مَرَّةً وَاحِدَةً مَّعَ تَکْبِیْرَةِ الافْتِتَاحِ.

(رواہ الترمذی وابو داؤد والنسائی)

وقال ابو داؤد ولیس هو بصحیح علی هذا المعنی وقال الترمذی حدیث ابن مسعود حدیث حسن وبه یقول غیر واحد من اهل العلم من اصحاب النبی والتابعین وهو قول سفیان واهل الکوفة وقال بعض العلماء وهذا غفلة شیّعة وسهو فاحش من مصنف المشکوٰة فان ابی داؤد قد ضعف حدث براء بن عاذب لا حدیث ابن مسعود فعلیك بمراجعة سنن ابی داؤد— (حاشیہ مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کیا میں تمہیں نہ پڑھاؤں حضور ﷺ کی نماز، پس نماز پڑھائی اور دونوں ہاتھ نہ اٹھائے وہ۔ مگر تکبیر تحریمہ کے ساتھ ایک مرتبہ اٹھائے۔ (مظاہر حق)

صاحب مشکوۃ نے کہا ہے کہ ابو داؤد نے کہا وہ صحیح نہیں ہے اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

معنی پر اور اس پر امام ترمذی نے کہا کہ حدیث ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ حدیث حسن ہے اور اس کے ساتھ قائل ہیں بہت سے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور سفیان ثوری بھی اس کے قائل ہیں اور اہل کوفہ بھی اور حاشیہ میں بعض علماء نے کہا کہ مصنف مشکوۃ سے سخت غفلت ہوئی اور سہو فاحش ہوا کیونکہ امام ابوداؤد نے جس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے وہ حدیث براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہے نہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی۔ صاحب مشکوۃ پر لازم ہے کہ سنن ابی داؤد سے مراجعت کرے۔

عَنْ اَبِیْ حُمَیْدِ ِالسَّاعِدِیِّ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَۃَ وَرَفَعَ یَدَیْہِ وَقَالَ اللّٰہُ اَکْبَرُ. (رواہ ابن ماجہ عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کیلئے کھڑے ہوتے تھے تو قبلہ رخ ہوتے تھے اور اپنے ہاتھوں کو اٹھاتے تھے اور فرماتے اللہ اکبر۔ (مظاہر حق)

(۱۲) عَنْ مَلِكِ بْنِ الْحُوَیْرَثِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم کَانَ اِذَا کَبَّرَ رَفَعَ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ بِہِمَا اُذُنَیْہِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت مالک بن الحویرث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر تحریمہ کہتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو دونوں کانوں کے برابر تک اٹھاتے تھے۔

فائدہ: جب آدمی نماز شروع کرے تو اللہ اکبر کہے اور اسکے ساتھ دونوں

toobaa-elibrary.blogspot.com

جائیں۔(قدوری)

(۱۳) عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَضَعُ يَمِيْنَهُ عَلٰى شِمَالِهٖ فِي الصَّلٰوةِ تَحْتَ السُّرَّةِ (رواه ابن ابی شیبة واسناده صحیح والترمذی، عن اثار السنن)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر نے اپنے باپ سے روایت کی کہ انہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا حالت نماز میں وہ رکھتے ہیں اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر ناف کے نیچے۔

فائدہ: مسئلہ (فقہ کے اعتبار سے) مردوں کا ہاتھ ناف کے نیچے باندھنا ہے۔ (قدوری)

(۱٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ اِفْتَتَحَ التَّكْبِيْرَ فِي الصَّلٰوةِ فَرَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ يُكَبِّرُ حَتّٰى يَجْعَلَهُمَا حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ الخ الحديث۔

(رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ نماز کا تکبیر سے افتتاح کرتے اور تکبیر کہتے وقت ہاتھ اٹھاتے۔ دونوں ہاتھ مونڈوں تک لیجاتے۔ الحدیث۔(ترجمہ البخاری)

(۱۵) عَنْ طَاؤُسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَضَعُ يَدَهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْيُمْنٰى عَلَى يَدِهِ الْيُسْرٰى ثُمَّ يُشَدُّ بِهِمَا عَلٰى صَدْرِهٖ.

(رواہ ابو داؤد، فی المراسیل، عن اثار السنن)

ترجمہ: حضرت طاؤس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ رکھتے تھے اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر پھر باندھتے تھے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر۔

فائدہ: دونوں ہاتھوں کو مونڈوں تک اٹھانا اور پھر اس کو سینے پر باندھنا عورتوں پر حکم ہے۔مذکورہ بالا دونوں حدیث اس پر دلیل ہے۔

جب امام قرات پڑھے تومقتدی چپ رہے

(۱۶) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِیُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا فَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا. (رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تحقیق کہ امام اس لئے بنایا گیا ہے کہ اس کی پیروی کی جائے پس جب تکبیر کہے امام تم بھی تکبیر کہو اور جب امام قرات پڑھے تم چپ رہو۔(مظاہر حق)

فائدہ: حدیث شریف میں ارشاد فرمایا ہے کہ جب امام تکبیر کہے اس کے بعد تم بھی تکبیر کہو اس سے مراد تکبیر تحریمہ ہے جو کہ واجب ہے یعنی امام تکبیر تحریمہ کہے تو تم بھی اسکے بعد تکبیر کہو۔امام سے پہلے نہیں بلکہ بعد میں کہو۔ دوسری بات قرات کی ہے کہ جب امام قرات پڑھے تو تم چپ رہو اور یہ حکم عام ہے اس میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

جری ہو یا سری ہر حالت میں تم چپ رہو قرآن میں حق تعالیٰ کا فرمان ہے۔ وَاِذَا قُرِءَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهُ وَاَنْصِتُوْا الاية یعنی۔ اور جب قرآن پڑھی جائے پس تم سنو اسکو اور چپ رہو۔ فرمایا ہے اور ایک حدیث میں ہے کہ مَنْ كَانَ لَهُ اِمَامٌ فَقِرَأَةُ الاِمَامِ قِرَائَةٌ لَهُ. یعنی جس شخص کا امام ہو تو پس امام کی قرات اس کی قرات ہے یہ بخاری و مسلم کے علاوہ سب نے روایت کی ہے اور حدیث صحیح ہے اور صاحب ہدایہ نے کہا عَلَيْهِ اِجْمَاعُ الصَّحَابَةِ یعنی اس حدیث پر صحابہ کا اجماع ہے۔ (مظاہر حق)

نماز میں آمین آہستہ کہے

(۱۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ اِذَا قَالَ الاِمَامُ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّيْنَ فَقُوْلُوْا آمِيْن فَاِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلُ الْمَلٰئِكَةِ غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه. (رواه البخاری ومسلم نحوه' عن اثار السنن)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے تحقیق کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب امام غیر المغضوب علیهم ولاالضالین کہے تو تم آمین کہو پس تحقیق کہ جس نے اپنے آمین کو فرشتوں کی آمین سے ملا دیا تو معاف کر دیا گیا اس کے گذرے ہوئے تمام گناہوں کو۔
(آثار السنن)

فائدہ: کیفیت آمین آئندہ آنے والی حدیث سے معلوم ہو جائے گی۔

(۱۸) عَنْ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ فَلَمَّا قَرَأَ غَيْرَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ۔ قَالَ آمِيْنَ وَاَخْفٰى بِهَا صَوْتَهٗ وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى يَدِهِ الْيُسْرٰى وَسَلَّمَ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ.

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد الطیالسی والدار قطنی والحاکم وآخرون واسنادہ صحیح، عن اثار السنن)

ترجمہ: حضرت وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا کہ نماز پڑھی ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پس جب کہ غیر المغضوب علیھم و الالضالین تک پڑھی فرمایا آمین اور اپنے آواز کو آہستہ کی (یعنی چپکے کی) اور رکھا اپنے دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر اور سلام پھیرا پہلے دائیں طرف اور پھر بائیں طرف۔

(آثار السنن)

فائدہ: اس حدیث شریفہ سے معلوم ہوا ہے کہ آمین آہستہ کہنا چاہئے (مظاہر حق) میں لکھا ہے کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آمین چپکے کہتے تھے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا چار چیزوں میں امام اخفاء کرے۔ اعوذ باللہ (۲) بسم اللہ، (۳) سبحانک اللّٰھم (۴) اٰمِیْن اور لکھا ہے کہ اصل میں دعاء چپکے پڑھنا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً یعنی دعاء مانگو اپنے رب سے گڑگڑا کر اور چپکے سے۔ دوسری بات یہ ہے کہ آمین الفاظ قرآنی نہیں ہے آمین اجماع ہے۔ جب الفاظ قرآن سے نہیں ہے تو الفاظ قران کے ساتھ آواز ملانا بھی لائق نہیں اور اس کو قرآن میں لکھنا بھی درست نہیں۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرض نماز کے بعد دعاء مانگنا اور دعاؤں میں ہاتھ اٹھانا

(۱۹) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوٰتِ الْمَکْتُوْبَاتِ (رواہ الترمذی وقال ھذا حدیث حسن، عن اثار السنن۔ ومشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ کون سے وقت کی دعاء زیادہ مقبول ہے آپ ﷺ نے فرمایا آخری رات کے درمیان کی دعاء اور فرض نمازوں کے بعد کی دعاء۔ (مظاہر حق)

(۲۰) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اَنَّهَا رَاَتِ النَّبِیَّ ﷺ یَدْعُوْا رَافِعًا یَدَیْهِ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ فَلَاتُعَاقِبْنِیْ اَیُّمَا رَجُلٍ مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ اٰذَیْتُهُ اَوْ شَتَمْتُهُ فَلَا تُعَاقِبْنِیْ فِیْهِ. (رواہ البخاری فی الادب المفرد وقال الحافظ فی الفتح ھو صحیح الاسناد، عن آثار السنن)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں تحقیق کی انہوں نے نبی کریم ﷺ کو دعاء مانگتے ہوئے دیکھا ہے کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے ہوئے دعاء فرماتے ہیں یا اللہ بیشک میں بشر ہوں تو مجھے مواخذہ نہ فرما۔ میں نے اگر کسی بھی مومن کو ستایا ہو یا برا کہا ہو تو اس کے بارے میں بھی مجھ سے مواخذہ نہ فرما۔ (ادب المفرد)

(۲۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَلَّمَ لَمْ يَقْعُدْ الا مِقْدَارَ مَا يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السلامُ وَمِنْكَ السلامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَالجلالِ وَلاِكْرَامِ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب نبی کریم ﷺ سلام پھیرتے تھے تو نہیں بیٹھتے تھے مگر اس دعاء کے کہنے کے مقدار بیٹھتے تھے۔ اللھم انت السلام ومنك السلام تبارکت یا ذالجلال والاکرام (مظاہر حق)

فائدہ: جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان نمازوں کے سلام کے بعد مذکورہ دعاء پڑھنے تک بیٹھتے تھے اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں مثلاً صبح کی نماز اور عصر کی نماز کے بعد بیٹھنا ثابت ہے۔ (مظاہر حق)

(۲۲) عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُوْلُ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ مَّكْتُوْبَةٍ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ.

(متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد فرماتے تھے لا الہ الا اللہ الخ کوئی معبود نہیں سوائے اللہ ایک کے اس کا کوئی شریک نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور سب تعریف اسی کیلئے ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے یا اللہ تو نے جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

کچھ دیا ہے اس کا روکنے والا کوئی نہیں اور جس چیز کو تو روکا ہے اس کا دینے والا کوئی نہیں اور نہیں فائدہ دیگی دولت مند کی دوست مندی تیرے عذاب سے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: فرض نماز کے بعد دعاء مانگنا ثابت ہے البتہ حدیث نمبر۱۹ میں دعاء کی فضیلت اور مقبولیت ثابت ہے اور حدیث نمبر۲۰ میں ہاتھ اٹھا کر دعاء مانگنا ثابت ہے اور حدیث نمبر۲۱ میں ان اوقات کی دعاء معلوم ہوتی ہے کہ جس نماز کے بعد سنتیں ہوں اور حدیث نمبر ۲۲ میں تو ہر فرض نماز کے بعد مذکورہ دعاء پڑھنے کی دوام کی طرف اشارہ ہے۔ اور مظاہر حق میں لکھتے ہیں کہ جاننا چاہئے کہ آنحضرت ﷺ یہ کلمات اور اذکار جو کہ حدیثوں میں آئے ہیں پڑھتے تھے۔

(مظاہر حق)

نماز وتر واجب ہے

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰي وَقُلْ يَاَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللهُ اَحَدٌ. (رواه الخمسة الا ابا داؤد واسناده حسن، عن اثار السنن)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور ﷺ وتر کی نماز میں (یعنی تین رکعات) پڑھتے تھے (پہلی رکعت میں) سبح اسم ربك الاعلٰي، (دوسری رکعت میں) قُل یا ایها الکافرون (تیسری رکعت میں) قل هو الله احد۔ پڑھا کرتے تھے۔

(آثار السنن)

(۲) عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

يُوْتِرُ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ. (رواه الخمسته الا الترذی واسناده صحیح) عن اثار اسنن)

ترجمہ : حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ وتر کی نماز تین رکعت پڑھا کرتے تھے پہلی رکعت میں سبح اسم ربك الاعلی – دوسری رکعت میں قل یا ایھا الکافرون تیسری رکعت میں قل ھو اللہ احد (اثار السنن)

نوٹ : عیدین کی نماز بھی واجب ہے اور نذر کی نماز بھی واجب ہے یعنی اگر کسی نے کسی کام کی یا کسی بیمار کے متعلق نذر مانی ہو کہ اگر یہ صحیح ہو جائے تو دو رکعت نماز پڑھ دیں گے یا یہ کہ اگر فلاں کام کل ہو جائے تو پرسوں یا جمعہ کے دن دو رکعت نماز پڑھ دیں گے۔ تو اگر اسکے نذر کے مطابق صحت ہو جائے یا وہ کام ہو جائے تو اس دن جس کی اس نے نذر مانی ہے نماز واجب ہو جاتی ہے۔

نماز عید واجب ہے

(۱) قولہ تعالیٰ – فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ. (سورہ کوثر)

ترجمہ : سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر۔ (معارف القرآن)

فائدہ : تاریخ قربانی میں لکھا ہے کہ حضرت عکرمہ، عطاء اور قتادہ رضی اللہ عنہم نے فرمایا کہ فَصَلِّ لِرَبِّكَ سے نماز عید مراد ہے اور وَانْحَرْ سے مراد قربانی ہے۔ (تفسیر مظہری)

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرَ رضی اللہ تعالیٰ عنہم يُصَلُّوْنَ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ. (رواہ الشیخان اثار السنن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ و ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ و عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ عیدین کی نماز خطبہ سے پہلے پڑھا کرتے تھے۔

(آثار السنن)

قضاء نماز

(۱) عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّ اِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا اِلَّا ذٰلِكَ وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ. (رواہ الجماعۃ' عن اثار السنن)

ترجمہ : حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی (کسی بھی وقت کی فرض نماز) بھول جائے نماز پس جب یاد آئے تو (فوراً) پڑھ لے۔ اس نماز کیلئے کوئی کفارہ نہیں مگر اسی طرح ہے اور قائم کرو نماز میری ہی یاد کیلئے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: اگر کوئی شخص نیند میں مغلوب ہو گیا یا کسی کام میں لگ کر بھول گیا اور نماز کا وقت نکل گیا تو جب نیند سے بیدار ہو یا بھول پر تنبیہ ہو اور نماز یاد آئے اسی وقت نماز کی قضاء پڑھ لے جیسا کہ روایات حدیث میں آیا ہے۔

(معارف القرآن)

حالت سفر میں نماز قصر

(۱) قوله تعالٰی — وَاِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَلَيْسَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَقْصُرُوْا مِنَ الصَّلٰوةِ (سورۃ النساء، آیت نمبر ۱۰۱)

ترجمہ : اور جب تم سفر کرو ملک میں (زمین میں) تو تم پر گناہ نہیں کہ کچھ کم کرو نماز میں سے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : جو سفر تین منزل سے کم ہو (یعنی ۴۸ میل سے کم ہو) اس سفر میں نماز پوری پڑھی جاتی ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : اور جب سفر ختم کر کے منزل پر جا پہنچے تو اگر وہاں پندرہ روز سے کم ٹھہرنے کا ارادہ ہو تب تو وہ حکم سفر میں ہے۔ فرض نماز چار گانہ آدھی پڑھی جائے گی اور اس کو قصر کہتے ہیں اور اگر پندرہ روز یا زیادہ کا رہنے کا ایک ہی بستی میں ارادہ ہو تو وہ وطن اقامت ہو جائے گا۔ وہاں بھی وطن اصلی کی طرح قصر نہیں ہو گا بلکہ نماز پوری پڑھی جائے گی۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : قصر صرف تین وقت کے فرائض میں ہے، (یعنی ظہر، عصر، عشاء میں) اور مغرب اور فجر میں اور سنن و وتر میں نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : سفر میں خوف نہ ہو تو بھی قصر نماز پڑھی جائے گی۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : بعض لوگوں کو پوری نماز کی جگہ قصر پڑھنے میں دل میں گناہ کا وسوسہ پیدا ہوتا ہے یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ قصر بھی شریعت کا حکم ہے۔ جس کی تعمیل پر گناہ نہیں ہوتا بلکہ ثواب ملتا ہے۔ (معارف القرآن)

نماز سنت مؤکدہ

(۱) عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى فِيْ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ اَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ وَرَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَفِي رِوَايَةِ مُسْلِمٍ اَنَّهَا قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَامِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يُصَلِّيْ لِلّٰهِ كُلَّ يَوْمٍ ثِنْتَيْ عَشَرَةَ رَكْعَةً تَطَوُّعًا غَيْرَ فَرِيْضَةٍ اِلَّا بَنَى اللّٰهُ لَهُ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ اَوْ اِلَّا بُنِيَ لَهُ بَيْتٌ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ: حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص ایک دن ورات میں بارہ رکعات پڑھے اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنالیا گیا ہے چار رکعت ظہر کے فرض سے پہلے اور دو رکعت فرض کے بعد اور دو رکعت مغرب کے فرض کے بعد اور دو رکعت عشاء کے فرض کے بعد اور دو رکعت فجر کے فرض سے پہلے (ترمذی) اور مسلم کی ایک روایت میں حضرت ام حبیبہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ سے میں نے فرماتے ہوئے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کوئی بندہ مسلمانوں میں سے ایسا نہیں کہ اللہ کے واسطے بارہ رکعات نماز نفل (یعنی سنت) ایک دن میں پڑھتا ہو علاوہ فرض کے مگر بناتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر۔ یا فرمایا مگر بنایا گیا اس کیلئے جنت میں ایک گھر۔ (مظاہر حق)

تہجد کی نماز سنت مؤکدہ ہے

(۱) قوله تعالٰی — وَمِنَ الَّيْلِ فَتَهَجَّدْ بِهٖ نَافِلَةً لَّكَ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا. (سورہ بنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسرائیل آیت نمبر ۷۹)

ترجمہ : اور کسی قدر رات کے حصے میں بھی یعنی اس میں نماز تہجد پڑھا کریں جو کہ آپ کیلئے ایک زائد چیز ہے امید ہے کہ آپ کا رب آپ کو مقام محمود میں جگہ دے گا۔ (معارف القرآن)

فائدہ : نماز تہجد سنت موکدہ ہے جیسا کہ حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی اس حدیث سے بھی استدلال کیا ہے جس میں آنحضرت ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جو پہلے تہجد پڑھا کرتا تھا پھر چھوڑ دیا یہ ارشاد فرمایا کہ اس کے کان میں شیطان نے پیشاب کر دیا ہے اسی طرح کی وعید اور تنبیہ صرف نفل میں نہیں ہو سکتی اس سے معلوم ہوا کہ یہ سنت موکدہ ہے۔ اور اسی کو تفسیر مظہری میں مختار اور راجح قرار دیا ہے۔ (معارف القرآن)

تہجد کا وقت

رات کی نماز کو اصطلاح شرع میں نماز تہجد کہا جاتا ہے اور عموماً اس کا یہ مفہوم لیا گیا ہے کہ کچھ دیر سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جائے وہ نماز تہجد ہے۔ لیکن تفسیر مظہری میں ہے کہ مفہوم اس آیت کا اتنا ہے کہ رات کے کچھ حصے میں نماز کیلئے سونے کو ترک کر دو اور یہ مفہوم جس طرح کچھ دیر سونے کے بعد جاگ کر نماز پڑھنے پر صادق آتا ہے اسی طرح پہلے نیند ہونے کی شرط قرآن کا مدلول نہیں پھر بعض روایات حدیث سے بھی تہجد کے اسی عام معنی پر استدلال کیا ہے۔ اور امام ابن کثیرؒ نے حضرت حسن بصریؒ سے نماز تہجد کی جو تعریف نقل کی ہے وہ بھی اسی معموم پر شاہد ہے اس کے الفاظ یہ ہیں۔

قال الحسن البصری ھو ما کان بعد العشاء ویحمل علی ما کان بعد النوم — (ابن کثیر)

ترجمہ : حسن بصریؒ فرماتے ہیں کہ نماز تہجد ہر اس نماز پر صادق ہے جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

عشاء کے بعد پڑھی جائے البتہ تعامل کی وجہ سے اس کو کچھ نیند کے بعد پر محمول کیا جائے گا۔یعنی افضلیت نیند کے بعد آخر رات میں بیدار ہو کر پڑھنے پر ہے۔(معارف القرآن)

چار رکعت قبل العصر

(۲) عَنِ ابنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ امْرَءً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا . (رواہ احمد والترمذی وابوداؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جس نے عصر سے پہلے چار رکعت پڑھی۔(مظاہر حق)

فائدہ: لفظ رَحِمَ اللهُ میں اشارہ ہے چار رکعت قبل العصر مستحب ہونے پر۔ (مظاہر حق)

نماز اوابین

(۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً بَنَا اللهُ لَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ . (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے بعد مغرب بیس رکعت پڑھی اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔ (مظاہر حق)

نوٹ: کم از کم چار رکعات پڑھنی چاہئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

صلوۃ الضحیٰ

(٤) عَنْ مُعَاذَةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُصَلِّي صَلٰوةَ الضُّحٰى قَالَتْ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَيَزِيْدُ مَاشَاءَ اللهُ (رواہ مسلم، عن آثارالسنن)

ترجمہ: حضرت معاذہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ حضور ﷺ ضحیٰ کی نماز کتنی رکعت پڑھتے تھے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا چار رکعات اور جو کچھ زیادہ پڑھ سکتے تو پڑھتے تھے۔ (آثارالسنن)

فائدہ: چاشت کی نماز زیادہ سے زیادہ بارہ رکعات ہیں کم از کم چار رکعات ہیں۔

نماز اشراق

(٥) عَنْ عَاصِمِ بْنِ ضَمْرَةَ السَّلُوْلِيِّ قَالَ سَأَلْنَا عَلِيًّا عَنْ تَطَوُّعِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِالنَّهَارِ فَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تُطِيْقُوْنَهُ فَقُلْنَا اَخْبِرْنَا بِهِ نَاْخُذُ مِنْهُ مَا اسْتَطَعْنَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا صَلَّى الْفَجْرَ يُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الشَّمْسُ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ بِمِقْدَارِهَا مِنْ صَلَّى الْعَصْرَ مِنْ هٰهُنَا يَعْنِيْ مِنْ قِبَلِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْمَغْرِبِ قَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ الحديث. (آثارالسنن، رواہ ابن ماجہ وآخرون واسنادہ حسن)

ترجمہ: حضرت عاصم بن ضمرۃ السلولی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں کہ ہم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نافلہ نماز کے متعلق جو دن میں پڑھتے تھے پوچھا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا تحقیق کہ تم لوگ اس کو برداشت نہیں کر سکو گے پس ہم نے کہا کہ ہمیں بتا دیجئے ہم جتنے بھی عمل کر سکیں گے کریں گے اس پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھتے تو وہیں رک جاتے۔ یہاں تک کہ آفتاب مشرق سے عصر کی نماز پڑھنے کے وقت کے برابر طلوع ہوتے یعنی غروب سے پہلے تو آپ کھڑے ہو جاتے پس دو رکعت نماز اشراق کی پڑھتے تھے۔ حدیث طویل ہے۔ (آثار السنن)

چار رکعت قبل العشاء

(٦) عَنِ الْبَرَّاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ صَلّٰى قَبْلَ الْعِشَاءِ اَرْبَعًا كَانَ كَاَنَّمَا تَهَجَّدَ مِنْ لَيْلَةٍ. (رواہ سنن سعید ابن منصور مرفوعاً، عن تخریج احادیث الھدایہ)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے قبل العشاء چار رکعت پڑھی ہے گویا اس نے تہجد کی نماز پڑھی تھی اس رات میں۔

نصف شعبان کی رات کی نماز

(١) قوله تعالٰي — اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مُنْذِرِيْنَ. فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ. اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا. اِنَّا كُنَّا مُرْسِلِيْنَ. (سورہ دخان آیت نمبر ۳ تا ۵)

ترجمہ: ہم نے اس کو اتارا ایک برکت کی رات میں۔ ہم ہیں کہ سنانے والے اسی میں جدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا حکم ہو کر ہمارے پاس سے ہم ہیں بھیجنے والے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس لیلۃ مبارکہ میں تمام امور تقدیر کے فیصلے لکھے جاتے ہیں جمہور مفسرین کے نزدیک لیلۃ مبارکہ سے مراد بھی لیلۃ القدر ہی ہے اور بعض حضرات نے جو لیلۃ مبارکہ سے نصف شعبان کی رات یعنی لیلۃ البرات مراد لی ہے تو وہ اس کی تطبیق اس طرح کرتے ہیں کہ ابتدائی فیصلے امور تقدیر کے اجمالی طور پر شب برات میں ہو جاتے ہیں پھر انکی تفصیلات لیلۃ القدر میں لکھی جاتی ہے اس کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایک قول سے ہوتی ہے جس کو بغوی نے بروایت ابو الضحیٰ نقل کیا ہے اس میں فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ سال بھر کے تقدیری امور کا فیصلہ تو شب برات یعنی نصف شعبان کی رات میں کر لیتے ہیں پھر شب قدر میں یہ فیصلے متعلقہ فرشتوں کے سپرد کر دیئے جاتے ہیں۔ (مظہری) (معارف القرآن)

(۷) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا فَاِنَّ اللّٰهَ يَنْزِلُ فِيْهَا لِغُرُوْبِ الشَّمْسِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ اَلَا مِنْ مُسْتَغْفِرٍ لِيْ فَاَغْفِرَلَهُ اَلَا مُسْتَرْزِقٍ فَاَرْزُقَهُ اَلَا مُبْتَلًى فَاُعَافِيَهُ اَلَا كَذَا اَلَا كَذَا حَتّٰى يَطْلُعَ الْفَجْرُ. (رواہ ابن ماجہ ص

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۰۰

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب نصف شعبان کی رات ہو تو شب بیداری کرو اور اس کے دن میں روزہ رکھو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس رات غروب آفتاب کے وقت ہی سے آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے اور فرماتا ہے کیا کوئی ہے مجھ سے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کو بخش دوں کیا کوئی روزی مانگنے والا ہے۔ کہ میں اس کو روزی دوں کیا کوئی مصیبت زدہ ہے کہ میں اس کو عافیت دوں کیا کوئی ایسا ہے کیا کوئی ایسا ہے یہاں تک کہ صبح صادق ہو جاوے یعنی رات بھر رحمت کا دریا جاری ہے۔

(۸) وَعَنْ الْبَيْهَقِيْ وَقَالَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسلامُ فِيْ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ يَعْنِيْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اَنْ يُّكْتَبَ كُلُّ مَوْلُوْدٍ بَنِيْ آدَمَ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا اَنْ يَّكْتُبَ كُلُّ هَالِكٍ فِيْ هٰذِهِ السَّنَةِ وَفِيْهَا تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ وَفِيْهَا تُنْزَلُ اَرْزَاقُهُمْ.

الحدیث –

ترجمہ : حضور اکرم ﷺ نے شعبان کی پندرھویں رات کے بارے میں ارشاد فرمایا ہے کہ اس رات میں وہ سب بنی آدم لکھ لئے جاتے ہیں جو اس سال پیدا ہوں گے اور جو اس سال میں مریں گے اور اسی رات ان کے اعمال اٹھائے جاتے ہیں اور اسی میں ان کے رزق نازل ہوتے ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نماز تراویح مسنون ہے

(۹) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ لَیْلَةً اِلَی الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ اَوْزَاعٌ مُتَفَرِّقُوْنَ یُصَلِّی الرَّجُلُ لِنَفْسِهٖ وَیُصَلِّی الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ بِصَلَاتِهِ الرَّهْطُ فَقَالَ عُمَرُ اِنِّیْ لَوْ جَمَعْتُ هٰؤُلَاءِ عَلٰی قَارِیٍّ وَاحِدٍ لَکَانَ اَمْثَلَ ثُمَّ عَزَمَ فَجَمَعَهُمْ عَلٰی اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ لَیْلَةً اُخْرٰی وَالنَّاسُ یُصَلُّوْنَ بِصَلَاةِ قَارِیِّهِمْ قَالَ عُمَرُ نِعْمَتِ الْبِدْعَةُ هٰذِهٖ وَالَّتِیْ تَنَامُوْنَ عَنْهَا اَفْضَلُ مِنَ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ یُرِیْدُ اٰخِرَ اللَّیْلِ وَکَانَ النَّاسُ یَقُوْمُوْنَ اَوَّلَهٗ (رواہ البخاری، عن مشکوۃ المصابیح)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمٰن بن عبدالقاری ؓ فرماتے ہیں کہ ایک رات میں حضرت عمر فاروق ﷺ کے ہمراہ مسجد میں گیا وہاں ہم نے کیا دیکھا کہ لوگ متفرق اور بکھرے ہوئے تھے کوئی تو نماز تنہا پڑھ رہا تھا اور کوئی اس طرح پڑھ رہا تھا کہ چند آدمی اور بھی اس کے ساتھ تھے حضرت عمر فاروق ﷺ نے فرمایا اگر میں ان لوگوں کو ایک قاری کے پیچھے جمع کر دوں تو بہتر ہو چنانچہ انہوں نے اس کا ارادہ کر لیا اور سب لوگوں کو حضرت ابی بن کعب ﷺ کے پیچھے جمع کر دیا۔ حضرت عبدالرحمٰن ؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک رات حضرت عمر ﷺ کے ہمراہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسجد گیا۔ وہاں سب لوگ اپنے امام کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اچھی بدعت ہے اور اس وقت کی نماز جبکہ تم سوتے رہتے ہو اس وقت کی نماز سے بہتر ہے اس سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مراد آخری رات تھی اس وقت لوگ تراویح کی نماز اول وقت پڑھ لیا کرتے تھے۔

فائدہ: (۱) رمضان میں نماز تراویح مرد و عورت دونوں کیلئے سنت موکدہ ہے (۲) جس رات کو رمضان کا چاند دیکھا جائے اسی رات سے تراویح شروع کی جائے اور جب عید کا چاند دیکھا جائے چھوڑ دی جائے (۳) نماز تراویح روزہ کی تابع نہیں ہے۔ جو لوگ کسی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکیں ان کو بھی تراویح کا پڑھنا سنت ہے اگر نہ پڑھیں گے تو ترک سنت کا گناہ ان پر ہوگا (۴) نماز تراویح کا وقت عشاء کی نماز کے بعد شروع ہوتا ہے اور فجر کی نماز کے بعد تراویح پڑھ چکا ہو اور اس کے بعد معلوم ہو کہ عشاء کی نماز میں کچھ سہو ہو گیا جس کی وجہ سے عشاء کی نماز نہیں ہوئی تو اس عشاء کی نماز کے بعد تراویح کا اعادہ بھی کرنا چاہئے (۵) اگر عشاء کی نماز جماعت سے نہ پڑھی گئی ہو تو تراویح بھی جماعت سے نہ پڑھی جائے اس لئے کہ تراویح عشاء کی تابع ہے ہاں جو لوگ جماعت سے عشاء کی نماز پڑھ کر تراویح جماعت سے پڑھ رہے ہوں ان کے ساتھ شریک ہو کر اس شخص کو بھی تراویح کا جماعت سے پڑھ لینا درست ہو جائے گا جس نے عشاء کی نماز بغیر جماعت کے پڑھی ہے اس لئے کہ وہ ان لوگوں کا تابع سمجھا جائے گا جن کی جماعت درست ہے (۶) اگر کوئی مسجد ایسے وقت پہنچے کہ عشاء کی نماز ہو چکی ہو تو اسے چاہئے کہ پہلے عشاء کی نماز پڑھے پھر تراویح میں شریک ہو اور اس درمیان میں تراویح کی کچھ رکعتیں ہو جائیں تو ان کو وتر پڑھنے کے بعد پڑھ لے (۷) مہینہ میں ایک مرتبہ قرآن مجید کا ترتیب وار تراویح میں پڑھنا سنت موکدہ ہے لوگوں کی کاہلی یا سستی کی وجہ سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کو ترک نہ کرنا چاہئے ہاں اگر یہ اندیشہ ہو کہ پورا قرآن مجید پڑھا جائے گا تو لوگ نماز میں نہ آئیں گے اور جماعت ٹوٹ جائے گی یا ان کو بہت ناگوار ہو گا تو بہتر ہے کہ جس قدر لوگوں کو گراں نہ گذرے اسی قدر پڑھا جائے۔(یعنی دو پارے یا ڈیڑھ پارے پڑھنے کے بعد جتنے رات باقی ہو اس میں) باقی الم ترکیف سے آخر تک کی دس سورتیں پڑھ دی جائیں ہر رکعت میں ایک سورت پھر جب دس رکعتیں ہو جائیں تو انہیں سورتوں کو دوبارہ پڑھ دے یا اور جو سورتیں چاہے پڑھے (۸) ایک قرآن مجید سے زیادہ نہ پڑھا جائے تا وقتیکہ لوگوں کا شوق نہ معلوم ہو جائے (۹) ایک رات میں پورے قرآن مجید کا پڑھنا جائز ہے بشرطیکہ لوگ شوقین ہوں کہ انہیں گراں نہ گذرے اگر گراں گذرے اور ناگوار ہو تو مکروہ ہے۔ (۱۰) تراویح میں کسی سورت کے شروع پر ایک مرتبہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم بلند آواز سے پڑھ دینا چاہئے اس لئے کہ بسم اللہ بھی قرآن مجید کی ایک آیت ہے اگرچہ کسی سورۃ کا جز نہیں پس اگر بسم اللہ بالکل نہ پڑھی جائے گی تو مقتدیوں کا قرآن مجید پورا نہ ہو گا (۱۱) تراویح کا رمضان کے پورے مہینے میں پڑھنا سنت ہے اگرچہ قرآن مجید مہینہ پورا ہونے سے پہلے ہی ختم ہو جائے مثلاً پندرہ روز میں یا بیس روز میں پورا قرآن مجید پڑھ دیا جائے تو بقیہ پندرہ یا دس روز میں تراویح کا پڑھنا سنت موکدہ ہے۔ (۱۲) صحیح یہ ہے کہ تراویح میں قل ھو اللہ کا تین مرتبہ پڑھنا جیسا کہ آج کل دستور ہے مکروہ ہے (۱۳) نماز تراویح کی نیت اس طرح کی جائے۔ نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ رَکْعَتَیْ صَلٰوۃِ التَّرَاوِیْحِ سُنَّۃَ النَّبِیِّ ﷺ وَاَصْحَابِہٖ رضی اللہ عنہم (میں دو رکعت نماز تراویح پڑھنے کی نیت کرتا ہوں جو نبی کریم ﷺ اور ان کے اصحاب کی سنت ہے۔ (۱۴) نماز تراویح پڑھنے کا وہی طریقہ ہے جو دیگر نمازوں کا ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

نماز تراویح بیس رکعت ہے

(۱۰) وَعَنْ يَحْيٰى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اَمَرَ رجلاً يُصَلِّى بِهِمْ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً. (رواه ابوبكر بن ابى شيبته فى مصنفه واسناده مرسل قوى' اثار السنن)

ترجمہ: اور یحییٰ بن سعید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک آدمی کو حکم فرمایا کہ نماز پڑھائے لوگوں کو بیس رکعت۔

(۱۱) وَعَنْ عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ رَفِيْعٍ قَالَ كَانَ اُبَىُّ بْنُ كَعْبٍ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ يُصَلِّى بِالنَّاسِ فِىْ رَمْضَانَ بِالْمَدِيْنَةِ عِشْرِيْنَ رَكْعَةً وَيُوْتِرُ بِثَلَاثٍ. (اخرجه ابوبكر بن ابى شيبته فى مصنفه واسناده مرسل قوى' اثار السنن)

ترجمہ: حضرت عبدالعزیز بن رفیع رحمہ اللہ سے روایت ہے فرمایا حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھایا کرتے تھے لوگوں کو رمضان میں مدینہ منورہ میں بیس رکعت اور وتر پڑھاتے تھے تین رکعت کے ساتھ۔

(مظاہر حق)

فائدہ: آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز تراویح کی رکعتوں کی تعداد کے بارہ میں تعین نہیں فرمایا تھا بلکہ اس سلسلہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل مختلف رہا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے آٹھ رکعتیں بھی مسنون ہیں اور یہ بھی آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے گیارہ رکعتیں پڑھی ہیں اسی طرح تیرہ اور بیس رکعتیں بھی آپ سے پڑھنی منقول ہیں مگر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں تراویح کی بیس رکعتیں متعین فرما دیں اس کے بعد تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا اسی پر عمل رہا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بھی اپنے اپنے زمانہ خلافت میں اس کا انتظام رکھا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے کہ "میری سنت اور میرے خلفاء راشدین کی سنت اپنے اوپر لازم قرار دو' اسے اپنے دانتوں سے پکڑو"۔
لہٰذا اگر کوئی شخص آنحضرت ﷺ کے اس حکم کی موجودگی میں تراویح بیس رکعتوں کا اس لئے قائل نہیں ہوتا کہ ان کا ثبوت قطعی آنحضرت ﷺ سے نہیں ہے تو اس کے بارہ میں سوائے اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ وہ منشاء نبوت اور حقیقت سنت کی صریح خلاف ورزی کر رہا ہے۔ (مظاہر حق)

جمعہ کی نماز

(۱) قوله تعالٰی- یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰی ذِکْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَ. ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

(سورہ جمعہ آیت نمبر ۹)

ترجمہ: اے ایمان والو! جب اذان ہو نماز کی جمعہ کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کو اور چھوڑ دو خرید و فروخت یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اللہ تعالیٰ نے لوگوں کیلئے اجتماع اور عید کا ہر ہفتہ میں یہ دن جمعہ کا رکھا تھا۔ مگر پچھلی امتوں کو اس کی توفیق نہ ہوئی۔ یہود نے یوم السبت (سنیچر کے دن) کو اپنا یوم اجتماع بنا لیا نصاریٰ نے اتوار کو۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو اس کی توفیق بخشی کہ انہوں نے یوم جمعہ کا انتخاب کیا (کما رواہ البخاری و مسلم عن ابی ھریرہ' ابن کثیر' معارف القرآن)

اس پر پوری امت کا اجماع و اتفاق ہے کہ جمعہ کے روز ظہر کے بجائے نماز جمعہ فرض ہے اور اس پر بھی اجماع و اتفاق ہے کہ نماز جمعہ عام پانچ نمازوں کی طرح

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں اس کیلئے کچھ مزید شرائط ہیں۔ پانچوں نمازیں تنہا بلا جماعت کے بھی پڑھی جاسکتی ہیں۔ دو آدمی کی بھی جماعت سے پڑھی جاسکتی ہیں۔ اور جمعہ بغیر جماعت کے ادا نہیں ہوتا اور جماعت کی تعداد میں فقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔ اسی طرح نماز پنجگانہ ہر جگہ دریا، پہاڑ، جنگل میں ادا ہو جاتی ہے مگر جمعہ جنگل۔ صحراء میں کسی کے نزدیک ادا نہیں ہوتا۔ عورتوں، مریضوں، مسافروں پر جمعہ فرض نہیں وہ جمعہ کے بجائے ظہر کی نماز پڑھیں۔ جمعہ کس قسم کی بستی والوں پر فرض ہے اس میں ائمہ وفقہاء کے اقوال مختلف ہیں۔

امام شافعیؒ کے نزدیک جس بستی میں چالیس مرد آزاد عاقل بالغ بستے ہوں اس میں جمعہ ہو سکتا ہے اس سے کم میں نہیں امام مالکؒ کے نزدیک ایسی بستی کا ہونا ضروری ہے جس کے مکانات متصل ہوں اور اس میں بازار بھی ہو۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک جمعہ کیلئے یہ شرط ہے کہ وہ شہر یا قصبہ یا بڑا گاؤں ہو جس میں گلی کوچے اور بازار ہوں اور کوئی قاضی حاکم فیصلہ معاملات کیلئے ہو۔

(معارف القرآن)

سنت قبل جمعہ اور بعد جمعہ

(۱) عَنْ جَبْلَةَ بْنِ سَحِيْمٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْجُمُعَةِ اَرْبَعًا لَا يَفْصِلُ بَيْنَهُنَّ بِسَلَامٍ ثُمَّ بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَرْبَعًا. (رواہ الطحاوی واسنادہ صحیح عن اثار السنن)

ترجمہ: حضرت جبلہ بن سحیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل نقل کیا ہے کہ تحقیق کہ وہ یعنی ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جمعہ سے پہلے چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے اس چار رکعات کے درمیان سلام سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

فاصلہ نہیں کرتے تھے (یعنی ایک ہی نیت میں چار رکعت پوری کرتے تھے۔ اور پھر بعد جمعہ دو رکعت پھر چار رکعتیں پڑھا کرتے تھے۔ (اثار السنن)

فصل نمبر: ۳ صدقہ جس میں زکوۃ، صدقہ، الفطر وغیرہ بھی داخل ہیں

(۱) قوله تعالٰی – وَاَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ الاية (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۴۳)

ترجمہ: اور قائم کرو نماز اور ادا کرو زکوۃ۔ (معارف القرآن)

فائدہ: وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ لفظ زکوۃ کے معنی لغت میں دو معنی آتے ہیں (۱) پاک کرنا (۲) بڑھنا۔ اصطلاح شریعت میں مال کے اس حصے کو زکوۃ کہا جاتا ہے جو شریعت کے احکام کے مطابق کسی مال میں سے نکالا جائے اور اسکے مطابق صرف کیا جائے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰی – وَيُقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ. (سورۃ البینہ آیت نمبر ۵)

ترجمہ: اور قائم رکھیں نماز اور دین زکوۃ اور یہ ہے راہ مضبوط لوگوں کی۔ (معارف القرآن)

حدیث

(۱) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بُنِيَ الاسلامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لا اِلٰهَ الا اللّٰه

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءَ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ. (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنیاد رکھی گئی اسلام کی پانچ چیزوں پر (۱) گواہی دینا اس بات کی کہ اللہ تعالیٰ کے سواء کوئی معبود نہیں اور تحقیق کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں۔ (۲) نماز کو اداب کیساتھ پڑھنا (۳) زکوۃ کا ادا کرنا (۴) بیت اللہ کا حج کرنا اور (۵) رمضان کا روزہ رکھنا۔

(مظاہر حق)

فائدہ: زکوۃ اسلام کی رکنوں میں سے ایک رکن ہے جو فرض ہے اور اس کا منکر کافر ہے اور ترک زکوۃ پر کبیرہ گناہ لازم آتا ہے یعنی تارک زکوۃ سخت گناہ گار ہے اور ایسے لوگوں کو قتل کا حکم ہے جیسا کہ فی محیط السرخسی، اور زکوۃ سال پورے ہونے پر علی الفور واجب ہوتی ہے اور زکوۃ ہر اس مسلمان پر فرض ہے جو عاقل بالغ اور نصاب کا مالک ہو اور مقیم ہو اور سال بھر اسکے ملک میں رہے اور قرض وغیرہ سے فارغ ہو اور حاجت اصلی سے زائد ہو۔ اور چاہے وہ مال نامی ہو۔ چاہے حقیقتاً ہو یا تقدیراً ہو۔ اور مسافر کافر، غلام، مجنون اور نابالغ لڑکے لڑکیوں پر زکوۃ واجب نہیں۔ (مظاہر حق)

مسئلہ: امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک نابالغ لڑکے اور دیوانے پر زکوۃ واجب ہے۔ (قدوری)

مسئلہ: جس آدمی پر اتنا قرض بھی ہو جتنا اس کا مال ہے تو اس پر زکوۃ واجب نہیں۔ (قدوری)

مسئلہ: جس کے پاس قرض سے زیادہ مال ہو تو اگر یہ زیادہ مال نصاب کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

برابر پہنچ جائے تو اس کی زکوۃ دینی واجب ہے۔(قدوری)

مسئلہ : زکوۃ دینے میں نیت شرط ہے بغیر نیت کے زکوۃ ادا کرنی جائز نہیں اور دیتے وقت نیت ہو (کہ میں زکوۃ دیتا ہوں) یا جس قدر مال اس سے زکوۃ میں دینا واجب ہے اس واجب کی مقدار کا مال سے نکالتے وقت نیت ہو کہ یہ میں زکوۃ نکالتا ہوں (یعنی کل مال سے زکوۃ کی علیحدگی کے وقت نیت کرے کہ یہ زکوۃ دینے کیلئے الگ کر رہا ہوں) (قدوری)

زکوۃ کس کو دینا جائز ہے اور کس کو ناجائز

(۳) قوله تعالٰی- اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْعَامِلِيْنَ عَلَيْهَا وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ وَفِي الرِّقَابِ وَالْغٰرِمِيْنَ وَفِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَابْنِ السَّبِيْلِ. فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ.

(سورۃ التوبہ آیت نمبر ۶۰)

ترجمہ : زکوۃ جو ہے سو وہ حق ہے مفلسوں اور محتاجوں کا اور زکوۃ کے کام پر جانے والوں کا اور جن کا دلجوئی کرنا منظور ہے اور گردنوں کے چھڑانے میں اور جو تاوان بھریں اور اللہ کے راستہ میں اور راہ کے مسافر کو۔ ٹھہرایا ہوا ہے اللہ کا اور اللہ سب کچھ جاننے والا حکمت والا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : اس آیت میں باجماع صحابہ وتابعین اسی صدقہ واجبہ کے مصارف کا بیان ہے جو نماز کی طرح مسلمانوں پر فرض ہے۔ کیونکہ جو مصارف اس آیت میں متعین کئے گئے ہیں وہ صدقات فرض کے مصارف ہیں۔ نفلی صدقات تمام

toobaa-elibrary.blogspot.com

روایات کی تصریحات کی بناء پر بہت وسعت ہے ۔ وہ ان آٹھ مصارف میں منحصر نہیں ہیں ۔ (معارف القرآن)

ان آٹھ مصارف کی تفصیل

(۱) فقراء ۔ اس لفظ کے شروع میں حرف لام ہے جو تخصیص کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اسلئے معنی جملہ کے یہ ہوں گے کہ تمام صدقات صرف انہی لوگوں کا حق ہے ۔ پہلا مصرف فقراء ہیں دوسرا مساکین ۔ فقراء کہتے ہیں جس کے پاس کچھ نہ ہو ۔ دوسرے کے معنی ہیں جس کے پاس کچھ ہو ۔ نصاب سے کم ہو ۔ لیکن حکم زکوۃ میں دونوں یکساں ہیں ۔ تیسرا والعاملین علیہا ۔ عاملین سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی طرف سے صدقات زکوۃ وعشر وغیرہ لوگوں سے وصول کر کے بیت المال میں جمع کرنے کی خدمت پر مامور ہوتے ہیں ۔ یہ لوگ چونکہ اپنے تمام اوقات اس خدمت میں خرچ کرتے ہیں اس لئے ان کی ضروریات کی ذمہ داری اسلامی حکومت پر عائد ہے ۔ قرآن کریم کی اس آیت نے مصارف زکوۃ میں ان کا حصہ رکھ کر یہ متعین کر دیا کہ ان کا حق الخدمت اسی مد زکوۃ سے دیا جائے گا ۔

امام قرطبی نے اس کے متعلق فرمایا کہ جو عبادت فرض یا واجب عین ہیں ان پر اجرت لینا مطلقاً حرام ہے لیکن جو فرض کفایہ ہیں ان پر کوئی معاوضہ لینا اسی آیت کی رو سے جائز ہے ۔ (معارف القرآن)

امامت وخطابت اور تعلیم قرآن وحدیث اور دوسرے دینی علوم کا حکم

امام قرطبی ؒ نے فرمایا کہ اسی آیت سے ثابت ہوا کہ امامت وخطابت کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

معاوضہ لینا بھی جائز ہے کیونکہ وہ واجب علی العین نہیں بلکہ واجب علی الکفایہ ہیں۔ انتہی۔

اسی طرح تعلیم قرآن وحدیث اور دوسرے دینی علوم کا بھی یہی حال ہے کہ یہ سب کام پوری امت کے ذمہ فرض کفایہ ہیں۔ اگر بعض لوگ کرلیں تو سب سبکدوش ہو جاتے ہیں اس لئے اگر اس پر کوئی معاوضہ اور تنخواہ لی جائے تو وہ بھی جائز ہے۔ (معارف القرآن)

چوتھا مصرف مصارف زکوۃ میں سے مولفۃ القلوب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کی دل جوئی کیلئے ان کو صدقات دیئے جاتے تھے عام طور پر یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان میں تین چار قسم کے لوگ ہیں کچھ مسلمان کچھ غیر مسلم پھر مسلمانوں میں بعض تو وہ لوگ تھے جو غریب حاجت مند بھی تھے اور نو مسلم بھی اور بعض مالدار نو مسلم تھے ان کی دل جوئی کیلئے دی جاتی تھی۔ اور کافر کے شر سے بچنے کیلئے تھے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں مولفت قلوب کا حصہ ساقط کر دیا اس لئے کہ اب ضرورت نہیں رہی۔ (معارف القرآن)

پانچواں مصرف مصارف زکوۃ سے وَفِی الرِّقَابِ کا ذکر فرمایا ہے رقاب رَقَبَۃٌ کی جمع ہے اصل میں گردن کو رَقَبَہ کہتے ہیں۔ عرف میں اس شخص کو رقبہ کہا جاتا ہے جس کی گردن کسی دوسرے کی غلامی میں مقید ہو۔ اور فی ظرفیت کیلئے بولا جاتا ہے جس کی وجہ سے معنی یہ پیدا ہوتے ہیں کہ صدقات کو ان لوگوں کے اندر رکھ دینا چاہئے چونکہ یہ زیادہ ضرورت مند ہوتا ہے۔ اور غلام بہ نسبت عام فقراء کے زیادہ تکلیف میں ہے۔ (معارف القرآن)

چھٹا مصرف مصارف زکوۃ میں سے اَلْغَارِمِیْنَ غارم کی جمع ہے جس کے معنی مدیون یعنی قرض دار کے ہیں۔ قرض دار کے پاس اتنا مال نہ ہو جس سے وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قرض ادا کر سکے۔ اور صحیح یہ ہے کہ قرض اپنی جائز ضروریات کیلئے لیا ہو۔ ناجائز کاموں کیلئے لئے گئے قرض زکوۃ سے ادا کرنا جائز نہیں۔ جیسے شراب یا ناچ گانے یا شادی وغیرہ کے موقع پر خرافات میں یا اسراف بے جا اور معصیت کے کام میں حوصلہ افزائی نہ ہو۔ (معارف القرآن)

ساتواں مصرف فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہ ہے یہاں پھر حرف فی کا اعادہ کیا گیا۔ تفسیر کشاف میں ہے کہ اس اعادہ سے اس طرف اشارہ کرنا منظور ہے کہ یہ مصرف پہلے سب معارف سے افضل اور بہتر ہے وجہ یہ ہے کہ اس میں دو فائدے ہیں ایک تو غریب مفلس کی امداد دوسرے ایک دینی خدمت میں اعانت 'کیونکہ فی سبیل اللہ سے مراد وہ غازی اور مجاہد ہے جس کے پاس اسلحہ اور جنگ کا ضروری سامان خریدنے کیلئے مال نہ ہو۔ یا وہ شخص جس کے ذمہ حج فرض ہو چکا ہو مگر اس کے پاس اب مال نہیں رہا جس سے وہ حج فرض ادا کرے یہ دونوں کام خالص دینی خدمت اور عبادت ہیں اسلئے مال زکوۃ کو ان پر خرچ کرنے میں ایک مفلس کی امداد بھی ہے اور ایک عبادت کی ادائیگی میں تعاون بھی۔ اسی طرح حضرات فقہاء نے طالب علموں کو بھی اس میں شامل کیا ہے کہ وہ بھی ایک عبادت کی ادائیگی کے لئے لیتے ہیں۔ (روح بحوالہ ظہیریہ)' (معارف القرآن)

آٹھواں مصرف اِبْنُ السَّبِیْلِ ہے راستہ کا بیٹا۔ یعنی راہ گیر و مسافر کو کہا جاتا ہے کیونکہ ان کا گہرا تعلق راستہ قطع کرنے اور منزل مقصود پر پہنچنے سے ہے اور مصارف زکوۃ میں اس سے مراد وہ مسافر ہے جس کے پاس سفر میں بقدر ضرورت مال نہ ہو۔ اگر اس کے وطن میں اس کے پاس کتنا ہی مال ہو۔ ایسے مسافر کو مال زکوۃ دیا جا سکتا ہے جس سے وہ اپنے سفر کی ضروریات پوری کرلے اور وطن واپس جا سکے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تملیک کا مسئلہ

جمہور فقہاء اس پر متفق ہیں کہ زکوۃ کے معینہ آٹھ مصارف میں بھی زکوۃ کی ادائیگی کیلئے یہ شرط ہے کہ ان مصارف میں سے کسی مستحق کو مال زکوۃ پر مالکانہ قبضہ دیدیا جائے۔ بغیر مالکانہ قبضہ دیئے اگر کوئی مال انہی لوگوں کے فائدے کیلئے خرچ کر دیا گیا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی اسی وجہ سے ائمہ اربعہ اور جمہور فقہاء امت اسپر متفق ہیں کہ رقم کو مساجد یا مدارس یا شفاء خانے۔ یتیم خانے کی تعمیر میں یا ان کی دوسری ضروریات میں صرف کرنا جائز نہیں۔ اگرچہ ان تمام چیزوں سے فائدہ ان فقراء اور دوسرے حضرات کو پہنچتا ہے جو مصرف زکوۃ ہیں مگر انکا مالکانہ قبضہ ان چیزوں پر نہ ہونے کے سبب زکوۃ اس سے ادا نہیں ہوئی۔ (معارف القرآن)

البتہ یتیم خانوں میں اگر یتیموں کا کھانا کپڑا وغیرہ مالکانہ حیثیت سے دیا جاتا ہے تو صرف اس خرچ کی حد تک رقم زکوۃ صرف ہو سکتی ہے۔ اسی طرح شفا خانوں میں جو دوا حاجت مندوں غرباء کو مالکانہ حیثیت سے دیدیجائے اس کی قیمت رقم زکوۃ میں محسوب ہو سکتی ہے اسی طرح لاوارث میت کا کفن رقم زکوۃ سے نہیں لگایا جاسکتا اور نہ ان کا قرض کیونکہ میت میں مالک ہونے کی صلاحیت نہیں۔ ہاں یہ ہو سکتا ہے کہ رقم زکوۃ کسی غریب مستحق کو دیدیجائے اور وہ اپنی خوشی سے اس رقم کو لاوارث میت کے کفن پر خرچ کر دے۔ اسیطرح اگر میت کے ذمہ قرض ہے تو قرض بھی اپنی خوشی سے رقم زکوۃ سے جو اس غریب کی ملکیت میں ہے ادا کر دے۔ اسی طرح رفاہ عام کے سب کام جیسے کنواں یا پل یا سڑک وغیرہ کی تعمیر میں بھی مالکانہ قبضہ شرط ہے ورنہ زکوۃ ادا نہیں ہوتی۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

زیادہ بہتر اور دوہرا ثواب ہے ایک ثواب صدقہ کا دوسرا صلہ رحمی کا۔ اس میں یہ بھی ضروری نہیں کہ ان کو جتلا کر دے کہ یہ صدقہ یا زکوۃ ہے۔ کسی تحفہ یا ہدیہ کے عنوان سے بھی دیا جاسکتا ہے تاکہ لینے والے شریف آدمی کو اپنی خفت محسوس نہ ہو۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: جو شخص اپنے آپ کو اپنے قول یا عمل سے مستحق زکوۃ حاجت مند ظاہر کرے اور صدقات وغیرہ کا سوال کرے تو اقوال فقہاء یہ ہیں کہ اس کے حقیقی حالات کی تحقیق ضروری نہیں بلکہ اس کے ظاہری حال سے اگر یہ گمان غالب ہو کہ یہ شخص حقیقت میں فقیر حاجت مند ہے تو اس کو زکوۃ دی جاسکتی ہے۔

(معارف القرآن)

بعض عزیز رشتہ داروں کو زکوۃ دینا جائز نہیں

مسئلہ: مال زکوۃ اپنے عزیز رشتہ داروں کو دینا زیادہ ثواب ہے۔ مگر میاں اپنی بیوی کو اور والدین اولاد کو اور اولاد والدین کو اور دادا پر دادا کو اور والدین اپنے اولاد در اولاد کو یعنی اولاد کی اولاد کو زکوۃ وصدقات دینا جائز نہیں کیونکہ ان لوگوں کے مصارف عموماً مشترک ہوتے ہیں۔ ان کو دینا ایک حیثیت سے اپنے ہی پاس رکھنا ہے اور گویا وہ اپنے ہی استعمال میں رکھنے کے مترادف ہے۔

(معارف القرآن)

مسئلہ: اگر کسی شخص نے کسی شخص کو اپنے گمان کے مطابق مستحق اور مصرف زکوۃ سمجھ کر زکوۃ دیدی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ اسی کا غلام یا کافر تھا تو زکوۃ ادا نہیں ہوگی دوبارہ دینی چاہئے۔ کیونکہ غلام کی ملکیت تو آقا ہی کی ملکیت ہوتی ہے۔ اس لئے زکوۃ ادا نہیں ہوئی اور کافر زکوۃ کا مصرف نہیں ہے۔

(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ : اگر کسی نے مغالطہ یا اندھیرے میں مستحق زکوۃ سمجھ کر کسی سیّد یا مالدار یا بنی ہاشم یا اپنا باپ یا بیٹا یا بیوی یا شوہر کو زکوۃ دیدی اور بعد میں ثابت ہو کہ جس کو زکوۃ دی گئی ہے وہ تو مذکورہ لوگ ہیں تو زکوۃ کے اعادہ کی ضرورت نہیں کیونکہ رقم زکوۃ اس کی ملک سے نکل کر محل ثواب میں پہنچ چکی ہے اور تعین مصرف میں جو غلطی کسی اندھیرے یا مغالطہ کی وجہ سے ہوگئی وہ معاف ہے۔

(درمختار، معارف القرآن)

(٤) قوله تعالٰی — خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ. وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (سورہ توبہ آیت نمبر ۱۰۳)

ترجمہ : لے ان کے مال میں سے زکوۃ کہ پاک کرے تو ان کو اور بابرکت کرے تو ان کو اس کی وجہ سے اور دعاء دے ان کو بیشک تیری دعاء ان کیلئے تسکین ہے اور اللہ تعالٰی سب کچھ سنتا جانتا ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ : قرآن کریم نے آیت مذکورہ میں خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ کے بعد ارشاد فرمایا۔ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا. اس میں یہ اشارہ پایا جاتا ہے کہ زکوۃ وصدقات کوئی حکومت کا ٹیکس نہیں جو عام حکومتیں۔ نظام حکومت چلانے کیلئے وصول کرتی ہیں بلکہ اس کا مقصد خود اصحاب اموال کو پاک صاف کرنا ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل نظر ہے کہ زکوۃ وصدقات کو وصول کرنے سے درحقیقت دو فائدے حاصل ہوتے ہیں ایک فائدہ خود صاحب مال کا ہے کہ اس کے ذریعہ سے وہ گناہوں سے اور مال کی حرص ومحبت سے پیدا ہونے والی اخلاقی بیماریوں کے جراثیم سے پاک وصاف ہو جاتا ہے۔ دوسرا فائدہ یہ ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کے ذریعہ قوم کے اس ضعیف عنصر کی پرورش ہوتی ہے جو خود اپنی ضروریات مہیا کرنے سے مجبور یا قاصر ہے جیسے یتیم بچے۔ بیوہ عورتیں۔ اپاہج ومعذور مرد عورتیں اور عام فقراء ومساکین وغیرہ۔ (معارف القرآن)

اس سے واضح ہو گیا کہ زکوۃ وصدقات کی اصل مشروعیت کسی کی حاجت روائی کیلئے نہیں بلکہ وہ ایک مالی حق اور عبادت ہے۔ جیسے نماز، روزہ، جسمانی عبادات ہیں یہ امت مرحومہ کی خصوصیات میں سے ہے کہ یہ مال جو فی سبیل اللہ نکالا گیا ہے اس امت کے فقراء ومساکین کیلئے اس کا استعمال جائز کر دیا گیا۔ جیسا کہ مسلم کی حدیث صحیح میں رسول اللہ ﷺ سے اس کی تصریح منقول ہے۔

(معارف القرآن)

مال جمع کر کے زکوۃ نہ دینے والوں پر وعید

(۵) قولہ تعالٰی۔ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ ولا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللہ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ. (سورہ توبہ آیت نمبر ۳۴)

ترجمہ: اور جو لوگ گاڑھ کر رکھتے ہیں سونا اور چاندی اور اس کو خرچ نہیں کرتے اللہ کی راہ میں سو ان کو خوشخبری سنا دے عذاب دردناک کی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جس مال کی زکوۃ ادا کر دی جائے وہ کنز میں داخل نہیں (رواہ ابو داؤد واحمد وغیرہ، معارف القرآن)

جس سے معلوم ہوا کہ زکوۃ نکالنے کے بعد جو مال باقی رہے اس کا جمع رکھنا کوئی گناہ نہیں اور جمہور فقہاء وائمہ کا یہی مسلک ہے ولا یُنْفِقُوْنَھَا. کی ضمیر فضۃ کی طرف راجع ہے جس کے معنی چاندی کے ہیں اوپر سونے اور چاندی دو چیزوں کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذکر تھا مگر صرف چاندی کی طرف راجع کی گئی۔ تفسیر مظہری میں اس کو اشارہ اس بات کا قرار دیا ہے کہ جب کسی شخص کے پاس سونا اور چاندی تھوڑا تھوڑا موجود ہو تو اعتبار چاندی کا کیا جائے گا سونے کی قیمت بھی چاندی کے حساب میں لگا کر زکوۃ ادا کی جائے گی۔ (معارف القرآن)

(٦) قوله تعالٰی — يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ. هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ.

(سورہ توبہ آیت نمبر ۳۵)

ترجمہ: جس دن کہ آگ دھکائیں گے اس مال پر دوزخ کی۔ پھر داغیں گے اس سے ان کے ماتھے اور کروٹیں اور پیٹھیں (کہا جائے گا) یہ ہے جو تم نے گاڑھ کر رکھا تھا اپنے واسطے اب مزہ چکھو اپنے گاڑھنے کا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں عذاب الیم کی تفصیل اس طرح بیان فرمائی ہے کہ يَوْمَ يُحْمٰى یعنی زکوۃ نہ ادا کرنے والوں کو یہ عذاب الیم اس دن ہو گا جبکہ ان کے جمع کئے ہوئے سونے چاندی کو جہنم کی آگ میں تپایا جائے گا۔ پھر اس سے ان کی پیشانیوں، پہلوؤں اور پشتوں پر داغ دیئے جائیں گے اور ان سے زبانی سزا کے طور پر کہا جائے گا کہ یہ وہ چیز ہے جس کو تم نے اپنے لئے جمع کیا تھا۔ سو اپنے جمع کئے ہوئے سرمایہ کو چکھو۔ اس سے معلوم ہوا کہ جزاء عمل عین عمل ہے جو سرمایہ ناجائز طور پر جمع کیا تھا۔ یا اصل سرمایہ تو جائز تھا مگر اس کی زکوۃ ادا نہیں کی تو خود وہ سرمایہ ہی ان لوگوں کا عذاب بن گیا۔ (معارف القرآن)

اس آیت میں داغ لگانے کیلئے پیشانیوں، پہلوؤں، پشتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ یا تو اس سے مراد پورا بدن ہے اور یا پھر ان تین چیزوں کی تخصیص اس بناء پر ہے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بخیل آدمی جو اپنا سرمایہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنا نہیں چاہتا۔ جب کوئی مسائل یا زکوۃ کا طلب گار اس کے سامنے آتا ہے تو اسکو دیکھ کر سب سے پہلے اس کی پیشانی پر بل آتے ہیں پھر اس سے نظر بچانے کیلئے یہ داہنے بائیں مڑنا چاہتا ہے اور اس سے بھی سائل نہ چھوڑے تو اس کی طرف پشت کر لیتا ہے اس لئے پیشانی، پہلو، پشت اس عذاب کیلئے مخصوص کئے گئے۔ (معارف القرآن)

حدیث شریف میں ہے

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ یُؤَدِّ زَکٰوتَهُ مُثِّلَ لَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ شُجَاعًا اَقْرَعَ لَهُ زَبِیْبَتَانِ یُطَوَّقُهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ثُمَّ یَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَیْهِ یَعْنِیْ شِدْقَیْهِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا مَالُكَ اَنَا کَنْزُكَ ثُمَّ تلا ولا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَیْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَیُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ. (سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۸۰ رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو اللہ نے مال دیا ہو پس اس مال کی زکوۃ ادا نہیں کی ہو قیامت کے روز اسکا مال ایک گنجے سانپ کی شکل بنا دیا جائے گا جس کی آنکھوں پر نقطے ہوں گے (ایسا سانپ بڑا زہریلا ہوتا ہے) وہ اس کے گلے میں بمنزلہ طوق کے ڈالا جائے گا پھر وہ اس شخص کی دونوں جبڑوں سے پکڑیگا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں تیرا خزانہ ہوں پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی۔ اور وہ لوگ یہ نہ خیال

toobaa-elibrary.blogspot.com

کریں کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو کچھ اپنے فضل سے دیا ہے اور وہ اس میں بخل سے کام لیتے ہیں (یعنی زکوۃ وصدقات نہیں دیتے) کہ ان کا مال ان کے لئے خیر ہے بلکہ وہ شر ہے جس مال کے معاملہ میں انہوں نے بخل کیا ہے۔ قیامت میں اس کا طوق ان کی گردن میں پہنایا جائے گا۔ (ترجمہ بخاری)

(۲) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِہٖ اِلَّا جَعَلَ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فِیْ عُنُقِہٖ شُجَاعًا ثُمَّ قَرَاءَ عَلَیْنَا مِصْدَاقَہٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ وَلَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ الخ. (رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجہ)' (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نقل کی اس نے نبی کریم ﷺ سے فرمایا۔ نہیں کوئی آدمی کہ ادا نہ کرے اپنے مال کی زکوۃ مگر یہ کہ لٹکا دیگا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی گردن میں ایک سانپ پھر پڑھی ہم پر اس کے مطابق کتاب اللہ سے ولا یحسبن الذین الخ (مظاہر حق)

سونے اور چاندی کے زیورات پر نصاب پورا ہو تو زکوۃ واجب ہے

(۳) عَنْ زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَاِنَّ کُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت زینب رضی اللہ عنہا زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ فرماتی ہیں کہ خطبہ دیا ہم کو رسول اللہ ﷺ نے اور فرمایا اے عورتوں کے گروہ مال کی زکوۃ نکالو اگرچہ اپنی زیورات سے ہو اس لئے کہ تحقیق اکثر تم دوزخی ہوگی قیامت کے دن۔(مظاہرحق)

(٤) عَنْ اُمِّ سَلِمَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَلْبَسُ اَوْضَاحًا. مِّنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَكَنْزٌ هُوَ فَقَالَ مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهُ فَزُكِّيَ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ (رواہ مالک وابو داؤد، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے وہ فرماتی ہیں کہ میں روضاح پہنتی تھی جو سونے کی تھی پس میں نے کہی یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ کنز ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو حد نصاب تک پہنچے تو اس کی زکوۃ ہے پس زکوۃ دیجائے پس یہ کنز نہیں۔(مظاہرحق)

فائدہ: پہلے حدیث میں زکوۃ کی تاکید کے بعد فرمایا قیامت کے دن اکثر عورتیں اہل جہنم میں سے ہوں گی۔کہ تم زکوۃ دیکر جہنم سے بچ جاؤ اور دوسری حدیث میں اہل نصاب پر زکوۃ دینے کے لئے حکم فرمایا۔زیورات پر ائمہ کا اختلاف ہے حنفیہ کے نزدیک زیورات پر نصاب ہو جائے تو زکوۃ لازم ہے۔دیگر ائمہ کے نزدیک زیورات پر زکوۃ نہیں ہے۔یہ حدیث حنفیہ کی دلیل ہے۔(مظاہرحق)

صدقہ الفطر

(١) عَنْ اِبْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ زَكٰوةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْصَاعًا مِّنْ شَعِيْرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ. وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى وَالصَّغِيْرِ وَالْكَبِيْرِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَمَرَبِهَا اَنْ تُؤَدّٰي قَبْلَ خُرُوْجِ النَّاسِ اِلَي الصَّلٰوةِ . (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ فرض کیا رسول اللہ ﷺ نے صدقۃ الفطر کی ایک صاع کھجور یا ایک صاع جو سے غلام پر اور آزاد پر اور مرد پر اور عورت پر اور بچے پر اور بڑے پر اور یہ مسلمانوں پر لازم ہے اور حکم فرمایا صدقہ عید الفطر کا یہ کہ ادا کر دے لوگوں کے عید گاہ کی طرف نکلنے سے پہلے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: صدقۃ الفطر کے حکم پر اختلاف ہے امام شافعیؒ و امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک لفظ چونکہ فرض آیا ہے لہٰذا فرض ہے۔ امام مالکؒ کے نزدیک یہاں فرض کے معنی مقرر لئے گئے ہیں لہٰذا سنت مؤکدہ ہے اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک واجب ہے چونکہ ثبوت دلیل قطعی سے نہیں ہے اس لئے یہ فرض عملی ہے نہ اعتقادی لہٰذا واجب ہے اور صاحب نصاب پر واجب ہے جو ساڑھے باون تولہ چاندی کے مالک ہو چاہئے وہ مال تجارت کا ہو یا سونے چاندی اس مقدار کا ہو یا اپنے حاجت اصلی سے زائد ہو۔ اور قرض سے فارغ ہو (یعنی زائد ہو) اور صدقۃ الفطر اپنی طرف سے اور خدمت کے غلام کی طرف اور نابالغ بچوں کی طرف سے واجب ہے اور صدقۃ الفطر عید کے دن طلوع فجر سے واجب ہے اور جو لوگ اپنے ساتھ کھانے پینے میں شریک ہوں ان کی طرف سے گھر کے بڑے بطور احسان ادا کر دے تو ادا ہو جائے گا۔

صدقہ وخیرات کرنا اور نہ کرنے والے کی مذمت

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَامِنْ يَّوْمٍ يُّصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ الا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا کوئی دن نہیں اس میں بندے صبح کرتے ہیں مگر دو فرشتے نازل ہوتے ہیں پس ان میں سے ایک فرشتہ کہتا ہے یااللہ خرچ کرنے والے کو اس کا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے یااللہ بخیل کے مال کو ہلاک کر دے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث میں فرمایا دو فرشتہ روزانہ صبح اترتے ہیں ایک یوں دعاء کرتا ہے یااللہ تیرے لئے مال خرچ کرنے والے کو بدلہ دے اس میں دنیا میں مال اور دیدے اور آخرت میں اس کا بدلہ نیکی دیدے دوسرا فرشتہ دعاء کرتا ہے کہ یااللہ مال جمع کرکے رکھنے والا بخیل یا ناجائز خرچ کرنے والے کے مال کو ضائع کر دے یعنی ہلاک کر دے۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلُ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ.

(رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سخی اللہ تعالیٰ سے قریب ہے۔ جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

دور ہے لوگوں سے دور ہے جہنم سے قریب ہے البتہ اللہ کو جاہل سخی زیادہ محبوب ہے بخیل عابد سے۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ.

(رواه الترمذی، مشکوة)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے مکار جنت میں داخل نہیں ہوگا اور نہ بخیل اور نہ احسان جتانے والا داخل ہوگا۔ (مظاہر حق)

(٥) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اُعْبُدُ الرَّحْمٰنَ وَاَطْعِمُوْا الطَّعَامَ وَاَفْشُوْا السلامَ تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ بسلامٍ. (رواه الترمذی وابن ماجه، مشکوة)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عبادت کر رحمٰن کی اور کھانا کھلاؤ لوگوں کو اور سلام کرتے جاؤ مسلمانوں کو تو سلامتی کیساتھ جنت میں داخل ہوں گے۔ (مظاہر حق)

(٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِيءُ غَضَبَ الرَّبِّ وَتَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ.

(رواه الترمذی، مشکوة)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے تحقیق کہ صدقہ ضرور اللہ کے غضب کو بجھا دیتا ہے اور دفع کرتی ہے برے موت کو۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۴: روزہ کا حکم فرض ہو یا نفل

(۱) قوله تعالٰي – يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَي الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ اَيَامًا مَّعْدُوْدٰتٍ . (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۳)

ترجمہ: اے ایمان والو! فرض کیا گیا تم پر روزہ جیسے فرض کیا گیا تھا تم سے اگلوں پر تاکہ تم پرہیز گار ہو جاؤ۔ چند روز ہیں گنتی کے۔
(معارف القرآن)

فائدہ: صوم کے لفظی معنی امساک یعنی رکنے اور بچنے کے ہیں اور اصطلاح شرع میں کھانے پینے اور عورت سے مباشرت کرنے سے رکنے اور باز رہنے کا نام صوم ہے۔ بشرطیکہ وہ طلوع صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک مسلسل رکا رہے اور روزہ کی نیت بھی شرط ہے اس لئے اگر غروب آفتاب سے ایک منٹ پہلے بھی کچھ کھا پی لیا تو روزہ نہیں ہوا۔ اسی طرح اگر ان تمام چیزوں سے پرہیز تو پورے دن پوری احتیاط سے کیا۔ مگر نیت روزہ کی نہیں کی تو بھی روزہ نہیں ہوا۔ اور روزہ ان عبادات میں سے ہے جن کو اسلام کے عمود (یعنی بنیاد) اور شعائر قرار دیا گیا ہے اس کے فضائل بے شمار ہیں۔ (معارف القرآن)

حالت مرض اور سفر کا روزہ

(۲) قوله تعالٰي – فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيْضًا اَوْعَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ . وَعَلَي الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ . فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ .

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۴)

ترجمہ: پھر جو کوئی تم میں سے بیمار ہو یا مسافر تو ان پر ان کی گنتی ہے اور دنوں سے اور جن کو طاقت ہے روزہ کی ان کے ذمہ بدلہ ہے ایک فقیر کا کھانا پھر جو کوئی خوشی سے کرے نیکی تو اچھا ہے اس کے واسطے اور روزہ رکھو تو بہتر ہے تمہارے لئے اگر تم سمجھ رکھتے ہو۔

(معارف القرآن)

فائدہ: مریض سے مراد وہ مریض ہے جس کو روزہ رکھنے سے ناقابل برداشت تکلیف پہنچے۔ یا مرض بڑھ جانے کا قوی اندیشہ ہو اور سفر سے کونسا سفر مراد ہے جس کے بارے میں رسول کریم ﷺ کے بیان اور صحابہ رضی اللہ عنہم کے تعامل سے امام اعظم ابو حنیفہؒ اور بہت سے فقہاء نے اس کی مقدار تین منزل یعنی وہ مسافت جس کو پیادہ سفر کرنے والا بآسانی تین روز میں طے کر سکے۔ قرار دی ہے اور بعد کے فقہاء نے میلوں کے حساب سے اڑتالیس میل لکھے ہیں۔ (معارف القرآن)

دوسرا مسئلہ اسی لفظ عَلٰی سَفَرٍ سے یہ نکلا کہ وطن سے نکل جانے والا مسافر اسی وقت تک رخصت سفر کا مستحق ہے جب تک اس کے سفر کا سلسلہ جاری رہے۔

(معارف القرآن)

مسئلہ: اسی سے یہ بھی نکل آیا کہ کوئی شخص پندرہ دن کے قیام متفرق مقامات شہروں اور بستیوں میں کرے تو وہ بدستور مسافر کے حکم میں رہ کر رخصت سفر کا مستحق رہے گا۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

روزہ کی قضاء

فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ — یعنی مریض و مسافر کو اپنے فوت شدہ روزوں کی گنتی کے مطابق دوسرے دنوں میں روزے رکھنا واجب ہے اس میں بتلانا یہ منظور تھا کہ مرض یا سفر کی مجبوری سے جو روزے چھوڑے گئے ہیں ان کی قضاء ان لوگوں پر واجب ہے جس کیلئے فَعَلَیْهِ الْقَضَاءُ کا مختصر جملہ بھی کافی تھا۔ مگر اس کے بجائے فَعِدَّةٌ مِّنْ اَیَّامٍ اُخَرَ. فرما کر اشارہ کر دیا گیا کہ مریض و مسافر پر فوت شدہ روزہ کی قضاء صرف اس صورت میں واجب ہوگی جب کہ مریض صحت کے بعد اور مسافر مقیم ہونے کے بعد اتنے دنوں کی مہلت پائے۔ جنہیں قضاء کر سکے۔ تو اگر کوئی شخص اتنے دن سے پہلے ہی مر گیا تو اس پر قضاء یا وصیت فدیہ لازم نہیں ہوگی اور روزوں کی قضاء میں ترتیب کی کوئی قید نہیں۔ عام اختیار ہے چاہے مسلسل رکھے چاہے متفرق طور پر رکھے۔ (معارف القرآن)

روزہ کا فدیہ اور اس کی مقدار

جو لوگ روزہ رکھنے کے قابل نہیں یعنی ضعیف العمر اور کمزور جو آئندہ روزہ رکھنے کی طاقت نہیں۔ ان کے ذمہ ایک مسکین کو ایک دن کا کھانا کھلانا ہے یا ایک روزہ کا فدیہ نصف صاع گندم یا اس کی قیمت ہے نصف صاع ہمارے مروجہ سیر جو اسی تولہ کے حساب سے تقریباً پونے دو سیر ہوتے ہیں۔ اس کی بازاری قیمت معلوم کر کے کسی غریب مسکین کو مالکانہ طور پر دیدینا ایک روزہ کا فدیہ ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: ایک روزہ کے فدیہ کو دو آدمیوں میں تقسیم کرنا یا چند روزوں کے فدیہ کو ایک ہی شخص کو ایک تاریخ میں دینا درست نہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اگر کسی کو فدیہ ادا کرنے کی بھی وسعت نہ ہو تو وہ فقط استغفار کرے اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

دل میں نیت رکھے کہ جب ہوسکے گا ادا کروں گا۔(بیان القرآن، معارف القرآن)

شرائط روزہ

(۳) قوله تعالٰي – فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۵)

ترجمہ: تم میں سے جو شخص ماہ رمضان میں حاضر وموجود ہو اس پر لازم ہے کہ پورے مہینے کے روزہ رکھے۔(معارف القرآن)

فائدہ: ماہ رمضان میں حاضر وموجود ہونے کا مفہوم یہی ہے کہ وہ ماہ رمضان کو ایسی حالت میں پائے کہ اس میں روزہ رکھنے کی صلاحیت موجود ہو یعنی مسلمان، عاقل بالغ، مقیم، حیض ونفاس سے پاک ہو اور جن لوگوں کا رمضان اس حالت میں گذر گئے کہ اس میں روزہ رکھنے کی مطلق صلاحیت ہی نہیں جیسے کافر، نابالغ مجنون تو یہ لوگ اس حکم کے مخاطب ہی نہیں۔اور جن میں صلاحیت ذاتی طور پر موجود ہے مگر کسی وقت عذر کی وجہ سے مجبور ہو گئے۔جیسے حیض ونفاس والی عورت یا مریض اور مسافر تو انہوں نے ایک حیثیت سے ماہ رمضان بحالت صلاحیت پالیا۔اس لئے حکم آیت کا ان کے حق میں ثابت ہوگیا۔مگر وقتی عذر کے سبب اس وقت روزہ معاف ہے۔البتہ بعد میں قضاء لازم ہے۔

(معارف القرآن)

مسئلہ: جن ملکوں میں رات دن کئی کئی مہینوں کے طویل ہوتے ہیں وہاں شہود شہر رمضان کا پالینا بظاہر صادق نہیں آتا۔اس کا مقتضی یہ ہے کہ ان پر روزے فرض ہی نہ ہوں فقہائے حنفیہ میں سے حلوانی اور قہالی وغیرہ نے نماز کے متعلق تو اسی پر فتویٰ دیا ہے کہ ان لوگوں پر اپنے ہی دن رات کے اعتبار سے نماز کا حکم عائد ہوگا۔مثلاً جس ملک میں مغرب کے فوراً بعد صبح صادق ہو جاتی ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہاں نماز فرض ہی نہیں (شامی) اسکا مقتضی یہ ہے کہ جہاں چھ مہینے کا دن ہے وہاں چھ مہینے میں صرف پانچ نمازیں ہوں گی اور رمضان وہاں آئے گا ہی نہیں اس لئے روزے بھی فرض نہ ہوں گے۔ (معارف القرآن)

رمضان شریف میں رات کو مباشرت جائز ہے

(٤) قوله تعالٰي – اُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ اِلٰي نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۷)

ترجمہ: حلال ہوا تم کو روزہ کی رات بے حجاب ہونا اپنی عورتوں سے وہ پوشاک ہیں تمہاری اور تم پوشاک ہو ان کی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اُحِلَّ لَكُمْ الخ کے لفظ سے معلوم ہوا کہ جو چیز اس آیت کے ذریعہ حلال کی گئی ہے وہ اس سے پہلے حرام تھی۔ یہ آیت نازل ہونے کے بعد غروب آفتاب سے لیکر طلوع صبح صادق تک کے درمیانی رات میں بیبیاں حلال ہوگئی اور کھانا پینا سب حلال ہوگیا۔ اور لفظ رفث کے معنی باتفاق امت اس جگہ جماع مراد ہے چونکہ ایک مرد بیوی سے اپنی خواہش پورا کرنے کیلئے جو کچھ کرتا یا کہتا ہے وہ سب شامل ہے۔ (معارف القرآن)

احادیث بابت فضائل رمضان

(١) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِنْهَا بَابٌ يُسَمّٰى الرَّيَّانُ لَا يَدْخُلُهُ اِلَّا الصَّائِمُوْنَ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے فرمایا جنت میں آٹھ دروازے ہیں ان میں سے ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے اس میں سوائے روزہ دار کے کوئی داخل نہیں ہوں گے۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے رمضان کا روزہ رکھا ایمان سے شریعت کو سچ جان کر اور اعتقاد رکھتے ہوئے فرضیت رمضان کا ثواب کی نیت سے اس کے گذشتہ تمام گناہ معاف ہو گئے اور جو کوئی کھڑا ہوا (یعنی تراویح کیلئے) ایمان سے ثواب کیلئے معاف کر دیا گیا اس کے گذشتہ تمام گناہ اور جس نے قیام کیا لیلۃ القدر میں ایمان سے ثواب کیلئے معاف کر دیا گیا اس کے گذشتہ تمام گناہ۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ يُضَاعَفُ حَسَنَةٌ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِيْ وَاَنَا اَجْزِيْ بِهٖ يَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِيْ لِلصَّائِمِ فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَآءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِّيْحِ الْمِسْكِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالصِّيَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فلا يَرْفُثْ ولا يَصْخَبُ فَاِنْ سَابَّهُ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهُ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ امْرَئٌ صَائِمٌ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے نبی آدم کا ہر نیک عمل زیادہ کیا جاتا ہے ایک نیکی دس نیکی کے برابر لکھا جاتا ہے اور یہاں تک کہ سات سو گنا تک بڑھتا ہے اللہ فرماتا ہے کہ سوائے روزے کے کیونکہ روزہ میرے لئے ہے اور اسکا بدلہ میں ہی دوں گا روکتا ہے اس کی شہوت اس کا کھانا میرے لئے روزہ دار کیلئے ایک خوشی ہے افطار کے وقت اور ایک خوشی ہے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے وقت اور روزہ دار کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے اور روزہ ڈھال ہے پس جب کہ ہو تم میں سے کوئی روزے سے تو نہ گناہ کی بات کرے اور نہ بیہودگی سے آواز بلند کرے پس اگر کوئی گالی دے یا لڑے اس سے تو روزہ دار کو یہ کہنا چاہئے کہ میں روزہ دار ہوں مجھ سے یہ کام نہ کرو۔
(مظاہر حق)

سحری کھانا برکت ہے

(٤) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سحری سے ہمارے روزے کو جدا کرو۔ دیگر اقوام سے

(۵) عَنْ عَمْرَوبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَصْلُ مَا بَيْنَ صِيَامِنَا وَصِيَامِ اَهْلِ الْكِتَابِ اُكْلَةُ السَّحْرِ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا فرق صرف ہمارے روزے اور اہل کتاب کے روزے سے سحری کا کھانا ہے۔ (مظاہر حق)

بعد غروب جلدی افطار کرنے میں خیر ہے

(٦) عَنْ سَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوْا الْفِطْرَ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہمیشہ لوگ بھلائی کے ساتھ رہیں گے جب تک جلدی افطار کریں گے۔ (مظاہر حق)

کسی روزہ دار کو افطار کرانا

(۷) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا اَوْ جَهَّزَ غَازِيًا فَلَهُ مِثْلُ اَجْرِهٖ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان ورواہ محی السنہ فی شرح السنہ وقال صحیح، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے فرمایا جس نے کسی روزہ دار کو افطار کرایا یا کسی غازی کے سامان درست کر دیا تو اس کو ان کے برابر ثواب ملے گا۔ (مظاہر حق)

افطار کی دعاء

(۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰي (رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب افطار کرتے تھے تو فرماتے ذَهَبَ الظَّمَاءُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ وَثَبَتَ الْاَجْرُ اِنْشَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰي یعنی پیاس گئی اور رگیں تر ہوئیں اور ثابت ہوا اجر انشاء اللہ۔ (مظاہر حق)

وَفِي رِوَايَةِ اَبِيْ دَاؤُدَ عَنْ مُعَاذِ بْنِ زَهْرَةَ قَالَ اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا اَفْطَرَ قَالَ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰي رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ.

ترجمہ: حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب افطار کرتے تھے تو فرماتے اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰي رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ (مظاہر حق)۔

رمضان کی پہلی تاریخ سے شیطان قید کر دیئے جاتے ہیں جہنم کے دروزے بند اور جنت کے دروزے کھل جاتے ہیں

(۹) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ اَوَّلُ لَيْلَةٍ مِّنْ شَهْرِ رَمَضَانَ صُفِّدَتِ الشَّيَاطِيْنُ مَرَدَتِ الْجِنِّ وَغُلِّقَتْ اَبْوَابُ النَّارِ فَلَمْ يُفْتَحْ مِنْهَا بَابٌ وَفُتِحَتْ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ فَلَمْ يُغْلَقْ مِنْهَا بَابٌ وَيُنَادِيْ مُنَادِيًا يَا بَاغِيَ الْخَيْرِ اَقْبِلْ وَيَا بَاغِيْ الشَّرِّ اَقْصِرْ وَلِلّٰهِ عُتَقَاءُ مِنَ النَّارِ وَذٰلِكَ كُلَّ لَيْلَةٍ (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب ماہ رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنون کو قید کر دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں پھر کوئی دروازہ نہیں کھلتا اور جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں پھر کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور آواز دینے والے آواز دیتے ہیں۔

اے خیر کے طلب کرنے والے متوجہ ہو۔ اور اے برائی کے ارادہ کرنے والے برائی سے روک جا اور اللہ تعالیٰ ہی کیلئے ہے بہت سوں کو جہنم سے آزاد کرنا۔ اسی طرح ہر رات پکارتا ہے۔ (مظاہر حق)

جنت رمضان کیلئے شروع سال سے دوسرے سال تک زیب وزینت کرتی ہے

(۱۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْجَنَّةَ تُزَخْرَفُ لِرَمَضَانَ مِنْ رَاسِ الْحَوْلِ اِلٰي حَوْلٍ قَابِلٍ قَالَ فَاِذَا كَانَ اَوَّلَ يَوْمٍ مِنْ رَّمَضَانَ هَبَّتْ رِيْحٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْعَرْشِ مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ عَلَى الْحُوْرِ الْعِيْنِ فَيَقُلْنَ يَا رَبِّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ عِبَادِكَ اَزْوَاجًا تَقَرُّبِهِمْ اَعْيُنُنَا وَتَقَرُّ اَعْيُنُهِمْ بِنَا. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ تحقیق نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک جنت زیب وزینت کرتی ہے رمضان کے لئے سال کے شروع سے دوسرے سال آنے تک۔ پس جب رمضان کی پہلی تاریخ آتی ہے تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے جنت کے درختوں کی پتوں سے ہوتے ہوئے حور عین کے اوپر سے پس جنت کے حوریں کہتی ہیں یارب تو ہمارے لئے اپنے بندوں سے خاوند عطا کرتا کہ ہماری آنکھیں ان کی صحبت سے ٹھنڈی ہوں اور ان کی آنکھیں ہماری خدمت سے ٹھنڈی ہوں۔ (مظاہرحق)

(۱۱) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میری امت کی (یعنی روزہ دار کو) رمضان کی آخری رات میں مغفرت کر دی جاتی ہے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ کیا وہ لیلۃ القدر ہے فرمایا نہیں ولیکن دستور یہ ہے کہ جب مزدور کام پورا کرتا ہے تو اس کی مزدوری پوری پوری دیدی جاتی ہے۔ (رواہ احمد)

بغیر عذر رمضان کا ایک روزہ کا قضاء زندگی بھر روزہ رکھنے سے بھی پورا نہیں ہوگا

(۱۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَفْطَرَ يَوْمًا مِنْ رَمَضَانَ مِنْ غَيْرِ رُخْصَةٍ وَلَا مَرَضٍ لَمْ يَقْضِ عَنْهُ صَوْمُ الدَّهْرِ كُلِّهٖ وَاِنْ صَامَهٗ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

(رواہ احمد والترمذی وابو داؤد وابن ماجہ والدارمی والبخاری فی ترجمۃ الباب)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قصداً روزہ نہ رکھے رمضان کے ایک دن کی بھی بغیر رخصت اور مرض کے۔اگر وہ پوری زندگی بھی روزہ رکھے تو ایک روزہ کا بدل نہیں ہو سکتا۔(مظاہر حق)

شوال کے چھ روزے۔اور نفل روزے

(۱۳) عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهُ سِتًّا مِّنْ شَوَّالٍ كَانَ كَصِيَامِ الدَّهْرِ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حدیث بیان کیا تحقیق کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے رمضان کا روزہ رکھا پھر شوال کے چھ روزے اس کے بعد رکھے تو گویا اس نے زندگی بھر روزہ رکھا ہے۔(مظاہر حق)

(۱۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم يَتَحَرَّي صِيَامَ فَضَّلَهُ عَلٰي غَيْرِهٖ الا هٰذَا الْيَوْمَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ وَهٰذَا الشَّهْرِ يَعْنِيْ رَمَضَانَ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا کہ نہیں دیکھا میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی روزے کی اتنی اہمیت سے ارادہ کرتے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوئے یوم عاشورہ کے علاوہ اور اس مہینے کا یعنی شہر رمضان کا۔
(مظاہر حق)

(۱۵) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَنْ صَوْمِ الاِثْنَيْنِ فَقَالَ فِيْهِ وُلِدْتُ وَفِيْهِ اُنْزِلَ عَلَيَّ. (رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ سے سوال کیا گیا کہ دو شنبہ کے روزے کے متعلق تو آپ ﷺ نے فرمایا اس دن میں پیدا کیا گیا ہوں اور اس دن میں قرآن اترنی شروع ہوئی مجھ پر۔
(مظاہر حق)

فائدہ: پیر کے دن حضور ﷺ پیدا ہوئے اور پیر ہی کے دن قرآن نازل ہونا شروع ہوا لہٰذا اس نعمت عظمیٰ کے شکرانے کے طور پر روزہ رکھتے تھے۔
(مظاہر حق)

(۱۶) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ صَامَ يَوْمًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ بَعَّدَ اللهُ وَجْهَهُ مِنَ النَّارِ سَبْعِيْنَ خَرِيْفًا. (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے روزہ رکھا ایک دن اللہ کے راستے میں نکل کر تو دور کریگا اللہ تعالیٰ اس کے ذات کو جہنم سے ستر برس کے مسافت تک۔ (مظاہر حق)

(۱۷) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ةَ وَاَرْبَعَ عَشَرَةَ وَخَمْسَ عَشَرَةَ.

(رواہ الترمذی والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جس وقت تو روزہ رکھنا چاہو تو مہینے سے تین دن پس تو روزہ رکھ مہینے کی تیرہ چودہ' پندرہ تاریخ کی۔(مظاہر حق)

فائدہ: ماہوار نفل روزوں میں ایام بیض تیرہ چودہ' پندرہ تاریخ کے روزوں کی زیادہ فضیلت ہے۔(مظاہر حق)

(۱۸) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لِكُلِّ شَيْءٍ زَكٰوةٌ وَ زَكٰوةُ الْجَسَدِ الصَّوْمُ. (رواہ ابن ماجہ) یعنی ہر چیز کیلئے زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے۔(مظاہر حق)

(۱۹) نصف شعبان کا روزہ

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ وہ فرماتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے اِذَا كَانَتْ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا وَصُوْمُوْا نَهَارَهَا الحدیث یعنی جب نصف شعبان کی رات ہو تو شب بیداری کرو اور اسکے دن میں روزہ رکھو۔ (حدیث نمبر ۶ ابن ماجہ صلوۃ النفل ص ۲۸۵)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۵: حج کرنا فرض ہو یا نفل اور اسی میں عمرہ اور طواف بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰي – ولله عَلَي النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنَ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سبيلاً . وَمَنْ كَفَرَ فَاِنَّ الله غَنِيٌّ عَنِ الْعٰلَمِيْنَ . (سورۂ آل عمران آیت نمبر ۹۷)

ترجمہ: اور اللہ کا حق ہے لوگوں پر حج کرنا اس گھر کا جو شخص قدرت رکھتا ہو اس کی طرف راہ چلنے کی اور جو نہ مانے تو پھر اللہ پرواہ نہیں رکھتا جہاں کے لوگوں کی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم اور واجب قرار دیا ہے بشرطیکہ وہ بیت اللہ تک پہنچنے کی قدرت واستطاعت رکھتے ہوں۔ اس مقدرت واستطاعت کی تفصیل یہ ہے کہ اس کے پاس ضروریات اصلیہ سے فاضل اتنا مال ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام کا خرچ برداشت کرسکے۔ اور اپنی واپسی تک ان اہل وعیال کا بھی انتظام کر سکے جن کا نفقہ ان کے ذمہ واجب ہے۔ نیز ہاتھ پاؤں اور آنکھوں سے معذور نہ ہو کیونکہ ایسے معذور کو تو اپنے وطن میں چلنا پھرنا بھی مشکل ہے وہاں جانے اور ان کا حج ادا کرنے پر کیسے قدرت ہوگی۔ اسی طرح عورت کیلئے چونکہ بغیر محرم کے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں اسلئے وہ حج پر قادر اس وقت سمجھی جائیگی جبکہ اسکے ساتھ کوئی محرم حج کرنے والا ہو۔ خواہ محرم اپنے خرچ سے حج کر رہا ہو یا یہ عورت اسکا خرچ بھی برداشت کرے۔ اسی طرح وہاں تک پہنچنے کیلئے راستہ کا مامون ہونا بھی استطاعت کا ایک جزء ہے اگر راستہ میں بدامنی ہو جان مال کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

قوی خطرہ ہو تو حج کی استطاعت نہیں سمجھی جائے گی۔ (معارف القرآن)
اور حج اسلام کی پانچ بنیادوں میں سے ایک ہے اس کا منکر کافر ہے۔
(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – وَاَتِمُّوْا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰه.

(سورۃ بقرہ آیت ۱۹۶)

ترجمہ: اور پورا کرو حج اور عمرہ اللہ کے واسطے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: حج و عمرہ کے کچھ احکام خاص کا بتلانا اس آیت کا مقصود ہے۔
(معارف القرآن)

ادائیگی حج کے موقع پر گناہ کے کاموں سے بچتے ہوئے تقویٰ پر عمل کریں۔

(۳) قوله تعالٰي – اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ فلا رَفَثَ ولا فُسُوْقَ ولا جِدَالَ فِي الْحَجِّ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰه. وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَيْرَ الزَّادِ التَّقْوٰي وَاتَّقُوْنِ يٰاُولِي الْاَلْبَابِ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۷)

ترجمہ: حج کے چند مہینے ہیں معلوم پھر جس شخص نے لازم کر لیا ان میں حج تو بے حجاب ہونا جائز نہیں عورت سے اور نہ گناہ کرنا اور نہ جھگڑا کرنا حج کے زمانے میں اور جو کچھ تم کرتے ہو نیکی اللہ اس کو جانتا ہے اور زاد راہ لے لیا کرو کہ بے شک بہتر فائدہ زاد راہ کا سوال سے بچنا ہے اور مجھ سے ڈرتے رہو اے عقلمندو! (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: جو کوئی حج یا عمرہ کا احرام باندھ لے تو اس پر لازم آتا ہے کہ اس کے احکام پورے ادا کرے۔ ان دونوں میں عمرہ کیلئے تو کوئی تاریخ اور مہینہ مقرر نہیں سال بھر میں جب چاہیں کر سکتے ہیں لیکن حج کیلئے مہینے اور اس کے افعال واعمال کیلئے خاص تاریخیں اور اوقات مقرر ہیں اس لئے اس آیت کے شروع میں یہ بتلا دیا کہ حج کا معاملہ عمرہ کی طرح نہیں ہے۔ اس کیلئے کچھ مہینے مقرر ہیں جو معروف ومشہور ہیں۔ وہ مہینے شوال ذیقعدہ اور دس روز ذی الحجہ کے ہیں۔ اور فَمَنْ فَرَضَ فِيْهِنَّ الْحَجَّ الخ اس میں حج کا احرام باندھنے والے کیلئے کچھ منفی آداب واحکام کا بیان ہے جن سے حالت احرام میں پرہیز کرنا لازم وواجب ہے وہ تین چیزیں ہیں۔ رفث۔ فسوق۔ جدال۔ رفث کے معنی عورت سے مباشرت اور اس کے مقدمات یہاں تک کہ زبان سے عورت کے ساتھ اس کی کھلی گفتگو بھی داخل ہے۔ (معارف القرآن)

فسوق: کے معنی خروج کے ہیں اصطلاح قرآن میں عدول حکمی اور نافرمانی کو فسوق کہا جاتا ہے جو اپنے عام معنی کے اعتبار سے سب گناہوں کو شامل ہے اور وہ چیزیں جو اصل میں گناہ نہیں مگر احرام کی وجہ سے ناجائز ہو جاتی ہیں وہ چھ چیزیں ہیں۔ (۱) عورت کے ساتھ مباشرت اور اسکے تمام متعلقات یہاں تک کہ کھلی گفتگو بھی۔ (۲) بری جانوروں کا شکار۔ خود کرنا یا شکاری کو بتلانا (۳) بال یا ناخن کٹوانا (۴) خوشبو کا استعمال یہ چار چیزیں تو مرد وعورت دونوں کیلئے حالت احرام میں ناجائز ہیں۔ باقی دو چیزیں مردوں کے ساتھ خاص ہیں (۵) سلے ہوئے کپڑے پہننا (۶) سر اور چہرے کو ڈھانپنا۔ امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام مالکؒ کے نزدیک چہرہ کو ڈھانپنا حالت احرام میں عورت کیلئے بھی ناجائز ہے۔ اس لئے یہ بھی مشترک ومحظورات احرام میں شامل ہے۔ (معارف القرآن)

ولاجدال: جدال کے معنی ایک دوسرے کو پچھاڑنے کی کوشش کے ہیں اس لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سخت قسم کے جھگڑے کو جدال کہا جاتا ہے اور یہ لفظ بہت عام ہے کیونکہ ایام جاہلیت میں عرب کے لوگ مقام وقوف یعنی عرفات میں وقوف کرنا اور وقوف مزدلفہ میں اور ایام حج کے بارے میں اوقات حج میں اختلاف کرتے تھے یعنی کوئی وقوف عرفات کے قائل تھے اور کوئی بجائے عرفات کے وقوف مزدلفہ کے قائل تھے اسی طرح اوقات حج میں کوئی ذی الحجہ اور کوئی ذیقعدہ میں حج کے قائل تھے۔ اور اس پر جھگڑتے اور لڑتے تھے۔ قرآن کریم نے لاجدال فرما کر ان جھگڑوں کا خاتمہ فرمایا کہ وقوف عرفات نویں ذی الحجہ میں فرض ہے اس میں وقوف اور اوقات دونوں متعین ہو گئے اور اس کا اعلان کر کے اس کے خلاف جھگڑا کرنے کو ممنوع کر دیا۔ (معارف القرآن)

حج فرض ہونے کی شرط

(۱) مسلمان ہونا (۲) آزاد ہونا (۳) عاقل ہونا (۴) بالغ ہونا (۵) صحت یعنی تندرست ہونا (۶) راستہ کا امن ہونا۔ (۷) مالی قدرت ہونا یعنی حج کیلئے جانے آنے کا خرچہ اور مکہ شریف میں اخراجات حج اور واپس آنے تک اہل وعیال جس کا وہ کفیل ہے اس کا خرچہ (۸) اگر عورت ہو تو کوئی محرم اس کا ساتھ ہونا۔ (مظاہر حق)

حج کا فرض

(۱) احرام حج کا شرط ہے اور (۲) وقوف عرفہ (۳) طواف زیارت یہ دونوں حج کا رکن ہے۔ یہ تین ہی حج کا فرض ہے۔ (مظاہر حق)

واجبات حج

(۱) میقات سے احرام باندھنا (۲) صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنا (۳) وقوف مزدلفہ (۴) رمی جمار (۵) حلق یا بال کا کاٹنا (۶) قران اور تمتع

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنے والے پر قربانی کرنا۔ (۷) طواف صدر یعنی طواف وداع۔
(مظاہر حق)

احادیث رسول ﷺ

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ فُرِضَ عَلَيْكُمُ الْحَجَّ فَحُجُّوْا فَقَالَ رَجُلٌ اَكُلَّ عَامٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَكَتَ حَتّٰي قَالَهَا ثَلٰثًا فَقَالَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ اَوْجَبَتْ وَلَمَا اسْتَطَعْتُمْ ثُمَّ قَالَ ذَرُوْنِيْ مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰي اَنْبِيَائِهِمْ فَاِذَا اَمَرْتُكُمْ بِشَيْءٍ فَأْتُوْا مِنْهُ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاِذَا نَهَيْتُكُمْ عَنْ شَيْءٍ فَدَعُوْهُ (رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے خطبہ دیا ہم پر پس فرمایا اے لوگو تحقیق کہ فرض کیا گیا تم پر حج پس حج کرو۔ پس ایک آدمی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہر سال کرنا ہے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا یہاں تک کہ تین مرتبہ سوال کیا۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو تم پر ہر سال حج واجب ہوتا اور تم اس کی استطاعت نہ رکھتے۔ پھر فرمایا چھوڑ دو مجھ کو جب تک کہ چھوڑوں میں تم کو۔ پس تحقیق کہ ہلاک ہوئے تمہارے سے پہلے لوگ جو تھے وہ اپنے نبیوں اور رسولوں سے زیادہ سوال کرنے کی وجہ سے اور اختلاف رکھنے کی وجہ سے پس جب حکم کروں

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں تم کو کسی چیز کا پس کرو تم اس میں سے جو تم استطاعت رکھتے ہو اور جب کہ منع کروں میں تم کو کسی چیز سے پس تم چھوڑ دو اس کو۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ حَجَّ لِلّٰهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَلَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهُ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص نے اللہ کے واسطے حج کیا پس نہ بیوی سے صحبت کی اور نہ فسق و فجور کا کام کیا تو وہ لوٹتا ہے ایسا پاک ہو کر جیسا کہ اس کی ماں نے اس وقت جنا ہو۔ (مظاہر حق)

(عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان دونوں عمروں کے درمیان جو گناہ صادر ہوئے اور حج مقبول کا کوئی بدلہ نہیں سوائے جنت کے۔ (مظاہر حق)

میقات کا بیان

(۳) عَنْ اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلِ الشَّامِ الْجُحْفَةِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَلِاَهْلِ نَجْدٍ قَرْنُ الْمَنَازِلِ وَلِاَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ فَهُنَّ لَهُنَّ وَلِمَنْ اَتٰى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِ اَهْلِهِنَّ لِمَنْ كَانَ يُرِيْدُ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُوْنَهُنَّ فَمِنْ حَيْثُ اَنْشَاَ حَتّٰى اَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے میقات مقرر کیا احرام باندھنے کیلئے اہل مدینہ کیلئے ذو الحلیفہ کو اور اہل شام کیلئے جحفہ کو اور اہل نجد کیلئے قرن منازل کو اور یمن والوں کیلئے یلملم کو پس یہ سب احرام باندھنے کی جگہ ہے ان لوگوں کیلئے جو حج اور عمرہ کا ارادہ کرتے ہوں اور ان لوگوں کیلئے بھی جو ان مقررہ جگہوں سے بھی دور رہتے ہوں وہ مذکورہ میقات تک پہنچے تو احرام باندھ لے اور جو لوگ ان مذکورہ میقات کے اندر رہنے والے ہوں وہ اپنے گھر سے احرام باندھے اسی طرح جو اس سے بھی قریب ہو یہاں تک کہ اہل مکہ مکہ ہی سے احرام باندھیں۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَهَلُّ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَالطَّرِيْقُ الْاٰخَرُ الْجُحْفَةُ وَمَهَلُّ اَهْلِ الْعِرَاقِ مِنْ ذَاتِ عِرْقٍ وَمَهَلُّ اَهْلِ نَجْدٍ قَرْنٌ وَمَهَلُّ اَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمُ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اہل مدینہ کی میقات ذو الحلیفہ ہے اور دوسرا

toobaa-elibrary.blogspot.com

راستہ جحفہ ہے اور اہل عراق کی میقات ذات عرق ہے اور اہل نجد
کی میقات قرن ہے اور اہل یمن کی میقات یلملم ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مذکورہ دونوں حدیثوں میں میقات پانچ بیان کی ہیں۔ (۱) اہل مدینہ کیلئے میقات ذو الحلیفہ ہے اور دوسری حدیث میں دوسری طریق سے جحفہ بیان کیا ہے حالانکہ پہلی حدیث میں اہل شام کی میقات جحفہ ہے تو معلوم ہوا کہ اہل مدینہ اور اہل شام کا راستہ جحفہ میں آکر ایک ہی ہوتا ہے لہٰذا علماء کا بیان ہے کہ افضل ذو الحلیفہ سے احرام باندھنا ہے اور جواز جحفہ سے تیسری میقات اہل عراق کا ذات عرق ہے جو مکہ سے دو منزل کے فاصلے پر ہے چوتھی میقات اہل نجد کی قرن ہے قرن طائف کے نزدیک ایک جگہ کا نام ہے اور پانچویں میقات یلملم ہے یلملم ایک پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل کے فاصلے پر واقع ہے اہل یمن یلملم سے احرام باندھیں گے۔ اور اہل مشرق جو پاکستان اور ہندوستان، انڈونیشیا وغیرہ ممالک ہیں ان سب کا بحری میقات یلملم ہے اور ہوائی میقات قرن ہے۔ چھٹویں میقات جو ان میں مذکور نہیں ہے وہ اہل مغرب یعنی افریقی ممالک وغیرہ کی ہیں وہ جدہ ہے۔

(نوٹ) چھٹے کے علاوہ باقی میقات کا بیان مظاہر حق میں سے لیا گیا ہے۔

(۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ وَقَّتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِاَهْلِ الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ. (رواه الترمذی وابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے اہل مشرق کیلئے عقیق کو میقات مقرر فرمایا ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: عقیق ایک جگہ کا نام ہے ذات عرق کے برابر ہے اور یہ ساتویں میقات ہے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حج فرض ہونے کے باوجود حج نہ کرنے پر وعید

(٦) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَمْنَعْهُ مِنَ الْحَجِّ حَاجَةٌ ظَاهِرَةٌ اَوْ سُلْطَانٌ جَابِرٌ اَوْ مَرَضٌ حَابِسٌ فَمَاتَ وَلَمْ يَحُجَّ فَلْيَمُتْ اِنْ شَاءَ يَهُوْدِيًّا وَّاِنْ شَاءَ نَصْرَانِيًّا. (رواه الترمذی والدارمی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کو حج کرنے سے نہ حاجت ظاہری نے رکاوٹ ڈالی نہ کوئی ظالم بادشاہ نے یا نہ کوئی مہلک بیماری نے۔ پس اس حال میں مرگیا اور حج نہ کیا پس اگر چاہئے کہ وہ یہودی ہوکر مرے اور اگر چاہے نصرانی ہوکر مرے۔ (مظاہرحق)

فائدہ: ایسا آدمی جس کو کوئی رکاوٹ حج نہ ہو اور اس پر حج فرض ہوکر بھی حج نہ کرے تو اس آدمی کی موت گویا یہودیت میں ہو یا نصرانیت میں ہو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔ (مظاہرحق)

(٧) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ مَّلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهُ اِلٰى بَيْتِ اللهِ وَلَمْ يُحَجَّ فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا وَذَالِكَ اَنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا. (رواه الترمذی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص مالک ہو خرچہ اور سواری کا کہ اس کو پہنچا دے بیت اللہ تک اور حج نہ کیا تو اسی بات میں کوئی فرق نہیں اس پر کہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر مرے اور اسی طرح بیشک اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اور اللہ کے واسطے لوگوں پر حج کرنا واجب ہے بیت اللہ کا جو استطاعت رکھے اس کی طرف راستے کا۔ (مظاہر حق)

فائدہ : مذکورہ دونوں حدیثوں میں جس طرح کی تاکید آئی ہے وہ بہت اہم ہے اگر وہ آدمی فرضیت حج کا منکر ہو تو کافر ہو جائے گا اور اگر فرضیت کا انکار نہ کرے لیکن غفلت یا بخالت سے رہ گیا ہو تو حضور ﷺ کے فرمان کے مطابق ہو گا۔ العیاذ باللہ۔ (مظاہر حق)

حج بدل

(۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ امْرَأَةً مِّنْ خَثْعَمَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اِنَّ فَرِيْضَةَ اللهِ عَلٰي عِبَادِهٖ فِي الْحَجِّ اَدْرَكَتْ اَبِيْ شَيْخًا كَبِيْرًا لَا يَثْبُتُ عَلَي الرَّاحِلَةِ اَفَاَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَذَالِكَ فِيْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں تحقیق کہ بنی خثعم کی ایک عورت نے حضور ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ ﷺ ۔ بیشک اللہ کا فرض اپنے بندوں پر ہے حج کے متعلق۔ حج کا حکم پایا میرے باپ نے بڑھاپا کی حالت میں وہ سواری پر نہیں ٹھہر سکتا۔ کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں حج کروں ان کی طرف سے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں حج کر اور یہ واقعہ ا مرجتہ الوداع میں ہوا ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: حاصل یہ ہے اس عورت کے کلام کا یعنی میرے باپ پر بڑھاپا میں حج فرض ہوا ہے اور وہ بڑھاپے میں مسلمان ہوا ہے اور اس کے پاس مال ہے یا یہ کہ بڑھاپے میں مال ہاتھ آیا ہے اور وہ سواری پر نہیں بیٹھ سکتا۔ کیا میں حج کروں ان کی طرف سے فرمایا آپ ﷺ نے ہاں۔ حج بدل کرو۔ (مظاہر حق)

(۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَمِعَ رجلا يَقُوْلُ لَبَّيْكَ عَنْ شُبْرُمَةَ قَالَ مَنْ شُرْمَةُ قَالَ اَخٌ لِيْ اَوْ قَرِيْبٌ لِّيْ قَالَ اَحَجَجْتَ عَنْ نَّفْسِكَ قَالَ لا قَالَ حُجَّ عَنْ نَفْسِكَ ثُمَّ حُجَّ عَنْ شُبْرُمَةَ.

(رواه الشافعی وابوداؤد وابن ماجه، مشکوة)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں بیشک نبی کریم ﷺ نے ایک آدمی سے سنا وہ یہ کہتے ہیں لَبَّیْكَ عن شبرمة تو آپ ﷺ نے فرمایا شبرمہ کون ہے اس آدمی نے کہا میرے بھائی ہے یا قریبی رشتہ دار ہے آپ ﷺ نے فرمایا کیا تو نے اپنی طرف سے حج کیا اس نے کہا نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا پہلے اپنی طرف سے حج کرو پھر حج کرو شبرمہ کی طرف سے۔ (مظاہر حق)

مسئلہ: امام شافعی رح و امام احمد بن حنبل رح کے نزدیک جو شخص اپنا حج پہلے ادا نہ کرے تو وہ دوسرے کیلئے حج بدل نہیں کر سکتا۔ ان کے نزدیک ناجائز ہے۔ (مظاہر حق)

مسئلہ: امام مالک رح اور امام اعظم ابو حنیفہ رح کے نزدیک غیر کی طرف سے حج کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

درست ہے گو کہ اپنا حج نہ کیا ہو لیکن ادنیٰ یہ ہے کہ پہلے اپنا حج کرے اور بعد میں دوسرے کا حج کرے۔ (مظاہر حق)

(نوٹ) دوسری حدیث امام شافعیؒ و احمدؒ کی دلیل ہے اور پہلی حدیث امام مالکؒ و امام اعظم کی دلیل ہے۔

حج کا فوت ہونا اور رکاوٹ ہونا

(۱۰) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَحَالَ كُفَّارُ قُرَيْشٍ دُوْنَ الْبَيْتِ فَنَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ هَدَايَاهُ وَحَلَقَ وَقَصَّرَ اَصْحَابُهُ.

(رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نکلے ہم حضور ﷺ کے ساتھ عمرے کیلئے پس کفار قریش نے روکا بیت اللہ کے باہر پس نبی ﷺ نے نحر کیا ہدی کے جانور کو اور سر منڈایا اور صحابہ نے کٹوایا اس کے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: حدیث میں آیا ہے کہ آپ ﷺ نے بال منڈوایا اور آپ کے بعض صحابہ نے منڈوایا اور بعض صحابہ رضی اللہ عنہم نے بال کتروایا۔ ہدایہ میں لکھا ہے کہ محصر پر لازم نہیں کہ سر منڈوانا اور بال کتروانا یہ مذہب امام اعظم ابو حنیفہؒ اور امام محمدؒ کے مطابق ہے لیکن امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ حدیث کے مطابق عمل ہو جانا چاہئے اور احرام بھی کھول سکتا۔ اور دم وغیرہ لازم نہیں آئے گا۔ (مظاہر حق)

مسئلہ: اور محرم دشمن یا بیماری کی وجہ سے (حج یا عمرے کیلئے) جانے سے رک

toobaa-elibrary.blogspot.com

جائے تو اسے حلال ہو جانا جائز ہے۔(قدوری)

مسئلہ : اور بعض (فقہاء) کا قول یہ ہے کہ یہ ایک بکری (یا ایک بکری کی قیمت) بھیج دے جو حرم میں ذبح کی جائے (اور بکری کے ذبح ہونے سے پہلے اسے حلال ہونا جائز نہیں ہے) اور جو شخص اس بکری کو لے جائے اس سے کہہ دے کہ فلاں روز ذبح کرنا پھر (اسی روز) آپ حلال ہو جائے۔(قدوری)

مسئلہ : اگر کسی نے حج کا احرام باندھا اور وقوف عرفات نہ کر سکا یہاں تک کہ عید کے دن صبح صادق ہو گئی تو اس کا حج فوت ہو گیا (کیونکہ حج وقوف عرفات ہی ہے) اس پر لازم ہے کہ طواف وسعی کر کے حلال ہو جائے اور آئندہ سال حج کرے اور اس پر دم واجب نہیں ہے۔(قدوری)

مسئلہ : عمرہ فوت نہیں ہوتا اس کو سارے سال میں جب کوئی چاہے کر سکتا ہے مگر پانچ دنوں میں کرنا مکروہ تحریمی ہے یوم عرفہ، یوم النحر، ایام تشریق کے تین دنوں میں۔ عمرہ کرنا سنت ہے اور اس کے افعال یہ ہیں۔احرام۔ طواف۔ سعی۔(قدوری)

(۱۱) عَنِ الْحَجَّاجِ ابْنِ عَمْرِوْ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ كُسِرَ اَوْ عُرِجَ فَقَدْ حَلَّ وَعَلَيْهِ الْحَجُّ مِنْ قَابِلٍ.

(رواه الترمذي وابوداؤد والنسائي وابن ماجه والدارمي وزاد ابو داؤد في رواية اُخْرٰي اَوْ مَرَضٍ وقال الترمذي هذا حديث حسن) (مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت حجاج ابن عمرو انصاری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جس شخص کی پاؤں ٹوٹ جاوے یا لنگڑا ہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

جاوے پس البتہ حلال ہو گیا وہ اور اس پر اگلے سال حج کرنا لازم ہے اور ابو داؤد نے اپنی دوسری روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ یا بیمار ہو جاوے اور ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن ہے۔ (مظاہر حق)

(۱۲) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ الدُّئْلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ الْحَجُّ عَرَفَةٌ مَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ لَيْلَةَ جَمْعٍ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثَةٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ. (رواه الترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجه والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث حسن صحیح) (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبدالرحمن بن یعمر دیلی رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سنا میں نے نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے حج عرفہ ہے جس نے پایا وقوف عرفات کا مزدلفہ کی رات میں۔ یوم النحر کی طلوع فجر سے پہلے پس اس نے حج پایا۔ منیٰ کے تین دن ہیں پس جو شخص جلدی کرے دو دن میں پس اس پر کوئی گناہ نہیں اور جو شخص تاخیر کرے تین دن تک اس پر کوئی گناہ نہیں۔ اور ترمذی نے کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ (مظاہر حق)

حج اور عمرے کے فضائل

(۱۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ وَفْدُ اللّٰهِ ثَلٰثَةٌ اَلْغَازِيْ وَالْحَاجُّ وَالْمُعْتَمِرُ. (رواه النسائی والبیهقی فی شعب الایمان، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سنا میں نے حضور

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ سے کہ آپ ﷺ فرماتے تھے اللہ کے مہمان تین ہیں جہاد کرنے والے اور حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے۔(مظاہر حق)

(۱۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا لَقِيْتَ الْحَاجَّ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ وَصَافِحْهُ وَمُرْهُ اَنْ يَّسْتَغْفِرَ لَكَ قَبْلَ اَنْ يَّدْخُلَ بَيْتَهُ فَاِنَّهُ مَغْفُوْرٌ لَّهُ. (رواہ احمد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ نے فرمایا جب تو کسی حاجی سے ملاقات کرے تو اس پر سلام کر اور مصافحہ کر اس سے اور ان سے کہہ دے کہ تیرے لئے مغفرت کی دعا کرے اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہو پس تحقیق کہ وہ بخشا گیا ہے۔(مظاہر حق)

(۱۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ خَرَجَ حَاجًّا اَوْ مُعْتَمِرًا اَوْ غَازِيًا ثُمَّ مَاتَ فِيْ طَرِيْقِهٖ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اَجْرَ الْغَازِيْ وَ الْحَاجِّ وَالْمُعْتَمِرِ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو شخص نکلا ہو حج کے لئے یا عمرہ کرنے کیلئے یا جہاد کیلئے پھر مر گیا اس کے راستے میں تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے غازی کا ثواب لکھتا ہے اور حج کرنے والے کا اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھتا ہے۔
(مظاہر حق)

فائدہ: اس حکم میں وہ شخص بھی داخل ہے جو علم دین طلب کرنے کیلئے نکلا ہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور پھر مرگیا ہو راستہ میں اس کیلئے بھی وہی اجر لکھا جائے گا جو اجر عالموں کا ہے۔(مظاہرحق)

(۱۶) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَابِعُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ فَاِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوْبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ اِلَّا الْجَنَّةَ (رواه الترمذی والنسائی ورواه احمد وابن ماجه عن عمرای قوله خبث الحدید) عن مشکوة

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پے درپے حج اور عمرہ کرو پس تحقیق یہ دونوں فقر کو دور کرتے ہیں اور گناہوں کو جیسے بھٹی دور کرتی ہے لوہے کی میل اور سونے کی میل اور چاندی کی میل اور مقبول حج کے واسطے ثواب نہیں مگر جنت اور احمد وابن ماجہ نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی لفظ خبث الحدید تک۔(مظاہرحق)

فائدہ: پے درپے حج اور عمرہ کرو یعنی حج قران کرو کہ اس میں حج اور عمرہ دونوں ہوتے ہیں یا مراد یہ ہے کہ عمرہ کیا ہو تو پھر حج بھی کرو اور اگر حج کیا ہو تو پھر عمرہ بھی کرو فقر سے مراد فقر ظاہر یا فقر باطن ہے یعنی وہ مالدار ہو جاتا ہے یا دل غنی ہو جاتا ہے۔(مظاہرحق)

طواف وسعی اور استلام واضطباع کا بیان

(۱۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

طَافَ فِي الْحَجِّ اَوِ الْعُمْرَةِ اَوَّلَ مَا يَقْدِمُ سَعٰى ثَلٰثَةَ اَطْوَافٍ وَّ مَشٰى اَرْبَعَةً ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ يَطُوْفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ. (متفق علیہ، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب حج یا عمرے کے طواف کرتے تو جب پہلی مرتبہ شروع کئے تو پہلے تین شوط میں جلدی چلے اور باقی چار شوط میں اپنے چال چلے پھر نماز پڑھی دو رکعت (طواف کی) پھر سعی کئے صفا و مروی کے درمیان۔ (مظاہر حق)

(۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَمَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْحَجَرِ اِلَى الْحَجَرِ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا وَكَانَ يَسْعٰى بِبَطْنِ الْمَسِيْلِ اِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ.

(رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمل کرتے تھے حجر اسود سے حجر اسود تک تین مرتبہ اور اپنے چال چلتے تھے چار بار اور دوڑتے تھے بطن مسیل (یعنی میلین اخضرین) میں جب سعی کرتے صفا و مروہ کے درمیان میں۔ (مظاہر حق)

(۱۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَمَّا قَدِمَ مَكَّةَ اَتَى الْحَجَرَ فَاسْتَلَمَهُ ثُمَّ مَشٰى عَلٰى يَمِيْنِهِ فَرَمَلَ ثَلٰثًا وَمَشٰى اَرْبَعًا. (رواہ مسلم، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مکہ میں آئے تو حجر اسود کے پاس آئے پس بوسہ دیا اس کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

پھر اپنے دائیں ہاتھ کی طرف چلے پس رمل یعنی بازو ہلا کر جلدی چلے تین بار اور اپنی چال چلے چار بار۔ (مظاہر حق)

(۲۰) عَنْ يَعْلَى بْنِ اُمَيَّةَ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ طَافَ بِالْبَيْتِ مُضْطَبِعًا بِبُرْدٍ اَخْضَرَ. (رواه الترمذی وابوداؤد وابن ماجه والدارمی، عن مشکوة)

ترجمہ: حضرت یعلی بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے بیت اللہ کے طواف اضطباع کی حالت میں کیا تھا یعنی سبز چادر کیساتھ۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر۶: اعتکاف کرنا جس میں لیلۃ القدر کو تلاش کرنا بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰي — وَعَهِدْنَا اِلٰى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّائِفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۲۵)

ترجمہ: اور حکم کیا ہم نے ابراہیم اور اسماعیل کو کہ پاک کر رکھو میرے گھر کو واسطے طواف کرنے والوں کے اور اعتکاف کرنے والوں کے اور رکوع اور سجدہ کرنے والوں کے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: آیت کے ان کلمات سے چند احکام و فوائد حاصل ہوئے۔ اول یہ ہے کہ بناء بیت اللہ کا مقصد طواف۔ اعتکاف اور نماز ہے۔ (معارف القرآن)

دوسرا یہ کہ اس آیت سے جس طرح بیت اللہ کا تمام ظاہری اور باطنی نجاسات سے پاک رکھنا ضروری ہے اسی طرح تمام مساجد کو بھی پاک رکھنا واجب ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) قوله تعالٰي — ولا تُبَاشِرُوْهُنَّ وَاَنْتُمْ عٰكِفُوْنَ فِي الْمَسٰجِدِ. تِلْكَ حُدُوْدُ اللهِ فلا تَقْرَبُوْهَا. كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُوْنَ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۸۷)

ترجمہ: اور نہ ملو عورتوں سے جب تک کہ تم اعتکاف کرو مسجدوں میں۔ یہ حدیں باندھی ہوئی ہیں اللہ کی۔ سو ان کے نزدیک نہ جاؤ۔ اسی طرح بیان فرماتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے واسطے تاکہ وہ بچتے رہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اعتکاف کہتے ہیں کہ اعتکاف کی نیت سے خاص شرائط کے ساتھ مسجد میں ٹھہرنے اور قیام کرنے کا نام اعتکاف ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: روزے کی رات میں کھانا' پینا' بیوی سے مباشرت سب کا حلال ہے اور حالت اعتکاف میں کھانے پینے کا تو وہی حکم ہے جو سب کیلئے ہے۔ مگر مباشرت کے معاملے میں مختلف ہے کہ وہ رات میں بھی جائز نہیں۔ اس لئے اس آیت میں اسی کا حکم بتایا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اعتکاف کے دوسرے مسائل کہ اس کے ساتھ روزہ شرط ہے اور یہ کہ اعتکاف میں مسجد سے نکلنا بغیر حاجت طبعی یا شرعی کے جائز نہیں۔ کچھ اسی لفظ اعتکاف سے مستفاد ہیں کچھ رسول اللہ ﷺ کے قول و فعل سے مستفاد ہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اعتکاف واجب نذر کے ہیں (۲) اعتکاف سنت (۳) اعتکاف نفل۔ اعتکاف نذر وہ ہے کہ جیسے کوئی کہے زبان سے کہ میں نے اتنے دنوں کا اعتکاف اپنے اوپر لازم کیا۔ یا معلق ہو جیسے کوئی کہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ میں نے نذر مانی ہے کہ اگر میرا فلاں کام ہو جائے گا تو اتنے دنوں کا اعتکاف کروں گا یہی دو قسم کے اعتکاف واجب ہے۔ دوسرا سنت موکدہ علی الکفایہ ہے جیسے رمضان شریف کے اخیرہ عشرہ کا اعتکاف ہے کیونکہ حضور ﷺ ہمیشہ یہ اعتکاف کرتے رہے ہیں۔ تیسرا اعتکاف نفل ہے۔ اس کی زیادہ مدت کی کوئی حد نہیں لیکن کم از کم مدت اس کی ایک ساعت ہے۔ (مظاہر حق)

احادیث

(۱) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الاَ وَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتّٰي تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ اَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِه. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ اعتکاف کرتے تھے رمضان کے آخر میں دس دن کی یہاں تک کہ آپ ﷺ کی روح اللہ نے قبض کی ہے پھر اعتکاف کیا آپ کی بیبیوں نے آپ ﷺ کے بعد۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اعْتَكَفَ اَدْنٰي رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَاَرَجَّلَهُ وَكَانَ لا يَدْخُلُ الْبَيْتَ الا لِحَاجَةِ الاِنْسَانِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں جب حضور ﷺ اعتکاف کرتے تھے تو اپنا سر میرے نزدیک کرتے حالانکہ وہ مسجد میں ہوتے تھے پس میں ان کے کنگھی کر دیتی تھی اور گھر میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

داخل نہ ہوتے مگر انسانی حاجت کیلئے۔(مظاہر حق)

اعتکاف میں یہ چیز ممنوع ہے

(۳) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ السُّنَّةَ عَلَي الْمُعْتَكِفِ اَنْ لا يَعُوْدَ مَرِيْضًا ولا يَشْهَدُ جَنَازَةً ولا يَمَسَّ الْمَرْأَةَ ولا يُبَاشِرَهَا ولا يَخْرُجُ لِحَاجَةٍ الا لِمَا لابُدَّ مِنْهُ ولا اِعْتِكَافَ الا بِصَوْمٍ ولا اِعْتِكَافَ الا فِي مَسْجِدٍ جَامِعٍ. (رواہ ابو داؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ معتکف پر سنت یہ ہے کہ مریض کی عیادت نہ کرے اور نہ جنازہ میں حاضر ہو اور نہ صحبت کرے عورت سے اور نہ مباشرت کرے نہ کسی کام کیلئے نکلے مگر ضروری حاجت یعنی پیشاب پاخانہ وغیرہ کیلئے اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر روزے کے ساتھ اور اعتکاف نہیں ہوتا مگر جامع مسجد میں۔(مظاہر حق)

مسئلہ: اعتکاف ہر مسجد میں جائز ہے۔(مظاہر حق)

معتکف کو ہر نیک کام کرنے والوں کی طرح نیکیاں ملتی ہیں

(٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ فِي الْمُعْتَكِفِ وَهُوَ يَعْتَكِفُ الذُّنُوْبَ وَيُجْرٰي لَهُ مِنَ الْحَسَنَاتِ كَعَامِلِ الْحَسَنَاتِ كُلِّهَا. (رواہ ابن ماجہ، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق نبی کریم ﷺ نے فرمایا اعتکاف کرنے والے کے حق کہ وہ بند رہتا ہے گناہوں سے اور جاری کی جاتی ہے اس کے واسطے نیکیاں۔سب نیکیاں کرنے والے کے مانند۔(مظاہرحق)

فائدہ : حدیث نمبر ۳ کے رو سے معتکف کو جتنے چیزوں سے منع کیا گیا ہے ان چیزوں کے کرنے والے کو جتنا ثواب ملے گا اتنا ثواب معتکف کو حالت اعتکاف میں بغیر کئے بھی ملے گا۔

لیلتہ القدر کا بیان

(۱) قوله تعالٰي — اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. وَمَا اَدْرٰكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ. لَيْلَةُ الْقَدْرِ. خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ. تَنَزَّلُ الْمَلٰئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ مِّنْ كُلِّ اَمْرٍ. سلامٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ. (سورہ قدر)

ترجمہ : بیشک ہم نے قرآن کو شب قدر میں اتارا ہے اور آپ کو معلوم ہے کہ شب قدر کیسی چیز ہے۔شب قدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے اس رات میں فرشتے اور روح القدس اپنے پروردگار کے حکم سے ہر امر خیر کو لیکر اترتے ہیں سراپا سلام ہے وہ شب قدر طلوع فجر تک رہتی ہے۔(معارف القرآن)

فائدہ : لیلتہ القدر کے ثبوت اور اس کی فضیلت۔اس کی شان نزول سے ہوتی ہے ابن ابی حاتم نے مجاہد سے مرسلا روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بنی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسرائیل کے ایک مجاہد کا حال ذکر کیا جو ایک ہزار مہینے تک مسلسل مشغول جہاد رہا کبھی ہتھیار نہیں اتارے مسلمانوں کا یہ سن کر تعجب ہوا اس پر سورۂ قدر نازل ہوئی جس میں اس امت کیلئے صرف ایک رات کی عبادت کو اس مجاہد کے عمر بھر کی عبادت یعنی ایک ہزار مہینے سے بہتر قرار دیا ہے۔

ابن جریر نے بروایت مجاہد ایک دوسرا واقعہ یہ ذکر کیا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابد کا یہ حال تھا کہ ساری رات عبادت کرتے اور صبح ہوتے ہی جہاد کیلئے نکل کھڑا ہوتا دن بھر جہاد میں مشغول رہتا۔ایک ہزار مہینے اسی مسلسل عبادت میں گزار دیئے اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۂ قدر نازل فرما کر اس امت کی فضیلت سب پر ثابت فرما دی۔اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ شب قدر امت محمدیہ کی خصوصیات میں سے ہے۔(معارف القرآن)

قدر کے معنی

قدر کے ایک معنی عظمت و شرف کے ہیں اور ابو بکر وراق نے فرمایا کہ اس رات کو لیلۃ القدر اس وجہ سے کہا گیا ہے کہ جس آدمی کی اس سے پہلے اپنی بے عملی کے سبب کوئی قدر و قیمت نہ تھی اس رات میں توبہ استغفار اور عبادت کے ذریعہ وہ صاحب قدر و شرف بن جاتا ہے قدر کے دوسرے معنی تقدیر و حکم کے بھی آتے ہیں۔اس معنی کے اعتبار سے لیلۃ القدر کہنے کی وجہ یہ ہوگی کہ اس رات میں تمام مخلوقات کیلئے جو کچھ تقدیر ازلی میں لکھا ہے اس کا جو حصہ اس سال میں رمضان سے اگلے رمضان تک پیش آنے والا ہے وہ ان فرشتوں کے حوالہ کر دیا جاتا ہے جو کائنات کی تدبیر اور تنفیذ امور کیلئے مامور ہیں اس میں ہر انسان کی عمر اور موت اور رزق اور بارش وغیرہ کی مقداریں مقررہ فرشتوں کی لکھوا دی جاتی ہیں یہاں تک کہ جس شخص کو اس سال میں حج نصیب ہوگا وہ بھی لکھ دیا جاتا ہے اور یہ فرشتے جن کو یہ امور سپرد کئے جاتے ہیں بقول

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابن عباس چار ہیں اسرافیل۔ میکائیل۔ عزرائیل۔ جبرائیل علیہم السلام۔
(معارف القرآن)

لیلۃ القدر کی تعین

(۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الا وَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یا تلاش کرو شب قدر کو رمضان کے اخیرہ عشرہ کے طاق راتوں میں۔ (مظاہر حق)

فائدہ: لیلۃ القدر کی تاریخ کی تعین میں علماء کے مختلف اقوال ہیں جو چالیس تک پہنچتے ہیں مگر ان سب اقوال میں صحیح یہ ہے کہ لیلۃ القدر رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں ہوتی ہے اور آخری عشرہ کی بھی کوئی خاص تاریخ متعین نہیں بلکہ ان میں سے کسی بھی رات میں ہو سکتی ہے وہ ہر رمضان میں بدلتی بھی رہتی ہے اور ان دس رات میں سے خاص طاق راتیں ہیں۔ یعنی ۲۱-۲۳-۲۵-۲۷-۲۹ میں از روے احادیث صحیحہ زیادہ احتمال ہے۔ (معارف القرآن)

لیلۃ القدر کی دعاء اور بعض فضائل

اس رات کی سب سے بڑی فضیلت تو وہی ہے جو اس سورت میں بیان ہوئی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت ایک ہزار مہینوں یعنی تراسی سال سے زائد کی عبادت سے بھی بہتر ہے پھر بہتر ہونے کی کوئی حد مقرر نہیں کتنی بہتر؟ کہ دوگنی چوگنی سوگنی وغیرہ سبھی احتمالات ہیں اور شب قدر میں بعض حضرات کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

خاص انوار کا مشاہدہ بھی ہوتا ہے مگر نہ یہ سب کو حاصل ہوتا ہے نہ رات کی برکات اور ثواب حاصل ہونے میں ایسے مشاہدات کا کچھ دخل ہے اس لئے اس کی فکر میں نہ پڑنا چاہئے۔ (معارف القرآن)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ قَامَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ اِيْمَانًا وَّ احْتِسَابًا غُفِرَلَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِه . (متفق علیہ)

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص لیلۃ القدر میں حصول اجر و ثواب کی نیت سے عبادت کرتا ہے اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔ (ترجمہ بخاری)

(۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اگر میں شب قدر کو پاؤں تو کیا دعاء کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ یہ دعاء کرو۔ اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّيْ یعنی یا اللہ آپ بہت معاف کرنے والے ہیں اور معافی کو پسند کرتے ہیں میری خطائیں معاف فرما۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ واحمد، معارف القرآن)

اِنَّا اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ اس آیت میں تصریح ہے کہ قرآن کریم شب قدر میں نازل ہوا اس کا یہ مفہوم بھی ہو سکتا ہے کہ پورا قرآن لوح محفوظ سے اس رات میں اتارا گیا پھر جبرئیل امین اس کو تدریجاً تئیس سال کے عرصہ میں حسب ہدایت تھوڑا تھوڑا لاتے رہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تمام آسمانی کتابیں رمضان ہی میں نازل ہوئی ہیں

(۴) حضرت ابو ذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ صحف ابراہیم علیہ السلام تیسری تاریخ رمضان میں اور تورات چھٹی تاریخ میں اور انجیل تیرھویں تاریخ میں اور زبور اٹھارویں تاریخ رمضان میں نازل ہوئی ہیں اور قرآن نبی کریم ﷺ پر چوبیسویں تاریخ رمضان میں اترا ہے۔
(معارف القرآن)

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ

روح سے مراد جبرئیل امین ہیں۔

(۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل امین فرشتوں کی بڑی جماعت کیساتھ زمین پر اترتے ہیں اور جتنے اللہ کے بندے مرد و عورت نماز یا ذکر اللہ میں مشغول ہوتے ہیں سب کیلئے رحمت کی دعاء کرتے ہیں۔ (غنیہ، معارف القرآن)

(۶) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شب قدر میں وہ تمام فرشتے جن کا مقام سدرۃ المنتہیٰ پر ہے جبرئیل امین کیساتھ دنیا میں اترتے ہیں اور کوئی مومن مرد یا عورت ایسی نہیں جس کو وہ سلام نہ کرتے ہوں بجز اس آدمی کے جو شراب یا خنزیر کا گوشت کھاتا ہو۔ ایک اور حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص شب قدر کی خیر و برکت سے محروم رہے وہ بالکل ہی محروم بدنصیب ہے۔ (ابن ماجہ، معارف القرآن)

مِنْ كُلِّ اَمْرٍ سلامٌ هِيَ حَتّٰي مَطْلَعِ الْفَجْرِ. معنی یہ ہیں کہ فرشتے لیلۃ القدر میں تمام سال کے اندر پیش آنے والے تقدیری واقعات لیکر زمین پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

اترتے ہیں اور یہ رات سلامتی ہے ہر شر و آفت اور بری چیز سے۔ یعنی یہ رات سلام اور سلامتی ہی ہے اور خیر ہی خیر ہے اور لیلتہ القدر کی یہ برکات رات کے کسی خاص حصہ کیساتھ مخصوص نہیں شروع رات سے طلوع فجر تک ایک ہی حکم ہے۔ (معارف القرآن)

ایک ہزار مہینوں کا حساب کس طرح بنے گا

ان آیات میں لیلتہ القدر کو ایک ہزار مہینوں سے بہتر قرار دیا ہے اور ظاہر ہے کہ ان ایک ہزار مہینوں کے اندر بھی ہر سال شب قدر آئے گی تو حساب کس طرح بنے گا۔ ائمہ تفسیر نے فرمایا کہ یہاں ایک ہزار مہینوں سے وہ مراد ہیں جن میں شب قدر شامل نہ ہو اس لئے کوئی اشکال نہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اختلاف مطالع کے سبب مختلف ملکوں اور شہروں میں شب قدر مختلف دنوں میں ہو تو اس میں کوئی اشکال نہیں۔ کیونکہ ہر جگہ کے اعتبار سے جو رات شب قدر قرار پائے گی اس جگہ اسی رات میں شب قدر کے برکات حاصل ہوں گے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: جس شخص شب قدر میں عشاء اور صبح کی نماز جماعت سے پڑھ لی اس نے بھی اس رات کا ثواب پالیا اور جو شخص جتنا زیادہ کریگا زیادہ ثواب پائے گا۔ (معارف القرآن)

(۷) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے عشاء کی نماز جماعت کیساتھ ادا کر لی تو آدھی رات کے قیام کا ثواب پا لیا اور جس نے صبح کی نماز بھی جماعت سے ادا کر لی تو پوری رات جاگنے اور عبادت کرنے کا ثواب حاصل کر لیا۔ (رواہ مسلم، معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عید الفطر کے دن حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں

(۸) عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا کَانَ لَیْلَۃُ الْقَدْرِ نَزَلَ جِبَرَئِیْلُ فِیْ کَبْکَبَۃٍ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ یُصَلُّوْنَ عَلٰی کُلِّ عَبْدٍ قَائِمٍ اَوْ قَاعِدٍ یَذْکُرُ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ فَاِذَا کَانَ یَوْمُ عِیْدِھِمْ یَعْنِیْ یَوْمُ فِطْرِھِمْ بَاھٰی بِھِمْ مَلَائِکَۃَ فَقَالَ یَا مَلَائِکَتِیْ مَا جَزَاءُ اَجِیْرٍ وَفّٰی عَمَلَہٗ قَالُوْا رَبَّنَا جَزَائُہٗ اَنْ یُّوْتِیَ اَجْرَہٗ قَالَ مَلَائِکَتِیْ عَبِیْدِیْ وَاِمَائِیْ قَضَوْا فَرِیْضَتِیْ عَلَیْھِمْ ثُمَّ خَرَجُوْا یَعِجُّوْنَ اِلَی الدُّعَاءِ وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَکَرَمِیْ وَعُلُوِّیْ وَارْتِفَاعِ مَکَانِیْ لَاُجِیْبَنَّھُمْ فَیَقُوْلُ ارْجِعُوْا فَقَدْ غَفَرْتُ لَکُمْ وَبَدَّلْتُ سَیِّاٰتِکُمْ حَسَنَاتٍ قَالَ فَیَرْجِعُوْنَ مَغْفُوْرًا لَّھُمْ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام ملائکہ کی ایک جماعت کیساتھ اترتے ہیں اور اس شخص کیلئے جو کھڑے یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو (اور عبادت میں مشغول ہے دعائے رحمت کرتے ہیں) اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اپنے فرشتوں کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں (اس لئے کہ انہوں نے آدمیوں پر طعن کیا تھا) اور ان سے دریافت فرماتے ہیں کہ فرشتو اس مزدور کا جو اپنی خدمت پوری پوری ادا کر دے کیا بدلہ ہے وہ عرض کرتے ہیں کہ اے ہمارے رب اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری دے دی جاوے تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا پھر دعاء کے ساتھ چلاتے ہوئے (عید گاہ کی طرف) نکلے ہیں میری عزت کی قسم میرے جلال کی قسم میرے بلندی مرتبہ کی قسم! میں ان لوگوں کی دعاء ضرور قبول کروں گا پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے ہیں اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے پس یہ لوگ عید گاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (فضائل رمضان)

فصل نمبر ۷: دین کی حفاظت کیلئے گھر چھوڑنا جس میں ہجرت بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰي – اِنَّ الَّذِيْنَ تَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ ظَالِمِيْٓ اَنْفُسِهِمْ قَالُوْا فِيْمَ كُنْتُمْ. قَالُوْا كُنَّا مُسْتَضْعَفِيْنَ فِي الْاَرْضِ. قَالُوْٓا اَلَمْ تَكُنْ اَرْضُ اللّٰهِ وَاسِعَةً فَتُهَاجِرُوْا فِيْهَا. (سورہ نساء آیت نمبر ۹۷)

ترجمہ: وہ لوگ جن کی جان نکالتے ہیں فرشتے اس حالت میں کہ وہ برا کر رہے ہیں اپنا کہتے ہیں ان سے فرشتے تم کس حال میں تھے۔ وہ کہتے ہیں ہم تھے بے بس اس ملک میں کہتے ہیں فرشتے کیا نہ تھی زمین

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ کی کشادہ جو چلے جاتے وطن چھوڑ کر وہاں۔ (معارف القرآن)

دین کی خاطر گھر بار چھوڑنے اور ہجرت کرنے کی تعریف

فائدہ: ہجرت کے معنی کسی چیز سے بیزار ہو کر اس کو چھوڑ دینا۔ محاورات عامہ میں ہجرت کا لفظ ترک وطن کرنے کیلئے بولا جاتا ہے۔ اصطلاح شرع میں دار الکفر کو چھوڑ کر دارالاسلام میں چلے جانے کو ہجرت کہتے ہیں۔ (معارف القرآن)

ملا علی قاری نے شرح مشکوۃ میں فرمایا کہ کسی وطن کو دینی وجوہ کی بناء پر چھوڑ دینا بھی ہجرت میں داخل ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰی- لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِيْنَ الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ وَاَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُوْنَ فَضْلاً مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا وَّيَنْصُرُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ اُولٰئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ. (سورہ حشر آیت نمبر ۸)

ترجمہ وخلاصہ تفسیر

ان حاجت مند مہاجرین کا (بالخصوص) حق ہے جو اپنے گھروں سے اور اپنے مالوں سے (جبراً وظلماً) جدا کر دیئے گئے (یعنی کفار نے ان کو اس قدر تنگ کیا کہ گھر بار چھوڑ کر ہجرت پر مجبور ہوئے اور اس ہجرت سے) وہ اللہ تعالیٰ کے فضل (یعنی جنگ) اور رضامندی کے طالب ہیں (کسی دنیاوی غرض سے ہجرت نہیں کی) اور وہ (لوگ) اللہ اور اس کے رسول (کے دین) کی مدد کرتے ہیں (اور) یہی لوگ (ایمان کے) سچے ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ اگر کسی ملک کے کفار مسلمانوں کو ان کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسلمان ہونے کی وجہ سے زبردستی نکال دیں تو یہ بھی ہجرت میں داخل ہے۔ البتہ جو تجارتی ترقی یا ملازمت کی سہولتوں کی نیت سے منتقل ہوئے وہ شرعاً مہاجر کہلانے کا مستحق نہیں۔اور صحیح بخاری و مسلم کی ایک حدیث میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے۔

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ وَرَسُوْلُهُ. یعنی مہاجر وہ ہے جو ان تمام چیزوں کو چھوڑ دے جن سے اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ (معارف القرآن)

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَاِنَّمَا لِكُلِّ امْرِءٍ مَّا نَوٰى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَى اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهٗ اِلٰى دُنْيَا يُصِيْبُهَا اَوْ امْرَأَةٍ يَتَزَوَّجُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلٰى مَاهَاجَرَ اِلَيْهِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بیشک اعمال کا اعتبار نیتوں کے ساتھ ہے اور آدمی کو نیت ہی کا صلہ ملتا ہے چنانچہ جس کی ہجرت اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے ہو تو اس کی ہجرت اللہ اور رسول ﷺ کیلئے ہوگی اور جس کی ہجرت حصول دنیا کی خاطر ہو یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے ہو تو اس کی ہجرت اسی مد میں شمار ہوگی۔ (ترجمہ بخاری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہجرت کی فضیلت

(۳) قوله تعالٰی – اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ یَرْجُوْنَ رَحْمَةَ اللّٰهِ – وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۔(سورہ بقرہ آیت نمبر۲۱۸)

ترجمہ: وہ جو ایمان لائے اور جنہوں نے اللہ کی راہ میں ہجرت اور جہاد کیا وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اللہ تعالیٰ بڑا غفور رحیم ہے۔ (معارف القرآن)

(٤) قوله تعالٰی – اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجَاهَدُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ اَعْظَمُ دَرَجَةً عِنْدَ اللّٰهِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفَائِزُوْنَ. (سورہ توبہ آیت نمبر۲۰)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ترک وطن کیا اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کیا وہ درجہ میں اللہ تعالیٰ کے پاس بہت بڑے اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔ (معارف القرآن)

(٥) قوله تعالٰی – وَمَنْ یَّخْرُجْ مِنْ بَیْتِهٖ مُهَاجِرًا اِلَی اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ یُدْرِكْهُ الْمَوْتُ فَقَدْ وَقَعَ اَجْرُهٗ عَلَی اللّٰهِ. وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا.

(سورہ نساء آیت نمبر ۱۰۰)

ترجمہ: جو شخص اللہ اور رسول کیلئے اپنے گھر سے بہ نیت ہجرت نکل کھڑا ہوا پھر اس کو راستہ ہی میں موت آگئی تو اس کا ثواب اللہ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ذمہ ہوگیا اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ (معارف القرآن)

(۲) ایک حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحیح مسلم میں روایت کی ہے جس میں آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے اَلْهِجْرَةُ تَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهَا. یعنی ہجرت ان سب گناہوں کو ختم کر دیتی ہے جو ہجرت سے پہلے کئے ہوں۔

(٦) قوله تعالٰي – يُبَشِّرُهُمْ رَبُّهُمْ بِرَحْمَةٍ مِّنْهُ وَرِضْوَانٍ وَّجَنّٰتٍ لَّهُمْ فِيْهَا نَعِيْمٌ مُّقِيْمٌ. خٰلِدِيْنَ فِيْهَا اَبَدًا. اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ اَجْرٌ عَظِيْمٌ. (سورہ توبہ آیت نمبر۲۱-۲۲)

ترجمہ: خوشخبری دیتا ہے ان کو پروردگار ان کا اپنی طرف سے مہربانی اور رضامندی کی اور باغوں کی کہ جن میں ان کو آرام ہے ہمیشہ کا۔ رہا کریں ان میں مدام۔ بیشک اللہ کے پاک بڑا ثواب ہے۔
(معارف القرآن)

فائدہ: آیات مذکورہ میں ہجرت اور جہاد کے فضائل کا بیان آیا ہے۔ جن میں وطن اور اعزاء و اقارب اور احباب و اصحاب اور اموال و املاک سب کو چھوڑنا پڑتا ہے اور ظاہر ہے کہ انسان کی طبیعت پر یہ کام سب سے شاق اور دشوار ہیں۔ لہٰذا مذکورہ آیت میں جس قدر فضائل بیان ہوئے ہیں وہ مسلمانوں کیلئے بڑا امتحان ہے ان میں ہجرت کی برکات ظاہرہ و باطنہ کا بیان ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے جو شخص اللہ اور رسول ﷺ کیلئے ہجرت کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے دنیا میں راہیں کھول دیتے ہیں اور اس کو دنیا میں بھی اچھا ٹھکانا دیتے ہیں اور آخرت کے ثواب و درجات تو وہم و گمان سے بالا تر ہیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہجرت کی برکات

(۷) قولہ تعالیٰ — وَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مَا ظُلِمُوْا لَنُبَوِّئَنَّهُمْ فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَلَاَجْرُ الْاٰخِرَةِ اَکْبَرُ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ. (سورہ نحل آیت نمبر۴۱)

ترجمہ: جن لوگوں نے اللہ کیلئے ہجرت کی بعد اس کے کہ ان پر ظلم کیا گیا ہم ان کو دنیا میں اچھا ٹھکانا دیں گے اور آخرت کا ثواب تو بہت بڑا ہے کاش یہ لوگ سمجھ لیتے۔(معارف القرآن)

(۸) قولہ تعالیٰ — وَمَنْ یُّهَاجِرْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ یَجِدْ فِی الْاَرْضِ مُرٰغَمًا کَثِیْرًا وَّسَعَةً. (سورہ نساء آیت نمبر۱۰۰)

ترجمہ: جو شخص اللہ کی راہ میں ہجرت کریگا وہ پائے گا زمین میں جگہ بہت اور کشائش۔(معارف القرآن)

فائدہ: خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ مہاجرین کیلئے قرآن میں فرمایا ہے اس کو دنیا نے پورا ہوتے ہوئے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔البتہ اسی آیت میں شرط یہ ہے کہ هَاجَرُوْا فِی اللّٰهِ کے مصداق ہوں۔ دنیا کے عمل و دولت یا حکومت وسلطنت یا عزت وجاہ کی طلب میں ہجرت نہ کی ہو ورنہ صحیح بخاری کی حدیث میں حضور ﷺ کا ارشاد یہ بھی ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول ﷺ کی نیت سے ہجرت کرتا ہے تو ان کی ہجرت اللہ اور رسول ﷺ ہی کیلئے ہے۔یعنی یہ صحیح ہجرت ہے جس کے فضائل وبرکات قرآن میں مذکور ہیں اور جس شخص نے کسی مال کی طلب یا کسی عورت کے نکاح کے خیال سے ہجرت کی ہو تو اس کی ہجرت کا معاوضہ وہی چیز ہے جس کی طرف اس نے ہجرت کی۔ (معارف القرآن) اور فروع الایمان میں حضرت تہاوی ؒ نے یہ حدیث نقل کی

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوڑے ہی دنوں میں ایسی حالت ہو جائے گی کہ مسلمان کا سب سے بہتر مال بکریاں ہوں گی جن کے پیچھے پیچھے پھرتا ہو پہاڑوں کی چوٹیوں پر اور بارش کے موقعوں پر اپنے دین کو لئے بھاگا پھرتا ہے فتنوں سے۔ (رواہ البخاری)

فائدہ: اگر کسی شہر میں یا کسی محلّہ میں یا کسی مجمع میں دین کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہو۔ وہاں سے بشرط قدرت علیحدگی واجب ہے البتہ اگر یہ عالم مقتداء ہے اور لوگوں کو اس سے دینی حاجت واقع ہوتی ہے تو ان میں رہ کر صبر کرے اور اگر اس کو کوئی پوچھتا ہی نہیں نہ اس کو ان کی اصلاح کی امید ہے تو یہی بہتر ہے کہ ان سے علیحدہ ہو جائے۔ (فروع الایمان)

فصل نمبر ۸: نذر کا پورا کرنا

(۱) قولہ تعالٰی — وَلْيُوفُوا نُذُورَهُمْ.

(سورۃ حج آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ: اور پوری کر دیں اپنی منتیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: نذور۔ نذر کی جمع ہے جس کو اردو میں منّت کہا جاتا ہے کہ اس کی حقیقت یہ ہے کہ جو کام شرعاً کسی شخص پر لازم واجب نہیں تھا اگر وہ زبان سے یہ نذر کرلے اور نیت مان لے کہ میں یہ کام کروں گا۔ یا اللہ کیلئے مجھ پر لازم ہے کہ فلاں کام کروں تو یہ نذر ہو جاتی ہے جس کا حکم یہ ہے کہ اس کا پورا کرنا واجب ہو جاتا ہے اگرچہ اصل سے واجب نہیں تھا مگر اس کے واجب ہو جانے کیلئے یہ شرط تو باتفاق امت ہے کہ وہ کام شرعاً گناہ اور ناجائز نہ ہو اگر کسی شخص

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے گناہ کے کام کی نذر مان لی تو اس پر وہ گناہ کرنا اس سے لازم نہیں ہو جاتا ہے بلکہ اس کے خلاف کرنا واجب ہے البتہ اس پر کفارہ قسم لازم ہو جائے گا اور امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ ائمہ فقہاء کے نزدیک یہ بھی شرط ہے کہ وہ کام ایسا ہو جس کی جنس میں کوئی عبادت مقصودہ شرعیہ پائی جاتی ہو جیسے نماز روزہ صدقہ قربانی وغیرہ کہ ان کی جنس میں کچھ شرعی واجبات اور عبادات مقصودہ ہیں تو اگر کوئی شخص نفلی نماز روزے، صدقہ وغیرہ کی نذر مان لے تو وہ نفل اس کے ذمہ واجب ہو جاتی ہے اس کا پورا کرنا اس کے ذمہ لازم وواجب ہے۔ آیت مذکورہ سے یہی حکم ثابت ہوتا ہے کیونکہ اس میں نذر کے ایفاء یعنی پورا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: یہ یاد رہے کہ صرف دل میں کسی کام کے کرنیکا ارادہ کرنے سے نذر نہیں ہوتی جب تک زبان سے یہ الفاظ نذر ارادانہ کرے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي — اَوْ نَذَرْتُمْ مِّنْ نَّذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهٗ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۷۰)

ترجمہ: یا کسی طرح کی نذر مانتے ہو تو حق تعالیٰ کو سب کی یقیناً اطلاع ہے۔ (ترجمہ تھانوی)

فائدہ: نذر یا عبادت بدنیہ کی نذر ہو پھر وہ مطلق ہو یا کسی امر پر معلق ہو پھر یہ کہ اس کا ایفاء کیا گیا ہو یا نہ کیا گیا ہو اور مقصود اس کہنے سے یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ان سے سب چیزوں کا علم ہے وہ اس کی جزاء دیں گے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

احادیث

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَابْنُ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُنْذِرُوْا فَاِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْقَدْرِ شَيْئًا وَ اِنَّمَا يَسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيْلِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے نہ نذر مانو تم اس لئے کہ نذر تقدیر سے کسی چیز کو دور نہیں کرتی اور سوائے اس کے کہ نکالا جاتا ہے نذر کے سبب سے بخیل سے یعنی مال کچھ۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص نذر کرے یہ کہ اللہ کی اطاعت کرے پس چاہئے کہ اس کی یعنی نذر پوری کرکے اطاعت کرے اور جو شخص نذر کرے اللہ کی نافرمانی کے یعنی معصیت کے کاموں میں پس معصیت نہ کرے۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْ مَالَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لله . (مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عمران بن حصین سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا گناہ کے کاموں میں مانی ہوئی نذر جائز نہیں اور نہ ایسے کاموں میں جس کا بندہ مالک نہیں اور ایک روایت میں فرمایا کہ اللہ کی نافرمانی اور گناہ کے کاموں میں کوئی نذر نہیں۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ. (رواه مسلم، عن مشكوٰة)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا نذر کا کفارہ یمین کا کفارہ ہے۔ (مظاہر حق)

(٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنِ عُبَادَةَ اسْتَفْتَى النَّبِيَّ ﷺ فِيْ نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ فَتُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهُ فَاَفْتَاهُ اَنْ يَّقْضِيَهُ عَنْهَا. (متفق عليه)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن عبادہ نے حضور ﷺ سے فتویٰ پوچھا نذر کے متعلق جو کہ ان کی ماں کے وفات سے پہلے مانی تھی اور پھر وہ وفات پاگئی نذر کے پورا کرنے سے پہلے پس آپ ﷺ نے فتویٰ دیا اس کو یعنی سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ادا کر دے نذر کو ان کی ماں کی طرف سے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: کفارۂ قسم ماں کی طرف سے ادا کر دے یہی مراد ہے چونکہ حضرت سعد بن عبادہ بڑا ہے بالغ ہے۔ مرحومہ ماں کی طرف سے کفارہ ادا کر دے بہتر ہے۔ فروع الایمان میں لکھا ہے کہ اس زمانے میں بہت سے امور مکروہ وبدعت کی نذر

toobaa-elibrary.blogspot.com

مانی جاتی ہے عوام بالخصوص مستورات اس میں زیادہ مبتلا ہیں مثلاً بعض پیروں کے مزار کے نام پر نذر ماننا اور چڑھاوا چڑھانا اور بکرے ذبح کرنا وغیرہ جس کو حلال وطیب سمجھنا۔ قرآن مجید میں صاف لفظ وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ موجود ہے۔ اللہ کے سوا کسی کا قرب حاصل کرنے کے لئے ذبح کرنا کفر ہے اور ذبیحہ حرام ہوتا ہے (شامی و درمختار میں یہی ہے) (فروع الایمان)

مسئلہ: وہ چیزیں حرام ہیں جن پر اللہ کے سوا کسی اور کی آواز بلند کی گئی ہو اسی کے نام پر چڑھاوا یا قربان کیا ہوا۔ (فروع الایمان از حاشیہ)

(٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ يُسَمِّهٖ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَا يُطِيْقُهٗ فَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا اَطَاقَهٗ فَلْيَفِ بِهٖ. (رواہ ابو داؤد وابن ماجہ ووقفہ علی ابن عباس، عن مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نذر مانے نذر خیر معین تو اس کا کفارہ ہے کفارۂ یمین اور جو شخص نذر مانے نذر گناہوں کا تو اس کا کفارہ ہے کفارہ قسم کا اور جو شخص نذر مانے جو کہ طاقت نہ رکھے کہ اس پر تو اسکا کفارہ ہے، کفارہ قسم کا اور جو شخص نذر مانے ایسا نذر جو پورا کرسکے تو اس کو چاہئے کہ وہ پورا کرے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۹ قسموں کا نگہداشت رکھنا اور اس کا پورا کرنا

(۱) قوله تعالٰي – ولا تَجْعَلُوْا اللهَ عُرْضَةً لِاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ واللهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۴)

ترجمہ: اور مت بناؤ اللہ کے نام کو نشانہ اپنی قسمیں کھانے کیلئے کہ سلوک کرنے سے اور پرہیزگاری سے اور لوگوں میں صلح کرانے سے بچ جاؤ اور اللہ سب کچھ سنتا جانتا ہے۔ (معارف القرآن)

خلاصہ: یہ کہ اللہ کے نام کی یہ قسم نہ کھاؤ کہ ہم یہ نیک کام نہ کریں گے اور اللہ تعالیٰ سب کچھ سنتے جانتے ہیں تو زبان سنبھال کر بات کرو اور دل میں برے خیالات مت لاؤ۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – لا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا كَسَبَتْ قُلُوْبُكُمْ. واللهُ غَفُوْرٌ حَلِيْمٌ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۵)

ترجمہ: پکڑتا تم کو اللہ بیہودہ قسموں پر تمہاری لیکن پکڑتا ہے تم کو ان قسموں پر جن کا قصد کیا تمہارے دلوں نے اور اللہ بخشنے والا تحمل کرنے والا ہے۔ (معارف القرآن)

خلاصہ: جھوٹی قسمیں کھانا۔ اللہ تعالیٰ تم پر آخرت میں داروگیر نہ فرماویں گے تمہاری قسموں میں ایسی بیہودہ قسم پر جس میں بلا قصد جھوٹ بولا گیا لیکن داروگیر فرماویں گے اس جھوٹی قسم جس میں تمہارے دلوں نے جھوٹ بولنے کا ارادہ کیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ غفور ہیں کہ ایسی بیہودہ قسم پر داروگیر نہ فرمائی۔ حلیم ہیں کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعمداً جھوٹی قسم کھانے کی سزا میں آخرت تک مہلت دی۔ (معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰي- لا يُؤَاخِذُكُمُ اللهُ بِاللَّغْوِ فِيْ اَيْمَانِكُمْ وَلٰكِنْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ. فَكَفَّارَتُهُ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ. فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ. ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ. (سورہ مائدہ آیت نمبر۸۹)

ترجمہ: نہیں پکڑتا تم کو اللہ تمہاری بیہودہ قسموں پر لیکن پکڑتا ہے اس پر جس قسم کو تم نے مضبوط باندھا سو اس کا کفارہ کھانا دینا ہے دس محتاجوں کو اوسط درجہ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو یا کپڑا پہنا دینا دس محتاجوں کو یا ایک گردن آزاد کرنی پھر جس کو میسر نہ ہو تو روزے رکھنے ہیں تین دن کے یہ کفارہ ہے تمہاری قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو اور حفاظت رکھو اپنی قسموں کی۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنے حکم تاکہ تم احسان مانو۔ (معارف القرآن)

قسم کھانے کی چند صورتیں اور احکام

فائدہ: قسم کی تین قسمیں ہیں۔ یمین غموس اگر کسی گذشتہ واقعہ پر جان بوجھ کر جھوٹی قسم کھائے اس کو یمین غموس کہتے ہیں۔ مثلاً ایک شخص نے کوئی کام کر لیا ہے اور وہ جانتا ہے کہ میں نے یہ کام کیا ہے اور پھر جان بوجھ کر قسم کھالے کہ میں نے یہ کام نہیں کیا یہ جھوٹی قسم سخت گناہ کبیرہ اور موجب وبال دنیا و آخرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے مگر اس پر کوئی کفارہ واجب نہیں ہوتا توبہ واستغفار لازم ہے اس لئے اس کو اصطلاح فقہاء میں یمین غموس کیا جاتا ہے کیونکہ غموس کے معنی ڈوبا دینے والے کے ہیں۔ یہ قسم انسان کو گناہ اور وبال میں غرق کر دینے والی ہے۔

دوسری قسم یمین لغو وہ یہ کہ کسی گذشتہ واقعہ پر اپنے نزدیک سچا سمجھ کر قسم کھائے اور واقع میں وہ غلط ہو۔ مثلاً کسی ذریعہ سے یہ معلوم ہوا کہ فلاں شخص آگیا ہے اس پر اعتماد کر کے اس نے قسم کھالی کہ وہ آگیا ہے پھر معلوم ہوا کہ یہ واقعہ کے خلاف ہے اسکو یمین لغو کہتے ہیں اسی طرح بلا قصد زبان سے لفظ قسم نکل جائے تو اسکو بھی یمین لغو کہا جاتا ہے اس کا حکم یہ ہے کہ نہ اس پر کفارہ ہے نہ گناہ۔ (معارف القرآن)

تیسری قسم یمین منعقدہ وہ یہ کہ آئندہ زمانے میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھائے۔ اس کو یمین منعقدہ کہا جاتا ہے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس قسم کو توڑنے کی صورت میں کفارہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں اس پر گناہ بھی ہوتا ہے۔ بعض میں نہیں ہوتا۔ (معارف القرآن)

اور سورہ بقرہ میں حکم آخرت کے گناہ کا بیان ہے اور سورہ مائدہ کی آیت متذکرہ میں دنیاوی حکم یعنی کفارہ کا اور کفارہ قسم صرف یمین منعقدہ پر لازم آتا ہے جو آئندہ زمانہ میں کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے بارے میں منعقد کی ہو اور پھر اسکو توڑ دیا ہو اس کے بعد کفارہ ہے۔ اور اس کی تفصیل یہ ہے۔

کفارہ قسم: اول یہ کہ دس مسکینوں کو متوسط درجہ کا کھانا صبح وشام دو وقت کھلا دیا جائے۔ (۲) یا یہ کہ دس مسکینوں کو بقدر ستر پوش کپڑا دیدیا جائے مثلاً ایک پاجامہ یا ایک تہبند یا لمبا کرتہ (۳) یا ایک غلام آزاد کر دیا جائے اس کے بعد فرمایا اگر اس مالی کفارہ کے ادا کرنے پر قدرت نہ ہو تو یہ ہے کہ تین دن روزے رکھے اور روزے رکھنے میں بعضوں نے لگاتار کہا ہے اور احناف کے نزدیک لگاتار رکھنا ضروری نہیں۔ بلکہ سہولت سے رکھ سکتے ہیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ : قسم توڑنے سے پہلے کفارہ کی ادائیگی معتبر نہیں۔ قسم توڑنے کے بعد کفارہ لازم ہوتا ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : وَاحْفَظُوْا اَیْمَانَکُمْ. اگر کسی چیز کی قسم کھالی ہے تو بلا ضرورت شرعی یا طبعی قسم کو نہ توڑو۔ اور دوسری صورت یہ ہے کہ قسم کھانے میں جلد بازی سے کام نہ لو اپنی قسم کو محفوظ رکھو جب تک کہ شدید مجبوری نہ ہو قسم نہ کھاؤ۔

(معارف القرآن)

اور ایوب علیہ السلام کے متعلق فرمایا کہ وَخُذْ بِیَدِکَ ضِغْثًا فَاضْرِبْ بِہٖ وَلَا تَحْنَثْ (سورہ ص آیت نمبر ۴۴) یعنی اور تم اپنے ہاتھ میں ایک مٹھا سینکوں کا لو اور اس سے مار لو اور قسم نہ توڑو۔ (معارف القرآن)

(۱) مسئلہ : اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی شخص کسی کو سو قمچیاں مارنے کی قسم کھالے اور بعد میں سو قمچیاں الگ الگ مارنے کے بجائے تمام قمچیوں کا ایک گٹھا بنا کر ایک ہی مرتبہ مار دے تو اس سے قسم پوری ہو جاتی ہے اس لئے حضرت ایوب علیہ السلام کو ایسا کرنے کا حکم دیا گیا۔ اس میں حنفیہ کا مسلک یہ ہے (۱) یہ کہ اس شخص کے بدن پر ہر قمچی طولا یا عرضا ضرور لگ جائے (۲) یہ کہ اس سے کچھ نہ کچھ تکلیف ضرور ہو۔ (معارف القرآن)

(۲) مسئلہ : حیلوں کی شرعی حیثیت

اس آیت سے دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ کسی نامناسب یا مکروہ بات سے بچنے کیلئے کوئی شرعی حیلہ اختیار کیا جائے تو وہ جائز ہے۔ اسلئے اللہ تعالیٰ نے خود حضرت ایوب علیہ السلام کو ایک حیلہ کی تلقین فرمائی اور یہ تصریح کر دی کہ اس طرح ان کی قسم نہیں ٹوٹے گی۔ اس لئے یہ واقعہ حیلہ کے جواز پر دلالت کرتا ہے۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اس قسم کے حیلے اسی وقت جائز ہوتے ہیں جبکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

انہیں شرعی مقاصد کے ابطال کا ذریعہ نہ بنایا جائے اور اگر حیلہ کا مقصد یہ ہو کہ کسی حقدار کا حق باطل کیا جائے یا کسی صریح فعل حرام کو اس کی روح برقرار رکھتے ہوئے اپنے لئے حلال کر لیا جائے تو ایسا حیلہ بالکل ناجائز ہے۔

(معارف القرآن)

جھوٹی قسم کھانے کا حکم

مسئلہ : اگر کوئی ظالم چور یا ڈاکو تمہارے گھر کا دفینہ خزانہ دریافت کرے اس وقت ایسی تاویل سے قسم کھا لینا کہ میرے پاس تو ایک روپیہ بھی نہیں ہے مجھے کیوں تنگ کرتے ہو جائز ہے بلکہ علمائے محققین کے نزدیک ایسے وقت میں صریح جھوٹ بھی جائز ہے۔ (فروع الایمان)

ایلاء کا حکم

(٤) قوله تعالٰي — لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِسَائِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآئُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. وَاِنْ عَزَمُوا الطلاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۲۷)

ترجمہ : جو لوگ قسم کھا لیتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے سے ان کیلئے مہلت ہے چار مہینے کی پھر اگر باہم مل گئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ اور اگر ٹھہرا لیا چھوڑ دینے کو تو بیشک اللہ سننے والا جاننے والا ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ ایلاء : جو لوگ بلا قید مدت یا چار ماہ یا زائد مدت کیلئے قسم کھا بیٹھتے ہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنی بیبیوں کے پاس جانے سے ان کیلئے چار مہینے تک کی مہلت ہے سو اگر ان چار مہینے کے اندر یہ لوگ اپنی قسم کو توڑ کر عورت کی طرف رجوع کرلیں۔ تب تو نکاح باقی رہے گا (اور چار مہینے گذرنے کے بعد طلاق واقع ہو جائے گا)
(معارف القرآن)

احادیث

(۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اَكْثَرُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَحْلِفُ لَا وَمُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ (رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اکثروں قسم نہیں کھاتے تھے اور دلوں کے پھرنے والے کی قسم کھاتے تھے۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ حَلَفَ عَلٰى مِلَّةٍ غَيْرِ الاسلام كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَلَيْسَ عَلَى ابْنِ اٰدَمَ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِشَيْءٍ فِي الدُّنْيَا عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوٰى كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللهُ الا قِلَّةً (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: ثابت بن ضحاک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اسلام کے علاوہ کسی دین پر قسم کھاوے جھوٹی قسم پس

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ جیسا کہا ویسا ہوتا ہے اور بنی آدم کے وہ نذر لازم نہیں ہوتی جس کا وہ مالک نہیں اور جو شخص قتل کرے کسی آدمی کو کسی چیز سے دنیا میں عذاب کیا جاوے گا اسی چیز کے ساتھ قیامت کے دن اور جو شخص لعنت کرے کسی مسلمان کو پس تو گویا اس کو قتل کیا ہے اور جو شخص تہمت لگائے کسی مسلمان مرد کو کفر کا تو گویا اس نے اس کو قتل کیا ہے اور جو شخص جھوٹا دعویٰ کرے تاکہ اس کو مال زیادہ ملے تو اللہ تعالیٰ زیادہ نہیں کرتا مال میں مگر کمی ہوتی ہے۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى نِيَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ . (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قسم ہوتی ہے قسم دینے والے کی نیت پر۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ حَلَفَ بِغَيْرِ اللهِ فَقَدْ اَشْرَكَ . (رواہ الترمذی) مشکوۃ

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا جس شخص نے قسم کھائی غیر اللہ کی پس تحقیق کہ شرک کیا اس نے۔ (مظاہر حق)

(٥) عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ قَالَ اِنِّيْ بَرِيْئٌ مِّنَ الاسلامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الاسلامِ سَالِمًا . (رواہ ابو داؤد والنسائی وابن ماجہ، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یوں قسم کھائے کہ میں اسلام سے بری ہو گیا ہوں پس اگر وہ جھوٹا تھا قسم میں تو وہ ویسا ہو گیا اور اگر وہ قسم میں سچا تھا تو بھی ہرگز اسلام کی طرف ثابت نہ پھریگا۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۱۰: کفاروں کا ادا کرنا

کفارہ کئی قسم پر ہے کفارہ یمین، کفارہ قتل، کفارہ ظہار، کفارہ روزہ رمضان وغیرہ یہ قسمیں قرآن وحدیث میں مذکور ہیں۔ (فروع الایمان)

کفارہ یمین

(۱) قوله تعالٰي – وَلٰكِنْ يُّؤَاخِذُكُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَيْمَانَ فَكَفَّارَتُهٗ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسَاكِيْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِيْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ ثَلٰثَةِ اَيَّامٍ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَيْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ. (سورہ مائدہ آیت نمبر ۸۹)

ترجمہ: اور لیکن پکڑتا ہے اس پر جس قسم کو تم نے مضبوط باندھا سو اس کا کفارہ کھانا دینا ہے۔ دس مسکینوں کو اوسط درجہ کا کھانا جو دیتے ہو اپنے گھر والوں کو یا کپڑا پہنانا دینا دس محتاجوں کو یا ایک گردن آزاد کرنی پھر جس کو میسر نہ ہو تو روزے رکھنے ہیں تین دن کے یہ کفارہ تمہارے قسموں کا جب قسم کھا بیٹھو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: قسم توڑنے کی صورت میں کفارہ ہے اول یہ کہ دس مسکینوں کو متوسط

toobaa-elibrary.blogspot.com

درجہ کا کھانا صبح وشام دو وقت کھلا دیا جائے۔ (۲) دوم یہ کہ دس مسکینوں کو بقدر ستر پوشی کپڑا دیدیا جائے یعنی ایک پاجامہ یا تہبند یا لمبا کرتہ۔ (۳) سوم یہ کہ کوئی مملوک غلام آزاد کر دیا جائے اگر یہ تینوں سے عاجز ہو تو (۴) چوتھی صورت یہ کہ تین دن روزے رکھے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک کفارے کا روزہ لگاتار یعنی تین روزے مسلسل ہونا ضروری نہیں۔ (معارف القرآن)

کفارۂ نذر بھی کفارہ یمین ہے

مسلم شریف کی روایت میں ہے حضرت عقبہ بن عامرؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا نذر کا کفارہ یمین کا کفارہ ہے۔ (مظاہر حق)

کفارہ قتل اور قصاص ودیت

(۱) قوله تعالٰي — ولا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ الا بِالْحَقِّ. (سورہ انعام آیت نمبر ۱۵۱)

ترجمہ: یعنی جس شخص کا خون اللہ نے حرام کر دیا ہے اس کو قتل مت کرو ہاں مگر حق پر۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي — ولا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ الا بِالْحَقِّ. (سورۃ الفرقان آیت نمبر ۶۸)

ترجمہ: اور نہیں خون کرتے جان کا جو منع کر دی اللہ نے مگر جہاں چاہئے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اسلامی سزاؤں کی تین قسمیں ہیں۔ تعزیر۔ حد۔ قصاص حد کی پانچ قسمیں ہیں حد سرقہ، حد قطع الطریق۔ حد قذف۔ حد زنا حد شرب خمر اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

قصاص کی دو قسمیں ہیں قصاص بالنفس ۔ قصاص دون النفس اور پہلی قسم میں قتل کا بدلہ قتل ہوتا ہے اور دوسری میں اعضاء وجوارح میں جراحات کا بدلہ ہوتا ہے۔

قصاص

(۳) قوله تعالٰي – يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰي اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ .وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ والْاُنْثٰي بِالْاُنْثٰي . فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ . ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ . فَمَنِ اعْتَدٰي بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ . وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ . (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۷۹)

ترجمہ : اے ایمان والو! فرض ہوا تم پر (قصاص) برابری کرنا مقتولوں میں آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت پھر جس کو معاف کیا جائے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ بھی تو تابعداری کرنی چاہئے موافق دستور کے اور ادا کرنا چاہئے اسکو خوبی کے ساتھ یہ آسانی ہوئی تمہارے رب کی طرف سے اور مہربانی پھر جو زیادتی کرے اس فیصلہ کے بعد تو اسکے لئے ہے عذاب دردناک اور تمہارے واسطے قصاص میں بڑی زندگی ہے اے عقلمندو تاکہ تم بچتے رہو۔ (معارف القرآن)

فائدہ : قصاص کے لفظی معنی مماثلت کے ہیں۔ مراد یہ ہے کہ جتنا ظلم کسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے کسی پر کیا اتنا ہی بدلہ لینا دوسرے کیلئے جائز ہے اس سے زیادتی کرنا جائز نہیں۔ جیسا کہ سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۱۹۴ میں وضاحت اس طرح آئی ہے فَمَنِ اعْتَدٰي عَلَيْكُمْ فَاعْتَدُوْا عَلَيْهِ بِمِثْلِ مَا اعْتَدٰي عَلَيْكُمْ. یعنی پھر جس نے تم پر زیادتی کی تم اس پر زیادتی کرو جیسی اس نے زیادتی کی ہے تم پر۔ اور سورۂ نحل کی آیت نمبر ۱۲۶ میں وضاحت آئی ہے کہ وَاِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَاعُوْقِبْتُمْ بِهٖ. یعنی اگر بدلہ لو اسی قدر جس قدر کہ تم کو تکلیف پہنچائی جائے۔ اسی مضمون کیلئے آیا ہے۔ (معارف القرآن)

اس لئے اصطلاح شرع میں قصاص کہا جاتا ہے قتل کرنے اور زخم لگانے کی سزا کو جس میں مساوات اور مماثلت کی رعایت کی گئی ہو۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: قتل عمد وہ کہ ارادہ کرکے کسی کو آہنی ہتھیار سے یا ایسی چیز سے جس سے گوشت پوست کٹ کر خون بہہ سکے قتل کیا جاوے۔ قصاص یعنی جان کے بدلے جان لینا ایسے ہی قتل کے جرم کے ساتھ مخصوص ہے۔ (معارف القرآن)

(٤) قوله تعالٰي – وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ. (سورہ مائدہ آیت نمبر ۴۵)

ترجمہ: اور لکھ دیا ہم نے ان پر اس کتاب میں کہ جی کے بدلے جی اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخم کا بدلہ ان کے برابر پھر جس نے معاف کر دیا تو وہ گناہ سے پاک ہو گیا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اوپر کی آیت میں جو اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ و الانثي بالانثي فرمایا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے وہ ان جاہلانہ اور ظالمانہ مطالبہ کی تردید کرنے کیلئے یہ آیت نازل ہوئی ہے کہ جس کا حاصل ان کے اس مطالبہ کو رد کرنا تھا کہ غلام کے بدلے آزاد کو اور عورت کے بدلے مرد کو قتل کیا جائے اگرچہ وہ قاتل نہ ہو۔ اسلام نے اپنا عادلانہ قانون یہ نافذ کر دیا کہ جس نے قتل کیا ہے وہی قصاص میں قتل کر دیا جائے اگر عورت قاتل ہے تو تو کسی بے گناہ مرد کو اسکے بدلے میں قتل کرنا اسی طرح قاتل اگر غلام ہے تو اسکے بدلے میں کسی بے گناہ آزاد کو قتل کرنا ظلم عظیم ہے جو اسلام میں قطعاً برداشت نہیں کیا جاسکتا۔ (معارف القرآن)

خلاصہ یہ کہ آیت کا حاصل اس کے سوا نہیں کہ جس نے قتل کیا ہے وہی قصاص میں قتل کیا جائے گا چاہے قاتل عورت ہو یا غلام یا آزاد مرد۔ اس کے بدلے دوسرے کو قتل کرنا جائز نہیں۔ (معارف القرآن)

کفارہ قتل

(۵) قوله تعالٰي — وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ يَقْتُلَ مُؤْمِنًا الا خَطَأً وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَّدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰي اَهْلِه الا اَنْ يَّصَّدَّقُوْا فَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّكُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِيْثَاقٌ فَدِيَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰي اَهْلِه وَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُؤْمِنَةٍ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللهِ . وَكَانَ اللهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا . وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَائُوْهُ .

toobaa-elibrary.blogspot.com

جَهَنَّمُ خٰلِدًا فِيْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَاَعَدَّلَهُ عَذَابًا عَظِيْمًا. (سورہ نساء آیت نمبر۹۲ - ۹۳)

ترجمہ: اور مسلمان کا کام نہیں کہ قتل کرے مسلمان کو مگر غلطی سے اور جو قتل کرے مسلمان کو غلطی سے تو آزاد کرے گردن ایک مسلمان کی اور خون بہا پہنچائے اس کے گھر والوں کو مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر مقتول تھا ایسی قوم میں سے کہ وہ تمہارے دشمن ہیں اور خود وہ مسلمان تھا تو آزاد کرے گردن ایک مسلمان کی اور اگر وہ تھا ایسی قوم میں سے کہ تم میں اور ان میں عہد ہے تو خون بہا پہنچائے اسکے گھر والوں کو اور آزاد کرے گردن ایک مسلمان کی پھر جس کو میسر نہ ہو تو روزے رکھے دو مہینے کے برابر گناہ بخشوانے کو اللہ سے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور جو کوئی قتل کرے مسلمان کو جان کر تو اس کی سزا دوزخ ہے پڑا رہے گا اسی میں اور اللہ کا اس پر غضب ہوا اور اس کو لعنت کی اور اس کے واسطے تیار کیا بڑا عذاب۔ (معارف القرآن)

فائدہ: کل صورتیں ابتداً قتل کی آٹھ ہیں کیونکہ مقتول چار حال سے خالی نہیں ہے یا مومن ہے یا ذمی یا مصالح و مستامن ہے یا حربی ہے اور قتل دو طرح کا ہے یا عمداً یا خطاءً پس اس اعتبار سے کل صورتیں قتل کی آٹھ ہوئیں۔ اول مومن کا قتل عمد دوم مومن کا قتل خطاء سوم ذمی کا قتل عمد چہارم ذمی کا قتل خطاء پنجم مصالح کا قتل عمد ششم مصالح کا قتل خطاء ہفتم حربی کا قتل عمد ہشتم حربی کا قتل خطاء۔ (معارف القرآن)

مذکورہ آٹھ قسموں کا حکم

صورت اولیٰ کا حکم دنیوی یعنی وجوب قصاص سورہ بقرہ کی آیت نمبر۱۷۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس کتاب کی آیت نمبر ۳ میں مذکور ہے اور حکم اخروی سورۂ نساء کی آیت نمبر ۹۳ میں آیا ہے اور صورت دوم کا بیان سورہ نساء کی آیت نمبر ۹۲ کے شروع میں مذکور ہے اور صورت سوم کا حکم دار قطنی کی حدیث میں ہے کہ ذمی کے عوض رسول اللہ ﷺ نے مسلمان سے قصاص لیا (اخرجہ الزیلعي في تخریج الهدایه) اور صورت چہارم کا ذکر قول اللہ تعالیٰ وَاِنْ كَانَ مِنْ قَوْمٍ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهُمْ مِّيْثَاقٌ میں آتا ہے۔ صورت پنجم کا ذکر قولہ تعالیٰ فَمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ عَلَيْهِمْ سَبِيلًا. میں آچکا ہے سورہ نساء آیت نمبر ۹۰ صورت ششم کا حکم صورت چہارم کے ساتھ ہی مذکور ہے کیونکہ میثاق عام ہے جو وقتی اور دائمی دونوں کو شامل ہے پس ذمی و مستامن دونوں آگئے (درمختار کتاب الدیات)

صورت ہفتم و ہشتم کا حکم خود جہاد کی مشروعیت ہے سورہ نساء کی آیت نمبر ۸۹ - ۹۰ - ۹۱ میں معلوم ہو چکا ہے کیونکہ جہاد میں اہل حرب قصداً مقتول ہوتے ہیں اور خطاء کا جواز بدرجہ اولیٰ ثابت ہو گا (بیان القرآن) (از معارف القرآن)

قتل کی تین قسمیں اور ان کا شرعی حکم

پہلی قسم - عمد: جو ظاہراً قصد سے ایسے آلہ کے ذریعہ سے واقع ہو جو آہنی آلہ کی طرح ہو جیسے دھار والا بانس یا دھار والا پتھر وغیرہ۔ (معارف القرآن)

دوسری قسم - شبہ عمد: جو قصداً تو ہو مگر ایسے آلہ سے نہ ہو جس سے اجزاء میں تفریق ہو سکتی ہو۔ (معارف القرآن)

تیسری قسم - خطاء: یا تو قصد و ظن میں کہ دور سے آدمی کو شکاری جانور یا کافر حربی سمجھ کر نشانہ لگا دیا یا فعل میں کہ نشانہ تو جانور ہی کو لگایا لیکن آدمی کو جا لگا اس میں خطاء سے مراد غیر عمد ہے دوسری تیسری دونوں قسمیں اس میں آگئیں دونوں میں دیت بھی ہے اور گناہ بھی مگر ان دونوں امر میں دونوں قسمیں متفاوت ہیں دیت دوسری قسم کی سو اونٹ ہیں۔ چار قسم کے یعنی ایک ایک قسم

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے پچیس پچیس اور دیت تیسری قسم کی سو آونٹ ہیں۔ پانچ قسم کے یعنی ایک ایک قسم کے بیس بیس البتہ اگر دیت میں نقد دیا جائے تو دونوں قسموں میں دس ہزار درہم شرعی یا ایک ہزار دینار شرعی ہیں اور گناہ دوسری قسم میں زیادہ ہے بوجہ قصد کے اور تیسری قسم میں کم صرف بے احتیاطی کا (کذا فی الھدایہ) چنانچہ تحریر رقبۃ کا وجوب و نیز لفظ توبہ بھی اس پر دال ہے اور یہ حقیقت ان تینوں کی دنیا میں جاری ہونے والے احکام شرعیہ کے اعتبار سے ہے اور گناہ کے اعتبار سے عمد و غیر عمد ہونا۔ اس کا مدار قلبی قصد و ارادہ پر ہے جس پر وعید آئندہ کا مدار ہے وہ اللہ کو معلوم ہے ممکن ہے کہ اس اعتبار سے قسم اول غیر عمد ہو جاوے اور قسم ثانی عمد ہو جاوے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : یہ مقدار مذکور دیت کی جب ہے کہ مقتول مرد ہو اور اگر عورت ہو تو اس کی نصف ہے (کذا فی الھدایۃ) (از معارف القرآن)

مسئلہ : دیت مسلم اور ذمی کی برابر ہے۔ رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے دِيَةُ كُلِّ ذِيْ عَهْدٍ فِيْ عَهْدِهٖ اَلْفُ دِيْنَارٍ . (کذا فی الھدایۃ اخرجہ ابو داؤد فی مراسیلہ) (معارف القرآن)

مسئلہ : کفارہ یعنی تحریر رقبہ یا روزے رکھنا خود قاتل کو ادا کرنا پڑتا ہے اور دیت قاتل کے اہل نصرت پر ہے جن کو شرع کی اصطلاح میں عاقلہ کہتے ہیں (بیان القرآن، از معارف القرآن)

یہاں یہ شبہ نہ کیا جائے کہ قاتل کے جرم کا بوجھ اس کے اولیاء اور انصار پر کیوں ڈالا جاتا ہے کیونکہ وہ تو بے قصور ہیں؟ وجہ دراصل یہ ہے کہ اس میں قاتل کے اولیاء بھی قصور وار ہوتے ہیں کہ انہوں نے اس کو اس قسم کی بے احتیاطی کرنے سے روکا نہیں اور دیت کے خوف سے آئندہ وہ لوگ اس کی حفاظت میں کوتاہی نہ کریں گے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : کفارہ میں لونڈی غلام برابر ہیں۔ لفظ رَقَبَہ عام ہے۔ البتہ ان کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اعضاء سالم ہونے چاہئیں۔(معارف القرآن)

مسئلہ: دیت مقتول کی شرعی ورثہ میں تقسیم ہوگی اور جو اپنا حصہ معاف کر دیگا اس قدر معاف ہو جائے گی اور اگر سب نے معاف کر دیا سب معاف ہو جائے گی۔(معارف القرآن)

مسئلہ: جس مقتول کا کوئی وارث شرعی نہ ہو اس کی دیت بیت المال میں داخل ہوگی کیونکہ دیت ترکہ ہے اور ترکہ کا یہی حکم ہے (بیان القرآن' از معارف القرآن)

مسئلہ: اہل میثاق (ذمی یا مستامن) کے باب میں جو دیت واجب ہے ظاہر یہ ہے کہ اس وقت ہے جب اس ذمی یا مستامن کے اہل موجود ہوں اور اگر اسکے اہل نہ ہوں یا وہ اہل مسلمان ہوں اور مسلمان کافر کا وارث ہو نہیں سکتا۔اس لئے وہ بجائے نہ ہونے کے ہے تو اگر وہ ذمی ہے تو اسکی دیت بیت المال میں داخل کی جائے گی کیونکہ ذمی لاوارثکا ترکہ جس میں دیت داخل ہے بیت المال میں آتا ہے (کما فی الدر المختار) ورنہ واجب نہ ہوگی۔(بیان القرآن' از معارف القرآن)

مسئلہ: روزے میں اگر مرض وغیرہ کی وجہ سے تسلسل باقی نہ رہا ہو یا نفاس کی وجہ سے تو از سر نو رکھنے پڑیں گے البتہ عورت کے حیض کی وجہ سے تسلسل ختم نہیں ہو گا۔(معارف القرآن)

مسئلہ: اگر کسی عذر سے روزہ پر قدرت نہ ہو تو قدرت تک توبہ کیا کرے۔

(معارف القرآن)

مسئلہ: قتل عمد میں یہ کفارہ نہیں توبہ کرنا چاہئے۔(بیان القرآن' از معارف القرآن)

(٦) قوله تعالٰي — ولا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللهُ الا بِالْحَقِّ. وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوْمًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهٖ سُلْطَانًا فلا يُسْرِفْ فِيْ الْقَتْلِ. اِنَّهٗ كَانَ مَنْصُوْرًا.

(سورہ بنی اسرائیل آیت نمبر ۳۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اور نہ مارو اس جان کو جس کو منع کر دیا اللہ نے مگر حق پر اور جو مارا گیا ظلم سے تو دیا ہے ہم نے اسکے وارث کو زور سو حد سے نہ نکل جائے قتل کرنے میں اس کو مدد ملتی ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : یہ آٹھواں حکم قتل ناحق کی حرمت کے بیان میں ہے جس کا جرم عظیم ہونا دنیا کی ساری ہی جماعتوں اور مذہبوں اور فرقوں میں مسلم ہے حدیث میں ہے کہ حدیث رسول اللہ ﷺ

(۱) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرٍو اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَزَوَالُ الدُّنْيَا اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُسْلِمٍ (رواه الترمذي والنسائي وَوَقَفَهُ بَعْضُهُمْ وَهُوَ الْاَصَحُّ رواه ابن ماجة عن البراء بن عازب) مشكوة

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے مروی ہے بیشک نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ ساری دنیا کی تباہی اللہ کے نزدیک اس سے ہلکی ہے کہ کسی مومن کو ناحق قتل کیا جائے (ترمذی) اور بعض راویوں نے اس کو موقوف بیان کیا ہے اور وہ زیادہ صحیح ہے اور ابن ماجہ نے یہ براء بن عازب سے نقل کیا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَاَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمٰآءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمٍ مُّؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللهُ فِي النَّارِ. (رواه الترمذي وقال هذا حديث غريب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابو ہریرہ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر اللہ تعالیٰ کے ساتوں آسمان اور ساتوں زمینوں کے باشندے کسی مومن کے قتل ناحق میں شریک ہو جائیں تو ان سب کو اللہ تعالیٰ جہنم میں داخل کر دیں گے۔
(معارف القرآن)

قتل ناحق کی تفسیر اور تین شخص واجب القتل ہیں

(۳) عَنْ عَبدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللهِ اِلَّا بِاِحْدٰي ثَلٰثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِيْ وَالْمَارِقُ لِدِيْنِهِ التَّارِكُ لِلْجَمَاعَةِ (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان کا خون حلال نہیں جو اللہ ایک ہونے اور میرے رسول ہونے کی شہادت دیتا ہو بجز تین صورتوں کے ایک یہ کہ اس نے شادی شدہ ہونے کے باوجود زنا کیا ہو (کہ اس کی شرعی سزا یہ ہے کہ اس کو پتھراؤ کر کے مار دیا جائے) دوسرے وہ جس نے کسی انسان کو ناحق قتل کیا ہو (کہ اس کی سزا یہ ہے کہ ولی مقتول اسکو قصاص میں قتل کر سکتا ہے) تیسرے وہ شخص جو دین اسلام سے مرتد ہو گیا ہو (کہ اس کی سزا بھی قتل ہے) (معارف القرآن)

مسئلہ : آیت مذکورہ میں بتلایا گیا ہے کہ قصاص کا حق مقتول کے ولی کا ہے اگر

toobaa-elibrary.blogspot.com

نسبی ولی کوئی موجود نہیں تو اسلامی حکومت کے سربراہ کو یہ حق حاصل ہوگا کہ وہ بھی ایک حیثیت سے سب مسلمانوں کا ولی ہے۔اسی لئے خلاصہ تفسیر میں ولی حقیقی یا حکمی لکھا گیا ہے۔(معارف القرآن)

ظلم کا بدلہ ظلم سے لینا جائز نہیں۔انصاف کی رعایت لازمی ہے

آیت مذکور میں فلا یُسرِف فِیْ الْقَتْلِ آیا ہے اسلامی قانون کی ایک خاص ہدایت ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ ظلم کا بدلہ ظلم سے لینا جائز نہیں بدلہ میں بھی انصاف کی رعایت لازمی ہے۔جب تک ولی مقتول انصاف کے ساتھ اپنے مقتول کا انتقام شرعی قصاص کیساتھ لینا چاہے تو قانون شریعت اس کے حق میں ہے یہ منصور حق ہے اللہ تعالیٰ اس کا مددگار ہے اور اگر اس نے جوش انتقام میں شرعی قصاص سے تجاوز کیا تو اب یہ مظلوم کے بجائے ظالم ہوگیا اور ظالم اس کا مظلوم بن گیا اب معاملہ برعکس ہو جائے گا اور اللہ تعالیٰ اور اسکا قانون اب اس کی مدد کرنے کے بجائے دوسرے فریق کی مدد کریگا کہ اسکو ظلم سے بچائے گا۔(معارف القرآن)

مسئلہ: قصاص لینے کا حق اگرچہ اولیاء مقتول کا ہے مگر باجماع امت ان کو اپنا یہ حق خود وصول کرنے کا اختیار نہیں کہ خود ہی قاتل کو مار ڈالیں بلکہ اس حق کے حاصل کرنے کے لئے سلطان مسلم کا حکم یا اس کے کسی نائب کا ضروری ہے کیونکہ قصاص کس صورت میں واجب ہوتا ہے کس میں نہیں اس کی جزئیات بھی دقیق ہیں جن کو ہر شخص معلوم نہیں کر سکتا۔اسکے علاوہ اولیاء مقتول اپنے غصہ میں مغلوب ہو کر کوئی زیادتی بھی کر سکتے ہیں اس لئے باتفاق علماء امت حق قصاص حاصل کرنے کے لئے اسلامی حکومت کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔
(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ضابطہ دیت کی تفصیل

(٤) عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ حَزَمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ. اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَتَبَ اِلٰى اَهْلِ الْيَمَنِ وَكَانَ فِيْ كِتَابِهٖ اَنَّ مَنِ اعْتَبَطَ مُؤْمِنًا قَتْلاً فَاِنَّهٗ قَوَدٌ يَدَهٗ اِلَّا اَنْ يَرْضٰى اَوْلِيَاءُ الْمَقْتُوْلِ وَفِيْهِ اَنَّ الرَّجُلَ يُقْتَلُ بِالْمَرْأَةِ وَفِيْهِ فِيْ نَفْسِ الدِّيَةُ مَائَةٌ مِّنَ الاِبِلِ وَعَلٰى اَهْلِ الذَّهَبِ اَلْفُ دِيْنَارٍ وَفِي الْاَنْفِ اِذَا اُوْعِبَ جَدْعُهٗ الدِّيَةُ مَائَةٌ مِّنَ الاِبِلِ وَفِيْ الْاَسْنَانِ الدِّيَةُ وَفِيْ الشَّفَتَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الْبَيْضَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الذَّكَرِ الدِّيَةُ وَفِي الصُّلْبِ الدِّيَةُ وَفِي الْعَيْنَيْنِ الدِّيَةُ وَفِي الرِّجْلِ الْوَاحِدَةِ نِصْفُ الدِّيَةِ وَفِي الْمَامُوْمَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَفِي الْجَائِفَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ وَ فِي الْمُنَقِّلَةِ خَمْسَ عَشَرَةَ مِنَ الاِبِلِ وَفِيْ كُلِّ اَصْبَعٍ مِّنْ اَصَابِعِ الْيَدِ وَالرِّجْلِ عَشَرٌ مِنَ الاِبِلِ وَفِي السِّنِّ خَمْسٌ مِّنَ الاِبِلِ (رواه النسائی والدارمی) وَفِيْ رِوَايَةِ مَالِكٍ وَفِي الْعَيْنِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْيَدِ خَمْسُوْنَ وَفِي الرِّجْلِ خَمْسُوْنَ وَفِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : ابوبکر بن محمد بن عمرو بن حزم رضی اللہ عنہ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے نقل کی یہ کہ رسول اللہ ﷺ نے خط لکھا اہل یمن کے پاس اور آپ ﷺ کے نامہ میں یہ تھا کہ جو شخص کسی مسلمان کو بے قصور مار ڈالے یعنی عمداً۔ پس تحقیق کہ وہ قصاص میں اپنے ہاتھ کو مقید کیا مگر یہ کہ راضی ہو جاویں وارث مقتول کے یعنی دیت پر راضی ہو جاویں یا معاف کر دیں اور اس میں یہ بھی لکھا تھا بیشک مرد قتل کیا جاوے عورت کے بدلے میں اور یہ بھی تھا کہ ایک مقتول کی دیت سو اونٹ ہے اور سونے والے کیلئے ایک ہزار دینار ہے اور ناک کا بدلہ اگر پوری کاٹی جاوے پوری دیت یعنی سو اونٹ ہے اور پوری داڑھ اگر توڑ دے تو اسکا بدلہ سو اونٹ ہے اور دونوں ہونٹوں کا بدلہ سو اونٹ ہے اور دونوں خصیوں کا بدلہ سو اونٹ ہے اور الہ تناسل کا بدلہ سو اونٹ ہے اور پیٹھ کی ہڈی توڑنے کا بدلہ سو اونٹ ہے اور دونوں آنکھوں کا بدلہ سو اونٹ ہے اور ایک پیر کا بدلہ پچاس اونٹ ہے اور زخم مغز کے کھال تک پہنچنے پر تہائی دیت ہے اور پیٹ کے زخم پر تہائی دیت ہے۔ اور وہ زخم جو ہڈی ٹوٹ گئی ہو پندرہ اونٹ اور ہر انگلی کا بدلہ ہاتھ کا ہو یا پیر کا دس دس اونٹ ہیں اس کا بدلہ اور ایک دانت کا بدلہ پانچ اونٹ ہیں۔ مالک رح کی روایت میں یہ ہے اور ایک آنکھ کا بدلہ پچاس اونٹ ہیں اور ایک ہاتھ کا بدلہ پچاس اونٹ ہیں اور ایک پیر کا بدلہ پچاس اونٹ ہیں اور وہ زخم جسے ہڈی نظر آنے لگے پانچ اونٹ ہیں۔ (مظاہر حق)

کفارۂ ظہار اور اس کا حکم

(۱) قوله تعالٰي — اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِّسَآئِهِمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَاهُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ. اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰٓئِیْ وَلَدْنَهُمْ وَاِنَّهُمْ لَیَقُوْلُوْنَ مُنْکَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا. وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ. وَالَّذِیْنَ یُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ یَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا. ذٰلِکُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ. فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّتَمَاسَّا. فَمَنْ لَّمْ یَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا. ذٰلِکَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ. وَتِلْکَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْکٰفِرِیْنَ عَذَابٌ اَلِیْمٌ. (سورہ مجادلہ آیت نمبر۲- ۳- ۴)

ترجمہ: جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں تم میں سے اپنی عورتوں کو وہ نہیں ہو جاتیں ان کی مائیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جنہوں نے انکو جنا اور وہ بولتے ہیں ایک ناپسند بات اور جھوٹی اور اللہ معاف کرنے والا بخشنے والا ہے اور جو لوگ ماں کہہ بیٹھیں اپنی عورتوں کو پھر کرنا چاہیں وہی کام جس کو کہا ہے تو آزاد کرنا چاہئے ایک بردہ پہلے اس سے کہ آپس میں ہاتھ لگائیں اس سے تم کو نصیحت ہوگی اور اللہ خبر رکھتا ہے جو تم کرتے ہو پھر جو کوئی نہ پائے تو روزے ہیں دو مہینے لگاتار پہلے اس سے کہ آپس میں چھوئیں پھر جو کوئی یہ نہ کر سکے تو کھانا دینا ہے ساٹھ محتاجوں کا یہ (حکم) اس واسطے کہ تابعدار ہو جاؤ اللہ کے اور اسکے رسول کے اور حدیں باندھی ہیں اللہ کی اور منکروں کے واسطے عذاب ہے دردناک۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ظہار کی تعریف

اصطلاح شرع میں ظہار کی تعریف یہ ہے کہ اپنی بیوی کو اپنی محرمات ابدیہ ماں بہن بیٹی وغیرہ کے کسی ایسے عضو سے تشبیہ دینا جس کو دیکھنا اس کیلئے جائز نہیں۔ ماں کی پشت بھی اس کی ایک مثال ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ لفظ دائمی حرمت کیلئے بولا جاتا تھا اور طلاق کے لفظ سے بھی زیادہ شدید سمجھا جاتا تھا کیونکہ طلاق کے بعد تو رجعت یا نکاح جدید ہو کر پھر بھی بیوی بن سکتی ہے مگر ظہار کی صورت میں رسم جاہلیت کے مطابق ان کے آپس میں میاں بیوی ہو کر رہنے کی قطعی کوئی صورت نہ تھی۔ شریعت اسلامیہ نے آیات مذکورہ کے ذریعہ اس رسم کی اصلاح دو طرح فرمائی اول تو خود اس رسم ظہار کو ناجائز و گناہ قرار دیا کہ جس کو بیوی سے علیحدگی اختیار کرنا ہے اس کا طریقہ طلاق ہے۔ اس کو اختیار کرے ظہار کو اس کام کیلئے استعمال نہ کرے کیونکہ یہ ایک لغو اور جھوٹا کلام ہے کہ بیوی کو ماں کہہ دیا۔ ان کے اس بیہودہ کلام کی وجہ سے بیوی ماں نہیں بن جاتی۔ ماں تو وہی ہے جس کے بطن سے پیدا ہوا ہے۔ تو ان کا یہ قول جھوٹا بھی ہے کہ خلاف واقع بیوی کو ماں کہہ رہا ہے اور منکر یعنی گناہ بھی ہے۔

(معارف القرآن)

دوسری اصلاح یہ فرمائی کہ اگر کوئی ناواقف جاہل یا احکام دین سے غافل آدمی ایسا کر ہی بیٹھے تو اس لفظ سے حرمت ابدی شریعت اسلام میں نہیں ہوتی لیکن اس کی کھلی چھٹی بھی نہیں دی جاتی کہ ایسا لفظ کہنے کے بعد پھر بیوی سے پہلے کی طرح اختلاط وانتفاع کرتا رہے بلکہ اس پر ایک جرمانہ کفارہ کا لگایا گیا کہ اگر پھر یہ اپنی بیوی سے رجوع ہونا چاہتا ہے اور سابق کی طرح بیوی سے انتفاع چاہتا ہے تو کفارہ ادا کر کے اپنے اس گناہ کی تلافی کرے بغیر کفارہ ادا کئے بیوی حلال نہ ہوگی اور اگر ظہار کر کے بیوی سے اختلاط نہیں رکھنا چاہتا تو کوئی کفارہ لازم نہیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ظہار کا کفارہ

کفارہ ظہار کا یہ ہے کہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کرے اگر اسپر قدرت نہ ہو تو دو مہینے کے لگاتار مسلسل روزے رکھے اور کسی بیماری یا ضعف کے سبب اتنے روزوں پر بھی قدرت نہ ہو تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے یعنی دونوں وقت پیٹ بھرائی کھانا ساٹھ مسکینوں کو کھلا دے اور کھانا کھلانے کے قائم مقام یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ساٹھ مسکینوں کو فی کس ایک فطرہ کی مقدار گندم یا اس کی قیمت دیدے فطرہ کی مقدار ہمارے موجودہ وزن کے اعتبار سے پونے دو سیر گندم ہیں اس کی قیمت بھی دی جا سکتی ہے۔ (معارف القرآن)

واقعہ ظہار

حدیث میں ہے کہ حضرت خولہ بنت ثعلبہ کی واویلہ اور فریاد پر جب آیات مذکورہ اور کفارہ ظہار کے احکام نازل ہوئے اور شوہر سے دائمی مفارقت وحرمت سے بچنے کا راستہ نکل آیا تو آنحضرت ﷺ نے ان کے شوہر کو بلایا دیکھا کہ ضعیف البصر بوڑھا آدمی ہے آپ ﷺ نے اس کو نازل شدہ آیات اور کفارہ کا حکم سنایا کہ ایک غلام یا لونڈی آزاد کر دو اس نے کہا کہ یہ میری قدرت میں نہیں کہ غلام خرید کر آزاد کروں آپ ﷺ نے فرمایا کہ پھر دو مہینے کے مسلسل روزے رکھو۔ اس نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ ﷺ کو رسول برحق بنایا میری حالت یہ ہے کہ اگر دن میں دو تین مرتبہ کھانا نہ کھاؤں تو میری نگاہ بالکل ہی جاتی رہتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ اس نے کہا کہ یہ بھی میری قدرت میں نہیں بجز اس کے کہ آپ ﷺ ہی کچھ مدد کریں۔ آپ ﷺ نے اسکو کچھ غلہ عطا فرمایا پھر کچھ دوسرے لوگوں نے جمع کر دیا اس طرح ساٹھ مسکینوں کو فطرے کی مقدار دے کر کفارہ ادا ہو گیا۔ (ابن کثیر از معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کفارہ روزۂ رمضان

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوْسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ اِذْ جَائَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ مَالَكَ قَالَ وَاقِعْتُ عَلٰي امْرَاتِيْ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيْعُ اَنْ تَصُوْمَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَجِدُ اِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ عَلٰي ذٰلِكَ اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيْهَا تَمْرٌ وَّالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ فَقَالَ اَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقَ بِهٖ فَقَالَ الرَّجُلُ اَعَلٰي اَفْقَرَ مِنِّيْ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَوَاللهِ مَابَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيْدُ الْحَرَّتَيْنِ اَهْلُ بَيْتٍ اَفْقَرُ مِنْ اَهْلِ بَيْتِيْ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتّٰي بَدَتْ اَنْيَابُهٗ ثُمَّ قَالَ اَطْعِمْهُ اَهْلَكَ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں تو ہلاک ہو گیا۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کیا بات ہوئی؟ اس نے کہا کہ میں روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے جماع کر لیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔اس پر آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کر سکو اس نے کہا نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے دریاف فرمایا کیا پے درپے دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟اس نے عرض کی نہیں آخر آپ ﷺ نے پوچھا کیا تمہارے اندر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی استطاعت ہے؟اس نے اس کا جواب بھی نفی میں دیا ۔راوی نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ پھر تھوڑی دیر کیلئے ٹھہر گئے ہم بھی اپنی اسی حالت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ کی خدمت میں ایک بڑا ٹوکرا (عرق نامی) پیش کیا گیا جس میں کھجوریں تھیں عرق ٹوکرے کو کہتے ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا کہ سائل کہاں ہے؟ اس نے کہا کہ میں حاضر ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اسے لو اور صدقہ کر دو اس شخص نے کہا یارسول اللہ کیا میں اپنے سے زیادہ محتاج پر صدقہ کروں گا؟اللہ کی قسم ان دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی بھی گھرانہ میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے اس پر نبی کریم ﷺ اس طرح ہنس پڑے کہ آپ ﷺ کے آگے کے دانت دیکھے جاسکے۔پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اپنے گھر والوں ہی کو کھلا دو۔(ترجمہ بخاری)

فائدہ: دوسری احادیث میں ہے کہ آنحضور ﷺ نے فرمایا یہ تمہارے لئے جائز ہے اس کے بعد پھر کسی کیلئے صدقہ کا یہ طریقہ (یعنی اپنے گھر والوں کو کھلانا) جائز نہ ہوگا۔(شرح بخاری)

مسئلہ: روزہ کا کفارہ مثل کفارہ ظہار کے ہے۔(قدوری)

مسئلہ: رمضان شریف کے روزے کے سوا اور کسی روزے کے توڑنے میں کفارہ نہیں۔(قدوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۱۱ستر کا نماز میں اور نماز کے علاوہ بھی ڈھانکنا

(۱) قوله تعالٰي – يٰبَنِيْ اٰدَمَ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۂ اعراف آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اے اولاد آدم کی لے لو اپنی آرائش ہر نماز کے وقت۔
(معارف القرآن)

فائدہ: خلاصہ یہ ہے کہ ستر پوشی انسان کیلئے پہلا انسانی اور اسلامی فرض ہے جو ہر حالت میں اس پر لازم ہے نماز اور طواف میں بدرجہ اولیٰ فرض ہے۔
(معارف القرآن)

مسئلہ: اس آیت سے معلوم ہوا جیسا کہ نماز میں ستر پوشی کا فرض ہونا ثابت ہوتا ہے اسی طرح بقدر استطاعت صاف ستھرا اچھا لباس اختیار کرنے کی فضیلت اور استحباب بھی ثابت ہوتا ہے۔(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – يٰبَنِيْ اٰدَمَ قَدْ اَنْزَلْنَا عَلَيْكُمْ لِبَاسًا يُّوَارِيْ سَوْاٰتِكُمْ وَرِيْشًا. وَلِبَاسُ التَّقْوٰي. ذٰلِكَ خَيْرٌ. ذٰلِكَ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ.

(سورہ اعراف آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ: اے اولاد آدم کی ہم نے اتاری تم پر پوشاک جو ڈھانکے تمہاری شرمگاہیں اور اتاری آرائش کے کپڑے اور لباس پرہیزگاری کا وہ سب سے بہتر ہے یہ نشانیاں ہیں اللہ کی قدرت کی تاکہ وہ لوگ غور کریں۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : اس میں لباس کے دو فائدے بتلائے گئے ایک ستر پوشی دوسرے سردی گرمی سے حفاظت اور آرائش بدن اور پہلے فائدہ کو مقدم کرکے اس طرح اشارہ کر دیا کہ انسانی لباس کا اصل مقصد ستر پوشی ہے اور یہی اسکا عام جانوروں سے امتیاز ہے کہ جانوروں کا لباس جو قدرتی طور پر ان کے بدن کا جزء بنا دیا گیا ہے اس کا کام صرف سردی گرمی سے حفاظت یا زینت ہے ستر پوشی کا اس میں اتنا اہتمام نہیں البتہ اعضائے مخصوصہ کی وضع ان کے بدن میں اس طرح رکھ دی ہے کہ بالکل کھلے نہ رہیں کہیں ان پر دم کا پردہ کہیں دوسری طرح کا۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : شریعت اسلام جو انسان کی ہر صلاح وفلاح کی کفیل ہے اس نے ستر پوشی کا اہتمام اتنا کیا کہ ایمان کے بعد سب سے پہلا فرض سر پوشی کو قرار دیا۔ نماز روزہ وغیرہ سب اس کے بعد ہے تو شیطان نے انسان کے اس کمزور پہلو کو بھانپ کر پہلا حملہ انسان کی ستر پوشی پر کیا (یعنی آدم علیہ السلام وحواء پر جنت میں کیا) (معارف القرآن)

دوسرا فائدہ : مذکورہ آیت نمبر ۲۶ میں حق تعالیٰ نے تمام اولاد آدم کو خطاب کرکے ارشاد فرمایا کہ تمہارا لباس قدرت کی ایک عظیم نعمت ہے اس کی قدر کرو یہاں خطاب صرف مسلمانوں کو نہیں بلکہ پوری اولاد آدم کو ہے۔ اس میں اشارہ ہے کہ ستر پوشی اور لباس انسان کی فطری خواہش اور ضرورت ہے بغیر امتیاز کسی مذہب وملت کے سب ہی اس کے پابند ہیں پھر اسکی تفصیل میں تین قسم کے لباسوں کا ذکر فرمایا۔ (معارف القرآن)

اول یواری جو موارات سے مشتق ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں اور سوأۃ سئوۃ کی جمع ہے ان اعضاء انسانی کو سوء ۃ کہا جاتا ہے جن کے کھلنے کو انسان فطرۃً برا اور قابل شرم سمجھتا ہے۔ دوسرا وریشا ریش اس لباس کو کہا جاتا ہے جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

آدمی زینت وجمال کیلئے استعمال کرتا ہے یعنی ستر چھپانے کے علاوہ بھی ہم نے تمہیں اس سے زیادہ لباس اس لئے عطا کیا کہ تم اس کے ذریعہ زینت وجمال حاصل کر سکو اور اپنی ہیئت کو شائستہ بنا سکو۔ تیسرا یہ کہ لباس کا اصل مادہ جو روئی یا اون وغیرہ ہے اس میں کسی انسانی تدبیر کو ذرہ برابر دخل نہیں وہ محض قدرت حق تعالیٰ ہی کا ایسا عطیہ ہے البتہ ان چیزوں سے اپنی راحت و آرام ومزاج کے مناسب سردی گرمی سے بچنے کیلئے لباس بنالینے میں انسانی صنعت گری کام کرتی ہے اور وہ صنعت بھی حق تعالیٰ ہی کی بتلائی اور سکھائی ہوئی ہے۔ اس لئے حقیقت شناس نگاہ میں یہ سب اللہ تعالیٰ ہی کا ایسا عطیہ ہے۔ جیسے آسمان سے اتارا گیا ہو لفظ اَنْزَلْنَا فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا ہے۔

(معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰي - يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ. ذٰلِكَ اَدْنٰي اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (سورۂ احزاب آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اے نبی کہہ دے اپنی عورتوں کو اور اپنی بیٹیوں کو اور مسلمانوں کی عورتوں کو نیچے لٹکائیں اپنی اوپر تھوڑی سی اپنی چادریں اس میں بہت قریب ہے کہ پہچانی پڑیں تو کوئی ان کو نہ ستائے اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ (معارف القرآن)

فائدہ: (۱) اس آیت میں آزاد عورتوں کو ایک خاص طرح کے پردہ کی ہدایت فرمائی کہ چادر کو سر کے اوپر سے لٹکا کر چہرے کو چھپالیں تاکہ عام کنیزوں (اور آوارہ عورتوں) سے ان کا امتیاز ہو جائے اور یہ شریر لوگوں (آوارہ لڑکوں)

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے فتنہ سے محفوظ ہو جائیں۔(معارف القرآن)

(۲) عورتوں اور مردوں میں بے محابا اختلاط تو دنیا کی پوری تاریخ میں آدم علیہ السلام سے لیکر خاتم الانبیاء ﷺ تک کسی زمانے میں درست نہیں سمجھا گیا اور صرف اہل شرائع ہی نہیں دنیا کے عام شریف خاندانوں میں ایسے اختلاط کو روا نہیں رکھا گیا۔(معارف القرآن)

(٤) قوله تعالٰي— قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ. ذٰلِكَ اَزْكٰي لَهُمْ. اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ. وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰي جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَائِهِنَّ اَوْ اٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْبَنِيْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰي عَوْرٰتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَي اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (سورۃ النور آیت نمبر ۳۰-۳۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : کہہ دے ایمان والوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتے رہیں اپنے ستر کو اس میں خوب ستھرائی ہے ان کیلئے بیشک اللہ کو خبر ہے جو کچھ کرتے ہیں اور کہہ دے ایمان والیوں کو نیچی رکھیں ذرا اپنی آنکھیں اور تھامتے رہیں اپنے ستر کو اور نہ دکھلائیں اپنا سنگار مگر جو کھلی چیز ہے اس میں سے اور ڈال لیں اپنی اوڑھنی اپنی گریبان پر اور نہ کھولیں اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا اپنے خاوند کے باپ کے یا اپنے بیٹے کے یا اپنے خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجوں کے یا اپنے بھانجوں کے یا اپنی عورتوں کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے یا کاروبار کرنے والوں کے جو مرد کہ کچھ غرض نہیں رکھتے یا لڑکوں کے جنھوں نے ابھی نہیں پہچانا عورتوں کے بھید کو اور نہ ماریں زمین پر اپنے پاؤں کو کہ جانا جائے جو چھپاتی ہیں اپنے سنگار اور توبہ کرو اللہ کے آگے سب مل کر اے ایمان والوں تاکہ تم بھلائی پاؤ۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : نگاہ پست اور نیچی رکھنے سے مراد نگاہ کو ان چیزوں سے پھیر لینا ہے جن کی طرف دیکھنا شرعاً ممنوع و ناجائز ہے اس میں غیر محرم عورت کی طرف بری نیت سے دیکھنا تحریماً اور بغیر کسی نیت کے دیکھنا کراہتہ داخل ہے اور کسی عورت یا مرد کے ستر شرعی پر نظر ڈالنا بھی اس میں داخل ہے (مواضع ضرورت جیسے علاج معالجہ وغیرہ اس سے مستثنیٰ ہیں) اور کسی کا راز معلوم کرنے کے لئے اس کے گھر میں جھانکنا اور تمام وہ کام جن میں نگاہ کے استعمال کرنے کو شریعت نے ممنوع قرار دیا ہے اس میں داخل ہیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ : شرمگاہوں کی حفاظت سے مراد یہ ہے کہ نفس کی خواہش پورا کرنے کی جتنی ناجائز صورتیں ہیں ان سب سے اپنی شرمگاہوں کو محفوظ رکھیں۔اس میں زنا، لواطت اور دو عورتوں کا باہمی سحاق جس سے شہوت پوری ہو جائے ہاتھ سے شہوت پوری کرنا یہ سب ناجائز وحرام چیزیں داخل ہیں۔ مراد اس آیت کی ناجائز وحرام شہوت رانی اور اس کے تمام مقدمات (مثلاً باتیں سننا۔ ہاتھ لگانا وغیرہ) کو ممنوع کرنا ہے جن سے ابتداء اور انتہا کو تصریحاً بیان فرما دیا باقی درمیانی مقدمات سب اس میں داخل ہو گئے۔فتنہ شہوت کا سب سے پہلا سبب اور مقدمہ نگاہ ڈالنا اور دیکھنا ہے اور آخری زنا ہے دونوں کو صراحتاً ذکر کے حرام کر دیا گیا۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : معلوم ہوا کہ عورتوں کو اپنے محارم کے سوا کسی مرد کو دیکھنا حرام ہے بہت سے علماء کا قول یہ ہے کہ غیر محرم مرد کو دیکھنا عورت کیلئے مطلقاً حرام ہے خواہ شہوت اور بری نیت سے دیکھے یا بغیر کسی نیت وشہوت کے دونوں صورتیں حرام ہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : موضع ستر یعنی مردوں کا ناف سے گھٹنوں تک اور عورتوں کا کل بدن بجز چہرہ اور ہتھیلیوں کے یہ مواضع ستر ہیں ان کا سب سے چھپانا فرض ہے نہ کوئی مرد دوسرے مرد کا ستر دیکھ سکتا ہے نہ کوئی عورت دوسری عورت کا ستر دیکھ سکتی ہے اور مرد کسی عورت کا یا عورت کسی مرد کا ستر دیکھے یہ بدرجہ اولیٰ حرام ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : پردۂ نسواں کی یہ خاص نوعیت کہ عورتوں کا اصل مقام گھروں کی چار دیواری ہو اور جب کسی شرعی ضرورت سے باہر نکلنا ہو تو پورے بدن کو چھپا کر نکلیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مسئلہ : ستر عورت مرد و عورت دونوں پر فرض ہے اور حجاب صرف عورتوں پر ستر عورت لوگوں کے سامنے اور خلوت دونوں میں فرض ہے حجاب صرف اجنبی کی موجودگی میں (فرض ہے) (معارف القرآن)

مسئلہ : یہ بھی یاد رکھنا ضروری ہے کہ شوہر کے سوا دوسرے محارم کو جو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ احکام حجاب و پردہ سے استثناء ہے۔ ستر عورت سے استثناء نہیں عورت کا جو بدن ستر میں داخل ہے جس کا کھولنا نماز میں جائز نہیں اس کا دیکھنا محارم کیلئے بھی جائز نہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : اس آیت میں آٹھ قسم کے محرم مردوں کا اور چار دوسری اقسام کا پردہ سے استثناء کیا گیا ہے حالانکہ سورۂ احزاب کی آیت جو نزول میں اس سے مقدم ہے اس میں صرف سات اقسام کا ذکر ہے پانچ اس میں زیادہ کیا گیا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : اقسام محارم (۱) سب سے پہلے شوہر ہے جس سے بیوی کے کسی عضو کا پردہ نہیں اگرچہ اعضاء مخصوصہ کو بلا ضرورت دیکھنا خلاف اولیٰ ہے۔ ۲۔ اپنے باپ ہیں جس میں دادا، پردادا سب داخل ہیں۔ ۳۔ شوہر کا باپ ہے اس میں بھی دادا پردادا سب داخل ہیں۔ ۴۔ اپنے لڑکے جو اپنی اولاد میں ہیں۔ ۵۔ شوہر کے لڑکے جو کسی دوسری بیوی سے ہوں۔ ۶۔ اپنے بھائی اس میں حقیقی علاتی اخیافی بھی داخل ہیں لیکن ماموں زاد، خالہ زاد، چچا زاد، تایا زاد، پھوپھی زاد بھائی داخل نہیں وہ غیر محرم ہیں۔ ۷۔ بھائیوں کے لڑکے یہاں بھی صرف حقیقی علاتی، اخیافی بھائی کے لڑکے مراد ہیں دوسرے شامل نہیں۔ ۸۔ بہنوں کے لڑکے اس میں بھی حقیقی علاتی اخیافی بہنیں مراد ہیں دوسرے شامل نہیں یہ آٹھ قسمیں تو محارم کی ہیں۔ ۹۔ اپنی عورتیں جس سے مراد مسلمان عورتیں ہیں کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان کے سامنے بھی وہ تمام اعضاء کھولنا جائز ہے جو اپنے باپ بیٹیوں کے سامنے کھولے جاسکتے ہیں یعنی ستر عورت کسی مسلمان عورت کے سامنے کھولنا جائز نہیں علاج معالجہ وغیرہ کی ضرورت مستثنیٰ ہیں۔اور مسلمان عورتوں کی قید سے یہ معلوم ہوا کہ کافر مشرک عورتوں سے بھی پردہ واجب ہے وہ غیر محرم مردوں کے حکم میں ہیں۔ ۱۰۔وہ جو ان عورتوں کے مملوک ہوں ان الفاظ کے عموم میں تو غلام اور لونڈیاں دونوں داخل ہیں لیکن اکثر ائمہ فقہاء کے نزدیک اس سے مراد صرف لونڈیاں ہیں غلام مرد اس میں داخل نہیں۔ان سے عام محارم کی طرح پردہ واجب ہے ۔ ۱۱۔وہ بدحواس اور مغفل قسم کے لوگ ہیں جن کو عورتوں کی طرف کوئی رغبت و دلچسپی ہی نہ ہو مگر ابن حجر مکی ؒ نے شرح منہاج میں فرمایا ہے کہ مرد اگرچہ عنین (نامرد) یا مجبوب (مقطوع الذکر) یا بہت بوڑھا ہو وہ اس غیر اولی الاربہ میں داخل نہیں ان سب سے پردہ واجب ہے ۔ ۱۲۔اس سے مراد وہ نابالغ بچے ہیں جو ابھی بلوغ کے قریب نہیں پہنچے اور عورتوں کے مخصوص حالات وصفات اور حرکات وسکنات سے بالکل بے خبر ہوں۔اور جو بچے ان امور سے دلچسپی لیتا ہو وہ مراہق (قریب البلوغ ہے) اس سے پردہ واجب ہے ۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: آیت میں عورتوں کو اپنی زینت غیر مردوں پر ظاہر کرنے سے منع فرمایا تھا آخر میں اس کی مزید تاکید ہے کہ مواضع زینت سر اور سینہ وغیرہ کا چھپانا تو واجب ہی تھا۔اپنی مخفی زینت کا اظہار خواہ کسی ذریعہ سے ہو وہ بھی جائز نہیں جیسے زیور کے اندر خود کوئی چیز ایسی ڈالی جائے جس سے وہ بجنے لگے یا ایک زیور دوسرے زیور سے ٹکرا کر بجے یا پاؤں زمین پر اس طرح مارے جس سے زیور کی آواز نکلے اور غیر محرم مرد سنیں یہ سب چیزیں ناجائز ہیں۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عورت کی آواز

اس سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس موقع اور جس محل میں عورت کی آواز سے فتنہ پیدا ہونے کا خطرہ ہو وہاں ممنوع ہے اور جہاں یہ نہ ہو وہاں جائز ہے۔(معارف القرآن)

خوشبو لگاکر باہر نکلنا

عورت جب بضرورت گھر سے باہر نکلے تو خوشبو لگاکر نہ نکلے کیونکہ وہ بھی اس کی مخفی زینت ہے غیر محرم تک یہ خوشبو پہنچے تو ناجائز ہے۔

(معارف القرآن)

مزین برقع

امام جصاص ؒ نے فرمایا کہ جب زیور کی آواز تک کو قرآن نے اظہار زینت میں داخل قرار دیکر ممنوع کیا ہے تو مزین رنگوں کے کامدار برقع پہن کر نکلنا بدرجہ اولیٰ ممنوع ہوگا۔(معارف القرآن)

احادیث پردۂ شرعی

(۱) اَخْرَجَ الْبُخَارِيُّ فِيْ تَفْسِيْرِ سُوْرَةِ الْاَحْزَابِ عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ عُمَرُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ يَدْخُلُ عَلَيْكَ الْبَرُّ وَالْفَاجِرُ فَلَوْ اَمَرْتَ اُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِالْحِجَابِ. فَاَنْزَلَ اٰيَةُ الْحِجَابِ.

ترجمہ: امام بخاری ؒ نے سورۂ احزاب کی تفسیر میں حضرت انس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول ﷺ آپ کی خدمت میں نیکوکار اور بدکار سب طرح کے آدمی آتے ہیں اگر آپ امہات المومنین (ازواج مطہرات) کو پردہ کرنے کے متعلق فرما دیں تو اچھا ہے اس پر اللہ تعالیٰ نے پردہ کی آیتیں نازل فرمائیں (جس کی وجہ سے تمام عورتوں پر پردہ کرنا فرض ہوا) (بخاری ج ۲)

(۲) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰي عَوْرَةِ الرَّجُلِ ولا الْمَرْأَةُ اِلٰي عَوْرَةِ الْمَرْأَةِ ولا يُفْضِي الرَّجُلُ اِلَي الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ولا يُفْضِي الْمَرْأَةُ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ.

(رواہ مسلم) (مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آدمی دوسرے آدمی کے ستر کی طرف نہ دیکھے اور عورت دوسری عورت کی ستر نہ دیکھے اور نہ جمع ہو مرد مرد کے ساتھ ننگے ہو کر ایک کپڑے میں اور نہ جمع ہو ننگی ہو کر عورت عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں۔ (مظاہر حق)

فائدہ: بے ضرورت ستر کو دیکھنا جائز نہیں چاہے مرد مرد کو ہو یا عورت عورت کو ہو اور نہ مرد عورت کے ستر کو دیکھ سکتے ہیں نہ عورت مرد کے ستر کو دیکھ سکتے ہیں سوا اپنی بیوی کے یا اپنے شوہر کے۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ عُقْبَةَ ابْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَي النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ اَرَاَيْتَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم عورتوں پر داخل ہونے سے۔ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ بتایئے کہ حمو (دیور) اگر عورتوں پر داخل ہو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمو تو موت ہے یعنی موت کی طرح ہلاک کرنے والا ہے۔(مظاہرحق)

فائدہ: حمو کہتے ہیں شوہر کے قرابت دار کو یعنی خاوند کے چھوٹے بھائی وغیرہ کو۔(مظاہرحق)

(٤) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ سَئَلْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم عَنْ نَظَرِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سوال کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا حکم ہے اچانک کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو پس حکم کیا مجھ کو کہ اسی وقت اپنی نظر پھیر لوں۔
(مظاہرحق)

فائدہ: یعنی اچانک نظر پڑ جائے کسی عورت پر تو معذور ہے لیکن پھر نہ دیکھتا رہے بلکہ جلدی سے نظر پھیر لے کیونکہ دوسری حدیث میں آیا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا علی اگر کسی عورت پر نظر اول پڑ جائے تو دوبارہ نہ دیکھ کیونکہ پہلی نظر جو اچانک پڑ جائے تو تیرے لئے نظر اول جائز تھا اس لئے کہ وہ غیر ارادی طور پر تھا پھر دوبارہ دیکھنا تیرے لئے جائز نہیں اس لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ وہ قصداً ہو گا۔ (رواہ احمد، ترمذی، ابوداؤد، دارمی)

عورت خود ستر ہے یعنی پردہ میں رہنے کی چیز ہے

(۵) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمَرْأَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ اِذَا اَحَدَكُمْ اَعْجَبَتْهُ الْمَرْأَةُ فَوَقَعَتْ فِيْ قَلْبِهٖ فَلْيَعْمِدْ اِلٰى امْرَأَتِهٖ فَلْيُوَاقِعْهَا فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ (بے پردہ) عورت شیطان کی صورت میں سامنے آتی ہے اور شیطان کی صورت میں واپس جاتی ہے جس وقت تم میں سے کسی کو پسند لگے وہ عورت پس اس کے دل میں شہوت پیدا ہوئی ہو تو چاہئے کہ جاوے اپنی بیوی کے پاس پس صحبت کرلے کیونکہ دل کے اندر جو شہوت پیدا ہوئی ہے وہ صحبت کرنے سے دور ہو جائے گی۔

(مظاہر حق)

(٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ.

(رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت سرتاپاؤں پوشیدہ رہنے کی چیز ہے جب وہ باہر

toobaa-elibrary.blogspot.com

نکلتی ہے تو شیطان اس کو اچھا کر کے دیکھاتا ہے لوگوں کے سامنے۔
(مظاہرحق)

فائدہ: عورت کو پردہ میں رہنا چاہئے وہ خود ستر ہے جیسے ستر کو پردہ میں رکھتے ہیں اور عورت لوگوں کے سامنے جانا برا ہے جیسا کہ ستر کا کھولنا برا ہے۔
(مظاہرحق)

(۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيْ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِيْنَ يُفْضِيْ الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوْهُمْ وَاَكْرِمُوْا هُمْ. (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم ننگے ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ ہے جو تم سے جدا نہیں ہوتا اگرچہ تم تنہائی میں ہو یعنی فرشتے تمہارے ساتھ ہوتے ہیں مگر پاخانے میں جب جائے اور اپنی بیوی سے صحبت کے وقت اور ان کو شرماؤ اور انکی اکرام کرو۔ (مظاہرحق)

فائدہ: ستر کو ہر وقت ڈھکا رکھو اور اچھے کام کرتے رہو اور بری اور لغو باتوں سے بچتے رہو کیونکہ یہ چیزیں باعث حیا اور ان کی تعظیم و تکریم کی ہیں۔ اور ابن مالک رح نے کہا کہ حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ ستر کا کھولنا جائز نہیں سواء رفع حاجت اور اپنی بیوی سے مجامعت کے۔ (مظاہرحق)

(۸) عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّيْطَانُ. (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ خلوت میں جمع نہیں ہوتا کوئی مرد کسی عورت کیساتھ مگر تیسرا شیطان ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔ (مظاہر حق)

(۹) عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تَلِجُوْا عَلَى الْمُغِيْبَاتِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِيْ مِنْ اَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَمِنِّيْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِيْ عَلَيْهِ فَاَسْلَمُ. (رواه الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا ان عورتوں پر داخل نہ ہو جن کا شوہر غائب ہو۔ کیونکہ شیطان جاری ہوتا ہے تم میں سے کسی کے ساتھ خون چلنے کی جگہوں میں چونکہ اس کے وسواس سرایت کرتے ہیں ہم نے پوچھا یا رسول اللہ کیا آپ ﷺ میں بھی فرمایا مجھ میں بھی جاری ہوتا ہے اور لیکن اللہ نے میری مدد فرمائی شیطان پر پس سلامت رہتا ہوں میں۔ (مظاہر حق)

(۱۰) عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ مُعَاوِيَةَ بْنِ حَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِحْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَرَاَيْتَ اِذَا كَانَ الرَّجُلُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُّسْتَحْيٰى مِنْهُ. (رواه الترمذی وابن ماجہ، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت بہز نے اپنے باپ حکیم سے حکیم نے اپنے باپ معاویہ بن حیدہ سے روایت کرتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ اپنے ستر کو چھپا کر حفاظت کر مگر اپنی بیوی سے یا لونڈی سے انہوں نے سوال کیا کہ کبھی تنہائی میں ہوتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا تو پھر اللہ تعالیٰ سے حیا کرنا زیادہ مناسب ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ : خالی جگہ جہاں کوئی نہ ہو وہاں اللہ ضرور ہوتا ہے اور دیکھتا ہے اس سے معلوم ہوا کہ خلوت میں بھی ستر کا چھپانا واجب ہے مگر بضرورت یعنی بیوی وغیرہ سے چھپانا ضروری نہیں۔ (مظاہر حق)

(۱۱) عَنِ الْحَسَنِ مرسلاً قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ.

(رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے مرسلاً روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ کو باوثوق ذریعہ سے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے لعنت کی دیکھنے والے پر اور جس کی طرف دیکھا جائے اس پر (یعنی دکھانے والے پر۔ (مظاہر حق)

فائدہ : قصداً کسی عورت کی طرف دیکھے یا کسی کے ستر کی طرف دیکھے اور دکھانے والے یعنی جس کی طرف دیکھے وہ عورت ہو یا کسی کا ستر ہو۔ چونکہ منظور الیہ نے بغیر عذر قصداً یا بغیر اضطرار کے دیکھایا۔ (مظاہر حق)

(۱۲) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَّنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَصَرَهُ الا اَحْدَثَ اللّٰہ لَہُ عِبَادَۃً یَّجِدُ حلا وَتَھَا .

(رواہ احمد، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت ابوامامہؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو کوئی مسلمان کسی عورت کے محاسن یعنی حسن وجمال کو اول نظر دیکھ کر اپنی آنکھ بند کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایسی عبادت نصیب فرمائے گا جس کی حلاوت (مزہ) وہ اپنے دل میں محسوس کریگا۔ (مظاہر حق)

ننگا ہو کر غسل کرنا

(۱۲) فروع الایمان میں لکھا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اللہ تعالیٰ اور روز قیامت پر یقین رکھتا ہو وہ حمام میں بدون لنگی باندھے نہ جائے۔ روایت کیا اس کو ترمذی نے۔

فائدہ : یہ جو فرمایا کہ بے لنگی باندھے حمام میں نہ جائے وجہ اس کی یہ ہے کہ حمام میں کئی کئی آدمی یکجا غسل کرتے ہیں اس لئے پردہ واجب ہے۔

(فروع الایمان)

مسئلہ : بند مکان یا بند غسل خانہ میں بلا تہبند (یعنی برہنہ ہو کر) غسل کرنا درست ہے۔ (فتاوی دارالعلوم دیوبند ص ۱۴۹ ج-۱)

toobaa-elibrary.blogspot.com

لباس میں اسراف منع ہے۔

(۱۴) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ لَا يَنْظُرُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَراً.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس آدمی کی طرف نظر رحمت سے نہیں دیکھے گا جس نے ازراہ تکبر ٹخنے کے نیچے لنگی باندھی ہو۔(مظاہر حق)

(۱۵) عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خِيلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نقل کی یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا ٹخنے کے نیچے دراز کرے یہانتک کہ گھسیٹتا جاوے تکبر کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسکی طرف نہیں دیکھے گا۔(مظاہر حق)

فائدہ: کپڑا عام ہے خواہ یہ لنگی ہو یا پاجامہ یا شلوار یا کرتہ یا جبہ یا پتلون یا دوسرے وغیرہ سب منع ہیں۔(مظاہر حق)

(۱۶) عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخِيلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فِي الاَرْضِ اَلٰي يَوْمِ الْقِيٰمَةِ.

(رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس وقت ایک شخص گھسیٹتا تھا اپنی لنگی تکبر کی وجہ سے دھنسایا گیا اسکو زمین میں پس وہ دھنستا جاتا ہے زمین کے اندر قیامت تک۔(مظاہرحق)

فائدہ :احتمال یہ ہے کہ شخص مذکور اس امت سے ہو کہ آپ ﷺ نے خبر دی کسی وقت میں یہ حال ہو گا اور تعبیر ماضی سے کیا ہو کہ تحقیق وقوع کی سبب سے بیان کر دیا ہو یا اگلے امتوں میں سے اس حال میں گرفتار ہوا ہو۔(مظاہرحق)

(۱۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الاِزَارِ فِي النَّارِ.

(رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ لنگی کا جو حصہ کعبین کے نیچے ہو وہ آگ میں ہے۔(مظاہرحق)

فائدہ : آگ میں ہونے کا مطلب یہ ہے کہ لنگی وغیرہ کا وہ حصہ جو ٹخنے سے نیچے لٹکتی ہو وہ دوزخ کی آگ میں ڈالا جائے گا اور بعضوں نے کہا ہے کہ اسکا یہ معنی ہے کہ یہ فعل مذموم ہے اور افعال اہل دوزخ میں سے ذکر اکثر ازار کے حق میں آیا ہے جو نیچے لٹکی ہوئی ہوتی ہے اور اسمیں سخت وعید آئی ہے۔ (مظاہرحق)

(۱۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَّاكُلْ الرَّجُلُ بِشِمَالِه اَوْ يَمْشِيْ فِيْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ وَاَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ اَوْ يَحْتَبِيْ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ كَاشِفًا عَنْ فَرْجِه . (رواه مسلم، مشكوة)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ منع فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کہ آدمی کھاوے بائیں ہاتھ سے یا چلے ایک جوتے سے اور یہ کہ کپڑے ایسے لپیٹے کہ ہاتھ بھی اندر آجاوے یا کوٹ مار کر بیٹھے ایک کپڑے میں کہ اپنا ستر کھولے ہوئے ہو۔(مظاہر حق)

ریشم کا پہننا حرام ہے۔

(۱۹) عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِي الْاٰخِرَةِ. (متفق علیہ، مشکوة)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وانس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت نقل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے دنیا میں ریشم پہنا ہے وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔(مظاہر حق)

(۲۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ. (متفق علیہ، مشکوة)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرمایا جو شخص دنیا میں ریشم پہنتا ہے اسکے سوا آخرت میں اسکا کوئی حصہ نہیں۔(مظاہرحق)

فائدہ :یہ محمول ہے کہ ریشم کو حلال جاننے والے پر یا بطور زجر وتہدید پر حافظ سیوطیؒ نے فرمایا کہ اکثروں کے نزدیک اسکی تاویل یہ ہے کہ سابقین اولین کے ساتھ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔یا کنایہ کے طور پر کہا کہ جنت میں داخل نہیں ہوگا اور یہ مومن کے حق میں بطور تغلیظ کے کہا ہوگا۔مظاہرحق)

فصل نمبر۱۲ :قربانی کرنا اور قربانی کے جانوروں کی خبرگیری کرنا اور انکا اہتمام کرنا۔

(۱) قوله تعالٰي – فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحرْ.

(سورۂ کوثر۔ آیت نمبر۲)

ترجمہ :سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے اور قربانی کر۔

(معارف القرآن)

فائدہ :اونٹ کی قربانی کو نحر کہا جاتا ہے جسکا مسنون طریقہ اسکا پاؤں باندھ کر حلقوم میں نیزہ یا چھری مار کر خون بہا دینا ہے جب کہ گائے بکری وغیرہ کی قربانی کا طریقہ ذبح کرنا یعنی جانور کو لٹا کر حلقوم پر چھری پھیرنا ہے۔عرب میں چونکہ عموماً قربانی اونٹ کی ہوتی تھی اسلئے قربانی کرنے کیلئے یہاں لفظ وَانْحَرْ استعمال کیا گیا بعض اوقات لفظ نحر مطلقاً قربانی کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔(معارف القرآن)اوراس سورۃ کی پہلی آیت میں کفار کے زعم باطل کے خلاف رسول اللہ ﷺ کو کوثر یعنی دنیا و آخرت کی ہر خیر اور وہ بھی کثیر مقدار میں عطا فرمانے کی خوشخبری سنانے کے بعد اسکے شکر کے طور پر آپ کو دو چیزوں کی ہدایت کی گئی

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ایک نماز۔ دوسرے قربانی۔ نماز بدنی اور جسمانی عبادتوں میں سب سے بڑی عبادت ہے اور قربانی مالی عبادتوں میں اس بناء پر خاص امتیاز اور اہمیت رکھتی ہے کہ اللہ کے نام پر قربانی کرنا۔ (معارف القرآن)

قربانی۔

قربانی ایک اہم عبادت اور شعائر اسلام میں سے ہے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی اسکو عبادت سمجھا جاتا تھا۔ مگر بتوں کے نام پر قربانی کرتے تھے اسی طرح آج تک بھی دوسرے مذاھب میں قربانی مذھبی رسم کے طور پر ادا کی جاتی ہے بتوں کے نام پر یا مسیح کے نام پر قربانی کرتے ہیں سورۂ کوثر میں اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا کہ جس طرح نماز اللہ کے سوا کسی کی نہیں ہوسکتی قربانی بھی اسی کے نام پر ہونی چاہئے (فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ) کا یہی مفہوم ہے اور دوسری ایک آیت میں اسی مفہوم کو دوسرے عنوان سے اس طرح بیان فرمایا ہے۔اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ. یعنی میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور مرنا اللہ ہی کیلئے ہے جو پالنے والا سارے جہاں کا ہے۔(معارف القرآن) حضرت ابن عمر سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعد ہجرت دس سال مدینہ طیبہ میں قیام فرمایا۔ ہر سال برابر قربانی کرتے تھے (ترمذی) جس سے معلوم ہوا کہ قربانی صرف مکہ معظمہ کیلئے مخصوص نہیں۔ ہر شخص پر ہر شہر میں بعد تحقیق شرائط واجب ہے اور مسلمانوں کو اسکی تاکید فرماتے تھے۔اسی لئے جمہور اسلام کے نزدیک قربانی واجب ہے (شامی، تاریخ قربانی)

احادیث۔ بابت قربانی اور اسکے مسائل۔ اور اسکی فضیلت۔

(۱) عَنْ زَيْدِبْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللّٰہ صَلَّی اللّٰہ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا ھٰذِہِ الْاَضَاحِیْ قَالَ سُنَّۃُ اَبِیْکُمْ اِبْرَاھِیْمَ عَلَیْہِ السلام قَالُوْا فَمَالَنَا فِیْھَا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ حَسَنَۃٌ قَالُوْا فَالصُّوْفُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ بِکُلِّ شَعْرَۃٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَۃٌ. (رواہ احمد وابن ماجہ)

ترجمہ :حضرت زید ابن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ قربانی کیا چیز ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سنت ہے تمہارے باپ ابراھیم علیہ السلام کی۔ انہوں نے عرض کیا کہ پھر ہم کو اس میں کیا ملتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بال کے عوض میں ایک نیکی۔ انہوں نے عرض کیا اور اون والے جانوروں میں یا رسول اللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس میں بھی ہر بال کے عوض میں ایک نیکی۔ (فروع الایمان)

(۲) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ عَمَلٍ یَوْمَ النَّحْرِ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ مِنْ اِھْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّہٗ لَیَاْتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ بِقُرُوْنِھَا وَاَشْعَارِھَا وَاَظْلَافِھَا وَاِنَّ الدَّمَ لَیَقَعُ مِنَ اللّٰہِ بِمَکَانٍ قَبْلَ اَنْ یَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطَیِّبُوْا بِھَا نَفْسًا. (رواہ الترمذی وابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی عمل بنی آدم کے اللہ کے نزدیک مقبول نہیں سوائے

toobaa-elibrary.blogspot.com

قربانی کے قربانی کے دن (یوم النحر) اور تحقیق کہ وہ جانور جسکو قربانی کیا ہو وہ قیامت کے دن اپنے سینگوں اور بالوں اور کھروں کیساتھ آویگا۔ اور تحقیق قربانی کا خون قبول ہوتا ہے اللہ کے نزدیک زمین پر گرنے سے پہلے پس نفسوں کو خوش کرواسکے ساتھ۔ (مظاہرحق)

فائدہ: یعنی بقرعید کے دن قربانی کا خون بہانہ افضل ترین عبادت ہے اور وہ جانور قیامت کے دن جیسا دنیا میں تھا اسیطرح تروتازہ ہوکر آویگی بغیر کسی نقصان کے تاکہ وہ بدلہ ہواسکے ہرعضو کا اور سورای ہوپل صراط پر اسکی۔ اور جب تمہیں معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے قربانی کو قبول فرمالیا اوراسکے بدلے میں بہت ثواب عطا فرمائے گا تو قربانی کے ساتھ تمہیں خوش ہونا چاہئے۔ (مظاہرحق)

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ ضَحَّي النَّبِيُّ ﷺ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَرَأَيْتُهُ وَاضِعًا قَدَمَهُ عَلٰي صِفَا حِهِمَا يُسَمِّي وَيُكَبِّرُ فَذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے دو ابلق رنگ دار دنبوں کی قربانی کی میں نے دیکھا کہ آنحضور ﷺ اپنے پاؤں جانور کے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور بسم اللہ اور اللہ اَکْبَرُ پڑھ رہے ہیں اسطرح آپ ﷺ نے دونوں مینڈھوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کیا۔ (ترجمہ بخاری)

(٤) عَنْ جَابِرٍ قَالَ ذَبَحَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰي مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَ مَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَاشَرِيْكَ لَه وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّاُمَّتِه بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ. (رواه احمد وابوداؤد وابن ماجته والدَّارُمِيُّ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِاَحْمَدَ وابوداود والترمذيُّ ذَبَحَ بِيَدِه وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ واللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَّم يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ.

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ذبح کیا بقرعید کے دن دو دنبے سینگ والے ابلق خصی پس جبکہ روبقبلہ کیا ان دونوں کو تو آپ ﷺ نے یہ دعاء پڑھی انی وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض علي ملة ابراهيم حنيفاً وما انا من المشركين ان صلاتي ونسكي ومحياي ومماتي لله رب العلمين لا شريك له وبذالك امرت وانا من المسلمين اللهم منك ولك عن محمد واُمّته بسم الله الله اكبر پھر ذبح کیا اور ایک روایت میں احمد ابوداؤد والترمذی کی یہ ہے کہ ذبح کیا اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذَا عَنِّي وَعَمَّنْ لَّم يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ :یعنی آپ ﷺ نے دو دنبے قربانی کئے ظاہر تو یہ ہے کہ ایک دنبہ آپ ﷺ نے اپنی طرف سے کیا اور ایک دنبہ امت کی طرف سے جو قربانی کے طاقت نہ رکھتے تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ اپنی قربانی اپنی ہاتھ سے کرنا مستحب ہے۔ (مظاہر حق)

(۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰي. (رواه البخاري، مشكوة)

ترجمہ :حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ عید گاہ ہی میں ذبح اور نحر کرتے تھے۔(مظاہر حق)

فائدہ :قربانی اور نحر نماز عید کے بعد عید گاہ میں کرنا افضل ہے۔ (مظاہر حق)

قربانی کے حصے۔

(٦) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجُزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ. (رواه مسلم وابوداؤد، مشكوة)

ترجمہ :حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ تحقیق کہ نبی ﷺ نے فرمایا ایک گائے میں سات حصے دار کافی ہے اور ایک اونٹ میں بھی سات کیلئے کافی ہے۔(مظاہر حق)

ایام قربانی۔

(٧) عَنْ نَافِعٍ اَنَّ ابْنَ عُمَرَ قَالَ الْاَضْحٰي يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْاَضْحٰي (رواه مالك) وَقَالَ بَلَغَنِيْ عَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ مِّثْلَهُ.

ترجمہ :حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہ قربانی کے دو دن ہیں یوم النحر کے بعد یعنی دسویں تاریخ کے بعد۔(مظاہر حق)

فائدہ :اسی حدیث پر عمل ہے امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ اور امام مالک رحمہ اللہ اور امام احمد رحمہ اللہ کا انہوں نے کہا قربانی کا دن دسویں تاریخ نماز عید کے بعد سے بارھویں تاریخ کے غروب آفتاب تک ہیں اور امام شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں تیرھویں تاریخ کے غروب تک۔(مظاہر حق)

کس قسم کے جانور کی قربانی درست نہیں۔

(۸) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ نَهٰي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نُّضَحِّيَ بِاَعْضَبِ الْقَرْنِ وَلَاُذُنِ. (رواہ ابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ منع کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ کہ ہم قربانی کریں سینگ ٹوٹے ہوئے کی اور کان کٹے ہوئے کی۔(مظاہر حق)

(۹) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَاَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ. (رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجہ)

ترجمہ :حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حکم فرمایا رسول اللہ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے ہم کو یہ کہ خوب دیکھیں ہم جانور کے آنکھ اور کان کو اور یہ کہ ہم نہ قربانی کریں اس جانور کے جسکا کان آگے سے یا پیچھے سے کٹا ہوا ہو۔اور نہ اس جانور کے جسکے کان چرے ہوئے ہوں لامبا یا گول پھٹے ہوئے ہوں۔(مظاہرحق)

(۱۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَاذِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ سُئِلَ مَاذَا يُتَّقٰى مِنَ الضَّحَايَا فَاَشَارَ بِيَدِهٖ فَقَالَ اَرْبَعًا اَلْعَرْجَاءُ الْبَيِّنُ ضَلْعُهَا وَالْعَوْرَاءُ الْبَيِّنُ عَوْرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ الْبَيِّنُ مَرَضُهَا وَالْعَجْفَاءُ الَّتِيْ لَا تُنْقِيْ. (رواه مالک واحمد والترمذی وابوداؤد والنسائی وابن ماجۃ والدارمی)

ترجمہ :حضرت براء بن عاذب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق پوچھا گیا رسول اللہ ﷺ سے کہ کونسا جانور قربانی کے لائق نہیں پس آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا کہ چار طرح کے جانور قربانی کے لائق نہیں ایک تو لنگڑا جسکا لنگڑا پن ظاہر ہوجائے اور دوسرا کانا کہ اسکا کانا پن ظاہر ہوجائے۔تیسرا بیمار کہ اسکی بیماری ظاہر ہوجائے چوتھا دبلا کہ اسکے ہڈیوں میں گودا نہ ہو۔(مظاہرحق)

مسئلہ :بکرا۔دنبہ۔بھیڑ کی ایک ہی شخص کیطرف سے قربانی کیجاسکتی ہے گائے بھینس بیل۔اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے ایک کافی ہے بشرطیکہ سب کی نیت ثواب کی ہو کسی نیت محض گوشت کھانیکی نہ ہو۔(احکام قربانی)

مسئلہ :بکرا بکری ایک سال کا پورا ہونا ضروری ہے بھیڑ اور دنبہ اگر اتنا فربہ اور طیار ہو کہ دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہو تو وہ بھی جائز ہے گائے بیل۔بھینس

toobaa-elibrary.blogspot.com

دو سال کی ہو دو سال سے کم نہ ہو۔اونٹ پانچ سال کا ہونا ضروری ہے ان عمروں سے کم کے جانور قربانی کیلئے کافی نہیں۔(احکام قربانی)

مسئلہ :اگر جانوروں کا فروخت کرنے والا عمر پوری بتاتا ہے اور ظاہری حالات سے اسکے بیان کی تکذیب نہیں ہوتی اسپر اعتماد کرنا جائز ہے۔(احکام قربانی)

مسئلہ :جس جانور کے سینگ پیدائشی طور پر نہ ہوں یا بیچ میں سے ٹوٹ گیا ہو اسکی قربانی درست ہے۔ہاں سینگ جڑ سے اکھڑ گیا ہو جسکا اثر دماغ پر ہونا لازم ہے تو اسکی قربانی درست نہیں (شامی'احکام قربانی)

مسئلہ :خصی بکرے کی قربانی جائز بلکہ افضل ہے (شامی'احکام قربانی)

مسئلہ :اندھے۔کانے۔لنگڑے جانوروں کی قربانی درست نہیں اسی طرح ایسا مریض اور لاغر جانور جو قربانی کی جگہ تک اپنے پیروں نہ جاسکے اسکی قربانی بھی جائز نہیں۔(احکام قربانی)

مسئلہ :جس جانور کا تہائی سے زیادہ کان یا دم وغیرہ کٹی ہوئی ہو اسکی قربانی جائز نہیں۔(احکام قربانی)

مسئلہ : جس جانور کے دانت بالکل نہ ہوں یا اکثر نہ ہوں اسکی قربانی جائز نہیں۔(احکام قربانی)

مسئلہ :اسی طرح جس جانور کے کان پیدائشی طور پر بالکل نہ ہوں اسکی قربانی جائز نہیں۔(احکام قربانی)

قربانی کس پر واجب ہوتی ہے۔

قربانی ہر مسلمان، عاقل، بالغ، آزاد اور مقیم پر واجب ہوتی ہے جسکی ملک میں ساڑھے باون تولہ چاندی یا اسکی قیمت کا مال اسکے حاجات اصلیہ سے زائد

toobaa-elibrary.blogspot.com

موجود ہو۔یہ مال خواہ سونا چاندی یا اسکے زیورات ہوں یا مال تجارت یا ضرورت سے زائد گھریلو سامان یا مسکونہ مکان سے زائد کوئی مکان وغیرہ (شامی) قربانی کے معاملے میں اس مال پر سال بھر گزرنا بھی شرط نہیں۔بچہ اور مجنون کی ملک میں اگر اتنا مال ہو بھی تو اس پر یا اسکی طرف سے اسکے ولی پر قربانی واجب نہیں۔ اسیطرح جو شخص شرعی قاعدہ کے مطابق مسافر ہو اسپر بھی قربانی لازم نہیں (شامی، احکام قربانی)

عشرہ ذالحجہ کی فضیلت۔

(۱۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهُ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ. (رواه الترمذی وابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کیلئے عشرہ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں۔ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ایک رات میں عبادت کرنا شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔(احکام قربانی)

ذی الحجہ کی پہلی تاریخ سے قربانی کرنے تک بال اور ناخن نہ کاٹنا مستحب ہے۔

(۱۲) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَاَرَادَ بَعْضُكُمْ اَنْ يُّضَحِّيَ فلا يَمَسَّ مِنْ شَعْرِہٖ وَبَشَرِہٖ شَيْئًا .(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب عشرہ ذی الحجہ شروع ہو اور تم میں سے بعض لوگ قربانی کا ارادہ کرے تو نہ تو اپنے بال کاٹے اور نہ ناخن ذرہ بھی۔(مظاہر حق)

فائدہ :اس میں نہی تنزیہی ہے عشرہ ذی الحجہ میں بال اور ناخن وغیرہ نہ کاٹنا مستحب ہے اور اسکا خلاف ترک اولیٰ ہے یہ حنفیہ کے نزدیک ہے۔شافعیہ کے نزدیک اسکا خلاف مکروہ ہے۔(مظاہر حق)

آداب قربانی۔

مسئلہ :قربانی کے جانور کو چند روز پہلے سے پالنا افضل ہے۔(احکام قربانی)

مسئلہ : قربانی کے جانور کا دودھ نکالنا یا اسکے بال کاٹنا جائز نہیں۔اگر کسی نے ایسا کیا تو دودھ اور بال یا انکی قیمت کا صدقہ کرنا واجب ہے (بدائع، احکام قربانی)

مسئلہ :قربانی سے پہلے چھری کو خوب تیز کرے اور ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کرے اور ذبح کے بعد کھال اتارنے اور گوشت کے ٹکڑے کرنے میں جلدی نہ کرے جب تک پوری طرح جانور ٹھنڈا نہ ہو جائے۔

(بدائع، احکام قربانی)

فصل نمبر ۱۳۔جنازہ کا اہتمام کرنا اور اسکے جملہ امور کا انتظام کرنا۔

مسئلہ : جنازے کی نماز فرض کفایہ ہے یہ اجماع امت کا فیصلہ ہے (بحرالائق) اور نماز جنازہ کا منکر کافر ہے یہ قنیہ اور فوائد التاجیہ میں ہے کیونکہ منکر نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرضیت کا انکار کر کے اجماع کے خلاف کیا ہے (حاشیہ کنزالدقائق)

جب موت قریب ہو تو کلمہ توحید کی تلقین کرو۔

(۱) قوله تعالٰي – وَجَائَتْ سَكْرَةُ الْمَوتِ بِالْحَقِّ. ذٰلِكَ مَا كُنْتَ مِنْهُ تَحِيْدُ. (سورۂ ق آیت ۱۹)

ترجمہ :اور وہ آئی بیہوشی موت کی تحقیق۔یہ وہ ہے جس سے تو ٹلتا رہتا تھا۔ (معارف القرآن)

فائدہ : حضور اکرم ﷺ کو جب یہ حالت پیش آئی تو آپ ﷺ پانی میں ہاتھ ڈال کر چہرہ مبارک پر ملتے اور فرماتے تھے لا الٰہ الا اللہ انَّ لِلْمَوْتِ سَكَرَاتٌ یعنی کلمہ پڑھتے ہوئے فرمایا کہ موت کی بڑی شدتیں ہوتی ہیں (معارف القرآن)

(۱) عَنْ ابي سعيد و ابي هريرة قَالا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لا اِلٰهَ الا اللهُ . (رواه مسلم، مشكوة)

ترجمہ : حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تلقین کرو ان شخصوں کو جو قریب الموت ہوئے ہوں کلمہ لاالہ الااللہ کی۔(مظاہرحق)

(۲) قوله تعالٰي اللهُ يَتَوَفَّي الاَنْفُسَ حِيْنَ مَوْتِهَا وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ فِيْ مَنَامِهَا فَيُمْسِكُ الَّتِيْ قَضٰي عَلَيْهَا الْمَوْتَ وَيُرْسِلُ الاُخْرٰي اِلٰي اَجَلٍ مُّسَمًّي . اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ.(سورۂ زمر آیت ۴۲)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :اللہ کھینچ لیتا ہے جانیں جب وقت ہوا نکے کرنے کا اور جو نہیں مرتا انکو کھینچ لیتا ہے انکی نیند میں پھر رکھ چھوڑتا ہے جن پر مرنا ٹھہرا دیا ہے اور بھیج دیتا ہے اوروں کو ایک وعدہ مقررہ تک اس بات میں پتے ہیں ان لوگوں کو جو دھیان کریں ۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں حق تعالیٰ نے یہ بتلایا ہے کہ جانداروں کی ارواح ہر حال ہر وقت اللہ تعالیٰ کے زیر تصرف ہیں ۔وہ جب چاہے ان کو قبض کر سکتا ہے اور واپس لے سکتا ہے اور اس تصرف حق تعالیٰ کا ایک مظاہرہ تو ہر جاندار روزانہ دیکھتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ نیند کے وقت اسکی روح ایک حثیت سے قبض ہوجاتی ہے پھر بیداری کے بعد واپس ملجاتی ہے اور آخر کار ایک وقت ایسا بھی آئے گا کہ بالکل قبض ہوجائیگی پھر واپس نے ملے گا۔(معارف القرآن)

تفسیر مظہری میں ہے کہ قبض روح کے معنی اسکا تعلق بدن انسانی سے قطع کر دینے کے ہیں ۔کبھی یہ ظاہراً و باطناً بالکل منقطع کر دیا جاتا ہے اسی کا نام موت ہے ۔اور صورت اسکی یہ ہوتی ہے کہ روح انسانی کو عالم مثال کے مطالعہ کی طرف متوجہ کر کے اس عالم سے غافل و معطل کر دیا جاتا ہے تاکہ انسان مکمل آرام پاسکے اور کبھی یہ باطنی تعلق بھی منقطع کر دیا جاتا ہے جسکی وجہ سے جسم کی حیات بالکل ختم ہوجاتی ہے ۔(معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰي – كلا اذَا بَلَغَت التَّرَاقِيَ. وَقِيْلَ مَنْ رَاقٍ. وَظَنَّ اَنَّه الْفِرَاقُ. وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ. اِلٰي رَبِّكَ يَوْمَئِذِ نِ الْمَسَاقُ.(سورة القيمة آيت ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰)

ترجمہ : ہرگز نہیں جس وقت جان پہنچے ہانس تک اور دور لوگ کہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

کون ہے جھاڑنے والا اور وہ سمجھا کہ اب آیا وقت جدائی کا اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی۔ تیرے رب کی طرف اس دن کھینچ کر چلا جانا۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں انسان کو متوجہ کیا گیا کہ اپنی موت کو نہ بھولے موت سے پہلے پہلے ایمان اور عمل صالح کیطرف آجائے تاکہ آخرت میں نجات ملے۔ آیت مذکورہ میں موت کا نقشہ اسطرح کھینچا گیا کہ غفلت شعار انسان بھول میں رہتا ہے یہانتک کہ موت سر پر آگھڑی ہو اور روح ترقوہ یعنی گلے کی ہنسلی میں پھنسے اور تیماردار لوگ دوا وعلاج سے عاجز ہو کر جھاڑ پھونک کرنے والونکو تلاش کرنے لگیں اور ایک پاؤں کی پنڈلی دوسرے پر لپٹنے لگے تو یہ وقت اللہ کے پاس جانیکا آگیا۔اب نہ توبہ قبول ہوتی ہے نہ کوئی عمل اسلئے عقلمند پر لازم ہے کہ اس وقت سے پہلے اصلاح کی فکر کرے۔اور حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ یہاں دو ساقوں سے مراد دو عالم۔ دنیا و آخرت کے ہیں اور مطلب آیت کا یہ ہے کہ اسوقت دنیا کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن جمع ہوا ہے اسلئے دوہری مصیبت میں گرفتار رہے دنیا سے جدائی کا غم اور آخرت کے معاملے کی فکر ہے۔(معارف القرآن)

(۲) عَنْ مُعَاذ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ مَنْ كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهٖ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ دَخَلَ الْجَنَّةَ. (رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس کا آخری کلام لا اِلٰہَ الا اللہ ہو وہ جنت میں داخل ہو گا۔(مظاہر حق)

(۳) عَنْ مُعَقَلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللہ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِقْرَاءُ وْا سُوْرَةَ یٰس عَلٰی مَوْتَاکُمْ. (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں پر سورۂ یٰس پڑھو۔(مظاہرحق)

فائدہ: اور ایک حدیث میں حضور ﷺ نے فرمایا کوئی میت ایسی نہیں کہ جسکے سرہانے کے پاس سورۂ یٰس شریف پڑھی جائے مگر اللہ تعالیٰ اسپر آسان فرماتا ہے یہ روایت ابن عدی وغیرہ میں ہے۔(مظاہرحق)

میت کے آنکھیں بند کرنا اور دعاء کرنا۔

(٤) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا حَضَرْتُمُ الْمَرِیْضَ اَوِ الْمَیِّتَ فَقُوْلُوْا خَیْرًا فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس وقت تم مریض یا میت کے پاس حاضر ہو تو کوئی نیک بات اسلئے کہ فرشتے جو تمہارے کہنے پر آمین کہتے ہیں۔(مظاہرحق)

(٥) عَنْ اَمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَبِیْ سَلَمَةَ وَقَدْ شَقَّ بَصَرُہٗ فَاَغْمَضَہٗ ثُمَّ قَالَ اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَہُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ اَھْلِہٖ فَقَالَ لَاتَدْعُوْا عَلٰی اَنْفُسِکُمْ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنَّ الْمَلٰئِکَةَ یُؤَمِّنُوْنَ عَلٰی مَاتَقُوْلُوْنَ ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِاَبِیْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّيْنَ وَاخْلُفْهُ فِيْ عَقِبِهٖ فِي الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْلَنَا وَلَهُ يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَافْسَحْ لَهُ فِيْ قَبْرِهٖ وَنَوِّرْلَهُ فِيْهِ.(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ام سلمہؓ روایت فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ داخل ہوئے ابو سلمہ پر اس حالت میں کہ انکی آنکھیں کھولی ہوئی تھی پس انکی آنکھوں کو بند کیا پھر فرمایا بیشک روح جب قبض کی جاتی ہے تو بینائی بھی چلی جاتی ہے پس چلا اٹھے اسکے گھر والے کہ مرگئے پس فرمایا دعاء کرو اپنے اوپر بھلائی کی اسلئے کہ جو دعاء تم کروگے اپر فرشتے آمین کہتے ہیں بری دعاء نہ کرو۔ پھر فرمایا آپ ﷺ نے یااللہ ابی سلمہ کو بخشدے اور اسکا درجہ بلند فرما۔ ہدایت پانے والوں میں اور انکے پس ماندوں میں جانشین بنادے جو باقی ہیں ان میں۔ اور ہماری مغفرت فرمادے اور اسکی بھی یارب العلمین۔ اور کشادہ فرما اسکی قبر کو اس کیلئے۔ اوراس میں اس کیلئے قبر کے اندر روشنی کردے۔(مظاہرحق)

میت کے غسل اور کفن۔

(٦) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا كَفَّنَ اَحَدَكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهُ .(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں کسی ایک بھائی کو کفن دو تو اچھا کفن دو۔(مظاہرحق)

(٧) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِيْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ يَمَانِيَّةٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيْهَا قَمِيْصٌ وَلَا عِمَامَةٌ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ تحقیق کہ رسول اللہ ﷺ کو کفن دیئے گئے تین کپڑوں میں سفید یمنی چادر جو سحول کے بنی ہوئی تھی روئی کے نہ تھے۔ان میں سیا ہوا قمیض اور عمامہ نہ تھا۔(مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث کی تاویل میں اور تشریح میں اختلاف ہے۔امام مالکؒ وشافعیؒ واحمدؒ فرماتے ہیں کہ صرف تین لفافہ ہو اور ان کے نزدیک یہی مستحب ہے اور امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ تین کپڑوں میں ایک ازار ایک لفافہ اور ایک بغیر سیا ہوا قمیض شامل ہیں۔اور سحول جو سحولیہ چادر کی طرف منسوب فرمایا ہے وہ سحول ایک جگہ یعنی بستی کا نام ہے وہ کپڑا اسی بستی میں بنتا ہے۔(مظاہر حق)

(۸) عَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَغْسِلُ اِبْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلٰثًا اَوْخَمْسًا اَوْ اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ اِنْ رَاَيْتُنَّ ذٰلِكَ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْاٰخِرَةِ كَافُوْرًا اَوْ شَيْئًا مِنْ كَافُوْرٍ فَاِذَا فَرَغْتُنَّ فَاٰذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا اٰذَنَّاهُ فَاَلْقٰى اِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ اَشْعِرْنَهَا اِيَّاهُ وَفِيْ رِوَايَةٍ اغْسِلْنَهَا وِتْرًا ثَلٰثًا اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا وَابْدَاْنَ بِمَيَامِنِهَا وَمَوَاضِعِ الْوُضُوْءِ مِنْهَا وَقَالَتْ فَضَفَرْنَا شَعْرَهَا ثَلٰثَةَ قُرُوْنٍ فَاَلْقَيْنَاهَا خَلْفَهَا. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ام عطیہؓ روایت فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاس داخل ہوئے کہ جس وقت ہم آپ ﷺ کی بیٹی زینب کو غسل دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا غسل دو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ۔ اگر تمہیں احتیاج ہو پانی اور بیری کے پتے کو پانی میں جوش کرو اور آخری مرتبہ اسمیں کافور ڈالو یا تھوڑا کافور کا جب تم فارغ ہو تو مجھ کو خبر دو۔ کہ جب ہم فارغ ہوئیں تو ہم نے خبر دی آپ ﷺ کو تو آپ ﷺ نے اپنا تہ بند ہماری طرف ڈال دیا اور فرمایا بدن سے لگا دو اسکے یعنی کفن کے نیچے رکھ دو بدن سے لگا کر رہے۔ اور ایک روایت میں فرمایا غسل دو بے جوڑ تین یا پانچ یا سات مرتبہ اور شروع کرو اسکی دائیں طرف سے اور اعضاء وضو سے اور کہا ام عطیہ نے کہ گوندھیں ہم نے بالوں کو تین حصے کر کے پھر ڈالا انکو ہم نے ان کے پیچھے۔ (مظاہر حق)

نماز جنازہ پڑھنا اور جنازے کو اٹھانا

(۹) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَسْرِعُوْا بِالْجَنَازَةِ فَاِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَیْرٌ تُقَدِّمُوْنَهَا اِلَیْهِ وَاِنْ تَكُ سِوٰی ذٰلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُوْنَهٗ عَنْ رِقَابِكُمْ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جلدی کرو جنازے کے ساتھ اگر وہ میت نیک ہے تو خیر ہے آگے کرو اس کیلئے اور اگر برے ہو تو شر ہے تو رکھو اسکو جلدی اپنے گردنوں سے۔ (مظاہر حق)

(۱۰) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ اِيْمَانًا وَّاحْتِسَابًا وَّكَانَ مَعَهٗ حَتّٰى يُصَلّٰى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ مِنَ الْاَجْرِ بِقِيْرَاطَيْنِ كُلُّ قِيْرَاطٍ مِثْلُ اُحُدٍ وَمَنْ صَلّٰى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ اَنْ يَدْفَنَ فَاِنَّهٗ يَرْجِعُ بِقِيْرَاطٍ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مسلمان جنازے کے ساتھ جاوے۔ایمان کیساتھ اور ثواب کی نیت سے اور اسکے ساتھ رہے یہاں تک کہ اس پر نماز پڑھی جاوے اور فارغ ہوجاوے اس کے دفن سے پس تحقیق کہ وہ لوٹے گا اجر کے ساتھ دو قیراط کے ہر قیراط احد پہاڑ کے برابر ہوگا اور جس نے نماز پڑھی ہے اس پر پھر واپس لوٹا دفن سے پہلے پس کیونکہ وہ لوٹتا ہے ایک قیراط لے کر۔(مظاہر حق)

(۱۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَعٰى لِلنَّاسِ النَّجَّاشِيَّ اَلْيَوْمَ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ وَخَرَجَ بِهِمْ اِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَكَبَّرَ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں یہ کہ خبر پہنچائی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس دن نجاشی کی وفات ہوئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو ساتھ لے کر عید گاہ کی طرف پھر صف بندی کی صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار تکبیروں کے ساتھ نماز جنازہ پڑھائی۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : غائبانہ نماز جنازہ حنفیہ کے نزدیک صرف نجاشی کے لئے خاص تھا اس کے بعد جائز نہیں ۔(مظاہر حق)

مسئلہ : نماز جنازہ پڑھانے کیلئے سب سے مقدم سلطان ہے یا اسکا نائب اگر یہ دونوں نہ ہو تو محلّہ کی مسجد کا امام کا حق ہے اسکے بعد ولی کا حق ہے اگر سلطان یعنی بادشاہ کے علاوہ اور کسی نے نماز پڑھادی تو ولی اگر چاہے تو دوبارہ نماز پڑھ سکتا ہے کیونکہ ولی حقدار ہوتا ہے اسلئے اسکو اختیار ہے ۔(قدوری)

مسئلہ : نماز پڑھانے والا میت کے سینہ کے مقابلہ میں کھڑا ہو۔اور اگر کوئی جنازہ بغیر نماز پڑھے دفن کر دیا جائے تو تین روز تک اسکی قبر پر نماز پڑھ لی جائے ۔اس کے بعد نہ پڑھی جائے ۔(قدوری)

مسئلہ : نماز جنازہ کی صورت یہ ہے کہ اول اللہ اَکْبَر کہہ کر ثناء پڑھے یعنی

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَائُكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ.

پھر دوبارہ اللہ اَکْبَرُ کہہ کر درود پڑھے یعنی

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ وَسَلَّمْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ وَتَبَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَعَلٰي اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.

پھر تیسری دفعہ اللہ اَکبَر کہہ کر اپنے اور میت اور سب مسلمانوں کیلئے دعاء کرے۔یعنی

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَي الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَي الْاِيْمَانِ.

اور چوتھی دفعہ اللہ اَکبَر کہہ کر سلام پھیرے۔اگر لڑکے کا جنازہ ہے تو یہ دعاء پڑھے

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّ ذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا.

اوراگر لڑکی ہو تو ہ کی جگہ ھَا پڑھے۔اور شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا کی جگہ شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً پڑھے۔(قدوری)

قبر کھودنے اور مردے کو قبر میں رکھنے کا طریقہ۔

(۱۲) عَنْ عَامِرِبْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ سَعْدَبْنَ اَبِيْ وَقَّاصٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ هَلَكَ فِيْهِ الْحَدُوْا لِيْ لَحْدًا وَانْصِبُوْا عَلَيَّ اللَّبِنَ نَصْبًا كَمَا صُنِعَ بِرَسُوْلِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ ﷺ (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عامر بن سعد ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تحقیق کہ سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے مرض وفات میں کہا کہ میرے دفن کیلئے قبر کو لحد بناؤ اور اسکے ساتھ مجھ پر کچی اینٹیں کھڑی کرنا۔ جیسا کہ پیغمبر ﷺ کے قبر پر کھڑا کیا گیا تھا۔ (مظاہر حق)

فائدہ: لحد بغلی قبر کو کہتے ہیں یعنی قبر کو پہلے کمر تک کھودلیں پھر قبلہ کی طرف یعنی قبر کے دائیں طرف چھ انچ نیچے کرکے بغلی قبر کھودلیں اور اس میں بھی نیچے کا حصہ برابر نہ کریں بلکہ قبلہ کی طرف کا حصہ دو یا تین انچ نیچا کریں تاکہ علي جنبه الأيمن مستقبل القبلة کے مطابق عمل ہوسکے۔

لقوله عليه السلام لعلي رضي الله تعالى عنه حين مات رجل من بني عبد المطلب فقال يا علي استقبل به القبلة استقبالا وقولوا جميعا بسم الله وعلى ملة رسول الله وضعوه لجنبه ولا تكبوه لوجهه ولا تلقوه لظهره. (علي حاشية القدوري، عن الجوهرة النيرة)

یعنی نبی کریم ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرمایا جس وقت بنی عبدالمطلب کے ایک آدمی کا انتقال ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا یا علی اسکو استقبال قبلہ پورا بدن سے کرو اور فرمایا سب کہو بسم اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ اور فرمایا رکھو اسکو دائیں کروٹ اور اسکے چہرے کو نہ مڑوا اور نہ پیٹھ پر سیدھا لٹاؤ۔ (علی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۳) عَنْ سُفْيَانَ التَّمَارِ اَنَّهُ رَاٰى قَبْرَ النَّبِيِّ ﷺ مُسَنَّمًا. (رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت سفیان التمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کے قبر کو دیکھا کہ بطور اونٹ کے کوہان کی طرح بنی ہوئی ہے (مظاہر حق)

مردے پر شہادت دنیا خیر کی

(۱٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتٰكُمْ وَكُفُّوا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ.

(رواہ ابوداؤد والترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے مردوں کی نیکیاں بیان کرو اور ان کی برائیوں کا ذکر نہ کرو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مردوں کی نیکیاں بیان کرو اس لئے کہ نیک وصالحین کی یاد کرنے سے رحمت اترتی ہے اور یہ امر استحباب کیلئے ہے اور ان کی برائیوں کو بیان نہ کرو یہ امر وجوب کیلئے ہے اس لئے کہ زندوں کی عیب وغیبت سے مردوں کی عیب وغیبت زیادہ سخت ہے کیونکہ زندوں سے معاف کرالینا ممکن ہے دنیا میں بخلاف مُردے کے۔ (مظاہر حق)

(۱۵) عَنْ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهٗ اَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ قُلْنَا وَثَلٰثَةٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ وَثَلٰثَةٌ قُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ اَوْ اثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ. (رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جس مسلمان کے واسطے چار آدمی خیر کی گواہی دیں تو اس کو جنت میں داخل کریگا۔ ہم نے کہا اگر تین آدمی گواہی دیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تین کے گواہی سے بھی داخل کریگا۔ ہم نے کہا اور اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا یا دو کا بھی۔ پھر ہم نے ان سے ایک کی حالت نہیں پوچھا۔ ((مظاہر حق)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ اَلْسِنَۃُ الْخَلْقِ اقلَامُ الْحَقِّ. یعنی زبانیں بندے کی قلم حق کی ہے توکل اللہ پر اور بندوں کی طرف سے خیر خواہی اور نیک ہونے کی گواہی سے مسلمان مردوں کی بخشش یہ اللہ تعالیٰ کی وسعت رحمت وکرم کی علامت ہے۔ (مظاہر حق)

(۱۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَسُبُّوا الْاَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ اَفْضَوْا اِلٰى مَا قَدَّمُوْا.

(رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ پہنچے جزاء کے قریب جو اس نے آگے کو بھیج دیا ہے۔ (مظاہر حق)

(۱۷) عَنْ كُرَيْبٍ مَوْلَى ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ مَاتَتْ لَهٗ ابْنَةٌ بِقُدَيْدٍ اَوْ بِعُسْفَانَ فَقَالَ يَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

كُرَيْبُ اُنْظُرْ مَا اجْتَمَعَ لَهُ مِنَ النَّاسِ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاِذَا نَاسٌ قَدِ اجْتَمَعُوْا لَهُ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ تَقُوْلُهُمْ اَرْبَعُوْنَ قَالَ نَعَمْ قَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰي جَنَازَتِه اَرْبَعُوْنَ رجلاً لا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا الا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت کریب مولیٰ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کی ہے کہ عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹا کا انتقال ہوا۔ قدید یا عسفان میں پس فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یا کریب دیکھ لو کس قدر لوگ جمع ہوئے ہیں اس کی نماز کیلئے کریب نے کہا پھر میں نکلا۔اس وقت بہت لوگ جمع ہو گئے تھے جنازے کیلئے پس خبر دی میں نے ان کو۔پھر فرمایا تیرا کیا گمان ہے چالیس تک ہوں گے کہا ہاں۔تو فرمایا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہ جنازے کو نکالو۔کیونکہ میں نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ کوئی بھی مسلمان آدمی مرجائے تو اس کے جنازے پر چالیس آدمی کھڑے ہو کر جنازہ پڑھیں جو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتے مگر اللہ ان کی شفاعت قبول کرتا ہے میت کے حق میں۔
(مظاہر حق)

(۱۸) عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ مَيِّتٍ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ اُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَبْلُغُوْنَ مِائَةً كُلُّهُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَشْفَعُوْنَ لَهُ الا شُفِّعُوْا فِيْهِ . (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں نبی کریم ﷺ سے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کسی بھی میت پر مسلمانوں کی ایک جماعت نماز پڑھے جس میں سو تک آدمی ہوں جو شفاعت کرے سب کے سب میت کیلئے تو میت کیلئے ان کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔(مظاہر حق)

فائدہ : پہلی حدیث میں چالیس آدمی فرمایا اور اس حدیث میں سو۔ (۱) یہ بندوں کے حال پر ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی مہربانی سے قبول فرمائے۔ (۲) اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اول سو کے جمع ہونے کی فضیلت اتری ہو پھر ازراہ کرم بندوں کے حال پر چالیس کے جمع ہونے کی فضیلت فرمائی ہو۔ (۳) یا مراد دونوں عددوں سے کثرت ہو۔ اور عدد خاص نہ ہو۔ (مظاہر حق)

قبر پکا بنانا اور قبر پر بیٹھنا اور قبر کی طرف نماز پڑھنا سب منع ہیں

(۱۹) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبْرُ وَاَنْ يُّبْنٰى عَلَيْهِ وَاَنْ يُّقْعَدَ عَلَيْهِ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا نبی کریم ﷺ نے قبر کو چونا کرنے سے اور قبر پر عمارت بنانے سے اور قبر پر بیٹھنے سے۔(مظاہر حق)

(۲۰) عَنْ اَبِيْ مَرْثَدٍ الْغَنَوِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَجْلِسُوْا عَلَى الْقُبُوْرِ وَلَا تُصَلُّوْا اِلَيْهَا.

toobaa-elibrary.blogspot.com

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی مرثد غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قبروں پر نہ بیٹھو اور نہ قبروں کی طرف نماز پڑھو۔
(مظاہر حق)

فائدہ: قبروں پر چونا کرنا فضول کام ہے بے جا اسراف ہے اور عمارت بنانی قبروں پر ناجائز ہے اگر کسی نے بنائی ہو تو ڈھا دینا واجب ہے چاہے عمارت پکی بنائے یا خیمہ لگائے یا کچی بنائے سب ناجائز ہیں اور یہ فعل جاہلیت ہے اور بیٹھنے سے اس لئے منع فرمایا کہ تحقیر مومن لازم آتا ہے خواہ جو بھی ہو اور قبر کے پاس سونا اور تکیہ کرنا قبر پر اور استنجاء کرنا قبر کے پاس یہ سب مکروہ ہے۔ اور نماز پڑھنا قبر کی طرف یا صاحب قبر کی طرف یہ اگر تعظیما ہو تو صریح کفر ہے وگرنہ مکروہ تحریمی ہے اور یہی حکم جنازے کا بھی ہے۔ (مظاہر حق)

(۲۰) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰي رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنْ يُّجَصَّصَ الْقَبُوْرُ وَاَنْ يُّكْتَبَ عَلَيْهَا وَاَنْ تُوْطَأَ.

(رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ منع فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کو چونا کرنے سے اور قبروں پر لکھنے سے اور قبروں کو روندنے سے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: لکھنا قبروں پر مکروہ ہے یعنی اللہ کا نام لکھنا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لکھنا یا قرآنی آیات کا لکھنا اس لئے کہ اس میں بے حرمتی ہوتی ہے اور حیوان اور کتے وغیرہ پیشاب کرتے ہیں البتہ نیک اور بزرگ آدمی ہو تو ان کا نام لکھنا بعض عالموں نے جائز قرار دیا ہے تاکہ پہچانا جاوے مدت گزرنے کے بعد بھی اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

قبروں کو روندنا اور قبروں کے اوپر سے چلنا سب منع ہیں قبر والوں کی بے حرمتی ہے۔ (مظاہر حق)

قبرستان کی دعاء اور زیارت کرنا

بہت سی حدیثوں سے ثابت ہے کہ نبی کریم ﷺ جنت البقیع کی طرف تشریف لیجاتے اور کہتے۔ السلامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاَنَّا اِنْشَاءَ اللّٰہ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰہَ لِیْ وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ لہٰذا قبرستان کی زیارت کرنی اور دعاء کرنی اس کے پاس کھڑے ہوکر یہ طریقہ سنت سے ہے۔ (مظاہر حق)

امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ امام باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے اپنے بیٹے ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے قبر پر پانی چھڑکا اور دونوں ہاتھوں سے تین لپیں مٹی ڈالیں اور قبر پر پتھر رکھے نشان کیلئے یہ حدیث شرح السنۃ وغیرہ سے مشکوۃ میں نقل کی ہے اور فرمایا پہلے لپ کے وقت پڑھا ہے مِنْھَا خَلَقْنٰکُمْ اور دوسرے کے ساتھ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ اور تیسرے کے ساتھ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی اور یہ سنت ہے۔ (مظاہر حق)

میت پر رونا

(۲۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَیْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ وَشَقَّ الْجُیُوْبَ وَدَعَا بِدَعْوَی الْجَاھِلِیَّۃِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص جو اپنے رخسارے پیٹے میت پر روتے ہوئے وہ ہمارے سے نہیں اور گریبان پھاڑنے والا بھی ہم میں سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہیں اور جو پکار پکار کر جاہلیت کا رونا روئے وہ بھی ہم میں سے نہیں۔(مظاہرحق)

(۲۲) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا یَمُوْتُ لِمُسْلِمٍ ثَلٰثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَیَلِجُ النَّارَ اِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسْمِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کی تین فرزند نہیں مرتے کہ پھر داخل ہو آگ میں مگر قسم کھولنے کے لئے۔(مظاہرحق)

(۲۳) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ النَّائِحَةَ وَالْمُسْتَمِعَةَ. (رواہ ابو داؤد، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی نبی کریم ﷺ نے نوحہ کرنے والی عورت پر اور سننے والی عورت پر۔ (مظاہرحق)

فائدہ: حدیث عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حدیث ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ دونوں کا ایک ہی مطلب ہے کہ پکار پکار کر رونا اور میت کی بھلائیاں وغیرہ بیان کرنا چلانا واویلا کرنا یہ سب مذمت حدیث میں شامل ہیں۔اور حدیث ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرمایا کہ جس کے تین نابالغ بچے مرجائے تو وہ جنت میں جائے گا بشرطیکہ صبر کرے اس میں تحلۃ القسم۔مگر قسم کھولنے کیلئے جہنم میں جائے گا اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ وَاِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنی اللہ کی قسم تم میں سے کوئی نہیں مگر دوزخ میں داخل ہوگا اگرچہ ایک منٹ ہو کہ وہ دوزخ کے اوپر سے گزر جائیں گے۔بجلی کی طرح گذرے یا ہوا کی طرح۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

اسی سے اللہ کی قسم کھولے گا۔ (مظاہر حق)

میت پر صبر کرنا

(۲٤) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ یَقُوْلُ اللهُ مَا لِعَبْدِیْ الْمُؤْمِنِ عِنْدِیْ جَزَاءٌ اِذَا قَبَضْتُ صَفِیَّهُ مِنْ اَهْلِ الدُّنْیَا ثُمَّ احْتَسَبَهُ اِلَّا الْجَنَّةَ.

(رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے میرے مومن بندے کیلئے میرے پاس کوئی بدلہ نہیں جبکہ قبض کرتا ہوں اس کے پیارے کو اہل دنیا سے پھر ثواب کی امیدوار ہو یعنی صبر کے ساتھ مگر جنت یعنی اس کا بدلہ جنت ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اپنے محبوب چیز یعنی اولاد یا ماں باپ وغیرہ اہل دنیا کی نسبت اس لئے کی کہ اللہ کا فرمان ہے

اَلْمَالُ وَالْبَنُوْنَ زِیْنَةُ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا وَالْبَاقِیَاتُ الصَّالِحَاتُ خَیْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَیْرٌ اَمَلًا.

(سورۂ کہف آیت نمبر ۴۶)

یعنی مال اور بیٹے رونق ہیں دنیا کی زندگی میں اور باقی رہنے والی نیکیوں کا بہتر ہے تیرے رب کے یہاں بدلہ اور بہتر ہے توقع۔

(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ کھیتی دو قسم کی ہوتی ہے دنیا کی کھیتی تو مال واولاد ہے اور آخرت کی کھیتی باقیات صالحات ہیں۔ حضرت حسن بصری رح نے فرمایا کہ باقیات صالحات انسان کی نیت اور ارادہ ہیں کہ اعمال صالحہ کی قبولیت اس پر موقوف ہے۔ (معارف القرآن)

(۲۵) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ کَانَ لَہٗ فَرْطَانِ مِنْ اُمَّتِیْ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ بِھِمَا الْجَنَّۃَ فَقَالَتْ عَائِشَۃُ فَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ مِّنْ اُمَّتِکَ قَالَ وَمَنْ کَانَ لَہٗ فَرَطٌ یَا مُوَفَّقَۃُ فَقَالَتْ فَمَنْ لَّمْ یَکُنْ لَّہٗ فَرَطٌ مِنْ اُمَّتِکَ قَالَ فَاَنَا فَرَطُ اُمَّتِیْ لَنْ یُّصَابُوْا بِمِثْلِیْ. (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ وہ شخص جس کے دو فرزند مرگئے ہوں نابالغ میری امت سے اللہ تعالیٰ اس کو ان دونوں کے ساتھ جنت میں داخل کریگا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جس کا ایک بچہ مرگئے ہوں آپ کے امت کے تو آپ ﷺ نے فرمایا ایک کا بھی یہی حکم ہے۔ اے موفقہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پھر پوچھا کہ جس کا ایک بچہ بھی نہ مرا ہو اس کا کیا ہوگا آپ کی امت کے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا پس میں اپنی امتی کا فرط ہوں میری موت پر جو مصیبت میری امتی کو پہنچی ہو ہرگز ایسی مصیبت ان کو کبھی نہ پہنچی ہوگی۔ لہٰذا میں میری امتی کا فرط ہوں۔ (مظاہر حق)

فائدہ: فرط کہتے ہیں اس کو جو قافلہ سے پہلے منزل پر جاکر قافلہ کیلئے پانی وغیرہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تیار کرے اور آرام کا انتظام کرے اس سے مراد یہ ہے کہ مسلمانوں کے نابالغ بچے جو مرجاتا ہے وہ پہلے جاکر ماں باپ کیلئے بہشت کی نعمتوں کی درستی کرتا ہے یعنی شفاعت کر کے جنت میں لیجائے گا اور آخر میں آپ ﷺ نے ان آدمیوں کیلئے جن کا کوئی بچہ نہ مرے ہوان کے لئے خوشخبری دی کہ میری موت پر میرے ان امتیوں کو جو صدمہ اور دکھ پہنچی ہو اور اس پر صبر کر کے برداشت کیا ہوان لوگوں کا میں شفاعتی ہوں اور فرط ہوں۔ (مظاہر حق)

(۲۶) عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى لِمَلٰئِكَتِهٖ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ.

(رواہ احمد والترمذی، مشکوٰۃ)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس وقت کسی مومن بندہ کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اپنے فرشتوں کو کہ تم نے روح قبض کی میرے بندے کے بچے کی۔ تو فرشتے کہتے ہیں ہاں۔ پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ قبض کی تم نے میرے بندے کے دل کے میوے تو فرشتے کہتے ہیں ہاں۔ پھر فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کہ کیا کہا میرے بندے نے فرشتے کہتے ہیں کہ تیری تعریف کی اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھی تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بناؤ میرے بندے کیلئے ایک گھر بڑا جنت میں اور اس کا نام

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْحَمْدِ رکھو۔(مظاہرحق)

فصل نمبر۱۴ قرض کا ادا کرنا

(۱) قولہ تعالٰی۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِذَا تَدَیْنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ مُّسَمًّی فَاکْتُبُوْہُ۔ (سورۃ البقرۃ آیت نمبر۲۸۲)

ترجمہ: اے ایمان والو جب تم آپس میں معاملہ کرو ادھار کا کسی وقت مقررہ تک تو اس کو لکھ لیا کرو۔(معارف القرآن)

فائدہ: آیت مذکورہ میں ایک اصول تو یہ بتلا دیا کہ ادھار کے معاملات کی دستاویز لکھنی چاہئے تاکہ بھول چوک یا انکار کے وقت کام آئے۔
(معارف القرآن)

دوسرا مسئلہ یہ بیان فرمایا گیا کہ ادھار کا معاملہ جب کیا جائے تو اس کی میعاد ضرور مقرر کی جائے۔ غیر معین مدت کیلئے ادھار دینا لینا جائز نہیں کیونکہ اس سے جھگڑے فساد کا دروازہ کھلتا ہے اس لئے فقہاء نے فرمایا کہ میعاد بھی ایسی مقرر ہونا چاہئے جس میں کوئی ابہام نہ ہو مہینہ اور تاریخ کے ساتھ معین کی جائے کوئی مبہم میعاد نہ رکھیں۔(معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالٰی۔ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّۃٍ یُّوْصِیْ بِھَا اَوْ دَیْنٍ۔

(سورہ نساء آیت نمبر ۱۲)

ترجمہ: بعد وصیت کے جو ہو چکی ہے یا قرض۔(معارف القرآن)

مسئلہ: میت کی تجہیز و تکفین کے بعد کل مال سے پہلے قرضے ادا کرنے کے بعد جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

مال بچے اس میں سے تہائی مال میں وصیت نافذ ہوگی (اگر میت نے وصیت کی ہو) (معارف القرآن)

مسئلہ : ضابطہ میں ادائے دین انفاذ وصیت سے مقدم ہے اگر تمام مال ادائے دیوان میں لگ جائے تو نہ وصیت نافذ ہوگی نہ میراث چلے گی۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : قرضہ اور مہر بھی قرضہ میں داخل ہے اور جو چیز کسی کی زبردستی یا ناجائز طریقے سے لے لی جاتی ہے اس کی واپسی فرض ہے وہ بھی قرض میں داخل ہے۔ (حاشیہ فروع الایمان)

حدیث

(۱) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ اَلْعَارِیَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمُنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ وَالدَّیْنُ مَقْضِیٌّ وَالزَّعِیْمُ غَارِمٌ (رواہ الترمذی وابو داؤد، مشکوۃ)

ترجمہ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ عاریت ادا کی جاوے اور منحہ پھیر دی جاوے اور قرض ادا کیا جاوے اور ضامن ضمان بھرنے والا ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ : عاریت کا اس کے مالک کے پاس پہنچا دینا واجب ہے اور مِنْحَہ کہتے ہیں دودھ والی جانور یا باغ وغیرہ سے میوے کھانے کے لئے یا دودھ پینے کیلئے دیا ہو تو انتفاع کے بعد واپس کرنا واجب ہے اور قرض کا اپنے طے شدہ مدت کے اندر ادا کرنا واجب ہے اور جو کوئی قرض وغیرہ کا ضامن ہو تو ضامن پر واجب ہے کہ ادا کر دے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَئُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ الحديث. (رواه الترمذی وابن ماجہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا تحقیق تم پڑھتے ہو اس آیت کو منْ بعد وصیة توصون بها او دین تحقیق کہ نبی کریم ﷺ نے قرض کو وصیت سے پہلے ادا کرنے کا حکم کیا ہے۔

(مظاہر حق)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں مارا جانا سب چیز کا کفارہ ہو جاتا ہے مگر دین سے۔ (رواہ مسلم، عن فروع الایمان)

فائدہ: شہادت سے بڑھ کر کیا چیز ہے جب قرض اس سے بھی معاف نہ ہوا اور کس عمل سے معاف ہو گا اس سے قرض کی بڑی سختی معلوم ہوتی ہے اکثر لوگ اس کا خیال نہیں کرتے اس معاملہ میں کیسی بد پرہیزیاں ہوتی ہیں۔ (فروع الایمان)

فصل نمبر:۱۵ معاملات کا درست کرنا اور سود سے بچنا

(۱) قوله تعالٰي – وَاَحَلَّ اللّٰهُ الْبَيْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا.

(سورۃ البقرۃ آیت ۲۷۵)

ترجمہ: اور اللہ نے حلال کیا ہے سوداگری کو اور حرام کیا ہے سود کو۔

(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : حضرت شاہ ولی اللہ صاحب ؒ نے حجتہ اللہ البالغہ میں فرمایا ہے کہ ربا کی ایک قسم حقیقی ہے اور ایک حکمی ہے۔ ربا حقیقی قرض ادھار پر زیادتی لینے کا نام ہے اور ربا حکمی وہ ہے جس کا بیان حدیث میں آیا ہے کہ بعض خاص چیزوں کی بیع میں زیادتی لینے کو ربا کہا گیا ہے اور ایک حدیث میں آیا ہے لا رِبَا الا فِی النَّسِیَۃِ (رواہ البخاری) یعنی ربا صرف ادھار میں ہے اس کا یہی مطلب ہے کہ حقیقی اور اصلی ربا جس کو عام طور پر ربا سمجھا اور کہا جاتا ہے وہ ادھار پر نفع لینے کا نام ہے اس کے سوا جتنی اقسام اس کے ساتھ ملحق کی گئی ہیں وہ سب حکماً ربو میں داخل ہیں۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالٰی — یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوْٓا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ. (سورہ نساء آیت نمبر ۲۹)

ترجمہ : اے ایمان والو۔ آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے واقع ہو تو مضائقہ نہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ : (۱) اس آیت کے پہلے جملہ میں ناحق اور ناجائز طریقوں سے کسی کے مال میں تصرف کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ دوسرے جملہ میں جائز طریقوں کو حرمت سے مستثنیٰ کرنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ اِلَّآ اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ. یعنی دوسروں کا وہ مال حرام نہیں جو بذریعہ تجارت باہمی رضامندی سے حاصل کیا گیا ہو۔ (معارف القرآن)

(۲) کسی کا مال ناحق کھانا حرام ہے لیکن اگر رضامندی کے ساتھ یعنی بیع و شراء یا ملازمت و مزدوری کا معاملہ ہو جائے تو اس طرح دوسرے کا مال حاصل کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور اس میں مالکانہ تصرفات کرنا جائز ہے۔ (معارف القرآن)

تجارت اور تراضی کی دو شرطیں

تجارت کے ساتھ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ فرما کر یہ بتلا دیا کہ جہاں تجارت ہی نہ ہو بلکہ تجارت کے نام پر جوا سٹہ، یا ربوا اور سود کا معاملہ ہو یا مال ابھی موجود نہیں محض ذہنی قرار داد پر اس کا سودا کیا گیا ہو وہ بیع باطل اور حرام ہے۔

(معارف القرآن)

اسی طرح اگر تجارت یعنی مبادلہ اموال تو ہو لیکن اس میں فریقین کی رضا مندی نہ ہو وہ بھی بیع فاسد اور ناجائز ہے اور یہ دونوں صورتیں اکل اموال بالباطل میں داخل ہیں۔ پہلی صورت کو فقہاء بیع باطل کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور دوسری صورت کو بیع فاسد کے نام سے۔ (معارف القرآن)

حکمی ربا: نبی کریم ﷺ نے چھ چیزوں کے بارے میں یہ ارشاد فرمایا کہ ان کی باہمی بیع و شراء میں برابری شرط ہے۔ کمی بیشی ربا میں داخل ہے اور ان میں ادھار کرنا بھی ربا میں داخل ہے۔ یہ چھ چیزیں سونا، چاندی، گیہوں، جو کھجور، انگور ہیں اور اسی قانون کے تحت عرب میں مروجہ اقسام بیع مزابنہ محاقلہ وغیرہ کو حرام قرار دیا گیا۔ رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد میں کمی بیشی اور ادھار کو صراحۃً ربا میں داخل کر کے حرام قرار دیدیا تھا۔ (معارف القرآن)

(۳) قوله تعالٰی — يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَذَرُوْا مَا بَقِيَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۷۷ و نمبر ۲۷۸)

ترجمہ: اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور چھوڑ دو جو کچھ باقی رہ گیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے سود۔ اگر تم کو یقین ہے اللہ کے فرمانے کا۔ پس اگر نہیں چھوڑتے تو تیار ہو جاؤ لڑنے کو اللہ سے اور اسکے رسول ﷺ سے۔
(معارف القرآن)

خلاصہ یہ ہے کہ سود و ربو کی حرمت نازل ہونے کے بعد جو سود کی بقایا رقمیں کسی کے ذمہ باقی تھیں ان کا لینا دینا بھی حرام کر دیا گیا۔ (معارف القرآن)

احادیث۔ پاک حلال رزق کھانے کا حکم

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَشَرَبُهٗ حَرَامٌ. وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے قبول نہیں کرتا مگر پاک کو تحقیق کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو حکم دیا اس کی جس کی اپنے رسولوں کو حکم کیا تھا۔ پس اللہ نے فرمایا اے رسولو کھاؤ حلال کا رزق اور عمل کرو اچھے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نیک اور فرمایا اے مومنو پاک اور حلال کھانا کھاؤ جو کچھ ہم نے تم کو دیا پھر آپ ﷺ نے ذکر فرمایا ایک آدمی کی حالت کی لمبا سفر کرتا ہے پراگندہ وغبار آلود بال دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ اس کا کھانا حرام اور پینا حرام اور لباس حرام کا اور پرورش کیا گیا حرام غذا پر پس اس کی دعاء کس طرح قبول کرے۔ (مظاہر حق)

اللہ کی رحمت کے مستحق تاجر

(۲) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلاً سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَهٰي وَ اِذَا اقْتَضٰي. (رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اللہ اس شخص پر رحمت کرتا ہے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور بھاؤ کرتے وقت نرمی سے پیش آتا ہے۔ (مظاہر حق)

برکت سے محروم تاجر

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلَفُ مُنَفِّقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مُمَحِّقَةٌ لِلْبَرَكَةِ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے سنا نبی کریم ﷺ سے آپ ﷺ فرماتے تھے قسم سبب ہے سامان کے بکنے کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور سبب بنتا ہے برکت مٹنے کا۔ (مظاہر حق)

قیامت کے دن اللہ کی رحمت سے دور تاجر

(٤) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ثَلٰثَةٌ لا يُكَلِّمُهُمُ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَ لا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ ولا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ قَالَ اَبُوْذَرٍّ خَابُوْا اَوْخَسِرُوْا مَنْ هُمْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَهُ بِالْحَلْفِ الْكَاذِبِ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ بات نہیں کریگا اور نہ ان کی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ انکو گناہوں سے پاک کریگا۔ ان کے لئے دردناک عذاب ہے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ محروم ہوئے اور ٹوٹا میں گئے ہوئے کون ہے یارسول اللہ تو آپ نے فرمایا ٹخنوں کے نیچے لنگی پاجامہ کرنے والا اور احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔ (مظاہر حق)

کامیاب سچا تاجر

(٥) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالشُّهَدَآءِ. (رواہ الترمذی والدارمی والدار قطنی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچا اور امانت دار تاجر، نبیوں اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوں گے۔ (مظاہر حق)

(٦) عَنْ عُبَيْدِبْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ التَّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارٌ الا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ (رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی ورد البیہقی فی شعب الایمان عن البراء وقال الترمذی ھذا حدیث حسن صحیح)

ترجمہ: حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر حشر کئے جاویں گے قیامت کے دن فجار اور نافرمان مگر جس نے پرہیز گاری کی اور نیکی کی اور سچ بولا۔ (مظاہر حق)

بیچنا یہ ممنوع ہے اور سود کا لینا دینا حرام ہے

(٧) عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِيِ وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ (رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

toobaa-elibrary.blogspot.com

منع فرمایا خون کی قیمت لینے سے اور کتے کی قیمت سے اور زانیہ کی کمائی سے اور لعنت کی سود لینے والے پر اور سود دینے والے پر اور گودنے والے اور گودوانے والے پر اور تصویر بنانے اور کھینچنے والے پر۔ (مظاہر حق)

(۸) عَنْ جَابِرٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهُ وَكَاتِبَهُ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ هُمْ سُوَاءٌ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لعنت فرمائی رسول اللہ ﷺ نے سود کھانے والے اور کھلانے والے اور لکھنے والے اور گواہوں کو اور فرمایا وہ سب برابر ہیں۔ (مظاہر حق)

(۹) عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلذَّهْبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ.

(رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سونے سونے کے بدلے میں اور چاندنی چاندی کے بدلے میں اور گیہوں گیہوں کے بدلے اور جو جو کے بدلے میں اور

toobaa-elibrary.blogspot.com

کھجور کھجور کے بدلے میں نمک نمک کے بدلے میں برابر سرابر ہو وسواء سواء ہو مقدار میں ہاتھ بہاتھ ہو معاملہ اور جبکہ ان کے اقسام کے انواع مختلف ہو تو بیچو تم جس طرح چاہو بشرطیکہ ہاتھ بہاتھ ہو۔
(مظاہر حق)

کیلی اور وزنی چیزوں میں کمی بیشی حرام ہے

(٤) قوله تعالٰي — وَيْلٌ لِّلْمُطَفِّفِيْنَ. اَلَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَي النَّاسِ يَسْتَوْفُوْنَ. وَاِذَا كَالُوْهُمْ اَوْ وَّزَنُوْهُمْ يُخْسِرُوْنَ. (سورة التطفيف)

ترجمہ: بڑی خرابی ہے، ناپ تول میں کمی کرنے والوں کی کہ جب لوگوں سے ناپ کر لیں تو پورا لے لیں اور جب ان کو ناپ کر یا تول کر دیں تو گھٹا دیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: قرآن وحدیث میں ناپ تول میں کمی کرنے کو حرام قرار دیا ہے کیونکہ عام طور سے معاملات کا لین دین انہی دو طریقوں سے ہوتا ہے انہی کے ذریعہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ حقدار کا حق ادا ہو گیا یا نہیں۔ لیکن یہ معلوم ہے کہ مقصود اس سے ہر ایک حقدار کا حق پورا پورا دینا ہے اس میں کمی کرنا حرام ہے تو معلوم ہوا کہ یہ صرف ناپ تول کیساتھ مخصوص نہیں بلکہ ہر وہ چیز جس سے کسی کا حق پورا کرنا یا نہ کرنا جانچا جاتا ہے اس کا یہی حکم ہے خواہ ناپ تول سے ہو یا عدد شماری سے یا کسی اور طریقے سے ہر ایک میں حقدار کے حق سے کم دینا بحکم تطفیف حرام ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) اسی طرح حقوق العباد میں جو شخص مقررہ حق سے کم کرتا ہے وہ بھی تطفیف کے حکم میں ہے مزدور ملازم نے جتنے وقت کی خدمت کا معاہدہ کیا ہے اس میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے وقت چرانا اور کم کرنا بھی اس میں داخل ہے۔ وقت کے اندر جس طرح محنت سے کام کرنے کا عرف میں معمول ہے اس میں سستی کرنا بھی تطفیف ہے اس میں عام لوگوں میں یہاں تک کہ اہل علم میں بھی غفلت پائی جاتی ہے اپنی ملازمت کے فرائض میں کمی کرنے کو کوئی گناہ نہیں سمجھتا۔ اعاذنا اللہ منہ۔

(معارف القرآن)

(۵) قولہ تعالیٰ۔ اَوْفُوْا الْكَيْلَ ولا تُكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ وَزِنُوْا بِالْقِسطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ. ولا تَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ ولا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ. (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۸۳)

ترجمہ: پورا بھر کر دو ناپ اور مت ہو نقصان دینے والے اور تولو سیدھی ترازو سے اور مت گھٹا دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت دو ڈولتے ملک میں خرابی ڈالتے ہوئے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: ترازو اور اسی طرح دوسرے ناپنے تولنے کے وسائل کو مستقیم اور سیدھے طور پر استعمال کرو جس میں کمی کا خطرہ نہ رہے اور معاہدہ کے مطابق جتنا کسی کا حق ہے اس سے کمی کرنا حرام ہے خواہ وہ ناپنے تولنے کی چیز ہو یا کوئی دوسری چیز۔ (معارف القرآن)

(۱۰) حدیث حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خَمْسٌ بِخَمْسٍ یعنی پانچ گناہوں کی سزا پانچ چیزیں ہیں (۱) جو شخص عہد شکنی کرتا ہے اللہ اس پر اس کے دشمن کو مسلط اور غالب کر دیتا ہے (۲) جو قوم اللہ کے قانون کو چھوڑ کر دوسرے قوانین پر فیصلے کرتے ہیں ان میں فقر و احتیاج عام ہو جاتا ہے (۳) جس قوم میں بے حیائی اور زنا عام ہو جائے اس

toobaa-elibrary.blogspot.com

پر اللہ تعالیٰ طاعون (اور دوسرے وبائی امراض) مسلط کر دیتا ہے (۴) اور جو لوگ ناپ تول میں کمی کرنے لگیں اللہ تعالیٰ ان کو قحط میں مبتلا کر دیتا ہے (۵) جو لوگ زکوۃ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان سے بارش کو روک دیتا ہے۔ (ذکرہ القرطبي وقال اخرجه البزار بمعناه ومالك بن انس ایضا من حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ) (معارف القرآن)

نماز جمعہ کے بعد کاروبار کرے تو ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں

(٦) قوله تعالٰي – فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللهِ وَاذْكُرُوْا اللهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ . (سورہ جمعہ آیت نمبر ۱۰)

ترجمہ: پھر جب تمام ہو چکے نماز پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا تاکہ تمہارا بھلا ہو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں اس کی اجازت دیدی گئی کہ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد تجارتی کاروبار اور اپنا اپنا رزق حاصل کرنے کا اہتمام سب کر سکتے ہیں۔ اور بعض سلف صالحین سے منقول ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے بعد تجارتی کاروبار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں۔
(ابن کثیر، معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیع فاسد

(۱۱) عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَعَنِ الثُّنْيَا وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ منع فرمایا نبی کریم ﷺ نے محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومت سے اور ثنیا سے اور رخصت دی ہے عرایا میں۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مزابنہ کہتے ہیں کہ ٹوٹے ہوئے پھل یا خشک پھل کھجور وغیرہ سے اندازہ کرکے درخت پر لگے ہوئے پھل کو بیچ دینا اور محاقلہ کہتے ہیں آدمی کھیتی کو گیہوں کے بدلے یعنی سو فرق کا گیہوں سے۔ اور مخابرہ کہتے ہیں کھیتی کو حصہ کے اعتبار سے کرایہ پر دینا یعنی ایک ثلث پر ایک چوتھائی پر دینا ہے۔ اور معاومت کہتے ہیں میوے کا درخت پر ایک سال یا دو سال یا تین سال کے لئے بیچنا ہے۔ اور ثنیا کہتے ہیں درخت پر موجود میوے کا بیچنا ہے مگر اس میں سے ایک قدر غیر معین نہ بیچے یعنی استثناء کرے اور عرایا کہتے ہیں کہ بعض آدمی اپنے باغ میں سے ایک دو درخت نہ بیچتے فقیر وغیرہ کو دینے کے لئے مگر جب وہ آدمی اپنے اہل کے ساتھ باغ میں جائے اور فقیر محتاج آدمی آئے تو ناگوار گذرے تو وہ اپنے پاس سے میوہ فقیر کو دے دیتا اور محتاج کا درخت اپنے پاس لے لیتے۔ (مظاہر حق)

اسی طرح شکار سے پہلے پانی کے اندر مچھلی کا بیچنا اور ہوا پر پرندوں کا بیچنا اور پیٹ کے اندر حمل کا بیچنا اور اون کو بکری وغیرہ کے بدن پر بیچنا اور تھنوں کے اندر دودھ کا نکالنے سے پہلے بیچنا سب بیع فاسد میں داخل ہیں۔ (قدوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بیع فاسد کا حکم۔

جب بیع فاسد میں مشتری نے بائع کی اجازت سے بیع پر قبضہ کرلیا اور عوضین میں سے ہرایک مال تھا تو مشتری بیع کا مالک ہوجائے گا اور اسکی قیمت اسے دینی لازم ہوگی اور ان دونوں میں سے ہرایک کو اس کے فسخ کردینے کا اختیار بھی ہے پھراگر مشتری نے اس بیع کو بیچ دیا تو اسکی بیع جائز ہوجائیگی۔
(قدوری)

اس طرح کی بیع فروخت منع ہے

(۱۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا تَلَقُّوْا السِّلْعَ حَتّٰي يُهْبَطَ بِهَا اِلَي السُّوْقِ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا آگے جا کے نہ ملو سامان والے قافلہ سے یہاں تک کہ اسباب اتارا جاوے بازار میں۔ (مظاہرحق)

(۱۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا يَبِيْعُ الرَّجُلُ عَلٰي بَيْعِ اَخِيْهِ ولا يَخْطُبُ عَلٰي خِطْبَةِ اَخِيْهِ الا اَنْ يَّاذَنَ لَهُ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کے بیع پر بیع نہ کرے اور نہ خطبہ نکاح دے اپنے بھائی کے خطبہ پر مگر یہ کہ اس کے لئے اجازت دیوے۔(مظاہرحق)

فائدہ: اسی طرح مسلم شریف کی ایک اور روایت میں حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا لا یُسَمِّ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْہِ الْمُسْلِمِ یعنی بائع ومشتری ایک بھاؤ پر راضی ہوگئے تو اس پر دوسرا آدمی بھاؤ نہ کرے۔(مظاہرحق)

اور ایک حدیث بخاری نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے نقل فرماتے ہیں کہ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَنْ عَسْبِ الْفَحْلِ یعنی رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کسی جانور کے نر کو مادہ پر جفت کرانے کیلئے اجرت پر چھوڑنا حرام ہے۔
(مظاہرحق)

ظلم اور ڈکیتی حرام ہے۔

(۱۴) عَنْ سَعِیْدِبْنِ زَیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مَنْ اَخَذَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ ظُلْمًا فَاِنَّہٗ یُطَوَّقُہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَنْ سَبْعِ اَرْضِیْنَ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے جس شخص نے ظلماً ایک بالشت زمین لے گا تحقیق وہ زمین بطور طوق ساتوں طبقے زمینوں سے قیامت کے دن اسکی گردن میں پہنائی جائیگی (مظاہرحق)

(۱۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّہٗ نَھٰی عَنِ النُّھْبَۃِ وَ الْمُثْلَۃِ. (رواہ البخاری، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے منع فرمایا لوٹنے سے اور مثلہ کرنے سے (مظاہرحق)

فائدہ: مسلمانوں کا مال لوٹنا اور اس پر ڈاکہ ڈالنا حرام ہے اور مثلہ یعنی ناک

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور کان اور دیگر اعضاء کا کاٹنا حرام ہے۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۱۶: سچی بات کی گواہی دینا حق کو نہ چھپانا

(۱) قوله تعالیٰ – ولاتکتُمُوا الشَّهَادَةَ. وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗ" اٰثِمٌ قَلْبُهٗ. و اللّٰه بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸۳)

ترجمہ :اور مت چھپاؤ گواہی کو اور جو شخص اس کو چھپا دے تو بیشک گنہگار ہے دل اسکا اور اللہ تمہارے کاموں کو خوب جانتا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ :جس شخص کو کسی نزاعی معاملہ کا صحیح علم ہو وہ شہادت کو نہ چھپائے اور اگر اس نے چھپایا تو اس کا دل گنہگار ہے۔ دل کو اسلئے گنہگار فرمایا کہ کوئی شخص اس کو خالی زبان ہی کا گناہ نہ سمجھے کیونکہ اول ارادہ تو دل ہی سے ہوا ہے اسلئے اول گناہ دل ہی کا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – وَاسْتَشْهِدُ وا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰي وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَاءُ اِذَا مَا دُعُوْا

(سورہ برہ آیت ۲۸۱)

ترجمہ :اور گواہ کرو دو شاہد اپنے مردوں میں سے پھر اگر نہ ہوں تو دو

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں ان لوگوں میں سے کہ جن کو تم پسند کرتے ہو گواہوں میں تاکہ اگر بھول جائے ایک ان میں سے تو یاد دلا دے اسکو دوسری اور انکار نہ کریں گواہ جس وقت بلائے جاویں۔(معارف القرآن)

فائدہ :معلوم ہوا کہ دستاویز کی صرف تحریر کو کافی نہ سمجھیں۔بلکہ اس پر گواہ بھی بنالیں کہ اگر کسی وقت باہمی نزاع پیش آجائے تو عدالت میں ان گواہوں کی گواہی سے فیصلہ ہوسکے۔یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرامؒ نے فرمایا کہ محض تحریر حجت شرعی نہیں۔جب تک کہ اس پر شہادت شرعی موجود نہ ہو خالی تحریر پر کوئی فیصلہ نہیں کیا جاسکتا آج کل کی عام عدالتوں کا یہی دستور ہے کہ تحریر پر زبانی تصدیق وشہادت کے بغیر کوئی فیصلہ نہیں کرتیں۔اور ضابطہ شہادت کے اصول یہ ہے۔(۱)گواہ دو مرد یا ایک مرد دو عورتیں ہونا ضروری ہیں۔ایک اکیلا مرد یا صرف دو عورتیں عام معاملات کی گواہی کیلئے کافی نہیں۔(۲)دوسرے یہ کہ گواہ مسلمان ہوں۔لفظ من رجالکم میں اسکی طرف ہدایت کی گئی ہے۔(۳)تیسرے یہ کہ گواہ ثقہ اور عادل ہوں جن کے قول پر اعتماد کیا جاسکے۔فاسق وفاجر نہ ہوں ممن ترضون من الشھداء میں یہ حکم مذکور ہے۔(معارف القرآن)

اور اسکے بعد یہ ہدایت کی گئی ہے کہ جب ان کو کسی معاملہ میں گواہ بنانے کیلئے بلایا جائے تو وہ آنے سے انکار نہ کریں۔کیونکہ شہادت ہی احیائے حق کا ذریعہ اور جھگڑے چکانے کا طریقہ ہے۔اسلئے اسکو اہم قومی خدمت سمجھ کر تکلیف برداشت کریں۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

نصاب شہادت

۱۔شہادت زنا۔

قولہ تعالیٰ — فَاسْتَشْهِدُوْا عَلَيْهِنَّ اَرْبَعَةً مِّنْكُمْ یعنی پس تم لوگ ان عورتوں پر چار آدمی اپنوں میں سے گواہ کرلو۔ آیت میں فرمایا کہ جن عورتوں سے ایسی حرکت سرزد ہوجائے تو اسکے ثبوت کیلئے چار گواہ مرد طلب کئے جائیں۔یعنی جن حکام کے پاس یہ معاملہ پیش کیا جائے ثبوت زنا کیلئے وہ چار گواہ طلب کریں۔ جو شہادت کی اہلیت رکھتے ہوں اور گواہی بھی مردوں کی ضروری ہے۔اس سلسلہ میں عورتوں کی گواہی معتبر نہیں (معارف القرآن)

۲۔قذف۔

اگر چار افراد سے کم لوگ زنا کی گواہی دیں تو ان کی گواہی نامعتبر ہے ایسی صورت میں مدعی اور گواہ سب جھوٹے قرار دیئے جاتے ہیں اور ایک مسلمان پر الزام لگانے کی وجہ سے ان پر حد قذف جاری کر دی جاتی ہے۔(معارف القرآن)

۳۔دیگر شہادت۔

دوسرے معاملات اور دستاویزات میں دو مرد گواہ جو عاقل بالغ مسلمان ثقہ عادل ہو گواہ کرلو(آیت نمبر۲) اور نکاح میں اسی طرح دو گواہ شرط ہے(قدوری) اور طلاق میں بھی دو گواہ لازم ہے اسلئے کہ اگر رجعت کرے گواہ گواہی دیویں اور یا انکار طلاق کی گنجائش نہ ہو۔(تفسیر آیات الاحکام)

۴۔چاند دیکھنے کی شہادت۔

رمضان شریف کے چاند کے بارے میں حضور ﷺ نے رمضان شریف کے چاند کے بارے میں ایک آدمی کی گواہی مان لی تھی اس حدیث کو اصحاب سنن اربعہ نے نقل کیا ہے اسلئے شعبان کے ۲۹ تاریخ کو چاند دیکھیں۔اگر کسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

اکیلئے آدمی نے گواہی دی کہ چاند دیکھ لیا تو وہ روزے رکھے اگر امام اسکی گواہی قبول نہ کرے اور اگر ابر ہو تو امام ایک آدمی کی گواہی قبول کرے مرد ہو یا عورت۔(قدوری)

سچی شہادت دینے والوں کی فضیلت۔

(۳) قولہ تعالیٰ — وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَائِمُوْنَ.
(سورۃ المعارج آیت نمبر ۳۳)

ترجمہ :اور جو اپنی گواہیوں پر سیدھے ہیں (انکو جنت کی بشارت ہے)(معارف القرآن)

فائدہ : یہاں لفظ شہادت کو بلفظ جمع لانے میں اس طرف اشارہ پایا جاتا ہے کہ شہادت کی بہت سی قسمیں ہیں اور ہر قسم کی شہادت کو قائم رکھنا واجب ہے اسمیں شہادت ایمان توحید ورسالت بھی داخل ہے۔ ہلال رمضان اور حدود شرعیہ کی شہادت بھی اور لوگوں کے باہمی معاملات جو کسی کے سامنے ہوئے ہوں انکی شہادت بھی۔ کہ ان شہادتوں کا چھپانا اوران میں کمی بیشی کرنا حرام ہے ان کو صحیح صحیح قائم کرنا اس آیت کی رو سے فرض ہے۔(مظہری)(معارف القرآن)

شہادت کے متعلق احادیث

(۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى بِيَمِيْنٍ وَّشَاهِدٍ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ۔(مظاہر حق)

فائدہ :اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو اس سے قسم لینا ایک گواہ کے طور پر

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے آئمہ کا اختلاف ہے ۔ آئمہ ثلثہ مذکورہ فیصلہ کے قائل ہیں مگر احناف کے نزدیک دو گواہ لازم ہے جیسے قرآن میں فرمایا ہے سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۸۲ میں ہے وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ الخ ۔ اس قرآنی دلیل کے ہوتے ہوئے اسکے خلاف کرنا خبر واحد کے ذریعہ سے یہ ناجائز ہے نسخ کتاب کا احتمال ہے باقی آپ ﷺ کا فیصلہ فرمانا جو کہ ایک گواہ کا اعتبار نہ کرکے قسم دیا ہے ۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِيْ يَأْتِيْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ يَّسْأَلَهَا . (مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کیا میں بہترین گواہوں کے متعلق نہ بتاؤں کہ بہترین گواہ وہ ہے جو سوال کرنے سے پہلے ہی اپنی گواہی پیش کردے ۔ (مظاہر حق)

فائدہ :احناف کے نزدیک یہ حدیث محمول ہے حقوق العباد اور حقوق اللہ میں اور رویت ہلال میں یعنی حقوق العباد کے متعلق یہ ہے کہ مدعی کو معلوم نہ ہو کوئی گواہ ہے اور وہ شخص جو معاملہ کا واقف کار ہو تو جلدی سے بتادے کہ میں جانتا ہوں ۔ دوسرا حقوق اللہ ہے جیسے زکوۃ اور کفاروں اور رویت ہلال اور وقف اور وصیتوں وغیرہ کے متعلق ہو تو واقف کار گواہ جلدی سے بتادے میں جانتا ہوں ۔ اس طرح بتادینا واجب ہے ۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اَلْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. (رواہ ترمذی، مشکوۃ) (وفي البيهقي وَالْيَمِيْنُ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ وَفِيْ رِوَايَةِ مُسْلِمٍ وَلٰكِنَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ.

ترجمہ :حضرت عمرو بن شعیب ﷺ نے اپنے باپ سے اس نے اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں بیشک رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گواہ پیش کرنا مدعی کا کام ہے اور قسم مدعی علیہ پر ہے۔(مظاہر حق) اور بیہقی میں فرمایا قسم منکر پر آئیگا اور مسلم کی روایت میں فرمایا لیکن قسم مدعی علیہ پر آئیگا۔(مظاہر حق)

جھوٹی گواہی دینے کی ممانعت

(٤) قوله تعالي — وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ.

(سورۃ الحج آیت نمبر ۳۰)

ترجمہ :اور بچتے رہو جھوٹی بات سے۔(معارف القرآن)

فائدہ :شہادت میں جھوٹ بولنا کبیرہ گناہ ہے حدیث میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب کبیرہ گناہوں میں سے بڑے کبیرہ یہ گناہ ہیں کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا اور والدین کی نافرمانی کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور عام باتوں میں جھوٹ بولنا حضور ﷺ نے آخری لفظ وقول الزور کو باربار فرمایا۔(رواہ البخاری (معارف القرآن)

(٤) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ صَلّٰى رَسُوْلُ اللهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ عُدِلَتْ شَهَادَةَ الزُّوْرِ بِالْاِشْرَاكِ بِاللهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَءَ فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ .(رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :خریم بن فاتک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بار رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی۔جب آپ ﷺ فارغ ہوئے سو کھڑے ہوگئے اور فرمایا کہ جھوٹی گواہی کو شرک کے برابر قرار دیا گیا ہے (یعنی قرآن مجید میں) آپ ﷺ نے اسکو تین بار فرمایا پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی فاجتبوا الرجس الخ (فروغ الایمان)

فائدہ :اس آیت میں شرک اور جھوٹی گواہی کو ایک جگہ لائے اس سے معلوم ہوا کہ دونوں میں کچھ مناسبت ہے یعنی دونوں قریب قریب ہے۔(فروغ الایمان)

(۵) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اقْتَطَعَ حَقَّ امْرِيءٍ مُسْلِمٍ بِيَمِيْنِهٖ فَقَدْ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ وَحَرَّمَ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ وَاِنْ كَانَ شَيْئًا يَسِيْرًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَاِنْ كَانَ قَضِيْبًا مِنْ اَرَاكٍ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص قطع کرے حق کسی مسلمان آدمی کا۔اپنے حلف سے پس تحقیق واجب کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے لئے دوزخ کو اور حرام کرے گا اس پر جنت کو کسی شخص نے عرض کیا کہ اگرچہ وہ تھوڑی چیز ہو؟ یا رسول اللہ ﷺ تو آپ ﷺ نے فرمایا اگرچہ پیلو کی لکڑی ہی کیوں نہ ہو۔(فروغ الایمان)

(٦) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک مبغوض ترین لوگ ناحق جھگڑنے والا ہے۔(مظاہر حق)

جھوٹی مقدمات اور وکالت کی مذمت

(۷) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنِ الدَّعٰي مَا لَيْسَ لَه فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّءُ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص دعوی کرے ایسے حق کا جو واقعے میں اسکا نہ ہو سو وہ شخص ہم میں سے نہیں رہا اور اسکو چاہئے کہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔(فروغ الایمان)

(۵) قوله تعالي – ولا تَكُنْ لِّلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا .

(سورۃ النساء آیت نمبر ۱۰۵)

ترجمہ :اور تو مت ہو دغا بازوں کی طرف سے جھگڑنے والا۔

(معارف القرآن)

فائدہ :جھوٹے مقدمہ کا وکیل بننا حرام ہے مذکوہ آیت سے یہ بات معلوم ہوئی کہ وکالت کا پیشہ حلال طریقہ پر ہونا ضروری ہے۔ آج کل وکیل اس کا خیال نہیں کرتے جائز آمدنی کو حرام کرلیتے ہیں۔(حاشیہ فروغ الایمان)

انکی شہادت قابل قبول نہیں

(۸) عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ قَالَ لا تَجُوزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ ولا خَائِنَةٍ ولا زَانٍ ولا زَانِيَةٍ ولا ذِيْ غَمْرٍ عَلٰي اَخِيْهِ وَرَدَّ شَهَادَةَ الْقَانِعِ لاَهْلِ الْبَيْتِ. (رواہ ابوداؤد، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے باپ سے اوراس کے باپ نے اپنے باپ سے اور وہ نبی کریم ﷺ سے راویت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا گواہی جائز نہیں خیانت کرنے والے مرد کی اور نہ خائنہ عورت کی اور جائز نہیں گواہی زنا کار مرداور زنا کار عورت کی اور نہ دشمن کی دشمن پر یعنی دشمن کی اپنے بھائی پراور رد فرمایا آپ ﷺ نے قناعت کرنے والے کی گواہی ایک اپنے گھر والوں کیلئے۔ (مظاہرحق)

(۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لاتُجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ ولا خَائِنَةٍ ولا مَجْلُوْدٍ حَدًّا ولا ذِيْ غَمْرٍ عَلٰي اَخِيْهِ ولا ظَنِيْنٍ فِيْ ولاءٍ ولا قَرَابَةٍ ولا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَيْتِ. (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے شہادت جائز نہیں خائن مرداور خائنہ عورت کی اور نہ اسکی جس کو حد ماری گئی ہو تہمت کی اور نہ دشمن اس کے بھائی مسلمان پراور نہ جسکی ولایت میں متہم ہو اور نہ جسکی قرابت میں متہم ہو اور نہ قناعت کرنے والا ہو ایک گھر والوں کے ساتھ۔ (مظاہرحق)

فائدہ : خیانت سے مراد لوگوں کی امانت میں خیانت کرنا ہے یا اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی خیانت یعنی حقوق اللہ میں خیانت کرنا اور شریعت کی خیانت کرنا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے۔ زنا کا ذکر بھی اسی خیانت میں ہے اور ارتکاب کبائر سے ہے اور فاسقی ہے۔اور تہمت زنا کی وجہ سے حد قذف ماری گئی ہو تو اسکی گواہی ہمیشہ کیلئے نہیں لی جائیگی اگرچہ توبہ کرے۔ یہ حنفیہ ؒ کا مذہب ہے۔ باقی آئمہ کے نزدیک بعد توبہ جائز ہے۔اور گواہی قبول نہیں ہوگی دشمن کی دشمن پر برابر ہے کہ اسکا بھائی نسبی ہو یا اجنبی اور ولاء میں متہم ہو اسکی گواہی قبول نہیں یعنی ایک شخص کسی کا آزاد کیا ہوا ہو اور وہ نسبت کرتا ہے اپنے آپکو غیر کی طرف۔ آزاد کرنے والے کی طرف نہیں کرتا۔اسکی گواہی قبول نہیں۔اسی طرح قرابت میں یعنی وہ دعوی کرے غیر کی طرف کہ میں فلانے کا بیٹا ہوں یا فلانے کا بھائی ہوں اور لوگ کہے تو جھوٹا ہے تیرے باپ تو فلاں ہے اور بھائی فلاں ہے اور تو غیر کی طرف نسبت کرتا ہے تو انکی گواہی بھی قبول نہیں۔اور قناعت کرنے والے کی گواہی بھی قبول نہیں۔ تابع اور متبوع کے احکام میں ہے کیونکہ غلام اپنے مالک کی گواہی دے یا مالک اپنے غلام کی گواہی دے یا باپ بیٹے کی یا بیٹے باپ کی گواہی قبول نہیں اسی طرح میاں بیوی کی۔اسلئے کہ جس مال کیلئے گواہی دیں گے وہ خود گواہ کا نفع بھی اسمیں شامل ہے اور استفادہ کرے گا۔اس کی گواہی بھی قابل قبول نہیں۔

(مظاہر حق)

تیسرے باب کے دوسرا حصہ۔کسی دوسرے کے ساتھ برتاؤ جسکی چھ شاخیں ہیں جو چھ فصلو د میں بیان کیا جائے گا۔

فصل نمبرا :نکاح کے ذریعہ سے حرام کاری سے بچنا۔

فصل نمبر۲ :اہل وعیال کے حقوق کی رعایت کرنا اور انکا ادا کرنا اسمیں نوکروں اور خادموں کے حقوق بھی داخل ہیں۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۳ :اولاد کی اچھی تربیت کرنا۔

فصل نمبر۴ :والدین کے ساتھ سلوک کرنا۔ نرمی برتنا فرمان برداری کرنا۔

فصل نمبر۵ :صلہ رحمی کرنا۔

فصل نمبر۶ :بڑوں کی فرمانبرداری اور اطاعت کرنا۔

فصل نمبر۱ :نکاح کے ذریعہ سے حرام کاری سے بچنا۔

نکاح کے معنی ہیں ملنا اور جمع ہونا اور نکاح کا اطلاق صحبت کرنے پر ہے اور عقد کرنے پر بھی آیا ہے اور امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک عند التوقان نکاح کرنا واجب ہے۔یعنی غلبہ شہوت کے وقت اور اگر یقین ہو کہ بغیر نکاح کے زنا میں گرفتار ہو جاؤ نگا تو نکاح کرنا فرض ہے اور اگر مہر اور نفقہ کا مالک نہ ہو تو نکاح نہ واجب ہے اور نہ فرض ہے تو اس صورت میں ترک نکاح پر کوئی گناہ نہیں۔ اور سنت متوکدہ حالت اعتدال میں ہے یعنی قدرت رکھتا ہو وطی کی اور مہر و نفقہ کی تو ترک نکاح پر گنہگار ہو گا۔اور نکاح اس نیت سے کرے تو ثواب ملے گا کہ نکاح کرتا ہوں زنا سے بچنے کیلئے اور اولاد ہونے کیلئے۔اور کوئی عبادت ایسی نہیں سوائے نکاح اور ایمان کے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے شروع ہو کر اب تک جاری ہے اور پھر جنت میں باقی رہے۔(مظاہر حق)

فوائد نکاح

نکاح کے پانچ فائدے ہیں۔ (۱)شہوت کا کم ہونا۔ (۲)گھر کا بندوبست ہونا۔ (۳)کنبہ کی کثرت ہونا۔ (۴)بیوی بچوں کی خبر گیری کی وجہ سے نفس کا مجاہدہ و محنت کرنا۔ (۵)ولاد صالح پیدا ہونا۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

آفات نکاح

نکاح کے چھ آفات ہیں۔(۱) طلب حلال سے عاجز ہونا۔ (۲)حرام میں فراخی کرنی۔ (۳)عورتوں کے ادائے حق میں کم ہونا۔ (۴)عورت کی بد اخلاقی پر صبر کرنا۔ (۵)عورت سے تکلیف اٹھانا۔ (۶)بیوی بچوں کے سبب سے حقوق اللہ سے باز رہنا۔(مظاہرحق)

بیبیوں کی پسندیدہ خصلتیں آٹھ ہیں

(۱) دیندار ہونا۔ (۲) نیک اخلاق ہونا۔ (۳) حسن صورت ہونا۔ (۴)مہر کی کمی ہونا۔ (۵)اولاد کا ہونا۔ (۶)باکرہ ہونا۔ (۷) صاحب نسب ہونا۔ (۸)بہت قریب نہ ہونا۔ یہ اسلئے کہ بہت قریب رشتے کی عورت خیال میں کم لاتی ہے۔(مظاہرحق)

حکم نکاح۔یعنی بے نکاحوں کا نکاح کردو۔

(۱) قولہ تعالیٰ۔ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ.

(سورۂ نور آیت نمبر ۳۲)

ترجمہ :اور نکاح کردو بے نکاح ہوں کا اپنے اندر اور جو نیک ہوں تمہارے غلام اور لونڈیاں اگر وہ ہوں گے مفلس اللہ ان کو غنی کردے گا اپنے فضل سے اور اللہ کشائش والا ہے سب کچھ جانتا ہے۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : شریعت اسلام چونکہ ایک معتدل شریعت ہے اسکے احکام سب ہی اعتدال پر اور انسان کے فطری جذبات وخواہشات کی رعایت کیساتھ تعدی اور حد سے نکلنے کی ممانعت کے اصول پر دائر ہیں اسلئے جب ایک طرف انسان کو ناجائز شہوت رانی سے سختی کیساتھ روکا گیا تو ضروری تھا کہ فطری جذبات وخواہشات کی رعایت سے اسکا کوئی جائز اور صحیح طریقہ بھی بتلایا جائے۔اسکے علاوہ بقاء نسل کا عقلی اور شرعی تقاضا بھی یہی ہے کہ کچھ حدود کے اندر رہ کر مرد وعورت کے اختلاط کی کوئی صورت تجویز کی جائے۔اسی کا نام قرآن وسنت کی اصطلاح میں نکاح ہے۔آیت مذکورہ میں اسکے متعلق حرہ عورتوں کے اولیاء اور کنیزوں غلاموں کے آقاؤں کو حکم دیا ہے کہ وہ ان کا نکاح کر دیا کریں۔ وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ الاية. اَيَامٰى — اَيِّم کی جمع ہے جو ہر اس مرد وعورت کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جس کا نکاح موجود نہ ہو۔خواہ اول ہی سے نکاح نہ کیا ہو یا زوجین میں سے کسی ایک کی موت سے یا طلاق سے نکاح ختم ہو چکا ہو ایسے مردوں وعورتوں کے نکاح کیلئے ان کے اولیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کے نکاح کا انتظام کریں۔(معارف القرآن)

اور آیت مذکورہ کے طرز خطاب سے اتنی بات تو باتفاق آئمہ فقہاء ثابت ہے کہ نکاح کا مسنون اور بہتر طریقہ یہی ہے کہ خود اپنا نکاح کرنے کیلئے کوئی مرد یا عورت بلاواسطہ اقدام کے بجائے اپنے اولیاء کے واسطے سے یہ کام انجام دے اسمیں دین ودنیا کے بہت سے مصالح اور فوائد ہیں۔خصوصاً لڑکیوں کے معاملے میں کہ لڑکیاں اپنے نکاح کا معاملہ خود طے کریں۔یہ ایک قسم کے بے حیائی بھی ہے اور اس میں فواحش کے راستے کھل جانے کا خطرہ بھی۔امام اعظم ابو حنیفہؒ اور بعض دوسرے آئمہ کے نزدیک اگر کوئی بالغ لڑکی اپنا نکاح بغیر اجازت ولی کے اپنے کفو میں کرے تو نکاح صحیح ہو جائے گا اگرچہ خلاف سنت کرنے کی وجہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے وہ موجب ملامت ہوگی جبکہ اس نے کسی مجبوری سے اس پر اقدام نہ کیا ہو۔ امام شافعیؒ اور بعض دوسرے آئمہ کے نزدیک اس کا نکاح ہی باطل کالعدم ہوگا جب تک ولی کے واسطہ سے نہ ہو۔ اور اَیَامٰی میں بالغان مرد وعورت دونوں داخل ہیں اور بالغ لڑکوں کا نکاح بلاواسطہ سب کے نزدیک صحیح ہوجاتا ہے اسکو کوئی باطل نہیں کہتا۔ اسی طرح ظاہر یہ ہے کہ لڑکی بالغ اگر اپنا نکاح خود کرے تو وہ بھی صحیح اور منعقد ہوجائے۔ ہاں خلاف سنت کام کرنے پر ملامت دونوں کو کی جائے گی۔ (معارف القرآن)

اسلام میں تعدد ازواج اور مساوات کی پابندی

(۲) قولہ تعالیٰ — فَانْكِحُوْا مَاطَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّا تَعُوْلُوْا.

(سورہ نساء آیت نمبر ۳)

ترجمہ: پھر تو نکاح کرلو جو اور عورتیں تم کو خوش آویں دو دو تین تین چار چار۔ پھر اگر ڈرو کہ ان میں انصاف نہ کرسکو گے تو ایک ہی نکاح کرو یا لونڈی جو اپنا مال ہے اسمیں امید ہے کہ ایک طرف نہ جھک پڑو گے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں یتیم لڑکیوں کے ازدواجی حقوق کی پوری نگہداشت کا حکم مذکور ہے یعنی وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ الخ یعنی اگر تمہیں یہ خطرہ ہو کہ یتیم لڑکیوں سے خود اپنا نکاح کرنے میں تم انصاف پر قائم نہ رہو گے۔ بلکہ انکی حق تلفی ہوجائے گی۔ تو تمہارے لئے دوسری عورتیں بہت ہیں۔ ان میں جو تمہارے لئے حلال اور پسند ہیں ان سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نکاح کرلو۔ قرآن نے عام معاشرہ کے اس ظلم عظیم کو روکا تعدد ازدواج جو چار سے زائد ہو اس پر پابندی لگائی اور چار سے زیادہ عورتوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام قرار دیا اور جو عورتیں ایک ہی وقت میں نکاح کے اندر ہیں ان میں مساوات حقوق کا نہایت مؤکد حکم اور خلاف ورزی پر وعید شدید سنائی اور ارشاد فرمایا جو عورتیں تمہیں پسند ہوں ان سے نکاح کرسکتے ہو دو دو تین تین چار چار۔ جیسے مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فرمایا ہے اور اس کے بعد فرمایا وَاِنْ خِفْتُمْ اَنْ لَا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً یعنی اور اگر تم کو اسکا خوف ہو کہ عدل نہ کرسکو گے تو ایک ہی بیوی پر بس کرو۔ یا جو تمہارے ملک ہو اَوْ مَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنی شرعی کنیز اصول کے مطابق تھا تمہاری ملک ہو اس سے گذارہ کرلو۔ (معارف القرآن)

احکام نکاح کے بابت حدیث رسول ﷺ

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَائَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهُ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے جوانوں کے گروہ تم میں جو کوئی طاقت رکھے جماع کے اسباب کی یعنی مہر و نفقہ کی پس چاہئے کہ نکاح کرے پس تحقیق نکاح کرنا نظر کو بہت ڈھانکتا ہے اور ستر کو بہت محفوظ رکھتا ہے اور جو شخص طاقت نہ رکھے اسباب جماع کی پس اسکو چاہئے کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

روزے رکھے پس روزے رکھنا اس کے لئے خصی کرنا ہے۔(مظاہرحق)

فائدہ : آدمی بالغ ہونے کے بعد جوان کہلاتا ہے ایام جوانی امام شافعیؒ کے نزدیک تیس سال کی عمر تک ہے اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک چالیس سال کی عمر تک ہے۔(مظاہرحق)

(۲) عَنْ سَعْدِبْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ رَدَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ عَلٰي عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنِ التَّبَتُّلَ وَلَوْ اَذِنَ لَهُ لَاخْتَصَيْنَا. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ پر نکاح کے ترک کرنے کو اور اگر اجازت دیتے ان کو البتہ خصی ہوتے ہم۔(مظاہرحق)

فائدہ : تبتل کے معنی عورتوں سے باز رہ کر نکاح کا ترک کرنا ہے آدمی کیلئے خصی ہونا یا کرنا حرام ہے۔اسی طرح غیر ماکول حیوان کا خصی کرنا بھی حرام ہے ہاں البتہ وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے اس کا خصی کرنا جائز ہے اور وہ بھی چھوٹی عمر میں بڑی عمر میں منع ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک بغیر شادی کے رہنا افضل ہے اور امام اعظم ابو حنیفہؒ کے نزدیک نکاح کرنا افضل ہے اکیلے رہنے سے۔ہدایہ وغیرہ میں لکھا ہے مطلق چارپاؤں کا خصی کرنا جائز ہے۔(مظاہرحق)

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تُنْكَحُ الْمَرْأَةُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفَرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ.

(متفق علیہ، مشکوۃ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت نکاح کی جاتی ہے چار چیزوں کے سبب سے مال کے سبب سے اور حسب نسب کی وجہ سے خوبصورتی کی وجہ سے اور دین کی وجہ سے پس دیندار والی کو پسند کر خاک آلود ہو تیرے دونوں ہاتھ۔ (مظاہرحق)

(٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلدُّنْيَا كُلُّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا اَلْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا تمام کے تمام نفع کی چیز ہے اور بہترین دنیا کا متاع نیک عورت ہے۔ (مظاہرحق)

(٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ ثَلٰثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللّٰهِ عَوْنُهُمْ اَلْمُكَاتَبُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِيْ يُرِيْدُ الْعَفَافَ وَالْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .(راوہ الترمذی، والنسائی وابن ماجۃ، مشکوۃ)

ترجمہ :حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ اللہ پر لازم ہوتا ہے کہ انکی مدد کرنا۔ ۱۔وہ مکاتب غلام جو بدل کتابت ادا کرنیکا ارادہ رکھتا ہو۔ ۲۔وہ ناکح جو ارادہ کرتا ہے پاک دامنی کا۔ ۳۔اللہ کے راستے میں جھاد کرنے والا۔(مظاہرحق)

(٦) عَنْ حُمَيْدِبْنِ اَبِيْ حُمَيْدِ الطَّوِيْلُ اَنَّهُ سَمِعَ اَنَسَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بْنِ مَالِكٍ رضی اللہ تعالیٰ عنہ يَقُوْلُ جَاءَ ثَلٰثَةُ رَهْطٍ اِلٰى بُيُوْتِ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْئَلُوْنَ عَنْ عِبَادَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا اُخْبِرُوْا كَاَنَّهُمْ تَقَالُّوْهَا فَقَالُوْا وَاَيْنَ نَحْنُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَدْ غُفِرَلَهُ مَاتَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ قَالَ اَحَدُهُمْ اَمَّا اَنَا فَاِنِّيْ اُصَلِّي اللَّيْلَ اَبَدًا وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَصُوْمُ الدَّهْرَ وَلَا اُفْطِرُ وَقَالَ اٰخَرُ اَنَا اَعْتَزِلُ النِّسَاءَ فَلَا اَتَزَوَّجُ اَبَدًا فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ اَنْتُمُ الَّذِيْنَ قُلْتُمْ كَذَا وَكَذَا اَمَا وَاللّٰهِ اِنِّيْ لَاَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَاَتْقَاكُمْ لَهٗ لٰكِنِّيْ اَصُوْمُ وَاُفْطِرُ وَاُصَلِّيْ وَاَرْقُدُ وَاَتَزَوَّجُ النِّسَاءَ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِيْ فَلَيْسَ مِنِّيْ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت حمید بن ابو حمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ آپ نے بیان کیا کہ تین حضرات (علی بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عبداللہ ابن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور عثمان بن مظعون رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی کریم ﷺ کی ازواج مطہرات کے گھروں کی طرف حضور اکرم ﷺ کی عبادت کے متعلق پوچھنے آئے۔ جب انھیں حضور ﷺ کا معمول بتایا گیا تو جیسے انہوں نے اسے کم سمجھا اور کہا کہ ہمارا حضور ﷺ سے کیا مقابلہ آنحضور ﷺ کی تو تمام اگلی پچھلی لغزشیں معاف کر دی گئی ہیں ایک صاحب نے کہا کہ آج سے میں ہمیشہ رات بھر نماز پڑھا کرونگا۔ دوسرے صاحب نے کہا

toobaa-elibrary.blogspot.com

کہ میں ہمیشہ روزے سے رہوں گا اور کبھی ناغہ نہیں ہونے دونگا۔ تیسرے صاحب نے کہا کہ میں عورتوں سے کنارہ کشی اختیار کرلوں گا اور کبھی نکاح نہیں کروں گا پھر حضور ﷺ تشریف لائے اوران سے پوچھا۔ کیا تم نے ہی یہ بات کہی ہیں؟ ہاں اللہ گواہ ہے۔ اللہ سے میں تم سے زیادہ ڈرنے والا ہوں۔ اس کیلئے تم سے زیادہ میرے اندر تقوی ہے لیکن میں اگر روزے رکھتا ہوں تو بلا روزہ بھی رہتا ہوں۔ نماز بھی پڑھتا ہوں (رات میں) اور سوتا بھی ہوں۔ اور عورتوں سے نکاح کرتا ہوں۔ میرے طریقے سے جس نے اعرض کیا وہ مجھ میں سے نہیں ہے۔ (بخاری)

(۷) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَزَوَّجُوْا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ فَاِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ.

(رواہ ابوداؤد والنسائی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ نکاح کرو اس عورت سے جو محبت کرے شوہر کو اور بچے جننے والی کو اسلئے کہ میں فخر کروں گا تمہاری کثرت پر دیگر امتوں کے مقابلے میں۔ (مظاہر حق)

فوائد نکاح

(۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا تَزَوَّجَ الْعَبْدُ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ الدِّيْنِ فَلْيَتَّقِ اللهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ. (رواہ البیہقی فی شعب الایمان، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے جس وقت نکاح کیا آدمی نے تو تحقیق کہ کامل کرلئے اس نے نصف دین۔ پس چاہئے کہ باقی نصف دین میں اللہ سے ڈرتے رہے۔(مظاہرحق)

(۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اَعْظَمَ النِّكَاحِ بَرْكَةً اَيْسَرُهُ مُئُوْنَةً. (رواه البيهقى فى شعب الايمان، مشكوة)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بے شک بڑی برکت والا وہ نکاح ہے جسکی محنت آسان ہو۔(مظاہرحق)

فائدہ: اسان مئونت کا مطلب یہ ہے کہ مہر کم ہو اور عورت صابرہ ہو اور جو کچھ ملے اس پر راضی رہے۔(مظاہرحق)

(۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَمْ تَرَ لِلْمُتَحَابَّيْنِ مِثْلَ النِّكَاحِ. (رواه ابن ماجه)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے اے سننے والے تو نے نہیں دیکھی وہ چیز جو دو محبت کرنے والوں کے درمیان محبت کو زیادہ کرے مثل نکاح کے۔(مظاہرحق)

(۱۱) عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ يَقُوْلُ مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللهِ خَيْرًا لَهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ وَاِنْ اَقْسَمَ عَلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ. (رواه ابن ماجه، از مشكوة)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اس نے نبی کریم ﷺ سے نقل کی کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ مومن نے اللہ کے تقویٰ کے بعد حاصل نہیں کی جو اس کے لئے بہتر ہو سوائے نیک بیوی کے اگر حکم کرے تو اطاعت کرے اور اگر اس کی طرف دیکھے تو خوش کرے اور اگر قسم دے تو اس کو پورا کرے اور اگر غائب ہو اس سے شوہر تو حفاظت خیر خواہی کرے اپنے نفس کی اور حفاظت کرے شوہر کے مال کی۔ (مظاہر حق)

(۱۲) عبدالرحمٰن بن سالم نے اپنے باپ سے اور اس نے اپنے دادا سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَعْذَبُ اَفْوَاهًا وَاَنْتَقُ اَرْحَامًا وَاَرْضٰى بِالْيَسِيْرِ. یعنی لازم ہے تم پر کنواری لڑکی کو نکاح کرنا اس لئے کہ ان کی منہ میٹھی ہوتی ہے اور کنواری بہت بچے جنتی ہیں اور بہت راضی رہتی ہیں تھوڑی کے ساتھ۔ یعنی تھوڑی مال دینے اور جماع کرنے سے راضی رہتی ہیں۔ (ابن ماجہ مرسلاً، مظاہر حق)

مہر کا ادا کرنا

(۱۳) قوله تعالٰي — وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً. فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا. (سورۂ نساء آیت نمبر ۴)

ترجمہ : دے ڈالو عورتوں کو مہران کے خوشی سے پھر اگر وہ اس میں سے کچھ چھوڑ دیں تم کو اپنی خوشی سے تو اس کو کھاؤ مزادار خوشگوار سمجھ کر۔ (معارف القرآن)

فائدہ : اس آیت میں یہ تعلیم فرمائی گئی کہ عورتوں کا مہر ایک حق واجب ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اس کی ادائیگی ضروری ہے اور جس طرح تمام حقوق واجبہ کو خوش دلی کے ساتھ ادا کرنا ضروری ہے اسی طرح مہر کو بھی سمجھنا چاہئے۔ (معارف القرآن)

اور فرمایا وَاٰتُوا النِّسَاءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً. یعنی عورتوں کو ان کے مہر دو خوش دلی کے ساتھ اس کے مخاطب شوہر بھی ہیں کہ وہ اپنی بی بی کا مہر خود بی بی کو دیں اور دوسروں کو نہ دیں اور لڑکیوں کے اولیاء بھی مخاطب ہیں کہ اگر لڑکیوں کے مہر انکو وصول ہو جائیں تو یہ لڑکیوں ہی کو دیدیں' ان کی اجازت کے بغیر اپنے تصرف میں نہ لائیں۔ (معارف القرآن)

اور آیت شریفہ میں جو یہ قید لگائی کہ فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا. یعنی اگر وہ عورتیں خوش دلی کے ساتھ اپنے مہر کا کوئی حصہ تمہیں دیدیں تو تم اس کو کھا سکتے ہو تمہارے لئے مبارک ہوگا اور بات یہ ہے کہ شریعت کا یہ اصول ہے کہ کسی کا ذرا سا مال بھی کسی دوسرے کیلئے حلال نہیں ہے جب تک کہ طیب نفس سے اجازت نہ ہو۔ جبر واکراہ اور دباؤ کے ذریعہ معافی حاصل کرنا تو کوئی چیز نہیں اس سے کچھ معاف نہیں ہوتا دور حاضر میں چونکہ عورتیں یہ سمجھتی ہیں کہ مہر ملنے والا نہیں ہے اگر سوال کروں یا معاف نہ کروں تو بد دلی یا بدمزگی پیدا ہوگی۔ اس لئے بادل ناخواستہ معاف کر دیتی ہیں۔ اس معافی کا کوئی اعتبار نہیں۔ (معارف القرآن)

شرائط نکاح

(۱) نکاح ایجاب وقبول سے یعنی میاں بیوی میں سے ایک ایجاب کرے تو دوسرے قبول کرے تو نکاح منعقد ہوتا ہے اس میں ایجاب وقبول دونوں زمانہ ماضی سے بیان کیا جائے یا ایک ماضی سے دوسرا مستقبل سے۔ یعنی مرد کہے تو مجھے نکاح کرلے تو عورت کہے کہ میں نے تجھ سے نکاح کر لیا۔ اور یا میاں بیوی دونوں یا ایک نابالغ ہوں تو ان کے ولی ایجاب وقبول کرلے۔ (قدوری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) دو گواہوں کی موجودگی میں ایجاب وقبول ہو۔ دونوں گواہ عاقل بالغ مسلمان ہونا شرط ہے یا ایک مرد دو عورتیں ہوں اس میں عادل اور متقی ہونا شرط نہیں فاسق فاجر مسلمان بھی گواہ ہو سکتا ہے۔ (قدوری)

(۳) مہر کا مقرر کرنا۔ اگر کسی عورت نے اپنا نکاح کر لیا اور مہر مثل سے اپنا مہر کم کر دیا تو امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اس کے ولیوں کو اختیار ہے چاہے نکاح قائم رکھے چاہے اس عورت کو روک لے اور شوہر یا مہر مثل پورا کر دے یا اسے طلاق دیدے اور باپ اور دادا کو اختیار ہے کہ وہ اپنے بالغ لڑکی یا نابالغ لڑکے لڑکی کے مہر۔ مہر مثل ٹھہرائے یا کم یا زیادہ اور یہ اختیار کسی اور کو نہیں صرف باپ اور دادا کو ہے۔ (قدوری)

مقدار مہر

اور مہر کے زیادہ کا کوئی مقدار مقرر نہیں مگر کم سے کم مقدار مہر کی دس درہم ہے یعنی ڈھائی تولہ چاندنی۔ (مظاہر حق)

(۱۳) عَنْ اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَمْ كَانَ صَدَاقُ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ صَدَاقُهُ لِاَزْوَاجِه اثْنَتَيْ عَشَرَةَ اُوْقِيَةً وَنَشٌّ قَالَتْ اَتَدْرِيْ مَا النَّشُّ قُلْتُ لَا قَالَتْ نِصْفُ اُوْقِيَةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی سلمہؓ سے روایت ہے کہ میں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا کہ نبی کریم ﷺ کا مہر کتنا تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا حضور ﷺ کے بیویوں کی مہر ساڑے بارہ اوقیہ تھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے معلوم کیا نش کیا ہے جانتے ہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا نہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا نش نصف اوقیہ کو کہتے ہیں پس اس طرح پانچ سو درہم ہوئے۔ (مظاہر حق)

بعد نکاح شوہر پر شرعی حکم

(٤) قوله تعالٰي – اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَي النِّسَاءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰي بَعْضٍ وَّبِمَا اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ. (سورۂ نساء آیت نمبر ۳۴)

ترجمہ: مرد حاکم ہیں عورتوں پر اس واسطے کہ بڑائی دی اللہ نے ایک کو ایک پر اور اس واسطے کہ خرچ کئے انہوں نے اپنے مال۔
(معارف القرآن)

فائدہ: مردوں پر عورتوں کے تین فرائض ہیں۔ ۱۔ نفقہ۔ ۲۔ رہنے کا مکان ۳۔ پہننے کا کپڑا۔ اس لئے کہ ارشاد فرمایا اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَي النِّسَاءِ. قَوَّامْ عربی زبان میں اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی کام یا نظام کا ذمہ دار اور چلانے والا ہو۔ اسی لئے اس آیت میں قَوَّامْ کا ترجمہ عموماً حاکم کیا گیا ہے یعنی مرد عورتوں پر حاکم ہیں۔ مراد یہ ہے کہ ہر اجتماعی نظام کیلئے عقلاً اور عُرْفاً یہ ضروری ہوتا ہے کہ اس کا کوئی سربراہ یا امیر اور حاکم ہوتا ہے کہ اختلاف کے وقت اس کے فیصلہ سے کام چل سکے جس طرح ملک وسلطنت اور ریاست کیلئے اس کی ضرورت سب کے نزدیک مسلم ہے اسی طرح اس عائلی نظام میں جس کو خانہ داری کہا جاتا ہے اس میں بھی ایک امیر اور سربراہ کی ضرورت ہے عورتوں اور بچوں کے مقابلہ میں اس کام کے لئے حق تعالیٰ نے مردوں کو منتخب فرمایا کہ ان کی علمی اور عملی قوتیں بہ نسبت عورتوں اور بچوں کے زیادہ ہیں اور یہ ایسا بدیہی

toobaa-elibrary.blogspot.com

معاملہ ہے کہ کوئی سمجھ دار عورت یا مرد اس کا انکار نہیں کر سکتا۔ (معارف القرآن)
اور سورۂ بقرہ کی آیت ۲۲۸ میں ارشاد ہے کہ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ. یعنی اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے۔ دنیا میں نظام عالم اور انسانی فطرت اور خود عورتوں کی مصلحت کا تقاضا یہی تھا کہ مردوں کو عورتوں پر ایک قسم کی حاکمیت اور نگرانی کا نہ صرف حق دیا جائے بلکہ ان پر لازم کیا جائے۔
(معارف القرآن)

خلاصہ یہ ہے کہ دنیوی نظام میں عورتوں پر مردوں کا ایک گونہ تفوق اور حاکمیت ان کی مصلحت اور حکمت کا تقاضا ہے۔ (معارف القرآن)

(۱۴) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ. (رواہ الترمذی والدارمی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کیلئے بہتر ہے اور میں بہترین ہوں تم میں میرے اہل کیساتھ اور جب مرجائے تمہارے صاحب پس چھوڑ دو اس کو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: یعنی تم میں بہتر وہ ہے جو مخلوق کے نزدیک بہتر ہو جو اپنے اہل وعیال کے ساتھ بھلائی کرے اور احسن سلوک کرے اور جو صاحب مرجائے اس کو چھوڑ دو یعنی اسکے مرنے کے بعد اس کی برائی بیان کرنا اور غیبت کرنا چھوڑ دو اور بھلائی کا ذکر کرو اور مغفرت کی دعاء کرو۔ (مظاہر حق)

بیوی کو مارنا

(۱۵) عَنْ حَكِيْمِ بْنِ مُعَاوِيَةَ الْقُشَيْرِيْ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَا حَقُّ زَوْجَةِ اَحَدِنَا عَلَيْهِ قَالَ اَنْ تُطْعِمَهَا اِذَا طَعِمْتَ وَتَكْسُوْهَا اِذَا اكْتَسَيْتَ ولا تَضْرِبِ الْوَجْهَ ولا تُقَبِّحْ ولا تَهْجُرْ الا فِي الْبَيْتِ. (رواہ احمد وابوداؤد وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت حکیم بن معاویہ قشیری سے مروی ہے کہ وہ اپنے باپ سے نقل کرتے ہیں اس نے کہا کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا یارسول اللہ کیا حق ہے ہماری کسی ایک عورت کا اپنے شوہر پر آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو کھانا کھاتا ہے تو بیوی کو بھی کھلاؤ اور جب تو کپڑا پہنتا ہے تو عورت کو بھی پہناؤ اور چہرے پر مت مارو اور نہ کہو کہ اللہ برا کرے تجھ کو اور نہ اس سے جدائی اختیار کر البتہ گھر کے اندر الگ بستر میں رہ سکتے ہو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: منہ پر مارنا منع ہے اس لئے کہ تمام اعضاء میں افضل ہے اور چار باتوں پر عورت کو مارنا شوہر کیلئے جائز ہے۔ ۱۔ شوہر زیب و زینت کیلئے کہے تو عورت انکار کرے اس پر مار سکتا ہے۔ ۲۔ شوہر صحبت کیلئے کہے اور خواہش کرے اور عورت بغیر عذر کے انکار کرکے نہ آئی تو مار سکتا ہے۔ ۳۔ فرض نماز ترک کرنے پر مار سکتا ہے اور جنابت کا غسل نہ کرے یا حیض یا نفاس سے پاک ہو کر غسل نہ کرے تو مار سکتا ہے۔ ۴۔ شوہر کے بغیر اجازت باہر جانے اور ادھر ادھر گھومنے پر مار سکتا ہے۔ یہ فتویٰ قاضی خان میں ہے۔ (مظاہر حق)

صالح بیوی اور ان کی شرعی ذمہ داری

(۵) قوله تعالٰي – فَالصّٰلِحٰتُ قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ بِمَا حَفِظَ اللهُ (سورۂ نساء آیت نمبر ۳۴)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : ترجمہ: پھر جو عورتیں نیک ہیں تابعدار ہیں نگہبانی کرتی ہیں پیٹھ پیچھے اللہ کی حفاظت سے۔(معارف القرآن)

فائدہ: نیک عورتیں وہ ہیں جو مرد کی حاکمیت کو تسلیم کرکے ان کی اطاعت کرتی ہیں۔اور مردوں کے پیٹھ پیچھے بھی اپنے نفس اور ان کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔یعنی اپنی عصمت اور گھر کے مال کی حفاظت جو امور خانہ داری میں سب سے اہم ہیں ان کے بجالانے میں ان کے لئے مردوں کے سامنے اور پیچھے کے حالات بالکل مساوی ہیں۔یہ نہیں کہ ان کے سامنے تو اس کا اہتمام کریں اور ان کی نظروں سے غائب ہوں تو اس میں لاپرواہی برتیں۔(معارف القرآن)

(٦) قوله تعالٰي- وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ. بِالْمَعْرُوْفُ وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَّ دَرَجَةٌ واللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۲۸)

ترجمہ: اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق اور مردوں کو عورتوں پر فضیلت ہے اور اللہ زبردست ہے تدبیر والا۔(معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت سے معلوم ہوا کہ قرآن حکیم نے زوجین کو ان کے ذمہ عائد ہونے والے فرائض بتلائے کہ مردوں کے ذمے عورتوں کے حقوق ادا کرنا ایسا ہی فرض ہے جیسے عورتوں پر مردوں کے حقوق کا ادا کرنا فرض ہے۔

(معارف القرآن)

اور عورتوں پر تین قسم کے فرائض ہیں- ۱- شوہر کی اطاعت وفرمانبرداری۔ ۲-شوہر کے گھر بار اور مال و دولت کی حفاظت اور بچوں کی پرورش۔ ۳-اپنی شرمگاہ کی حفاظت اور غیر سے پردہ کرنا۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۶) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ خُلِقْنَ مِنْ ضِلْعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلْعِ اعلاَهُ فَاِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ فَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے وصیت قبول کرو عورتوں کے حق میں بھلائی کی اس لئے کہ تحقیق پسلی سے عورتیں پیدا کی گئی ہیں وہ ہے ٹیڑھی اور بیشک زیادہ ٹیڑھی چیز پسلی میں اوپر کی پسلی ہے اگر تو سیدھا کرنا چاہے پسلی کو تو توڑ دے گا اس کو اور تو پسلی کو چھوڑے رکھے اپنے حال پر تو ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہے گی پس عورتوں کے حق میں وصیت قبول کرو۔ (مظاہر حق)

شوہر کی اطاعت ضروری ہے

(۱۷) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا دَعَي الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ اِلٰي فِرَاشِه فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانَ لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰي تُصْبِحَ. (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس وقت بلائے شوہر اپنی بیوی کو اپنے بچھونے میں تو عورت انکار کرے اور گذارے شوہر رات غصے کی حالت میں تو لعنت کرتے ہیں فرشتے عورت کو صبح تک۔ (مظاہر حق)

(۱۸) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لَوْ كُنْتُ اٰمِرُ اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا . (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا کسی کو سجدہ کرنے کا تو میں ضرور حکم کرتا عورت کو کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔ (مظاہر حق)

(۱۹) عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَيُّمَا امْرَأَةٍ مَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ . (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی عورت مر جائے اس حال میں کہ اس سے اس کا شوہر راضی ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (مظاہر حق)

(۲۰) عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اِذَا الرَّجُلُ دَعَا زَوْجَتَهُ لِحَاجَتِهٖ فَلْتَاتِهٖ وَاِنْ كَانَتْ عَلَى التَّنُّوْرِ . (رواہ الترمذی، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بلائے آدمی اپنی بیوی کو اپنی حاجت یعنی جماع کرنے کیلئے پس لازم ہے کہ حاضر ہو اگرچہ تنور پر ہو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ بیوی اگر ضروری کام میں مشغول ہو اور اگر چھوڑ کر جاوے تو احتمال ہے کہ ضائع ہو جائے یا روٹی وغیرہ پکا رہی ہو تو بھی شوہر اگر جماع کیلئے بلائے تو فوراً اطاعت کرے۔ (مظاہر حق)

(۲۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلْمَرْأَةُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. (رواہ ابونعیم فی الحلیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت عورت پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کا روزہ رکھے اور حفاظت کرے عورت اپنی شرمگاہ کی اور اطاعت کرے اپنے شوہر کی پس چاہے کہ وہ داخل ہو جنت میں جنت کے جس دروازے سے چاہے۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۲ اہل وعیال کے حقوق کی رعایت کرنا اور انکا ادا کرنا اور اس میں نوکروں اور خادموں کے حقوق بھی داخل ہیں

(۱) قوله تعالٰي — وَالْوَالِدَاتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ. وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. لَاتُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَارَّ وَالِدَةٌ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهُ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ فَاِنْ اَرَادَا فِصَالًا عَنْ تَرَاضٍ مِّنْهُمَا وَتَشَاوُرٍ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا. وَاِنْ اَرَدْتُّمْ اَنْ تَسْتَرْضِعُوْا اَوْلَادَكُمْ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِذَا سَلَّمْتُمْ مَّا اٰتَيْتُمْ بِالْمَعْرُوْفِ.

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاتَّقُوْا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ.

(سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۳۳)

ترجمہ: اور بچے والی عورتیں دودھ پلادیں اپنے بچوں کو دو برس پورے جو کوئی چاہے کہ پوری کرے دودھ کی مدت اور لڑکے والے یعنی باپ پر ہے کھانا اور کپڑا ان عورتوں کا موافق دستور کے تکلیف نہیں دی جاتی کسی کو مگر اس کی گنجائش کے موافق نہ نقصان دیا جاوے ماں کو اس کے بچہ کی وجہ سے اور نہ اس کو جس کا بچہ ہے یعنی باپ کو اس کے بچے کی وجہ سے اور وارثوں پر بھی یہی لازم ہے پھر اگر ماں باپ چاہیں کہ دودھ چھڑالیں یعنی دو برس کے اندر ہی اپنی رضا اور مشورے سے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اور اگر تم لوگ چاہو کہ دودھ پلواؤ کسی دایہ سے اپنی اولاد کو تو بھی کچھ گناہ نہیں۔ جب کہ حوالے کر دو جو تم نے دینا ٹھہرایا تھا موافق دستور کے اور ڈرو اللہ سے اور جان رکھو کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو خوب دیکھتا ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت سے اول یہ معلوم ہوا کہ دودھ پلانا دیانۃً ماں کے ذمہ واجب ہے بلا عذر کسی ضد یا ناراضی کے سبب دودھ نہ پلائے تو گنہگار ہوگی اور دودھ پلانے پر وہ شوہر سے کوئی اجرت و معاوضہ نہیں لے سکتی۔ کیونکہ وہ اس کا اپنا فرض ہے۔ (معارف القرآن)

دوسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ پوری مدت رضاعت دو سال ہے جب تک کوئی خاص عذر مانع نہ ہو بچے کا حق ہے کہ یہ مدت پوری کی جائے۔ (معارف القرآن)

تیسرا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ اگرچہ دودھ پلانا ماں کے ذمہ ہے۔ لیکن ماں کا نان نفقہ اور ضروریات زندگی باپ کے ذمہ ہے اور یہ ذمہ داری جس وقت تک بچے کی ماں اس کے نکاح میں یا عدت میں ہے اس وقت تک اور عدت پوری ہونے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے بعد نفقہ زوجیت تو ختم ہو جائے گا مگر بچے کا دودھ پلانے کا معاوضہ دینا باپ کے ذمہ پھر بھی رہے گا۔ (مظہری، معارف القرآن)

چوتھا مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ خرچہ نفقہ باپ کی حیثیت کے مطابق لازم ہوگا وہ غریب ہے تو غریبانہ اور امیر ہے تو امیرانہ اور یہ نہیں ہوگا کہ عورت جو مانگے وہ دے۔ (معارف القرآن)

پانچواں مسئلہ یہ معلوم ہوا کہ ماں اگر بچہ کو دودھ پلانے سے کسی ضرور تکے سبب انکار کرے تو باپ کو اسے مجبور کرنا جائز نہیں اور اگر بچہ کسی دوسری عورت یا جانور کا دودھ نہیں لیتا تو ماں کو مجبور کیا جائے گا۔ (معارف القرآن)

انسان کیلئے زینت کی چیز

(۲) قوله تعالٰي – زَيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِيْنَ وَالْقَنَاطِيْرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْاَنْعَامِ وَالْحَرْثِ.

(سورہ الاعمران آیت نمبر ۱۴)

ترجمہ: فرفتہ کیا ہے لوگوں کو مرغوب چیزوں کی محبت نے جیسے عورتیں اور بیٹے اور خزانے جمع کئے ہوئے سونے اور چاندی کے اور گھوڑے نشان لگائے ہوئے اور مویشی اور کھیتی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: جن چیزوں کا نام اس جگہ لیا گیا ہے وہ عام طور پر انسانی رغبت ومحبت کا مرکز ہیں جن میں سب سے پہلے عورت کو اور اسکے بعد اولاد کو بیان کیا گیا ہے کیونکہ دنیا میں انسان جتنی چیزوں کے حاصل کرنے کی فکر میں لگا رہتا ہے ان سب کا اصل سبب عورت یا اولاد کی ضرورت ہوتی ہے اس کے بعد

toobaa-elibrary.blogspot.com

سونے چاندی اور مویشی اور کھیتی کا ذکر ہے کہ یہ دوسرے نمبر میں انسان کی (بلحاظ ضرورت) رغبت و محبت کا مرکز ہوتے ہیں۔ (معارف القرآن)

احادیث

(۱) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِذَا اَعْطَي اللهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب اللہ تعالیٰ تمہیں مال دیوے پس چاہئے کہ اول اپنے اوپر خرچ کرے اور اپنے گھر والوں پر خرچ کرے یعنی بیوی بچوں پر خرچ کرے۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِلْمَمْلُوْكِ طَعَامُهٗ وَكِسْوَتُهٗ وَلَا يُكَلَّفُ مِنَ الْعَمَلِ اِلَّا مَا يُطِيْقُ. (رواہ مسلم، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے غلام کیلئے کھانا دینا اور کپڑا دینا مالک پر لازم ہے اور ان کو تکلیف نہ دے اور ان کے طاقت کے مطابق کام دیا جائے۔ (مظاہر حق)

نوکروں اور خادموں کو ان کے طاقت کے مطابق کام دینا

(۳) عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللهُ تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ جَعَلَ اللهُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَخَاهُ تَحْتَ اَيْدِيْهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَاكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ ولا يُكَلِّفُهُ مِنَ الْعَمَلِ مَا يَغْلِبُهُ فَانْ كَلَّفَهُ مَا يَغْلِبُهُ فَلْيُعِنْهُ عَلَيْهِ . (متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت ابی ذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے وہ بھائی جس کو اللہ نے تمہارے ماتحت ملک میں دیا ہے پس جس کو اللہ نے ماتحت ملک بنا دیا اپنے بھائی کے پس اس پر لازم ہے کہ اس غلام (نوکر) کو وہ کھلائے جو خود کھائے اور وہ پہنائے جو خود پہنے اور اس سے وہ کام لے جو اس سے ہوسکے زیادہ بار سے تکلیف نہ دے۔ اور اگر اس پر اس کی طاقت سے زیادہ کام دیا ہو تو اس کی مدد کرے اس کام پر۔ (مظاہر حق)

فائدہ: یہ امر استحبابی ہے کہ مملوک کو کھانا کھلانا اور کپڑا پہنانا مالک کے برابر مگر مملوک غلام کا خرچہ بقدر ضرورت شہر کے رواج کے مطابق دینا واجب ہے اس سے یہ بات بھی معلوم ہوئی ہے کہ نوکروں اور ملازموں کا کھانا جو مالک کے ذمہ ہو تو ساتھ کھلانا چاہئے اور کام جو اس کے ذمہ ہے اس میں بھی زیادہ بوجھ نہ ڈالیں کہ وہ برداشت نہ کرسکے۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ عَائِشَةَ اَنَ هِنْدًا بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللهِ اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِيْ مَا يَكْفِيْنِيْ وَوَلَدِيْ اِلا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِيْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ .

(متفق علیہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ہندہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بنت عتبہؓ نے کہا یا رسول اللہ ﷺ تحقیق کہ ابو سفیان مرد بخیل وحریص ہے اور وہ نہیں دیتا مجھ کو اتنا کہ جس سے کفایت ہو میری اور میری اولاد کی جو کہ انہی کے اولاد ہیں اور لیکن جو کچھ ان سے لیتا ہوں وہ اور انکا دیا ہوا ملا کر کافی ہوتی ہے کیا میں ان کے مال سے اتنا لیا کروں اور ان کو خبر نہ ہو۔ پس فرمایا آپ ﷺ نے کہ بقدر ضرورت تیری اور تیری اولاد کی جو اوسط درجہ کا لے لو جو تمہیں کافی ہو شرع کے مطابق۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس سے معلوم ہوا کہ نفقہ بقدر حاجت کے واجب ہے اور اس پر سب علماء کا اجماع ہے اور اس میں بیوی بچے سب شامل ہیں۔ یعنی بیوی اور بچوں کا خرچہ حاجت کے بقدر دینا شوہر پر واجب ہے اور اگر شوہر بخالت کی وجہ سے کم دے تو بیوی کو اجازت ہے کہ بقدر ضرورت شوہر کے مال سے بغیر شوہر کی اجازت کے لیکر خرچ کرے۔ (مظاہر حق)

شوہر پر اپنے بیوی بچوں کو حسب استطاعت خرچہ دینا واجب ہے

(۳) قوله تعالٰی — لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِه وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰهَا. سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا.

(سورہ الطلاق آیت نمبر ۷)

ترجمہ: چاہئے خرچ کرے وسعت والا اپنی وسعت کے موافق اور جس کو ناپی تلی ملتی ہے اسکی روزی تو خرچ کرے جیسا کہ دیا ہے اسکو اللہ نے۔ اللہ کسی پر تکلیف نہیں رکھتا مگر اسی قدر جو اسکو دیا۔ اب کردے گا اللہ سختی کے پیچھے کچھ آسانی۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : یعنی خرچ کرے وسعت والا آدمی اپنی وسعت کے مطابق اور جس شخص پر رزق تنگ ہو وہ اپنی آمدنی کے مطابق خرچ کرے۔اس سے معلوم ہوا کہ بیوی کے نفقہ میں بیوی کی حالت کا اعتبار نہیں کیا جائے گا بلکہ شوہر کی حالت کے مطابق نفقہ دینا واجب ہوگا۔اگر شوہر مالدار ہے تو امیرانہ نفقہ دینا واجب ہے اگرچہ بیوی مالدار نہ ہو بلکہ تنگ دست فقیر ہو اور اگر شوہر غریب ہے تو غریبانہ نفقہ اسکی مقدور کے مطابق واجب ہوگا اگرچہ بیوی مالدار ہو۔امام اعظم ابو حنیفہؒ کا یہی مذہب ہے۔اللہ تعالیٰ کسی کو اسکی وسعت وقدرت سے زیادہ کی تکلیف نہیں دیتا اسلئے نادار مفلس شوہر پر اسی حیثیت کا نفقہ واجب ہوگا جو حیثیت اسکی اس وقت ہے آگے بیوی کو غریبانہ نفقہ پر قناعت اور اس پر صبر کی تلقین کیلئے فرمایا سیجعل اللہ بعد عسر یسر اہ یعنی کسی کو یہ خیال نہ کرنا چاہئے کہ موجودہ حالت میں تنگی ہے تو یہ تنگی ہمیشہ رہے گی بلکہ تنگی اور فراخی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے وہ تنگی کے بعد فراخی بھی دے سکتا ہے۔(معارف القرآن)

آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے

(۵) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے کہ جنکی پرورش اور خبرگیری اس کے ذمہ ہے ان کی خبر نہ لے اور ان کو ضائع کردے۔(رواہ ابوداؤد والنسائی)

(۶) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم سب کے سب نگہبان ہو۔اور تم سے قیامت میں تمہاری رعایا کے بارے میں سوال ہوگا۔ مرد اپنے اہل وعیال اور گھر والوں کا ذمہ دار ہے۔عورت اپنے خاوند کے مال کی ذمہ دار ہے۔(رواہ البخاری ومسلم)

(۷) حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا۔جس

toobaa-elibrary.blogspot.com

عورت نے بلاکسی وجہ شرعی کے شوہر سے طلاق طلب کی تو اس پر جنت کی ہوا حرام ہے (ترمذی ابن ماجہ ابن حبان) اور بیہقی کی روایت میں ہے۔ بلاوجہ خلع کرنے والیاں منافقات ہیں جو عورت بلاکسی وجہ خاوند سے طلاق طلب کرتی ہے تو اس کو جنت کی ہوا یا خوشبو بھی میسر نہ ہوگی (بیہقی)

فصل نمبر ۳۔ اولاد کی اچھی تربیت کرنا

بچوں کی دینی تعلیم کا فریضہ والدین پر ہے

(۱) قوله تعالي – يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ.

(سورۂ تحریم آیت نمبر۶)

ترجمہ :اے ایمان والو بچاؤ اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے جسکا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ :حضرات فقہاء نے فرمایا کہ اس آیت سے ثابت ہوا کہ ہر شخص پر فرض ہے کہ اپنی بیوی اور اولاد کو فرائض شرعیہ اور حلال وحرام کے احکام کی تعلیم دے اور اس پر عمل کرانے کیلئے کوشش کرے۔ ایک حدیث میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص پر اپنی رحمت نازل کرے جو کہتا ہے کہ اے میری بیوی بچو۔ تمہاری نماز۔ تمہارا روزہ۔ تمہاری زکوۃ۔ تمہارا مسکین۔ تمہارا یتیم۔ تمہارے پڑوسی۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب کو اس کے ساتھ جنت میں جمع فرمائیں گے۔ تمہاری نماز وغیرہ فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ان چیزوں کا خیال رکھو کہیں غفلت نہ ہونے پائے۔ مسکین ویتیم وغیرہ کے فرمانے کا مطلب یہ ہے کہ ان کے جو حقوق تمہارے ذمہ ہیں ان کو خوشی اور پابندی سے ادا کرو اور بعض بزرگوں نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ عذاب میں وہ شخص ہوگا

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس کے اہل وعیال دین سے جاہل وغافل ہوں (روح، از معارف القرآن)

حضرت لقمان حکیم علیہ السلام کا اپنے اولاد کو تعلیم دینے کا طریقہ

(۲) قولہ تعالیٰ – یٰبُنَیَّ لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ. (سورہ لقمان)

ترجمہ: اے بیٹے شریک نہ ٹھہرائیو اللہ کا بیشک شریک بنانا بھاری بے انصافی ہے۔ (معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالیٰ – یٰبُنَیَّ اِنَّهَا اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِیْ صَخْرَةٍ اَوْ فِی السَّمٰوٰتِ اَوْ فِی الْاَرْضِ یَاْتِ بِهَا اللّٰهُ. (سورۂ لقمان)

ترجمہ: اے بیٹے اگر کوئی چیز ہو برابر رائی کے دانہ کی پھر وہ کسی پتھر میں یا آسمانوں میں یا زمین میں لا حاضر کرے اسکو اللہ (معارف القرآن)

(۳) قولہ تعالیٰ یٰبُنَیَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰی مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (سورہ لقمان)

ترجمہ: اے بیٹے قائم رکھ نماز کو اور سکھلا بھلی بات اور منع کر برائی سے اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے بیشک یہ ہیں ہمت کے کام۔

(معارف القرآن)

(٤) قولہ تعالیٰ – وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّكَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا. اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَخُوْرٍ ۝ .(سورۂ لقمان)

ترجمہ :اور لوگوں سے اپنا رخ مت پھیر اور زمین پر اتراکر مت چل۔ بیشک اللہ کسی تکبر کرنے والے فخر کرنے والے کو پسند نہیں کرتے ۔(معارف القرآن)

(۵) قوله تعالي – وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ. (سورۂ لقمان)

ترجمہ :اور اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کر اور اپنی آواز کو پست کر۔ (معارف القرآن)

فائدہ : حضرت لقمان حکیمؒ نے اپنے بیٹے کو گیارہ (۱۱) باتوں کی نصیحت کی ہیں۔

(۱) شکر گذاری کرنا۔ (۲) اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرنا۔ (۳) اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت کی وسعت کا خیال رکھنا کوئی چیز اسکے نظروں سے پوشیدہ نہیں۔ (۴) نماز قائم رکھنا۔ (۵) امر بالمعروف کی تاکید۔ (۶) نہی عن المنکر کا حکم۔ (۷) صبر کی تاکید۔ (۸) لوگوں سے منہ پھیرا کر بات نہ کرنا۔ (۹) زمین پر اتراکر نہ چلنا یعنی تکبر وفخر نہ کرنا۔ (۱۰) اپنی رفتار میں اعتدال اختیار کرنا۔ (۱۱) بات کرتے وقت درمیانی آواز سے اور نرمی سے بات کرنا۔

بچوں کا نام اچھا رکھنا اور بعد بلوغ شادی کرانا

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ قَالَا قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ وُلِدَلَهُ وَلَدٌ فَلْيُحْسِنْ اِسْمَهُ وَاَدَبَهُ فَاِذَا بَلَغَ فَلْيُزَوِّجْهُ فَاِنْ بَلَغَ وَلَمْ يُزَوِّجْهُ فَاَصَابَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اِثْماً فَاِنَّمَا اِثْمُهُ عَلٰي اَبِيْهِ. (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ :حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راویت فرماتے ہیں کہ فرمایا حضور ﷺ نے جس شخص کے پاس بچے پیدا ہوئے ہو تو ان کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھادے اسکو اور پھر جب بالغ ہو جائے تو باپ کو چاہئے کہ نکاح کردے اس کا پس اگر بالغ ہونے کے بعد نکاح نہ کیا اس کا اور وہ گناہ کرنے لگے پس تحقیق کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر آئے گا یعنی باپ گنہگار ہوگا۔(مظاہر حق)

فائدہ :ابوداؤد کی راویت حضرت وھب الجشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطہ سے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا پیغمبروں کے نام پر نام رکھا کرو۔اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ۔ عبدالرحمٰن نام بہت محبوب ہے۔(ابوداؤد)

(۲) حضرت ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا لوگو تم قیامت میں اپنے اور اپنے باپوں کے نام سے پکارے جاؤ گے۔سو تم اپنا نام اچھا رکھا کرو۔(ابوداؤد)

(۳) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ رحمت عالم ﷺ نے فرمایا جس نام میں عبدیت اور اللہ کی تعریف کا ظہور ہوتا ہے وہ نام اللہ کو بہت پیارا ہے۔ (بخاری)

بچوں کی تربیت میں والدین کے اخلاق کا اثرات

(٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ مَّوْلُوْدٍ الا يُوْلَدُ عَلَي الْفِطْرَةِ فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِه اَوْ يُنَصِّرَانِه اَوْ يُمَجِّسَانِه كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّوْنَ فِيْهَا مِنْ جَدْعَاءَ. (متفق علیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر بچہ فطرت پر پیدا ہوتا ہے پھر اسکے والدین اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا ڈالتے ہیں جیسا کہ چوپایہ کامل الخلقت بچہ جنتا ہے جس میں تم کوئی کمی محسوس نہیں کرتے ۔(مشکوۃ ازنظام تربیت)

فائدہ :اس حدیث میں صراحت ہے کہ بچے کے بگڑنے اور بننے کی ذمہ داری والدین کے سر ہے ۔وہی اپنی اولاد کو صالح اور نیک بناتے ہیں اور وہی ان کی گمراہی اور بے راہ روی کا ذریعہ بنتے ہیں اور ان کی ہی غفلت و بے پرواہی اسے تباہ و برباد کرتی ہے ۔(نظام تربیت)

قیامت کے دن ہر شخص کو اپنی ذمہ داری کی جواب دہی کرنی ہوگی

(۵) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم الا كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ فَالاِمَامُ الَّذِيْ عَلَى النَّاسِ رَاعٍ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ عَلٰى اَهْلِ بَيْتِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ عَلٰى بَيْتِ زَوْجِهَا وَوَلَدِهٖ وَهِيَ مَسْئُوْلَةٌ عَنْهُمْ وَعَبْدُ الرَّجُلِ رَاعٍ عَلٰى مَالِ سَيِّدِهٖ وَهُوَ مَسْئُوْلٌ عَنْهُ الا فَكُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِيَّتِهٖ .(متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ خبردار تم میں سے ہر شخص رعیت کا نگہبان ہے اور (قیامت

toobaa-elibrary.blogspot.com

کے دن) تم میں سے ہر شخص کو اپنی رعیت کے بارے میں جوابدہ ہونا پڑے گا۔ لہٰذا امام یعنی حکومت جو لوگوں کا نگہبان ہے اس کو اپنی رعیت کے بارہ میں جوابدہی کرنی ہوگی اور مرد جو اپنے گھر والوں کا نگہبان ہے اسکو اپنے گھر والوں کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی اور عورت جو اپنے خاوند کے گھر اور اسکے بچوں کی نگہبان ہے اس کو ان کے حقوق کے بارہ میں جوابدہی کرنی ہوگی۔ اور غلام مرد جو اپنے مالک کا نگہبان ہے اس کو اسکے مال کے بارے میں جوابدہی کرنی ہوگی۔ لہٰذا آگاہ رہو۔ تم میں سے ہر ایک شخص نگہبان ہے اور تم میں سے ہر ایک شخص اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہوگا۔

(مظاہر حق)

فائدہ : اس حدیث میں مرد کو اپنے گھر والوں کا نگران فرمایا ہے جس طرح نگران کا فریضہ ہے کہ اپنے ماتحتوں کی مدد کرے۔ ان کے مصالح اور فوائد پر نظر رکھے۔ اسی طرح اس کا فریضہ یہ بھی ہے کہ تعلیم و تربیت کا انتظام کرے اور پھر عورت بھی اپنے شوہر کے مال اور اولاد کی نگران ہے۔ لہٰذا اگر اخلاقی تربیت میں اس کی طرف سے کوئی کوتاہی ہوئی تو اس سے بھی باز پرس کی جائے گی اور میاں بیوی دونوں کی طرف سے اعتدال کی راہ اپنانی چاہئے۔ اعتدال کی راہ وہی ہے جو آنحضرت ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اختیار فرمائی۔ کہ نہ بیوی و بچوں پر جلاد بنے اور نہ ایسے کہ ان کی طرف سے بالکل بے پرواہ ہوگئے۔ بلکہ ان کی ایسی تعلیم و تربیت فرمائی کہ جہاں بچے سن شعور کو پہنچتے تھے وہاں دین اور احکام دین پر نثار ہونے لگتے تھے اور اعلاء کلمۃ اللہ کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے سے بھی دریغ نہ کرتے تھے۔ اور ابوداؤد شریف کی ایک روایت میں یہ بھی فرمایا کہ والدین کی تربیت یہ بھی ہو جب بچے سات سال کو پہنچے تو ان کو نماز کا حکم کرے اور جب دس سال کی عمر کے ہو جائے تو نماز نہ پڑھنے پر مارو اور انکے بستر الگ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کر دو۔ تاکہ آگے چل کر نفسیاتی طور پر ان کے اخلاق خراب نہ ہونے پائے۔

فصل نمبر ۴۔ والدین کے ساتھ سلوک کرنا۔ نرمی برتنا۔ فرمانبرداری کرنا۔

(۱) قولہ تعالیٰ — وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْهُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا. وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا. رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ. اِنْ تَكُوْنُوْا صٰلِحِيْنَ فَاِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِيْنَ غَفُوْرًا. (سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۳ تا ۲۵)

ترجمہ: اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ پوجو اسکے سوائے اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اگر پہنچ جائے تیرے سامنے بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں تو نہ کہو ان کو ہوں۔ اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ ان سے بات ادب کی اور جھکا دے ان کے آگے کندھے عاجزی کر نیازمندی سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے جی میں ہے اگر تم نیک ہو گے تو وہ رجوع کرنے والوں کو بخشتا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: امام قرطبیؒ فرماتے ہیں کہ اس آیت میں حق تعالیٰ نے والدین کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ادب واحترام اور اسکے ساتھ اچھے سلوک کرنے کو اپنی عبادت کے ساتھ ملا کر واجب فرمایا ہے یعنی عبادت کے بعد والدین کی اطاعت سب سے اہم ہے۔(معارف القرآن)

مسئلہ : جب تک جہاد فرض عین نہ ہوجائے فرض کفایہ کے درجے میں رہے اس وقت تک کسی لڑکے یا آدمی کیلئے والدین کے بغیر اجازت جہاد میں شریک ہونا جائز نہیں۔اس کی دلیل یہ حدیث ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں شریک جہاد ہونیکی اجازت لینے کیلئے حاضر ہوا۔ آپ ﷺ نے اس سے دریافت کیا کہ کیا تمہارے والدین زندہ ہیں اس نے عرض کیا۔ہاں زندہ ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بس تو اب تم والدین کی خدمت میں رہ کر جہاد کرو مطلب یہ ہے کہ ان کی خدمت ہی میں تمہیں جہاد کا ثواب مل جائے گا۔ (بخاری) دوسری روایت میں اس کے ساتھ یہ بھی مذکور ہے کہ اس شخص نے یہ بیان کیا کہ میں اپنے والدین کو روتا ہوا چھوڑ کر آیا ہوں اس پر آپ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ ان کو ہنساؤ جیسا کہ ان کو رلایا ہے۔یعنی ان سے جاکر کھدو کہ میں آپ کی مرضی کے خلاف جہاد میں نہیں جاؤں گا۔ (قرطبی ؒ از معارف القرآن)

مسئلہ : اس روایت سے معلوم ہوا کہ جب کوئی چیز فرض عین یا واجب علی العین نہ ہو۔کفایہ کے درجہ میں ہو تو اولاد کیلئے وہ کام بغیر اجازت والدین کے جائز نہیں اس میں مکمل علم دین کا حاصل کرنا یعنی بقدر فرض علم دین جس کو حاصل ہو۔وہ عالم بننے کیلئے سفر کرے یا لوگوں کو تبلیغ و دعوت کیلئے سفر کرے تو بغیر اجازت والدین کے جائز نہیں۔(معارف القرآن)

مسئلہ : والدین کے ساتھ جو حسن سلوک کا حکم قرآن وحدیث میں آیا ہے اس میں یہ بھی داخل ہے کہ جن لوگوں سے والدین کی قرابت یا دوستی تھی ان کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساتھ بھی حسن سلوک کا معاملہ خصوصاً انکی وفات کے بعد۔(معارف القرآن)

والدین کے ادب کی رعایت خصوصاً بڑھاپے میں

والدین کی خدمت واطاعت۔والدین ہونے کی حیثیت سے کسی زمانے اور کسی عمر کے ساتھ مقید نہیں ہر حال اور ہر عمر میں والدین کے ساتھ اچھا سلوک واجب ہے۔(معارف القرآن)

خصوصاً والدین کے بڑھاپے کا زمانہ جب کہ وہ اولاد کی خدمت کے محتاج ہوجائیں ان کی زندگی اولاد کے رحم وکرم پر رہ جائے اس وقت اگر اولاد کی طرف سے ذرا سی بے رخی بھی محسوس ہو تو وہ ان کے دل کا زخم بن جاتی ہے۔ دوسری طرف بڑھاپے کے عوارض طبعی طور پر انسان کو چڑا چڑا بنادیتے ہیں۔تیسرے بڑھاپے کے آخری دور میں جب عقل وفہم بھی جواب دینے لگتے ہیں تو ان کی خواہشات ومطالبات کچھ ایسے بھی ہوجاتے ہیں جن کا پورا کرنا اولاد کیلئے مشکل ہوتا ہے قرآن حکیم نے ان حالات میں والدین کی دل جوئی اور راحت رسانی کے احکام دینے کے ساتھ انسان کو اس کا زمانہ طفولیت یاد دلایا کہ کسی وقت تم بھی اپنے والدین کے اس سے زیادہ محتاج تھے جس قدر آج وہ تمہارے محتاج ہیں۔(معارف القرآن)

حکم اول: یہ کہ فلاتَقُلْ لَّھُمَا اُفٍّ یعنی ان کو اف سے مراد ہر ایسا کام ہے جس سے اپنی ناگواری کا اظہار ہو۔یہاں تک کہ ان کی بات سن کر اس طرح لمبا سانس لینا جس سے ان پر ناگواری کا اظہار ہو وہ بھی اسی کلمہ اف میں داخل ہے۔ایک حدیث میں بروایت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ ایذاء رسانی میں اف کہنے سے بھی کم کوئی درجہ ہوتا تو یقیناً وہ بھی ذکر کیا جاتا(حاصل یہ ہے کہ جس چیز سے ماں باپ کو کم سے کم بھی اذیت پہنچے وہ بھی ممنوع ہے)(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکم دوم : ولا تَنْهَرْهُمَا نہر کے معنی جھڑکنے ۔ ڈانٹنے کے ہیں ۔اس کا سبب ایذاء ہونا ظاہر ہے ۔

حکم سوم : وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلاً كَرِيْمًا اس حکم میں مثبت انداز سے والدین کے ساتھ گفتگو کا ادب سکھلایا گیا ہے کہ ان سے محبت وشفقت کے نرم لہجہ میں بات کی جائے ۔ حضرت سعید بن مسیب ؒ نے فرمایا جس طرح کوئی غلام اپنی سخت مزاج آقا سے بات کرتا ہے ۔

حکم چہارم : وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ جس کا حاصل یہ ہے کہ ان کے سامنے اپنے آپ کو عاجز وذلیل آدمی کی صورت میں پیش کرے جیسے غلام آقا کے سامنے جناح کے معنی بازو عاجزی ۔یعنی والدین کے لئے اپنے بازو عاجزی اور ذلت کے ساتھ جھکائے ۔ آخر میں مِنَ الرَّحْمَةِ کے لفظ سے ایک تو اس پر متنبہ کیا کہ والدین کے ساتھ یہ معاملہ محض دکھاوے کا نہ ہو بلکہ قلبی رحمت وعزت کی بنیاد پر ہو ۔

حکم پنجم : وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا جس کا حاصل یہ ہے کہ والدین کی پوری راحت رسانی تو انسان کے بس کی بات نہیں ۔اپنی مقدور بھر راحت رسانی کی فکر کے ساتھ ان کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعاء بھی کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی سب مشکلات کو آسان اور تکلیفوں کو دور فرمائے یہ آخری حکم ایسا وسیع اور عام ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری رہے ۔جس کے ذریعہ وہ ہمیشہ والدین کی خدمت کر سکتا ہے ۔(معارف القرآن)

مسئلہ : والدین اگر مسلمان ہوں تو ان کیلئے رحمت کی دعاء ظاہر ہے لیکن اگر وہ مسلمان نہ ہوں تو انکی زندگی میں یہ دعاء اس نیت سے جائز ہوگی کہ ان کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

دنیوی تکلیف سے نجات ہو اور ایمان کی توفیق ہو مرنے کے بعد ان کیلئے دعاء رحمت جائز نہیں۔ (قرطبی، معارف القرآن)

آخری آیت : رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ میں اس دل تنگی کو رفع فرما دیا گیا ہے جو والدین کے ادب و تعظیم کے متعلقہ احکام مذکورہ سے اولاد کے دل میں پیدا ہو سکتی ہے کہ والدین کے ساتھ ہر وقت رہنا ہے ان کے اور اپنے حالات بھی ہر وقت یکساں نہیں ہوتے کسی وقت زبان سے کوئی ایسا کلمہ نکل گیا جو مذکورہ آداب کے خلاف ہو تو اس پر جہنم کی وعید ہے اس طرح گناہ سے بچنا مشکل ہو گا۔ اس آیت میں اس شبہ اور اس سے دل تنگی کو دور کرنے کیلئے فرمایا کہ بغیرہ ارادہ اور بے ادبی کے کبھی کسی پریشانی یا غفلت سے کوئی حکم صادر ہو جائے اور پھر اس سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ دلوں کے حال سے واقف ہیں کہ وہ کلمہ بے ادبی یا ایذاء کیلئے نہیں کہا تھا وہ معاف کرنے والے ہیں۔ (معارف القرآن)

(٢) قوله تعالى — الا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا. (سورۂ انعام آیت نمبر ١٥١)

ترجمہ : کہ شریک نہ کرو اسکے ساتھ کسی چیز کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو۔ (معارف القرآن)

فائدہ : خلاصہ یہ ہے کہ شرک جلی اور خفی دونوں سے انتہائی پرہیز کرنا چاہئے اور فرمایا والدین کے ساتھ احسان کا معاملہ اور اچھا برتاؤ کرو۔ مقصد تو اس جگہ یہ ہے کہ والدین کی نافرمانی نہ کرو۔ ان کو ایذاء نہ پہنچاؤ۔ مگر حکیمانہ انداز سے بیان اس طرح کیا گیا کہ والدین کے ساتھ احسان کا معاملہ کرو۔ اس میں اس طرف اشارہ کرنا ہے کہ والدین کے حق میں صرف اتنا ہی کافی نہیں بلکہ حسن سلوک اور نیاز مندانہ برتاؤ کے ذریعہ ان کو راضی رکھنا اور خوش کرنا فرض ہے۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٣) قوله تعالي – لاتَعْبُدُوْنَ الا اللّٰه – وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰي الاية.(سورہ بقرہ آیت نمبر۸۳)

ترجمہ :عبادت نہ کرنا مگر اللہ کی اور ماں باپ سے نیک سلوک کرنا اور کنبہ والوں سے ۔(معارف القرآن)

(٤) وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰي وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِيْ عَامَيْنِ اَنِ اشْكُرْلِيْ وَلِوَالِدَيْكَ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ. (سورۂ لقمان آیت نمبر۱۴)

ترجمہ :اور ہم نے تاکید کردی انسان کو اس کے ماں باپ کے واسطے ۔پیٹ میں رکھا اس کو اسکی ماں نے تھک تھک کر اور دودھ چھڑانا ہے اس کا دو برس میں کہ حق مان میرا اور والدین کا آخر مجھی تک آنا ہے ۔(معارف القرآن)

فائدہ :اللہ تعالیٰ نے اپنی شکر گذاری واطاعت کے ساتھ ساتھ والدین کی شکر گذاری اور اطاعت کا حکم دیا ہے اور جبکہ والدین کے حقوق اور انکی شکر گذاری کا حکم دیا گیا تو اسکی حکمت یہ بتلادی کہ اسکے ماں نے اسکے وجود وبقاء میں بڑی محنت برداشت کی ہے کہ نو مہینے تو اسکو اپنے شکم میں رکھ کر اسکی حفاظت کی اور اسکی وجہ سے جو روز بروز اسکو ضعف پر ضعف اور تکلیف پر تکلیف بڑھتی گئی ۔اس کو برداشت کیا۔پھر اس کے پیدا ہونے کے بعد بھی دو سال تک اسکو دودھ پلانے کی زحمت برداشت کی جس میں ماں کو خاصی محنت بھی شب وروز اٹھانی پڑتی ہے اور اسکا ضعف بھی اس سے بڑھتا ہے اور چونکہ بچے کی پرورش میں محنت ومشقت زیادہ ماں اٹھاتی ہے اسلئے شریعت میں ماں کا حق بھی باپ سے مقدم رکھا گیا ہے ۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٥) قوله تعالي – وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا . حَمَلَتْهُ اُمُّهُ كُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ كُرْهًا . وَحَمْلُهُ وَفِصٰلُهُ ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا. حَتّٰي اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهُ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ رَبِّ اَوْزِعْنِيْ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ وَاَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰهُ وَاَصْلِحْ لِيْ فِيْ ذُرِّيَّتِيْ اِنِّيْ تُبْتُ اِلَيْكَ وَاِنِّيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ. (سورہ احقاف آیت نمبر١٥)

ترجمہ :اور ہم نے حکم کر دیا انسان کو اپنے ماں باپ سے بھلای کا۔ پیٹ میں رکھا اس کو اس کی ماں نے تکلیف سے اور جنا اسکو تکلیف سے اور حمل میں رہنا اس کا اور دودھ چھوڑنا تیس مہینے میں ہے یہاں تک کہ جب پہنچا اپنی قوت کو اور پہنچ گیا چالیس برس کو۔کہنے لگا اے رب میرے میری قسمت میں کر کہ شکر کروں تیرے احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر اور یہ کہ کروں نیک کام جس سے تو راضی ہو اور مجھ کو دے نیک اولاد میری۔میں نے توبہ کی تیری طرف اور میں ہوں حکم بردار۔(معارف القرآن)

فائدہ : قرآن کریم کا عام اسلوب یہ ہے کہ وہ جہاں انسان کو اللہ تعالیٰ کی اطاعت وعبادت کی طرف دعوت دیتا ہے تو ساتھ ساتھ ہی والدین کے ساتھ حسن سلوک اور خدمت واطاعت کے احکام بھی دیتا ہے۔(معارف القرآن)

اور شروع آیت میں حسن سلوک کا حکم ماں اور باپ دونوں کیلئے ہے مگر اس جگہ صرف ماں کی محنت ومشقت کا ذکر کرنے میں حکمت یہ ہے کہ ماں کی محنت ومشقت لازماً باپ سے زیادہ ہے حمل کے زمانے کی تکلیف۔پھر وضع حمل

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور درد زہ کی تکلیف ہر حال ہر بچہ کیلئے لازمی ہے جو صرف ماں ہی کی محنت ہے۔اور پھر بھی محنت سے فراغت نہیں ملتی کیونکہ اس کے بعد بچے کی غذا بھی قدرت نے ماں کی چھاتیوں میں اتاری ہے وہ اسکو دودھ پلاتی ہے اور آیت میں ارشاد یہ فرمایا کہ بچے کا حمل اور دودھ چھڑانا تیس (۳۰) مہینے میں ہے۔(معارف القرآن)

اور (روح المعانی میں ہے) حَتّٰٓي اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً (کا مطلب یہ ہے کہ) یعنی دودھ چھوٹنے کے بعد بچہ زندہ رہا اور عمر پائی یہاں تک کہ وہ بالغ اور قوی ہوگیا اور (اسکے بعد) اسکی قوت اور عقل مکمل ہوگئی (یعنی چالیس سال) تو اب اس کو اپنے پیدا کرنے والے اور پالنے والے کی طرف رجوع کرنیکی توفیق نصیب ہوئی اور وہ یوں دعائیں مانگنے لگا۔ رَبِّ اَوْزِعْنِيْٓ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ وَعَلٰي وَالِدَيَّ الخ۔(معارف القرآن)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بندہ مومن جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکا حساب آسان فرمادیتے ہیں اور جب ساٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو اسکو اپنی طرف رجوع وانابت نصیب فرمادیتے ہیں اور جب ستر سال کی عمر کو پہنچ جائے تو تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔اور اسی سال کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے حسنات کو قائم فرما دیتے ہیں اور اسکے سیئات کو مٹا دیتے ہیں۔اور نوے سال کی عمر ہوجائے تو اللہ تعالیٰ اس کے سب اگلے پچھلے گناہ معاف کر دیتے ہیں اور اسکو اپنے اہل بیت کے متعلق شفاعت کرنے کا حق دیدیتے ہیں اور آسمان میں اس کے نام کے ساتھ لکھ دیا جاتا ہے کہ هذا اسير الله في الارض یعنی یہ زمین میں اللہ کی طرف سے قیدی ہے۔(ذکرہ ابن کثیر عن ابی یعلی ومسند احمد وغیرہ) اور یہ ظاہر ہے کہ مراد اس سے وہی بندہ مومن ہے جس نے اپنی زندگی احکام شرع کے تابع ہوکر تقوی کے ساتھ گذاری ہے۔ابن کثیر نے چونکہ پہلی تفسیر کو اختار کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے کہ مراد عام انسان ہے تو جو الفاظ خصوصیت کے اس میں آئے ہیں جیسے حَتّٰی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّہٗ ۔الخ۔ وہ سب بطور تمثیل کے ہیں جس میں یہ ہدایت دینا مقصود ہے کہ انسان جب چالیس سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس کو اپنی اصلاح اور اپنے اہل وعیال کی اصلاح اور آخرت کی فکر غالب ہوجانی چاہئے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم (معارف القرآن)

حدیث رسول اللہ ﷺ برُّ الوالدین

(۱) عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ اَيُّ الْعَمَلِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ قَالَ اَلصَّلٰوةُ عَلٰى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَلْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِيْ بِهِنَّ وَلَوْ اسْتَزَدْتُهٗ لَزَادَنِيْ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا پھر پوچھا اس کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ والدین کے ساتھ حسن معاملہ رکھنا۔ پھر پوچھا اس کے بعد۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ آنحضور ﷺ نے مجھے یہ تفصیل بتائی اور اگر میں مزید سوالات کرتا تو آپ ﷺ اور زیادہ بتادیتے۔ (بخاری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

تو اور تیرا مال تیرے باپ کا ہے

(٢) عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلاً اَتَي النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ اِنَّ لِيْ مَالاً وَاِنَّ لِيْ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰي مَالِيْ قَالَ اَنْتَ وَمَا لُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ. (رواہ ابوداؤد والنسائی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے نقل کرتے ہیں کہ (ایک دن) ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ میں مالدار ہوں اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا تم اور تمہارا مال (دونوں) تمہارے باپ کیلئے ہیں کیونکہ تمہاری اولاد تمہاری سب سے بہتر کمائی ہے لہٰذا اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک عجیب واقعہ

معارف القرآن میں لکھا ہے کہ امام قرطبیؒ نے اپنی اسناد متصل کے ساتھ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت کیا ہے کہ ایک شخص رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور شکایت کی کہ میرے باپ نے میرا مال لے لیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے والد کو بلا کر لاؤ۔ اسی وقت جبرئیل آمین تشریف لائے اور آپ ﷺ سے کہا کہ جب اس کا باپ آجائے تو آپ اس سے پوچھیں کہ وہ کلمات کیا ہیں جو اس نے دل میں کہے ہیں خود اس کے کانوں نے بھی ان کو نہیں سنا۔ جب یہ شخص اپنے والد کو لے کر پہنچا تو آپ ﷺ نے والد سے کہا کہ کیا بات ہے آپ کا بیٹا آپ کی شکایت کرتا ہے کیا آپ چاہتے ہیں کہ اس کا مال چھین لیں والد نے عرض کیا کہ آپ ﷺ اسی سے یہ سوال فرمائیں کہ میں اس کی پھوپھی خالہ یا اپنے نفس کے سوا کہاں خرچ کرتا ہوں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایہ (جس کا مطلب یہ تھا کہ بس حقیقت معلوم ہوگئی اب اور کچھ کہنے کی ضرورت نہیں) اس کے بعد اس کے والد سے دریافت کیا کہ وہ کلمات کیا ہیں جن کو ابھی تک خود تمہارے کانوں نے بھی نہیں سنا۔ اس شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں ہر معاملہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر ہمارا ایمان اور یقین بڑھا دیتے ہیں (جو بات کسی نے نہیں سنی اس کی آپ کو اطلاع ہوگئی جو ایک معجزہ ہے) پھر اس نے عرض کیا کہ یہ ایک حقیقت ہے کہ میں نے چند اشعار دل میں کہے تھے۔ جن کو میرے کانوں نے بھی نہیں سنا آپ نے فرمایا کہ وہ ہمیں سناؤ اس وقت اس نے یہ اشعار ذیل سنائے۔

(١) غَذَوتُكَ مَوْلُوْدًا وَمُنْتُكَ يَافِعًا

تُعَلُّ بِمَا اَجْنِيْ عَلَيْكَ وَتَنْهَلُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :میں نے تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمہاری ذمہ داری اٹھائی تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا۔

(٢) اِذَا لَيْلَةً ضَافَتْكَ بِالسُّقْمِ لَمْ اَبِتْ
لَسُقْمُكَ الا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ.

ترجمہ :جب کسی رات میں تمہیں کوئی بیماری پیش آگئی تو میں نے تمام رات تمہاری بیماری کے سبب بیداری اور بیقراری میں گذار دی۔

(٣) كَأَنِّيْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَكَ بِالَّذِيْ
طُرِقْتُ بِهِ دُوْنِيْ فَعَيْنِيْ تَهْمُلُ.

ترجمہ :گویا کہ تمہاری بیماری مجھے ہی لگی ہے تمہیں نہیں جسکی وجہ سے میں تمام شب روتا رہا۔

(٤) تَخَافُ الرَّدٰي نَفْسِيْ عَلَيْكَ وَاَنَّهَا
لَتَعْلَمُ اِنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُؤَجَّلُ.

ترجمہ : میرا دل تمھاری ہلاکت سے ڈرتا رہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے پہلے پیچھے نہیں ہوسکتی۔

(٥) فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَايَةَ الَّتِيْ
اِلَيْهَا مَدٰي مَا كُنْتُ فِيْكَ اُؤَمِّلُ.

ترجمہ :پھر جب تم اُس عمر اور اس حد تک پہنچ گئے جس کی میں تمنا کیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٦) جَعَلْتَ جَزَائِيْ غِلْظَةً وَفِظَاظَةً
كَاَنَّكَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ.

ترجمہ :تو تم نے میرا بدلہ سختی اور سخت کلامی بنادیا گویا کہ تمہی مجھ پر احسان وانعام کررہے ہو۔

(٧) فَلَيْتَكَ اِذْلَمْ تَرَعْ حَقَّ اُبُوَتِيْ
فَعَلْتَ كَمَا الْجَارُ الْمَصَاقِبُ يَفْعَلُ.

ترجمہ :کاش اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہوسکتا تو کم ازکم ایسا ہی کرلیتے جیسا ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے۔

(٨) فَاَوْلَيْتَنِيْ حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَكُنْ
عَلَيَّ بِمَالٍ دُوْنَ مَالُكَ تَبْخَلُ.

ترجمہ :تو کم ازکم مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور خود میرے ہی مال میں میرے حق میں بخل سے کام نہ لیا ہوتا۔

رسول اللہ ﷺ نے یہ اشعار سننے کے بعد بیٹے کا گریبان پکڑ لیا اور فرمایا اَنْتَ وَمَالُكَ لِاَبِيْكَ یعنی جا تو بھی اور تیرا مال بھی سب باپ کا ہے۔

(تفسیر قرطبی ص ٦، از معارف القرآن)

خدمت والدین کی فضیلت اور حقوق

(٣) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ مَنْ اَحَقُّ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَن قَالَ اَبُوْكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبَاكَ ثُمَّ اَدْنَاكَ اَدْنَاكَ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری اچھی رفاقت (خدمت گذاری) کا زیادہ مستحق کون ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں اس نے عرض کیا پھر کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں اس نے پھر عرض کیا پھر کون آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری ماں۔اس نے پھر عرض کیا پھر کون۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا باپ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہاری ماں پھر تمہارا باپ پھر تمہارا عزیز جو نزدیک کی قرابت رکھتا ہو۔ (مظاہرحق)

والدین کی راضی میں اللہ کی رضا ہے

(٤) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍ وَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم رِضَيِ الرَّبِّ فِيْ رِضَيِ الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رضامندی و خوشنودی باپ کی رضامندی و خوشنودی میں ہے۔اور اللہ کی ناراضگی باپ کی ناراضگی میں ہے۔ (مظاہرحق)

(٥) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا قَالُوْا

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَارِثَةُ ابْنُ النُّعْمَانِ كَذَالِكُمُ الْبِرُّ كَذَالِكُمْ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيْ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نُمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ.

ترجمہ: حضرت عائشہؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں جنت میں گیا تو میں نے وہاں قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا کہ یہ کون شخص ہے تو فرشتوں نے بتایا کہ یہ حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان ہیں (تو آپ ﷺ نے حارثہ کی فضیلت بیان یوں فرمایا کہ) یہی وہ فضیلت وثواب ہے جو والدین کے ساتھ نیکی کرنے پر حاصل ہوتا ہے دو مرتبہ فرمایا اور حارثہ رضی اللہ عنہ بن نعمان اپنی ماں کے ساتھ بہت اچھا سلوک کرنے والا تھا۔ اس راویت کو بغوی ؒ نے شرح السنۃ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں نقل کیا ہے۔ اور بیہقی کی ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ نے یہ فرمایا (میں جنت میں گیا کے بجائے) کہ میں سو گیا تھا تو اسی حالت میں کیا دیکھتا ہوں کہ میں جنت میں ہوں۔ (مظاہر حق)

(٦) حضرت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر ایک شخص نے جہاد کی اجازت طلب کی۔ فرمایا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے عرض کی جی ہاں زندہ ہیں فرمایا ان ہی کی خدمت میں جہاد کا ثواب موجود ہے (متفق علیہ، از دہلوی)

(٧) حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ سے کسی نے عرض کیا کہ میں ہجرت کی بعیت کرنے آیا ہوں۔ جب میں چلا ہوں تو والدین کو روتا ہوا چھوڑ آیا تھا۔ فرمایا فوراً واپس جا اور ان دونوں کو جس طرح

toobaa-elibrary.blogspot.com

رلایا ہے اسی طرح ہنساؤ۔(ابوداؤد' از دہلوی)

(۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت ایک شخص نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔ فرمایا تیری ماں باپ ہیں؟ اس نے عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم فقط ماں زندہ ہے فرمایا اس کے ساتھ نیکی کر۔ اگر تو نے اسکی پوری طرح خدمت کی تو تجھ کو نہ صرف جہاد بلکہ حج اور عمرہ کا بھی ثواب ملے گا۔(ابویعلی طبرانی' از دہلوی)

والدین تیرے جنت اور دوزخ ہیں

(۹) عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رجلاً قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ مَا حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا قَالَ ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ. (رواہ ابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اولاد پر ماں باپ کا کیا حق ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں باپ تمہارے لئے جنت بھی اور دوزخ بھی۔(مظاہر حق)

فائدہ: یعنی اطاعت میں جنت اور نافرمانی میں دوزخ ہے۔

(۱۰) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماں باپ کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔(طبرانی' از دہلوی)

خدمت والدین کشادگی رزق اور درازی عمر کا سبب ہے

(۱۱) حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں باپ کے فرمانبردار کو یہ الفاظ فرمائے۔ ماں باپ کے فرمانبردار کو مبارک ہو۔ اللہ اسکی عمر زیادہ کرے۔(حاکم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۱۲) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ماں باپ کیساتھ نیکی کرنیوالا جو بھی لڑکا اپنے باپ یا ماں کو محبت واحترام کی نظر سے دیکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی ہر نظر کے بدلے ایک مقبول حج لکھتا ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ وہ دن بھر میں سو مرتبہ دیکھے۔ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اللہ بہت بڑا ہے۔ اور بہت پاکیزہ ہے۔

(رواہ البیھقی فی شعب الایمان) (از مظاہر حق)

(۱۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص رزق کی کشادگی اور عمر کی زیادتی کا خواہش مند ہو اس کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے اور ماں باپ کیساتھ اچھا سلوک کرے۔ (احمد، از دہلوی)

نافرمان اولاد کیلئے وعید

(٦) قوله تعالي – فَانْطَلَقَا حَتّٰي اِذَا لَقِيَا غلاَمًا فَقَتَلَهُ

(سورۂ کہف آیت نمبر ۷۴)

ترجمہ: پھر دونوں چلے یہاں تک کہ جب ملے ایک لڑکے سے تو اسکو مار ڈالا۔ (معارف القرآن)

اور اسکے جواب میں فرمایا

قوله تعالي – وَاَمَّا الْغُلٰمُ فَكَانَ اَبَوَاهُ مُؤْمِنَيْنِ فَخَشِيْنَا اَنْ يُّرْهِقَهُمَا طُغْيَانًا وَّكُفْرًا. (سورۂ کہف آیت نمبر ۸۰)

ترجمہ: اور وہ جو لڑکا تھا سو اسکے ماں باپ تھے ایمان والے پھر ہم کو اندیشہ ہوا کہ یہ ان دونوں پر سرکشی اور کفر کا اثر نہ ڈال دے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: یہ لڑکا جس کو حضرت خضر علیہ السلام نے قتل کیا اس کی حقیقت یہ بیان

toobaa-elibrary.blogspot.com

فرمائی کہ اس لڑکے کی طبیعت میں کفر اور والدین کے خلاف سرکشی تھی۔ والدین اس کے نیک اور صالح تھے۔ خضر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمیں خطرہ تھا کہ یہ لڑکا بڑا ہو کر ان صالح ماں باپ کو ستائے گا اور تکلیف پہنچائے گا اور کفر میں مبتلا ہو کر ماں باپ کیلئے بھی ایک فتنہ بنے گا۔ اسکی محبت میں ماں باپ کا ایمان بھی خطرہ میں پڑ جائے گا۔ اسلئے ہم نے ارادہ کیا کہ اللہ تعالیٰ ان صالح ماں باپ کو اس لڑکے کے بدلے میں اس سے بہتر اولاد دیدے۔ جو اعمال واخلاق میں پاکیزہ بھی ہو اور ماں باپ کے حقوق بھی پورا کرے۔ (معارف القرآن)

(۷) قولہ تعالیٰ — وَنَادٰي نُوْحٌ رَّبَّهٗ فَقَالَ رَبِّ اِنَّ ابْنِيْ مِنْ اَهْلِيْ. الخ (سورہ ھود آیت نمبر ۴۵)

ترجمہ: اور پکارا نوح علیہ السلام نے اپنے رب کو کہا اے رب میرا بیٹا ہے میرے گھر والوں میں سے۔ (معارف القرآن)

اس کے جواب میں فرمایا

قولہ تعالیٰ — قَالَ يٰنُوْحُ اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ الخ (سورۂ ھود آیت نمبر ۴۶)

ترجمہ: فرمایا اے نوح وہ نہیں تیرے گھر والوں میں سے اس کے کام ہیں خراب۔ (معارف القرآن)

فائدہ: حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کنعان جب والد بزرگوار کی نصیحت اور دعوت کے باوجود کشتی میں سوار نہ ہوا تو اس کو موج طوفان میں مبتلا دیکھ کر شفقت پدری نے ایک دوسرا راستہ اختیار کیا کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کیا کہ آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ میرے گھر والوں کو طوفان سے بچائیں گے اور بلاشبہ آپ کا وعدہ حق وصحیح ہے مگر صورت حال یہ ہے کہ میرا بیٹا جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

میرے گھر والوں میں داخل ہے وہ طوفان کی نذر ہورہا ہے اور آپ تو احکم الحاکمین ہیں ہرچیز آپ کی قدرت میں ہے۔اب بھی اس کو طوفان سے بچا سکتے ہیں۔ دوسری آیت میں حق تعالیٰ کی طرف سے اس کے جواب میں حضرت نوح علیہ السلام کو تنبیہہ کی گئی کہ یہ لڑکا آپ کے اہل وعیال میں داخل نہیں رہا کیونکہ اس کا عمل اچھا نہیں بلکہ تباہ کار ہے۔(معارف القرآن)

مسئلہ :جب اس آیت سے مشتبہ الحال کیلئے دعاء کرنیکی ممانعت معلوم ہوئی تو جس معاملہ کا ناجائز وحرام ہونا معلوم ہو اس کے لئے دعاء کا ناجائز ہونا بدرجہ اولیٰ ثابت ہوگیا۔(تفسیر روح المعانی بحوالہ قاضی بیضاوی' از معارف القرآن)

تو معلوم ہوا کہ تمام دینی معاملات میں تو مدار کار ایمان صلاح وتقوی پر ہے جو صالح ومتقی ہے وہ اپنا ہے جو ایسا نہیں وہ بیگانہ ہے۔اور کوئی شخص کتنا ہی عالی نسب ہو۔کتنے ہی بڑے بزرگ کی اولاد ہو۔اگر وہ مومن نہیں تو وہ بیگانہ ہے۔(معارف القرآن)

خلاصہ یہ ہے کہ اولاد اگر نافرمان اور بد دین ہو تو اس کے لئے والدین کی دعاء بھی غیر مئوثر رہے گی۔

(٨) قوله تعالي — وَالَّذِيْ قَالَ لِوَالِدَيْهِ اُفٍّ لَّكُمَا .

(سورۃ الاحقاف آیت نمبر١٧)

ترجمہ :اور جس شخص نے کہا اپنے ماں باپ کو میں بیزار ہوں تم سے۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں اس شخص کا عذاب وسزا مذکور ہے جو اپنے والدین کے ساتھ بدسلوکی۔بد زبانی سے پیش آئے۔خصوصاً جبکہ والدین اس کو اسلام اور اعمال صالحہ کی طرف دعوت دیتے ہوں ان کی بات نہ ماننا دوہرا گناہ ہے ابن کثیر

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے فرمایا کہ مفہوم آیت کا عام ہے جو شخص بھی اپنے والدین کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے وہ اس کا مصداق ہے۔(معارف القرآن)

نافرمان اولاد کیلئے حضور ﷺ کی بددعاء

(١٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ رَغِمَ اَنْفُهُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَ الْكِبَرِ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلاَهُمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خاک آلود ہو ناک اس شخص کی یہ لفظ تین بار فرمایا۔ پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ وہ کون شخص ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جو اپنے والدین میں سے کسی ایک یا دونوں کو بڑھاپے کی حالت میں پائے اور پھر جنت میں داخل نہ ہو۔(مظاہرحق)

فائدہ: یعنی جس شخص کی ماں باپ یا دونوں میں کوئی ایک بڑھاپے کی حالت میں ہو اور وہ شخص انکی خدمت کرکے ان کو راضی نہ کرے تو وہ انتہائی بدقسمت ہے کیونکہ خصوصیت سے بوڑھے ماں باپ کی خدمت کرنا بڑے اجر کی بات ہے اور جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے۔(مظاہرحق)

والدین کو تکلیف دینا حرام ہے

(١٥) عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَدَاْدَ الْبَنَاتِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكَرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ وَكَثْرَةَ سُؤَالٍ وَاِضَاعَةَ الْمَالِ. (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔اللہ تعالیٰ نے تم پر اس امر کو حرام قرار دیا ہے کہ ماں کی نافرمانی کرکے اس کا دل دکھایا جائے لڑکیوں کو زندہ درگور کر دیا جائے اور بخیلی وگدائی اختیار کی جائے نیز قیل وقال۔سوال کی زیادتی اور مال ضائع کرنے کو تمہارے لئے مکروہ قرار دیا ہے۔(مظاہر حق)

والدین کو گالی دینا کبیرہ گناہ ہے

(۱۶) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ. (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ماں باپ کو گالی دینا کبیرہ گناہوں میں سے ہے۔صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ کیا کوئی شخص اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگر کوئی شخص کسی کے باپ کو گالی دیتا ہے تو وہ اس کے باپ کو گالی دیتا ہے اور اگر کسی کے ماں کو گالی دی تو وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔(مظاہر حق)

مسئلہ :اگر کوئی شخص کسی فسق ومعصیت کا سبب وذریعہ بنے گا تو اس کا شمار بھی اس فسق ومعصیت کے مرتکب کی حیثیت سے ہوگا اور اس درجہ کا گناہ گار بھی ہوگا۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

والدین کے نافرمان جنت میں داخل نہیں ہو گا

(۱۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ. (رواہ النسائی والدارمی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نہ تو احسان جتانے والا جنت میں داخل ہو گا اور نہ ماں باپ کا نافرمان داخل ہو گا اور نہ شراب پینے والا۔ (مظاہر حق)

(۱۸) حضرت ابی بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر گناہ کے بدلہ میں عذاب اور ہر جرم کی گرفت کو مؤخر کیا جاسکتا ہے لیکن ماں باپ کی نافرمانی کا گناہ ایسا سخت ہے کہ اس کا مواخذہ مرنے سے پہلے ہی کر لیا جاتا ہے۔

(حاکم والبیھقی فی شعب الایمان)

(۱۹) حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ علقمہ نامی ایک شخص جو نماز، روزہ کا بہت پابند تھا۔ جب اس کے انتقال کا وقت قریب آیا تو اس کے منہ سے باوجود تلقین کے کلمہ شہادت جاری نہ ہوتا تھا۔ علقمہ کی بیوی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک آدمی بھیج کر اس واقعہ کی اطلاع کرائی۔ آپ ﷺ نے دریافت کیا علقمہ کے والدین زندہ ہیں یا نہیں؟ معلوم ہوا صرف والدہ زندہ ہے اور وہ علقمہ سے ناراض ہے۔ آپ ﷺ نے علقمہ کی ماں کو اطلاع کرائی کہ میں تم سے ملاقات کرنا چاہتا ہوں تم میرے پاس آتی ہو یا میں خود تمہارے پاس آؤں؟ علقمہ کی بڑھیا ماں نے عرض کیا کہ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر فدا ہوں میں آپ ﷺ کو تکلیف دینا نہیں چاہتی بلکہ میں خود ہی حاضر ہوتی ہوں۔ چنانچہ بڑھیا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ آپ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ نے علقمہ کے متعلق کچھ دریافت فرمایا تو اس نے کہا علقمہ نیک آدمی ہے۔ لیکن وہ اپنی بیوی کے مقابلہ میں ہمیشہ میری نافرمانی کرتا ہے اسلئے میں اس سے ناراض ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا اگر تو اسکی خطا معاف کر دے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے لیکن اس کی ماں نے انکار کیا۔ تب آپ ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم دیا کہ لکڑیاں جمع کرو اور علقمہ کو جلا دو۔ بڑھیا یہ سن کر گھبرا گئی اور اس نے حیرت سے دریافت کیا کہ کیا میرے بچہ کو آگ میں جلایا جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ اللہ کے عذاب کے مقابلہ میں ہمارا عذاب ہلکا ہے۔ اللہ کی قسم جب تک تو اس سے ناراض ہے نہ اسکی نماز قبول ہے نہ کوئی صدقہ قبول ہے۔ بڑھیا نے کہا میں آپ ﷺ کو اور لوگوں کو گواہ کرتی ہوں کہ میں نے علقمہ کا قصور معاف کر دیا ---- آپ ﷺ نے لوگوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا دیکھو۔ علقمہ کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہوا یا نہیں؟ لوگوں نے بیان کیا یا رسول اللہ ﷺ علقمہ کی زبان پر کلمہ شہادت جاری ہو گیا اور کلمہ شہادت کے ساتھ اس نے انتقال کیا۔ آپ ﷺ نے علقمہ کے غسل وکفن کا حکم دیا اور خود جنازہ کے ساتھ تشریف لے گئے علقمہ کو دفن کرنے کے بعد فرمایا مہاجرین وانصار میں سے جس شخص نے اپنی ماں کی نافرمانی کی یا اسکو تکلیف پہنچائی تو اس پر اللہ کی لعنت۔ فرشتوں کی لعنت اور سب لوگوں کی لعنت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول کرتا ہے نہ نفل یہاں تک کہ وہ اللہ سے توبہ کرے اور اپنی ماں کیساتھ نیکی کرے اور جس طرح ممکن ہو اس کو راضی کرے۔ اللہ کی رضا ماں کی رضامندی پر موقوف ہے اور اللہ تعالیٰ کا غصہ اس کے غصہ میں پوشیدہ ہے۔ (طبرانی)

چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا وہی حق ہے جو بیٹے پر باپ کا حق ہے

(۲۰) عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

foobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ حَقُّ كَبِيْرُ الاِخْوَةِ عَلٰي صَغِيْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰي وَلَدِه . (رواه البيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ :حضرت سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چھوٹے بھائی پر بڑے بھائی کا وہی حق ہے جو بیٹے پر باپ کا ہوتا ہے (مظاہر حق)

باپ کی خواہش پر بیوی کو طلاق دینا

(۲۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَتْ تَحْتِيْ امْرَأَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ طَلِّقْهَا فَاَبَيْتُ فَاَتٰي عُمَرُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ طَلِّقْهَا . (رواه الترمذي وابوداؤد)

ترجمہ :حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میرے نکاح میں ایک عورت تھی جس سے میں بہت محبت کرتا تھا لیکن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کو ناپسند کرتے تھے چنانچہ انہوں نے مجھ سے کہا تم اس عورت کو طلاق دیدو میں نے انکار کیا پھر وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر اس بات کا ذکر کیا تو حضور ﷺ نے مجھ سے فرمایا اس عورت کو طلاق دیدو۔(مظاہر حق)

والدین کی وفات کے بعد بھی حسن سلوک کی صورتیں اور انکے دوستوں کا اکرام کرنا

(۲۲) ترجمہ :حضرت مالک بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص نے عرض کیا۔یا رسول اللہ ﷺ ماں باپ کے انتقال کے بعد

toobaa-elibrary.blogspot.com

بھی ان کی کوئی خدمت اولاد کے ذمہ ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں۔ نماز پڑھنا۔ ماں باپ کیلئے استغفار کرنا اگر انہوں نے کسی سے کوئی وعدہ کیا ہو اس کو پورا کرنا۔ ماں باپ کے واسطہ سے جن لوگوں سے رشتہ داری ہوتی ہو ان لوگوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا۔ ماں باپ کے دوستوں کی عزت اور اکرام کرنا۔ یہ سب باتیں ماں باپ کے مرنے کے بعد ان کی خدمت میں شامل ہیں۔ (ابوداؤد)

فصل نمبر۵ :صلہ رحمی کرنا

(۱) قوله تعالٰي – وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِي صَغِيْرًا. (سورۂ بنی اسرائیل آیت ۲۴)

ترجمہ :اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا کہ پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا۔ (معارف القرآن)

فائدہ : والدین کی پوری راحت رسانی تو انسان کے بس کی بات نہیں اپنی مقدور بھر راحت رسانی کی فکر کے ساتھ ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے بھی دعاء کرتا رہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان کی سب مشکلات کو آسان اور تکلیفوں کو دور فرمائے یہ آخری حکم ایسا وسیع اور عام ہے کہ والدین کی وفات کے بعد بھی جاری رہے جس کے ذریعہ وہ ہمیشہ والدین کی خدمت کر سکتا ہے۔

(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰي حَقَّهٗ وَ الْمِسْكِيْنَ وَابْنَ السَّبِيْلِ ولا تُبَذِّرْ تَبْذِيْرًا.

(سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۶)

ترجمہ : اور دے قرابت والے کو اس کا حق اور محتاج کو اور مسافر کو مت اڑا [illegible]

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : اس آیت میں اہل قرابت اور مسکین ومسافر کو مالی مدد دینے اور صلہ رحمی کرنیکوانکا حق فرماکر اس طرف اشارہ کر دیا کہ دینے والے کوان پر احسان جتانے کا کوئی موقع نہیں کیونکہ انکا حق اس کے ذمہ فرض ہے دینے والا اپنا فرض ادا کر رہا ہے کسی پر احسان نہیں کر رہا۔امام اعظم ابو حنیفہ ؒ کے نزدیک اسی فرمان کے تحت جو رشتہ دار ذی رحم محرم ہواگر وہ عورت یا بچہ ہے جن کے پاس اپنے گزارہ کا سامان نہیں اور کمانے پر بھی قدرت نہیں۔اسی طرح جو رشتہ دار ذی رحم محرم اپاہج یا اندھا ہو اور اس کی ملک میں اتنا مال نہیں جس سے اس کا گذارہ ہوسکے توان کے جن رشتہ داروں میں اتنی وسعت ہے کہ وہ ان کی مدد کر سکتے ہیں ان پر ان سب کا نفقہ فرض ہے اگر ایک ہی درجہ کے کئی رشتہ دار صاحب وسعت ہوں توان سب پر تقسیم کرکے ان کا گذارہ نفقہ دیا جائے گا۔

(معارف القرآن)

تبذیر اور اسراف

مسئلہ : کسی گناہ میں یا بالکل بے موقع بے محل خرچ کرنے کو تبذیر کہتے ہیں اور جہاں خرچ کرنے کا جائز موقع تو ہو مگر ضرورت سے زائد خرچ کیا جائے اس کو اسراف کہتے ہیں اس لئے تبذیر بہ نسبت اسراف کے زیادہ سخت ہے۔

(معارف القرآن)

بے رحم پر اللہ کی رحمت کا نزول نہیں ہوتا۔حدیث

(۱) عَنْ جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا يَرْحَمُ اللهُ مَنْ لا يَرْحَمُ النَّاسَ. (متفق علیہ)

ترجمہ : حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ

toobaa-elibrary.blogspot.com

نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (مظاہر حق)

(۳) قوله تعالٰي – فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰي حَقَّهٗ وَ الْمَسْكِيْنَ وَ ابْنَ السَّبِيْلِ. ذٰلِكَ خَيْرٌ لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ وَ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورہ روم آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: سو دے قرابت والے کو اس کا حق اور محتاج کو اور مسافر کو۔ یہ بہتر ہے ان کیلئے جو چاہتے ہیں اللہ کی رضا اور وہی ہیں جن کا بھلا ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں مال کے چند مصارف بیان کر دیئے اول ذوی القربیٰ دوسرے مساکین تیسرے مسافر کہ اللہ تعالیٰ کے عطا کئے ہوئے مال میں سے ان لوگوں کو دو اور ان پر خرچ کرو اور ساتھ ہی یہ بھی بتلا دیا کہ یہ ان لوگوں کا حق ہے جو اللہ تعالیٰ نے تمہارے مال میں شامل کر دیا ہے۔ اس لئے ان کو دینے کے وقت ان پر کوئی احسان نہ جتلاؤ کیونکہ حق والے کا حق ادا کرنا مقتضائے عدل وانصاف ہے کوئی احسان وانعام نہیں ہے۔

ذوی القربیٰ سے مراد ظاہر یہ ہے کہ عام رشتہ دار ہیں۔ خواہ ذور رحم محرم ہوں یا دوسرے۔ حق سے مراد بھی عام ہے۔ خواہ حقوق واجبہ ہوں جیسے ماں باپ، اولاد اور دوسرے ذوی الارحام کے حقوق یا محض تبرع واحسان ہو جو رشتہ داروں کے ساتھ بہ نسبت دوسروں کے بہت زیادہ ثواب رکھتا ہے۔

(معارف القرآن)

امام تفسیر مجاہدؒ نے فرمایا کہ جس شخص کے ذوی الارحام رشتہ دار محتاج ہوں وہ ان کو چھوڑ کر دوسروں پر صدقہ کرے تو اللہ کے نزدیک مقبول نہیں۔ اور ذوی القربیٰ کا حق صرف مالی امداد ہی نہیں ان کی خبر گیری، جسمانی خدمت اور کچھ نہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

کر سکے تو کم از کم زبانی ہمدردی اور تسلی وغیرہ۔ (معارف القرآن)

(٤) قوله تعالٰي – وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْئًا وَّبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ. (سورہ نساء آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور بندگی کرو اللہ کی اور شریک نہ کرو اس کا کسی کو اور ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو اور قرابت والوں کے ساتھ اور یتیموں اور فقیروں اور ہمسایہ قریب اور ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والے اور مسافر کے ساتھ اور اپنی ہاتھ کے مال یعنی غلام باندیوں کیساتھ۔
(معارف القرآن)

فائدہ: آیت مذکورہ میں اول والدین کے حقوق کی تاکید فرمائی پھر عام رشتہ داروں کی پھر یتیموں اور مساکین کے حقوق پھر پڑوسی رشتہ دار اور پھر پڑوسی غیر رشتہ دار کے حقوق اور پھر ہم پہلو ساتھی کے حقوق کا بیان ہے۔ (معارف القرآن)

حدیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض وہ پڑوسی ہیں جن کا صرف ایک حق ہے (وہ غیر مسلم ہے) بعض وہ ہیں جن کے دو حق ہیں (وہ پڑوسی کے ساتھ مسلمان بھی ہے) اور بعض وہ پڑوسی جن کے تین حق ہیں (جو پڑوسی بھی مسلمان بھی اور رشتہ دار بھی) (ابن کثیر اور معارف القرآن)

۲۔ رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جبرئیل امین ہمیشہ مجھے پڑوسی کی رعایت و امداد کی تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید پڑوسی کو بھی رشتہ داروں کی طرح وراثت میں شریک کر لیا جائے گا۔ (متفق علیہ، معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اور ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی محلّہ کے لوگوں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے افضل اور بہتر وہ شخص ہے جو اپنے پڑوسیوں کے حق میں بہتر ہو۔ (ترمذی و احمد، معارف القرآن)

حق دینے کی فضیلت اور بخل کی مذمت

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَامِنْ يَوْمٍ يَصْبَحُ الْعِبَادُ فِيْهِ الا مَلَكَانِ يَنْزِلَانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الْاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا . (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں ان میں سے ایک یہ کہتا ہے اے اللہ بھلائی کے راستہ میں خرچ کرنے والے کو اچھا عوض عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو (مال و دولت کی) تباہی سے ہمکنار کر۔ (معارف القرآن)

(٤) عَنْ اَسْمَاءَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَنْفِقِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَلَا تُرْعِيْ فَيُرْعِيَ اللهُ عَلَيْكِ وَارْضَخِيْ مَا اسْتَطَعْتِ . (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت اسماءؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اے اسماء خیر کے راستہ میں خرچ کیا کر اور گن گن کر نہ دے ورنہ اللہ بھی تمہارے حق میں گنتا شروع کر دیگا اور انفاق سے بچنے کیلئے بہت زیادہ حفاظت نہ کر تو ورنہ اللہ تعالیٰ بھی حفاظت کرنا شروع کر دے

toobaa-elibrary.blogspot.com

گا اور کم از کم جو تجھ سے ہو سکے اس کے دینے سے دریغ نہ کر۔
(معارف القرآن)

(۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَ الْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَ الْجَاهِلُ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا سخی اللہ سے بھی قریب ہے جنت سے بھی قریب ہے اور لوگوں کی نظروں میں بھی پسندیدہ ہے اور جہنم کی آگ سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ سے بھی دور ہے جنت سے بھی دور ہے لوگوں سے بھی دور ہے اور آگ سے قریب ہے اور جاہل آدمی جو سخاوت کرتا ہو (اور فرائض کو ادا کرنے اور محرمات سے بچنے کا اہتمام کرتا ہو) اس کنجوس سے بہتر ہے جو عبادت گذار ہو۔ (معارف القرآن)

اقرباء سے نیک سلوک کرنے کی برکت

(٦) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُوْنَ بِهِ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ مَنْسَأَةٌ فِي الْاَثَرِ.

(رواہ الترمذی، وقال ہذا حدیث غریب)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم اپنے نسبوں میں اس قدر سیکھو کہ جس کے ذریعہ تم اپنے ناتے داروں کیساتھ حسن سلوک کر سکو کیونکہ ناتا داروں کیساتھ حسن سلوک کرنا۔ اقرباء میں باہمی محبت و موانست کا سبب مال میں کثرت و برکت کا ذریعہ اور درازئ عمر کا باعث بنتا ہے۔ (مظاہر حق)

قاطع رحم اللہ کی رحمت سے محروم اور دنیا میں عذاب ہوتا ہے

(۷) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ اَوْفٰي قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ لَا تَنْزِلُ الرَّحْمَةُ عَلٰي قَوْمٍ فِيْهِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ. (رواه البيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اس قوم پر رحمت نازل نہیں ہوتی جس میں ناتا توڑنے والا ہو۔ (مظاہر حق)

(۸) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰي اَنْ يُّعَجِّلَ اللّٰهُ لِصَاحِبِهِ الْعُقُوْبَةَ فِي الدُّنْيَا مَعَ مَا يُدَّخَرُ لَهُ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْبَغْيِ وَقَطِيْعَةِ الرَّحِمِ. (رواه الترمذي وابو داؤد)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی گناہ اس بات کے زیادہ لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ارتکاب کرنے والے کو دنیا میں بھی اس کی سزا دیدے اور آخرت میں بھی دینے کیلئے اٹھا رکھے۔ ہاں دو گناہ بیشک اس بات کے لائق

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہیں۔ایک تو امام وقت کے خلاف بغاوت کرنا اور دوسرے ناتا توڑنا۔(مظاہرحق)

رحم کا تعلق عرش رحمٰن سے اور رحم رحمٰن سے لیا ہے۔

۹۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ رحم کا تعلق عرش کے ساتھ ہے رحم کہتا ہے جو مجھے ملائے اور میرے حقوق کی رعایت کرے تو اللہ بھی اس کی رعایت کرے اور جو مجھے قطع کرے اللہ بھی اس کو قطع کرے۔(متفق علیہ 'از دہلوی)

۱۰۔حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ حدیث قدسی میں فرماتا ہے۔میرا نام اللہ ہے۔میرا نام رحمٰن ہے میں نے رحم کو اپنے نام سے مشتق کیا ہے۔جو اس کو ملائے گا میں اس کو ملاؤں گا۔جو قطع رحمی کرے گا میں اس کو قطع کروں گا۔(رواہ الترمذی وابوداؤد' از دہلوی)

۱۱۔حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاطع رحم پر جنت حرام ہے۔(رواہ احمد' از دہلوی)

۱۲۔حضرت جبیر ابن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے قاطع رحم جنت میں داخل نہ ہوگا۔(متفق علیہ 'از دہلوی)

فصل نمبر۶۔بڑوں کی فرمان برداری اور اطاعت کرنا

(۱) قولہ تعالیٰ – یٰاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِنْ ذَکَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ. اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ.

(سورۃ الحجرات آیت نمبر ۱۳)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : اے لوگو ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت (آدم وحواء) سے پیدا کیا ہے اور تم کو مختلف قومیں اور مختلف خاندان بنایا تاکہ ایک دوسرے کو شناخت کر سکو اللہ کے نزدیک تم سب میں بڑا شریف وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیز گار ہو۔ اللہ تعالیٰ خوب جاننے والا اور پورا خبردار ہے۔ (معارف القرآن)

شان نزول: یہ آیت فتح مکہ کے موقع پر اس وقت نازل ہوی جبکہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا تو قریش مکہ جو ابھی تک مسلمان نہیں ہوئے تھے ان میں سے ایک نے کہا کہ اللہ کا شکر ہے کہ میرے والد پہلے ہی وفات پا گئے ان کو یہ روز بد دیکھنا نہیں پڑا۔ اور حارث بن ہشام نے کہا کہ کیا محمد ﷺ کو اس کالے کوے کے سوا کوئی آدمی نہیں جڑا کہ جو مسجد حرام میں اذان دے۔ ابو سفیان بولے کہ میں نہیں کچھ کہتا کیونکہ مجھے خطرہ ہے کہ میں کچھ کہوں گا تو آسمانوں کے مالک ان کو خبر کر دے گا۔ چنانچہ جبرئیل امین تشریف لائے اور حضور ﷺ کو اس تمام گفتگو کی اطلاع دی۔ آپ ﷺ نے ان لوگوں کو بلا کر پوچھا کہ تم نے کیا کہا تھا انہوں نے اقرار کر لیا اسی پر یہ آیت نازل ہوئی۔ جس نے بتلایا کہ فخر وعزت کی چیز درحقیقت ایمان اور تقویٰ ہے۔ جس سے تم لوگ خالی اور حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آراستہ ہیں اس لئے وہ تم سب سے افضل واشرف ہیں۔ (مظہری، از معارف القرآن)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ فتح مکہ کے روز رسول اللہ ﷺ نے اپنی اونٹنی پر سوار ہو کر طواف فرمایا (تاکہ سب لوگ دیکھ سکیں) طواف سے فارغ ہو کر آپ ﷺ نے یہ خطبہ دیا۔

اَلْحَمْدُ لله الَّذِيْ اَذْهَبَ عَنْكُمْ عَبِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ وَتَكَبُّرِهَا. اَلنَّاسُ رجلاَن برٌ تَقِيٌّ كَرِيْمٌ عَلَى اللهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَفَاجِرٌ شَقِيٌّ هَيِّنٌ عَلَي اللهِ ثُمَّ تلا يَاأَيُّهَا النَّاسُ الاية.

ترجمہ: شکر ہے اللہ کا جس نے رسوم جاہلیت کو اور اس کے تکبر کو تم سے دور کر دیا۔ اب تمام انسانوں کی صرف دو قسمیں ہیں ایک نیک اور متقی وہ اللہ کے نزدیک شریف اور محترم ہے۔ دوسرا فاجر شقی وہ اللہ کے نزدیک ذلیل وحقیر ہے اس کے بعد مذکورہ آیت کی تلاوت فرمائی۔ (معارف القرآن)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ دنیا کے لوگوں کے نزدیک عزت مال ودولت کا نام ہے اور اللہ کے نزدیک تقویٰ کا نام ہے۔ (معارف القرآن)

ابو رواق کا قول ہے کہ شعب اور شعوب عجمی قوموں کیلئے بولا جاتا ہے جن کے انساب محفوظ نہیں اور قبائل عرب کے لوگوں کے لئے جن کے انساب محفوظ چلے آتے ہیں اور سباط بنی اسرائیل کیلئے۔ (معارف القرآن)

حدیث شریف میں ہے کہ جو چھوٹوں پر رحم نہ کرے اور بڑوں کا احترام نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے

(۱) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَأْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ. (رواه الترمذی وقال هذا حديث غريب)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص ہماری متبعین سے نہیں جو ہمارے چھوٹوں پر رحم وشفقت نہ کرے اور ہمارے بڑوں کا احترام ملحوظ نہ رکھے اور نیکی وبھلائی کا حکم نہ دے اور بدی وبرائی سے منع نہ کرے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنے بڑوں کی عزت و تعظیم کروگے تو تمہاری تعظیم کی جائے گی

(۲) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ الا قَيَّضَ اللهُ لَهٗ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهٗ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بھی جوان کسی بوڑھے شخص کی اس کے بڑھاپے کے سبب تعظیم وتکریم کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکے بڑھاپے کے وقت کسی ایسے شخص کو متعین کر دیتا ہے جو اس کی تعظیم وخدمت کرتا ہے۔ (مظاہرحق)

فائدہ: اس ارشاد گرامی میں اس طرف بھی اشارہ ہے کہ جو جوان اپنے بڑے بوڑھوں کی خدمت و تعظیم کرتا ہے اس جوان کی عمر دراز ہوتی ہے اور اس کی بڑھاپے میں دوسرے اس کی تعظیم وخدمت کرتے ہیں۔ (مظاہرحق)

ایک واقعہ

اور منقول ہے ایک بزرگ مصر میں سکونت پزیر تھے اور ان کا ایک مرید خراسان میں رہتا تھا ایک مرتبہ وہ مرید خراسان سے چل کر اپنے شیخ کے پاس کچھ دن رہنے کیلئے مصر پہنچا اور وہاں ایک طویل مدت تک شیخ کی خدمت میں رہا انہی دنوں میں کچھ دوسرے بزرگوں کی جماعت شیخ کی زیارت کیلئے آئی تو شیخ نے اس مرید سے کہا کہ ان بزرگوں کی سواری تھام لو اور مرید جا کر ان جانوروں کی نگرانی کرتے رہے مگر اس کے دل میں یہ وسوسہ پیدا ہوا کہ میں جو اتنی دور دراز کا سفر کر کے شیخ کی خدمت میں آیا تھا یہ اس کا نتیجہ ہے۔ بہرحال جب وہ بزرگ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ان شیخ کے پاس سے چلے گئے اور وہ مرید شیخ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ تو شیخ نے کہا عزیز من میں نے تمہیں ان بزرگوں کی سواری پر متعین کیا تھا۔ اس پر شاید تمہارے دل میں وسوسہ پیدا ہوا ہو گا۔ لیکن اتنی بات یاد رکھو کہ تمہیں اس خدمت کا بہت بڑا اجر ملے گا عنقریب اللہ تعالیٰ تمہیں اس درجہ پر پہنچائے گا کہ تمہاری خدمت میں بڑے بڑے بزرگ اور اکابر آئیں گے اور پھر اللہ کی طرف سے تمہارے پاس ایسے لوگ مقرر کئے جائیں گے جو تمہارے پاس آنے والے بزرگوں کی خدمت کریں گے۔ چنانچہ بیان کیا جاتا ہے کہ اس شیخ نے جو کہا تھا وہ صحیح ثابت ہوا اور اس کی ملاقات کیلئے آنے والے بڑے بڑے بزرگوں کی کثرت کی وجہ سے ہمیشہ اس کے دروازے پر خچر اور گھوڑوں کا ایک ہجوم رہا کرتا تھا۔ (مظاہر حق)

دوسرا واقعہ: راوی حدیث حضرت انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت کے سلسلے میں دین و دنیا کے بڑے بڑے اجر و انعام سے نوازے گئے۔ چنانچہ جب وہ آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو اس وقت ان کی عمر صرف دس سال تھی اور جب تک آنحضرت ﷺ اس دنیا میں تشریف فرما رہے ان کی زندگی کا سارا وقت حضور ﷺ کی خدمت ہی میں صرف ہوتا رہا اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بڑی نعمت تو یہ عطا کی کہ ان کی حیات بہت طویل ہوئی اور وہ تقریباً ایک سو تین سال تک نہایت پاکیزہ اور اچھے احوال اور اطمینان و سکون کیساتھ اس دنیا میں رہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو مال و دولت کی فراوانی سے بھی نوازا اور کثیر اولاد کی نعمت بھی دی کہا جاتا ہے ان کے ایک سو تین لڑکے تھے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

بوڑھے، مسلمان عالم، حافظ اور عادل بادشاہ کی تعظیم گویا اللہ کی تعظیم ہے

(۳) عَنْ اَبِيْ مُوْسٰي قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ مِنْ اجلَالِ اللهِ اِكْرَامَ ذِيْ الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْاٰنِ غَيْرَ الْغَالِيْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِيْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُسْقِطِ. (رواه ابو داؤد والبيهقي في شعب الايمان)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بوڑھے مسلمان کی عزت وتوقیر کرنا۔ حامل قرآن یعنی حافظ و مفسر اور قرآن پڑھنے والا کا احترام واکرام کرنا جبکہ وہ قرآن میں زیادتی کرنے والا اور اس سے ہٹ جانے والا نہ ہو اور عادل بادشاہ کی تعظیم کرنی۔ منجملہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم کے ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث میں مذکورہ لوگوں کی شان میں بے ادبی و گستاخی کرنا گویا اللہ کی تعظیم کے منافی عمل کرنا ہے۔ اور حافظ، مفسر اور قرآن خوان کی تعظیم کو اس امر کے ساتھ مشروط کیا گیا ہے کہ نہ تو غلو کرنے والا ہو اور نہ قرآن پڑھنے پڑھانے کو ترک کرنے والا ہو۔ (مظاہر حق)

اور شرح السنہ میں حضرت طاؤس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ نقل کیا گیا ہے کہ یہ مسنون ہے کہ تم چار آدمیوں کی تعظیم وتوقیر کرو ایک تو عالم کی۔ دوسرے بوڑھے آدمی (جو مسلمان ہو) کی تیسرے بادشاہ وسلطان کی اور چوتھے باپ کی۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ نے اس قول کو نقل کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ باپ کے حکم میں ماں بھی داخل ہے اور عالم سے مراد عالم عمل ہے اور بادشاہ کو اس لئے شامل ہونیکی وجہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

یہ ہے کہ اول باپ کا معاملہ بالکل ظاہر ہے اور ہر شخص جانتا ہے کہ باپ کی تعظیم کرنی ضروری ہے دوسرے یہ کہ مستحق تعظیم قرار دینے کی زیادہ ضرورت اجنبی لوگوں کے حق میں ہے جن کا کوئی قرابتی تعلق نہ ہو اور اگر کسی شخص کا باپ بوڑھا بھی ہو حامل قرآن یعنی حافظ وعالم باعمل بھی ہو اور سلطان وحاکم بھی ہو اور اس کا اس طرح ہونا خواہ اپنے ظاہری منصب کے اعتبار سے ہو یا باطنی وروحانی طور پر تو اس صورت میں اس شخص کو اپنی باپ کی بہت زیادہ تعظیم وتوقیر کرنی چاہئے کیونکہ اس کی ذات میں وہ کئی خصوصیات جمع ہیں جو تعظیم وتوقیر کو واجب کرتی ہیں۔ (مظاہرحق)

اور حدیث بالا میں مذکورہ لوگوں کی تعظیم کو منجملہ اللہ تعالیٰ کی تعظیم قرار دیا گیا ہے جبکہ ایک روایت کے مطابق اس طرح تعظیم وتوقیر کو آنحضرت ﷺ نے خود اپنی بھی تعظیم وتوقیر کے مترادف قرار دیا ہے چنانچہ خطیب ؒ نے اپنی جامع میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نقل کیا ہے کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا۔ انَّ مِنْ اجلالِي تَوْقِيْرُ الشَّيْخِ مِنْ اُمَّتِي یعنی اس بوڑھے شخص کی توقیر وتعظیم کرنا جو میری امت میں سے ہو۔ منجملہ میری توقیر وتعظیم کے ہے۔ (مظاہرحق)

تیسرا باب کا تیسرا حصہ۔ حقوق عامہ جو اٹھارہ شعبوں میں منقسم ہیں

(۱) عدل کیساتھ حکومت کرنا (۲) حکام کی اطاعت (۳) حقانی جماعت کا ساتھ دینا (۴) آپس کے معاملات کی اصلاح کرنا جس میں مفسدوں کو سزا دینا باغیوں سے جہاد کرنا بھی داخل ہے (۵) نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کرنا (۶) نیک کاموں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا جس میں وعظ وتبلیغ بھی داخل ہے (۷) حدود کا قائم کرنا (۸) جہاد کرنا جس میں مورچوں کی حفاظت بھی داخل ہے (۹) امانت کا ادا کرنا جس میں خمس جو غنیمت کے مالوں میں ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

داخل ہے (۱۰) قرض کا دینا اور ادا کرنا (۱۱) پڑوسیوں کا حق ادا کرنا اور ان کا اکرام کرنا (۱۲) معاملہ اچھا کرنا جس میں جائز طریقہ سے مال کا جمع کرنا بھی داخل ہے (۱۳) مال کا اپنے محل (موقع) پر خرچ کرنا اسراف اور بخل سے بچنا بھی اس میں داخل ہے (۱۴) سلام کرنا اور اس کا جواب دینا (۱۵) چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا (۱۶) دنیا کو اپنے نقصان سے اپنی تکلیف سے بچانا۔ (۱۷) لہو وعلب سے بچنا (۱۸) راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا۔

فصل نمبرا۔ ۲ عدل کے ساتھ حکومت کرنا۔ حاکم پر حکم ہے اور حکام کی اطاعت کرنا

(۱) قوله تعالٰي۔ اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰٓى اَهْلِهَا وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ. (سورۂ نساء آیت نمبر ۵۸)

ترجمہ: بیشک اللہ تم کو فرماتا ہے کہ پہنچا دو امانتیں امانت والوں کو اور جب فیصلہ کرنے لگو لوگوں میں تو فیصلہ کرو انصاف سے۔

(معارف القرآن)

فائدہ: امانت کی بہت سی قسمیں ہیں جن میں حکومت کے عہدے بھی داخل ہیں۔ (معارف القرآن)

حکومت کے مناصب اللہ کی امانتیں ہیں۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ حکومت کے عہدے اور منصب جتنے ہیں وہ سب اللہ کی امانتیں ہیں۔ جس کے آئین وہ حکام اور افسر ہیں جن کے ہاتھ میں

toobaa-elibrary.blogspot.com

عزل ونصب کے اختیارات ہوں ان کے لئے جائز نہیں کہ کوئی عہدہ کسی ایسے شخص کے سپرد کر دیں جو اپنی عملی وعلمی قابلیت کے اعتبار سے اس کا اہل نہیں ہے بلکہ ان پر لازم ہے کہ ہر کام اور ہر عہدہ کیلئے اپنے دائرہ حکومت میں اس کے مستحق کو تلاش کریں۔ (معارف القرآن)

عدل وانصاف : آیت کے پہلے جملہ میں ادائے امانات کا حکم ہے اور دوسرے میں عدل وانصاف کا۔ان میں ادائے امانات کو مقدم کیا گیا ہے۔شاید اس کی وجہ یہ ہو کہ پورے ملک میں عدل وانصاف کا قیام حاکم کے بغیر ہو ہی نہیں سکتا۔کہ جن کے ہاتھ میں ملک کا اقتدار ہے۔وہ پہلے ادائے امانات کا فریضہ صحیح طور پر ادا کریں۔ (معارف القرآن)

دستور مملکت کے چند زرین اصول

اس مختصر آیت میں دستور مملکت کے چند بنیادی اصول آگئے جو مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔اول یہ کہ آیت کے پہلے جملہ کو اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ. سے شروع فرما کر اس طرف اشارہ کر دیا کہ اصل امر اور حکم اللہ تعالیٰ کا ہے۔ سلاطین دنیا سب اس کے مامور ہیں۔اس سے ثابت ہوا کہ ملک میں اقتدار اعلیٰ صرف اللہ تعالیٰ کا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) دوسرے یہ کہ حکومت کے عہدے باشندگان ملک کے حقوق نہیں جن کو تناسب آبادی کے اصول پر تقسیم کیا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی ہوئی امانتیں ہیں جو صرف ان کے اہل اور لائق لوگوں کو دیئے جاسکتے ہیں۔ (معارف القرآن)

(۳) تیسرے یہ کہ زمین پر انسان کی حکمرانی صرف ایک نائب وامین کی حیثیت سے ہو سکتی ہے وہ ملک کے قوانین سازی میں ان اصول کا پابند رہیگا جو

toobaa-elibrary.blogspot.com

حاکم مطلق حق تعالیٰ کی طرف سے بذریعہ وحی بتلا دیئے گئے ہیں۔(معارف القرآن)

(۴) چوتھے یہ کہ حکام وامراء کا فرض ہے کہ جب کوئی مقدمہ ان کے پاس آئے تو نسل وطن اور رنگ وزبان یہاں تک کہ مذہب ومسلک کا امتیاز کئے بغیر عدل وانصاف کا فیصلہ کریں۔(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ:

(سورۂ نساء آیت نمبر ۵۹)

ترجمہ: اے ایمان والو حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور حاکموں کا جو تم میں سے ہوں۔(معارف القرآن)

فائدہ: پہلی آیت کے مخاطب حکام وامراء تھے دوسری آیت میں عوام کو مخاطب فرماکر ارشاد فرمایا کہ اے ایمان والو۔تم اللہ کی اور رسول اللہ ﷺ کی اور اپنے اولی الامر کی اطاعت کرو۔(معارف القرآن)

اولی الامر کون لوگ ہیں؟: اولی الامر لغت میں ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جن کے ہاتھ میں کسی چیز کا نظام وانتظام ہو۔اسی لئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ، مجاہد اور حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ وغیرہ مفسرین قرآن نے اولی الامر کے مصداق علماء وفقہاء کو قرار دیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے نائب ہیں اور نظام دین ان کے ہاتھ میں ہے اور ایک جماعت مفسرین نے جن میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل ہیں فرمایا کہ اولی الامر سے مراد حکام اور امراء ہیں جن کے ہاتھ میں نظام حکومت ہے۔اور تفسیر ابن کثیر اور تفسیر مظہری میں ہے کہ یہ لفظ دونوں طبقوں کو شامل ہے۔یعنی علماء کو بھی اور حکام وامراء کو بھی کیونکہ نظام امر ونہی دونوں کے ساتھ وابستہ ہے۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) قوله تعالٰی – وَاُمِرْتُ لِاَعْدِلَ بَیْنَکُمْ.

(سورۂ شوریٰ آیت نمبر۱۵)

ترجمہ: اور مجھ کو حکم ہے کہ انصاف کروں تمہارے بیچ میں۔
(معارف القرآن)

فائدہ: یعنی میرے پاس جو معاملات باہمی جھگڑوں کے آویں مجھے حکم کیا گیا ہے کہ میں ان میں عدل وانصاف کروں۔ (معارف القرآن)

حکم اور اطاعت کی تین عملی صورتیں

۱۔ایک وہ جس چیز کا حکم صراحتہً خود حق تعالیٰ نے قرآن کریم میں نازل فرما دیا اور اس میں کسی تفصیل وتشریح کی حاجت نہیں۔جیسے شرک وکفر کا انتہائی جرم ہونا۔ایک اللہ وحدہ کی عبادت کرنا اور آخرت اور قیامت پر یقین رکھنا۔ اور حضور ﷺ کو اللہ کا آخری رسول برحق ماننا۔نماز وغیرہ کو فرض سمجھنا۔یہ وہ چیزیں ہیں جو براہ راست احکام ربانی ہیں۔ان کی تعمیل بلا واسطہ حق تعالیٰ کی اطاعت ہے۔(معارف القرآن)

۲۔دوسرا حصہ احکام کا وہ ہے جس میں تفصیلات وتشریحات کی ضرورت ہے۔ان میں قرآن کریم اکثر ایک مجمل یا مبہم حکم دیتا ہے اور اس کی تشریح وتفصیل نبی کریم ﷺ کے حوالے کی جاتی ہے۔جو آنحضرت ﷺ اپنی احادیث کے ذریعہ فرما دیتے ہیں وہ بھی ایک قسم کی وحی ہوتی ہے۔اگر اس میں اجتہادی طور پر کوئی کمی رہ جاتی ہے تو بذریعہ وحی اس کی اصلاح فرما دی جاتی ہے اور بالآخر آنحضرت ﷺ کا قول وعمل جو آخر میں ہوتا ہے وہ حکم الٰہی کا ترجمان ہوتا ہے۔ اس قسم کے احکام کی اطاعت بھی اگرچہ درحقیقت اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت ہے۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

لیکن ان کی اطاعت ظاہری اعتبار سے اطاعت رسول اللہ ﷺ ہی کہلاتی ہے۔
(معارف القرآن)

۳۔ تیسرا درجہ احکام کا وہ ہے جو نہ قرآن میں صراحتاً مذکور ہیں نہ حدیث میں یا ذخیرہ احادیث میں اس کے متعلق متضاد روایات ملتی ہیں۔ایسے احکام میں علماء مجتہدین قرآن وسنت کے منصوصات اور زیر غور مسئلہ کے نظائر میں غور وفکر کرکے ان کا حکم تلاش کرتے ہیں۔ان احکام کی اطاعت بھی اگرچہ حقیقت کے اعتبار سے قرآن وسنت سے مستفاد ہونے کی وجہ سے اطاعت الٰہی ہی کی ایک فرد ہیں مگر ظاہری سطح کے اعتبار سے یہ فقہی فتاویٰ کہلاتے ہیں اور علماء کی طرف منسوب ہیں۔اس تیسری قسم میں ایسے احکام بھی ہیں جن میں کتاب وسنت کی رو سے کوئی پابندی عائد نہیں۔بلکہ ان میں عمل کرنے والوں کو اختیار ہے جس طرح چاہیں کریں۔جن کو اصطلاح میں مباحات کہا جاتا ہے۔ ایسے احکام میں عملی انتظام حکام وامراء کے سپرد ہے کہ وہ حالات ومصالح کے پیش نظر کوئی قانون بناکر سب کو اس پر چلائیں اور یہ نہ واجب ہے نہ حرام بلکہ اختیاری ہے اس لئے نظام کی ذمہ داری حکومت پر ہے۔(معارف القرآن)

مسئلہ : آیت مذکورہ میں اولوالامر کی اطاعت سے علماء اور حکام دونوں کی اطاعت مراد ہے اس لئے اس آیت کی رو سے فقہی تحقیقات میں فقہاء کی اطاعت اور انتظامی امور میں حکام وامراء کی اطاعت واجب ہوگئی۔
(معارف القرآن)

امیر کی اطاعت اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت ہے۔

(۱) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَطَاعَنِیْ فَقَدْ اَطَاعَ اللهَ وَمَنْ عَصَانِیْ فَقَدْ عَصَا

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ وَمَنْ يُطِعِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ اَطَاعَنِيْ وَمَنْ يَّعْصِ الْاَمِيْرَ فَقَدْ عَصَانِيْ وَاِنَّمَا الْاِمَامُ جُنَّةٌ يُقَاتَلُ مِنْ وَرَائِه وَيُتَّقٰى بِه فَاِنْ اَمَرَ بِتَقْوَى اللہ وَعَدَلَ فَاِنَّ لَهُ بِذٰلِكَ اَجْرًا وَاِنْ قَالَ بِغَيْرِه فَاِنَّ عَلَيْه. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میری فرمانبرداری کرتا ہے اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی اس نے اللہ کی نافرمانی کی اور جس نے اپنے امیر کی اطاعت کی اس نے میری اطاعت کی اور جس نے اپنے امیر کی نافرمانی کی اس نے میری نافرمانی کی اور یاد رکھو امام یعنی سربراہ مملکت ڈھال کی مانند ہے جس کے پیچھے سے جنگ کی جاتی ہے اور جس کے ذریعہ حفاظت حاصل کی جاتی ہے۔ پس اگر وہ (امام) اللہ سے ڈر کر فیصلہ کرے اور عدل وانصاف سے کام لے تو اس کی وجہ سے وہ امام بڑے اجر وثواب کا مستحق ہوگا اور اگر وہ ایسا نہ کرے تو اس کی وجہ سے وہ سخت گنہگار ہوگا۔ (مظاہر حق)

امیر وامام سے مراد۔ سربراہ مملکت ہے

اسلام کے قانون اساسی کا محافظ۔ نظم حکومت اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا ذمہ دار حفاظت مذہب اور امت اسلامیہ کی طاقت وقوت کا امین اور امور عامہ کا نگہبان ہوتا ہے اسلامی معاشرہ کے افراد کا تعلق جن امور سے ہے ان سب پر امیر وامام ہی کا اختیار کارفرما ہوتا ہے اور عمرانی وحکام اور شرعی عدالت اسلامی نظام حکومت کی عمارت کے یہ دو بنیادی ستون ہیں۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

امیر اگر کسی کمتر آدمی کو بنایا جائے تو اس کی اطاعت بھی ضروری ہے

(۲) عَنْ اُمِّ الْحُصَیْنِ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِنْ اُمِرَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ مُجَدَّعٌ یَقُوْدُکُمْ بِکِتَابِ اللّٰہِ فَاسْمَعُوْا لَہٗ وَاَطِیْعُوْا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت اُمِّ حصینؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کسی کٹے اور کن کٹے غلام کو بھی تمہارا حاکم بنایا جائے اور وہ اللہ کے قانون کے مطابق تم پر حکمرانی کرے تو تم اس کا حکم سنو اور اس کی اطاعت کرو۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ اسْمَعُوْا وَاَطِیْعُوْا وَاِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَیْکُمْ عَبْدٌ حَبْشِیٌّ کَاَنَّ رَاْسَہٗ زَبِیْبَۃٌ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سنو اور اطاعت کرو تاوقتیکہ اس کا کوئی حکم وفرمان اللہ کے اور اس کے رسول کے خلاف نہ ہو۔ اگرچہ تم پر کسی ایسے غلام ہی کو حکمران کیوں نہ بنایا گیا ہو جس کا سر انگور ہو۔ (چھوٹے پن اور سیاہی میں) (مظاہر حق)

فائدہ: اس ارشاد گرامی کا مقصد۔ الوالامر کی اطاعت وفرمان برداری کی اہمیت کو واضح کرتا ہے اور اس اہمیت کو زیادہ سے زیادہ واضح کرنے کیلئے غلام کا ذکر کیا گیا ہے۔ (مظاہر حق)

عادل حکمران کا مرتبہ اور فضیلت

(٤) عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَللّٰھُمَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

مَنْ وُلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَشَقَّ عَلَيْهِمْ فَاشْقُقْ عَلَيْهِ وَمَنْ وُلِيَ مِنْ اَمْرِ اُمَّتِيْ شَيْئًا فَرَفَقَ بِهِمْ فَارْفُقْ بِهِ .

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (بارگاہ الٰہی) میں یہ عرض کی اے میرے رب جس شخص کو میری امت کے امور میں سے کسی کا والی و متصرف بنایا گیا اور پھر اس نے میری امت کے لوگوں پر مشقت و سختی مسلط کر دی تو اس شخص پر تو بھی مشقت و سختی مسلط کر دے اور جس شخص کو میری امت کے امور میں کسی چیز کا والی و متصرف بنایا گیا اور اس نے میری امت کے لوگوں کے ساتھ نرمی و بھلائی کا برتاؤ کیا تو اس شخص کیساتھ تو بھی نرمی و عنایت کا معاملہ فرما۔ (مظاہر حق)

(۵) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِ وبْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنٌ اَلَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَا وَلُوْا. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ بیشک عادل حکمران اللہ کے پاس نور کے منبروں پر جگہ پائیں گے جو رحمٰن کے دائیں طرف ہوں گے اور اللہ کے دونوں ہاتھ دائیں ہیں۔ وہ حکمران جو اپنے احکام اپنے اہل میں اور اپنے زیر تصرف معاملات میں عدل و انصاف کرتے ہیں۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ: احکام میں عدل وانصاف کا مطلب یہ ہے کہ حکومت وامارت کے تعلق سے ان کے ذمے جو امور ہیں ان کی انجام دہی میں وہ ایمانداری ودیانتداری کیساتھ تمام تقاضوں کو ملحوظ رکھتے ہیں خواہ وہ اہل وعیال ہو یا رعیت سب کے حقوق کی ادائیگی میں جو ان پر واجب ہیں پورا پورا انصاف کرتے ہیں۔
(مظاہر حق)

۶۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن عرش الٰہی کے سایہ میں سات قسم کے آدمی ہوں گے ایک ان میں سے امام عادل ہے۔ (بخاری)

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عادل اور منصف بادشاہ کی دعاء رد نہیں ہوتی۔ (ترمذی، از دہلوی)

۸۔ حضرت عیاض بن عمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا امام عادل جنتی ہے۔ (مسلم، از دہلوی)

۹۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک منصف بادشاہ کی نیند اور اس کا سو نا ستر برس کی عبادت سے بہتر ہے اللہ کی زمین پر حق وانصاف کیساتھ سزائیں دینا اور حق کو قائم رکھنا چالیس روز صبح کی روزمرہ کی بارش سے بہتر اور زیادہ پاکیزہ ہے۔ (طبرانی، از دہلوی)

مطلب یہ ہے کہ روز صبح کو چالیس دن تک منہ برے تو اتنی پاکیزگی اور برکت نہیں ہوگی جتنی ایک امام عادل کی عدالت قائم رکھنے سے پاکیزگی اور برکت ہوتی ہے۔ (از دہلوی)

۱۰۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب سے زیادہ امام عادل محبوب ہے اللہ کے قریب بیٹھنے والوں میں سب سے زیادہ نزدیک امام عادل ہوگا۔ (ترمذی بطبرانی، از دہلوی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

خائن وظالم حکمران کیلئے وعید اور اس کا انجام

(١١) عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ وَالٍ يَلِيْ رَعِيَّتَهُ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ فَيَمُوْتُ وَهُوَغَاشٌّ لَهُمْ الا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ.

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو بھی شخص حکومت وسیادت حاصل کرکے اپنی رعیت پر حکمرانی کرے اور پھر اس حالت میں مرجائے کہ وہ اپنی رعیت پر ظلم اوران کے حقوق میں خیانت کرتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت حرام کردیگا۔ (مظاہرحق)

(١٢) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَسْتَرْعِيْهِ اللهُ رَعِيَّةً فَلَمْ يَحُطْهَا لِنَصِيْحَةٍ الا لَمْ يَجِدْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: اور حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ تعالیٰ جس شخص سے رعیت کی نگہبانی کرائے (حاکم ونگہبان بنائے) اور وہ بھلائی وخیر خواہی کیساتھ نگہبانی نہ کرے تو وہ جنت کی بو نہ پائے گا۔ (مظاہرحق)

(١٣) عَنْ عَائِذِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ شَرَّ الرِّعَاءِ الْحُطَمَةُ. (رواہ مسلم)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ : حضرت عائذ ابن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ سرداروں اور حاکموں میں سب سے بدتر وہ ہے جو اپنی رعایا پر ظلم کرے۔ (مظاہر حق)

(۱۴) عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَامِنْ اَمِیْرٍ عَمَّرَةٍ الا یُوْتٰی یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مَخْلُوْلاً حَتّٰی یَفُكَّ عَنْهُ الْعَدْلُ اَوْیُوْبِقَهُ الْجَوْرُ. (رواہ الدری)

ترجمہ : حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امیر و حاکم خواہ وہ دس امیوں کا امیر و حاکم کیوں نہ ہو قیامت کے دن اس طرح لایا جائے گا اس کی گردن میں طوق ہو گا یہاں تک کہ اس کو اس طوق سے یا اس کا عدل نجات دلائے گا یا اسکا ظلم ہلاک کر دے گا۔ (مظاہر حق)

۱۵۔ حضرت ابو عوانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے الفاظ یہ ہیں۔ جس والی اور حاکم نے میری امت پر سختی کی اس پر اللہ کی لعنت۔ (ابوداؤد، از دہلوی)

۱۶۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مخلوق کا بدترین دشمن اللہ کے نزدیک ظالم بادشاہ ہے۔ (ترمذی، از دہلوی)

ناانصافی کرنے والے قاضی (عدالت) و مجسٹریٹ کے متعلق وعید

۱۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مرفوعاً بیان کیا ہے۔ ایک گھڑی بھر ظلم کرنا ساٹھ سال کے گناہوں سے بدتر ہے۔ (اصبانی، از دہلوی)

۱۸۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فیصلہ کرنے میں انصاف نہیں کرتا اس پر اللہ کی لعنت، ملائکہ کی لعنت اور تمام انسانوں کی لعنت ہوتی ہے۔ (رواہ احمد، از دہلوی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۹- حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے جب تک کوئی قاضی ظلم نہیں کرتا تو اللہ اس کے ساتھ رہتا ہے اور جب ظلم کرتا ہے تو اللہ اس سے علیحدہ ہو جاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ آجاتا ہے۔

(رواہ الترمذی وابن ماجہ وابن حبان)

۲۰- حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا جہنم میں ایک جنگل کا نام 'ھَبْ ھَبْ' ہے اس جنگل میں ظالم مجسٹریٹ عذاب کئے جائیں گے۔ اللہ کو یہ حق ہے کہ ہر ظالم کو اس جنگل میں عذاب کرے۔

(رواہ الطبرانی 'ازدیلوی)

اکثر چودھری دوزخ میں جائیں گے (چیئرمین)

(۲۱) عَنْ غَالِبِ الْقَطَّانِ عَنْ رَجُلٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ الْعَرَافَةَ حَقٌّ وَلَا بُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ عُرَفَاءَ وَلٰكِنَّ الْعُرَفَاءَ فِي النَّارِ.

(رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت غالب قطان ایک شخص سے اور وہ اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا چودھرائت ایک حقیقت ہے اور لوگوں کے لئے چودھریوں کا ہونا ضروری ہے لیکن چودھری دوزخ میں جائیں گے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: چودھرائیت ایک حقیقت ہے کا مطلب یہ ہے کہ لوگوں کے معاملات کی دیکھ بھال اور نگرانی کیلئے چودھری (چیئرمین) ہونا ایک امر واقعی ہے اور ان کی طرف لوگوں کی احتیاج مسلّم ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ اکثر چودھری

toobaa-elibrary.blogspot.com

(چیئرمین) دوزخ میں جائیں گے کیونکہ وہ اپنی چودھرائیت میں حق وانصاف سے کام نہیں لیں گے اور عدل وایمانداری کے تقاضوں کو ملحوظ نہیں رکھیں گے (آج کل جماعتی بنیاد پر کام کرتے ہیں اس میں اوپر سے جو بھی ناجائز امریا جورو ظلم کا حکم آوے وہ چودھری کے ماتحت پورے ہوتے ہیں) اس اعتبار سے چودھرائیت کو قبول کرنا گویا ہلاکت وعذاب کا سخت خطرہ مول لینا ہے لہٰذا عاقل وداناکو چاہئے کہ وہ اس بارے میں ہوشیار رہے اور اس منصب کو قبول کرنے سے حتی الامکان پرہیز کرے تاکہ وہ کسی ایسے فتنے میں مبتلا نہ ہو جائے جو اس کو دوزخ کے عذاب سے مستوجب بنادے۔ (مظاہرحق)

ظالم حاکم کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے

(۲۲) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَفْضَلُ الْجِھَادِ مَنْ قَالَ کَلِمَۃُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ. (رواہ الترمذی وابوداؤد وابن ماجہ۔ رواہ احمد ونسائی عن طارق بن شہاب)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر جہاد اس شخص کا ہے جو ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہے۔ (مظاہرحق) اور اس روایت کو احمد ونسائی نے طارق بن شہاب سے نقل کیا ہے۔

امیر اور حاکم کی اہانت کرنے والے کو اللہ ذلیل کرے گا

(۲۳) عَنْ زِیَادِبْنِ کُسَیْبِ الْعَدَوِیِّ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرَۃَ تَحْتَ مِنْبَرِ ابْنِ عَامِرٍ یَخْطُبُ وَعَلَیْہِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ثِيَابٌ قَاقٌ فَقَالَ اَبُوْ بِلَالٍ اُنْظُرُوْا اِلٰى اَمِيْرِنَا يَلْبَسُ ثِيَابَ الْفُسَّاقِ فَقَالَ اَبُوْبَكْرَةُ اُسْكُتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَهَانَ سُلْطَانَ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ اَهَانَهُ اللّٰهُ . (رواه الترمذی)

ترجمہ: حضرت زیاد ابن کسیب عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمراہ حضرت عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منبر کے نیچے بیٹھا تھا جبکہ ابن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ دے رہے تھے اور انہوں نے باریک کپڑے پہن رکھے تھے اسی موقع پر ابو بلال نے کہا کہ ذرا تم ہمارے اس امیر کو تو دیکھو اس نے فاسقوں کے سے کپڑے پہن رکھے ہیں حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ خاموش۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص بادشاہ (امیر) کی اھانت کریگا جس کو اللہ نے زمین پر مقرر کیا ہے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کو سبک وخوار کریگا۔ (مظاہر حق)

غیر شرعی حکم کی اطاعت واجب نہیں اور امور ضروریہ میں اطاعت کا عہد ہے

(٢٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّمْعُ وَالطَّاعَةُ عَلَى الْمَرْءِ الْمُسْلِمِ فِيْمَا اَحَبَّ وَكَرِهَ مَالَمْ يُؤْمَرْ بِمَعْصِيَةٍ فَاِذَا اُمِرَ بِمَعْصِيَةٍ فَلَا سَمْعَ وَلَا طَاعَةَ . (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سننا اور فرمانبرداری کرنا ہر حالت میں مرد مسلم پر واجب ہے خواہ وہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حکم اس کو پسند ہو یا ناپسند ہو۔ تاوقتیکہ کسی گناہ کا حکم نہ کیا جائے۔ فلہذا جب کوئی گناہ کا حکم کرے تو اسکو سننا اور اطاعت کرنا واجب نہیں۔ (مظاہر حق)

(۲۵) عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا طَاعَةَ فِيْ مَعْصِيَةٍ اِنَّمَا الطَّاعَةُ فِي الْمَعْرُوْفِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی بھی ایسے حکم کی اطاعت و فرمانبرداری جائز نہیں جس کا تعلق گناہ سے ہو اطاعت اور فرمانبرداری تو صرف اچھے کاموں میں واجب ہے۔ (مظاہر حق)

(۲۶) عَنْ عُبَادَةَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ بَايَعْنَا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ عَلَى السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ فِي الْعُسْرِ وَالْيُسْرِ وَالْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ وَعَلٰى اَثْرَةٍ عَلَيْنَا وَعَلٰى اَنْ نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ وَعَلٰى اَنْ نَقُوْلَ بِالْحَقِّ اَيْنَمَا كُنَّا لَانَخَافُ فِي اللهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَعَلٰى اَنْ لَا نُنَازِعَ الْاَمْرَ اَهْلَهُ اِلَّا اَنْ تَرَوْا كُفْرًا بَوَاحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيْهِ بُرْهَانٌ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن الصامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی کہ ہم سنیں گے اور اطاعت کریں گے تنگی اور سختی میں بھی اور آسان و خوش آئند زمانہ میں بھی اور خوشی کے موقع پر بھی اور غمی کے موقع پر بھی ہم پر ترجیح دیجائیگی کہ ہم امر کو اس کی جگہ سے نہیں ہٹائیں گے جہاں تک کہ تم کھلا کفر دیکھو جس کی جگہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہوں اور ہم اللہ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے شخص کی ملامت سے نہیں ڈریں گے اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ہم نے اس بات کا عہد کیا کہ ہم امرکو اس کی جگہ سے نہیں نکالیں گے ہاں اگر تم صریح کفر دیکھو جس پر تمہارے پاس اللہ تعالیٰ کیطرف سے قرآن یا حدیث کی دلیل ہو۔یعنی اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو تو اس صورت میں امرکو اس کی جگہ سے نکالنے کی اجازت ہے۔

(مظاہر حق)

(۲۷) عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَا طَاعَةَ لِمَخْلُوْقٍ فِيْ مَعْصِيَةِ الْخَالِقِ.

(رواہ فی شرح السنتہ، مشکوۃ)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مخلوق کے کسی ایسے حاکم کی تابعداری جائز نہیں جس سے خالق کی نافرمانی ہو۔(مظاہر حق)

عورت کو حاکم بنانے والی قوم کبھی کامیابی نہیں پاسکتی

(۲۸) عَنْ اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ لَمَّا بَلَغَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنَّ اَهْلَ فَارِسٍ مَلَّكُوْا عَلَيْهِمْ بِنْتَ كِسْرٰي قَالَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمْ اِمْرَأَةً. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کے پاس یہ خبر پہنچی کہ اہل فارس نے کسریٰ کی بیٹی کو اپنا حاکم بنالیا ہے تو فرمایا کہ وہ قوم کبھی فلاح نہیں پائیں گی جس نے عنان ووالی کسی

toobaa-elibrary.blogspot.com

عورت کو بنایا ہو۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۳ حقانی جماعت کا ساتھ دینا

(۱) قوله تعالٰي – اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْنَ. (سورہ انبیاء آیت نمبر ۹۲)

ترجمہ: یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں اس لئے سب میری ہی عبادت کرتے رہو۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – اِنَّ هٰذِهٖ اُمَّتُكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّاَنَا رَبُّكُمْ فَاتَّقُوْنِ. (سورہ مومن آیت نمبر ۵۲)

ترجمہ: یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا رب ہوں اس لئے مجھ ہی سے ڈرتے رہو۔ (معارف القرآن)

فائدہ: لغوی اعتبار سے امت کے معنی جماعت یا قوم کے ہیں مگر اسلامی نقطہ نظر سے امت کا مطلب یہ ہے کہ کسی نبی ﷺ کے ماننے والے یعنی ایمان لاکر پیروی کرنے والے جیسا کہ کہا جاتا ہے اسلام میں قومیت کا کوئی تصور نہیں۔ یہ امت جغرافیائی کی حدود اور رنگ و نسل کی تمیز سے بالا تر ہے رسول اللہ پر ایمان رکھنے والے چاہے دنیا کے کسی خطے میں ہو کسی نسل سے ہو کیسا ہی رنگ رکھتا ہو وہ امت محمدیہ کا فرد ہے۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبش سے تھے حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ رومی تھے حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایران کے تھے مگر اسلام قبول کرنے کے بعد کسی قومیت سے نہ رہے بلکہ اسلامی بن گئے اور روئے زمین کے مسلمانوں سے انکا نہایت مضبوط تعلق قائم ہوگیا جو کسی صورت میں نہ ٹوٹ سکتا تھا۔ مسلمان جہاں کہیں ہو وہ امت سے علیحدہ نہیں رہ سکتا اور اس کی تمام وفاداریاں اللہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ ہوں گے۔ اگر ایسا نہیں کرتا تو وہ اسلام سے خارج ہے۔ (مظاہر حق)

(۳) قوله تعالٰي۔ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَسَطًا لِتَكُوْنُوْا شُهَدَاءَ عَلَي النَّاسِ. الخ (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۴۳)

ترجمہ: اور اسی طرح کیا ہم نے تم کو امت معتدل تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر۔ (معارف القرآن)

فائدہ: امت محمدیہ کو وسط اور عدل وثقہ اس لئے بنایا گیا کہ یہ شہادت دینے کے قابل ہو جائیں اس سے معلوم ہوا کہ جو شخص عدل نہیں وہ قابل شہادت نہیں۔ (معارف القرآن)

اجماع کا حجت ہونا

امام قرطبیؒ نے فرمایا کہ یہ آیت اجماع امت کے حجت ہونے پر ایک دلیل ہے کیونکہ جب اس امت کو اللہ تعالیٰ نے شہداء قرار دیکر دوسری امتوں کے مقابلے میں ان کی بات کو حجت بنا دیا تو ثابت ہوا کہ اس امت کا اجماع حجت ہے اور عمل اس پر واجب ہے اس طرح کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا قول تابعین پر اور تابعین کا قول تبع تابعین پر حجت ہے۔ (معارف القرآن)

آیت کا مخاطب قیامت تک آنے والے مسلمان ہیں

امام جصاصؒ نے فرمایا کہ اس آیت میں ہر زمانے کے مسلمانوں کا اجماع معتبر ہونے کی دلیل ہے اجماع کا حجت ہونا صرف قرن اول یا کسی خاص زمانے کیساتھ مخصوص نہیں کیونکہ آیت میں پوری امت کو خطاب ہے اور امت رسول ﷺ کی صرف وہ نہیں تھے جو اس زمانہ میں موجود تھے بلکہ قیامت تک

toobaa-elibrary.blogspot.com

آنے والے مسلمان ہیں وہ سب آپ ﷺ کی امت ہیں تو ہر زمانے کے مسلمان شہداء اللہ ہوگئے جن کا قول حجت ہے وہ سب کسی خطاء اور غلط پر متفق نہیں ہو سکتے۔ (معارف القرآن)

اس سے معلوم ہوا کہ وہ جماعت جو کتاب وسنت کے موافق چلتے ہوں اور موافقت کتاب وسنت کی کھلی علامت سلف صالحین کے ساتھ تشبہ ہے جس کو جس قدر صحابہ وتابعین کیساتھ مشابہت ہوگی اس کو کتاب وسنت سے زیادہ موافقت ہوگی۔ (فروع الایمان) یعنی اہل السنّت والجماعت گروہ جو قرآن وحدیث اور اجماع امت اور قیاس مجتہد کے تابع ہیں پھر ان علماء کے اقوال میں سے رائج وقوی پر عمل کرنے والے ہیں آج کل ایسے لوگوں کو علماء دیوبند کہتے ہیں خواہ انہوں نے دیوبند کی شکل بھی نہ دیکھی ہو۔ (حاشیہ فروع الایمان)

ملت کی اجتماعی ہیئت کا حکم۔ از حدیث رسول ﷺ

(۱) عَنِ الْحَارِثِ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اٰمُرُكُمْ بِخَمْسٍ بِالْجَمَاعَةِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَالْهِجْرَةِ وَالْجِهَادِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ وَاِنَّهُ مَنْ خَرَجَ مِنَ الْجَمَاعَةِ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الاسلامِ مِنْ عُنُقِهِ الا اَنْ يُّرَاجِعَ وَمَنْ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَهُوَ مِنْ جُثِيِّ جَهَنَّمَ وَاِنْ صَامَ وَصَلّٰى وَزَعَمَ اَنَّهُ مُسْلِمٌ. (رواه احمد والترمذی)

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم کو پانچ چیزوں کا حکم کرتا ہوں (۱) جماعت کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

ساتھ رہنا (یعنی مسلمانوں کے جماعت) (۲) سننا (امراء وعلماء جو ہدایت دین) (۳) ماننا (علماء وامراء کے احکام ماننا) (۴) ہجرت کرنا۔ (۵) اللہ کی راہ میں جہاد کرنا اور یاد رکھو جو شخص ملت کی جمعیت سے بالشت بھر بھی الگ ہوا۔ اس نے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال دیا مگر یہ کہ وہ واپس آجائے اور جس شخص نے پکارا جاہلیت کا پکارنا وہ دوزخیوں کی جماعت کا فرد ہے اگرچہ وہ روزے رکھے، نماز پڑھے اور یہ کہے کہ میں مسلمان ہوں۔ (مظاہر حق)

ملت کی اجتماعیت میں رخنہ نہ ڈالے اور ڈالنے والے پر وعید

(۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ رَاٰي مِنْ اَمِيْرِهٖ شَيْئًا يَكْرَهُهٗ فَلْيَصْبِرْ فَاِنَّهٗ لَيْسَ اَحَدٌ يُفَارِقُ الْجَمَاعَةَ شِبْرًا فَيَمُوْتُ اِلَّا مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی شخص اپنے امیر و سردار کی طرف سے کوئی ایسی بات دیکھے جو اس کو ناپسند ہو تو اس کو صبر کرنا چاہئے اور اس کی وجہ سے امام کے خلاف بغاوت نہ کرنا چاہئے کیونکہ جو شخص جماعت سے بالشت بھر جدا ہوا اور مر گیا تو اس کی موت اہل جاہلیت کی موت ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسلام میں ملت کی شیرازہ بندی مسلمانوں کی مضبوط اجتماعی تنظیم، لیڈرشپ پر مکمل اعتماد اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری اور ملی امور میں آپس میں اتفاق و اتحاد کی بڑی اہمیت ہے بلکہ یہ چیزیں دین کا

toobaa-elibrary.blogspot.com

مطلوب ہیں اور دین کی سربلندی کا بنیادی عنصر ہیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جو شخص ملت کی اجتماعی ہیئت سے ترک تعلق کیا جس پر پوری ملت عمل پیرا ہے تو اس نے گویا اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیا یعنی اسلام پر جو ایک عہد کی ذمہ داری تھی اسکو ختم کر دیا اور خود اسلام سے بری الذمہ ہو گیا اب اس کی موت زمانہ جاہلیت کی موت مرا۔ (مظاہر حق)

امت میں تفرقہ پیدا کرنے والے کو تلوار سے اڑا دو

(۳) عَنْ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ هُنَاتٌ وَهُنَاتٌ فَمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّفَرِّقَ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَهِيَ جَمِيْعٌ فَاضْرِبُوْا بِالسَّيْفِ كَائِنًا مَنْ كَانَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ عنقریب تخریب وفساد رونما ہوں گے۔ لہٰذا جو شخص اس امت میں تفریق پیدا کرنا چاہے حالانکہ امت آپس میں متحد ومتفق ہو تو اس شخص کو تلوار سے اڑا دو خواہ وہ کوئی بھی ہو۔ (مظاہر حق)

(۴) وَعَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَتَاكُمْ وَاَمْرُكُمْ جَمِيْعٌ عَلٰى رَجُلٍ وَاحِدٍ يُرِيْدُ اَنْ يَّشُقَّ عَصَاكُمْ اَوْ يُفَرِّقَ جَمَاعَتَكُمْ فَاقْتُلُوْهُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: اور حضرت عرفجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تمہارے پاس آئے حالانکہ تم سب

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک شخص پر متفق اور ایک خلیفہ پر متحد ہو اور وہ شخص تمہارے لاٹھی کو چیرنے یا تمہاری اجتماعی تنظیم میں تفرقہ پیدا کرنا چاہتا ہو تو تم اس کو قتل کر دو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: مطلب دونوں حدیثوں کا یہ ہے کہ جوں جوں زمانہ گذرتا جائے گا دین کے مخالف اور دشمن طاقتوں کی فتنہ پردازیاں بڑھتی جائیں گی وہ مختلف طریقے سے امت میں انتشار پیدا کر کے تخریب وفساد کے شعلے بھڑکائیں گے وہ کوشش کریں گے کہ ملت اسلامیہ کے درمیان سے اتحاد واتفاق کی روح کو نکال لیں۔ چونکہ امارت وسیادت انسان کی سب سے بڑی خواہش ہوتی ہے اس لئے کچھ مسلمان اس انسانی کمزوری سے مجبور ہو کر ان کی سازشوں کا شکار ہو جائیں گے اور لالچ میں آکر مسلم مخالف طاقتوں کا آلہ کار بن کر ہر طرح کے فتنوں کو جگائیں گے۔ نتیجہ یہ ہوگا کہ عام بدامنی وانتشار پیدا ہو جائے گی اور امت گروہ بندیوں اور تفرقوں کا شکار ہو جائیں گی۔ ایسے وقت میں مسلمانوں کو چاہئے کہ پہلے سے جس امیر وامام کو اپنا مرجع اطاعت بنا چکے ہیں اسی کے ساتھ جمع رہیں اس کی قیادت قابل اطاعت ہے اور اس کے مخالف ہر طبقہ اور فرد کی فتنوں کی سرکوبی کریں۔ (مظاہر حاکم)

فصل نمبر ۴ آپس کے معاملات کی اصلاح کرنا جس میں مفسدوں کو سزا دینا باغیوں سے جہاد کرنا بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالٰي- وَاِنْ طَائِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا. فَاِنْ بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَي الْاُخْرٰي فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰي تَفِيْءَ اِلٰي اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَائَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا. اِنَّ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللّٰہ یُحِبُّ الْمُقْسِطِیْنَ. (سورۃ الحجرات آیت نمبر۹)

ترجمہ: اور اگر دو فریق مسلمانوں کے آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں ملاپ کرا دو پھر اگر چڑھا چلا جائے ایک ان میں سے دوسرے پر تو تم سب لڑو اس چڑھائی والے سے یہاں تک کہ پھر آئے اللہ کے حکم پر پھر اگر پھر آیا تو ملاپ کرا دو ان میں برابر اور انصاف کرو بیشک اللہ کو پسند آتے ہیں انصاف والے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت کے اصل مخاطب وہ اولوالا مر اور ملوک ہیں جن کو قتال وجہاد کے وسائل حاصل ہیں (کذا قال ابو حیان فی البحر واختارہ فی روح المعانی)

اور بالواسطہ تمام مسلمان اس کے مخاطب ہیں کہ وہ اس معاملے میں اولوالا مر کی اعانت کریں اور جہاں کوئی امام وامیر یا بادشاہ ورئیس نہیں وہاں حکم یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو دونوں کو سمجھا کر کے ترک قتال پر آمادہ کیا جائے اور دونوں نہ مانیں تو دونوں لڑنے والے فرقوں سے الگ رہے نہ کسی کیخلاف کرے نہ موافقت (کذا فی بیان القرآن، از معارف القرآن)

اور اگر دونوں باز نہ آئیں تو دونوں فریق کے ساتھ باغیوں کا سا معاملہ کیا جائے اور ایک باز آگیا دوسرا ظلم وتعدی پر جما رہا تو دوسرا فریق باغی ہے اس کے ساتھ باغیوں کا معاملہ کیا جائے اور جس نے اطاعت قبول کر لی وہ فریق عادل کہلائے گا۔ (اور یہ حاکم اولوالا مر کیلئے ہے) (معارف القرآن)

مسئلہ: باغیوں کے بارے میں مختصر جامع حکم یہ ہے کہ ان کے ہتھیار چھین لئے جاویں گے اور ان کو گرفتار کر کے توبہ کرنے تک قید میں رکھیں گے اور توبہ کرنے تک ان کے اموال کو محفوظ رکھا جائے گا توبہ کے بعد واپس دیدیا جائے گا۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اگر بغاوت کرنے والا فرقہ بغاوت اور قتال سے باز آجائے تو صرف

toobaa-elibrary.blogspot.com

جنگ بند کر دینے پر اکتفانہ کرو بلکہ اسباب جنگ اور باہمی شکایات کے ازالہ کی فکر کرو تاکہ دلوں سے بغض وعداوت نکل جاوے اور ہمیشہ کیلئے بھائی چارے کی فضا قائم ہو جائے۔اس لئے قرآن نے تاکید فرمائی کہ دونوں فریق کے حقوق میں عدل وانصاف کی پابندی کی جائے۔(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالٰي – اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ. (سورۃ الحجرات آیت نمبر۸۰)

ترجمہ: مسلمان جو ہیں سو بھائی ہیں سو ملاپ کرا دو اپنے دو بھائیوں میں۔(معارف القرآن)

فائدہ: اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں ایک تو یہ کہ اول لڑائی کرنے والوں میں صلح کی کوشش کرو۔دوسرے یہ کہ اگر پھر بھی ایک ظلم پر کمر باندھے تو مظلوم کو تنہا مت چھوڑ دو بلکہ اس کی مدد کرو اور ظالم کے ظلم کو دفع کرو۔(فروع الایمان)

صلح کرانے کی فضیلت۔حدیث

(۱) عَنْ اَبِي الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الا اُخْبِرُكُمْ بِاَفْضَلِ مِنْ دَرَجَةِ الصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ وَالصَّلٰوةِ قَالَ قُلْنَا بَلٰي قَالَ اصلاحُ ذَاتِ الْبَيْنِ وَ فَسَادُ ذَاتِ الْبَيْنِ هِيَ الْحَالِقَةُ. (رواه ابو داؤد والترمذی وقال هذا حدیث صحیح)

ترجمہ: حضرت ابو الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تمہیں ایک ایسا عمل نہ بتا دوں جس کے ثواب کا درجہ روزے۔صدقے اور نماز کے ثواب سے زیادہ ہے حضرت ابو

toobaa-elibrary.blogspot.com

الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے یہ سن کر عرض کیا کہ ہاں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخصوں کے درمیان صلح کرانا۔ اور دو آدمیوں کے درمیان فساد ونفاق پیدا کرنا ایک ایسی خصلت ہے جو مونڈنے والی ہے۔ (مظاہر حق)

فائدہ: ملا علی قاری رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ میرا کہنا یہ ہے کہ ویسے تو یہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے کہ حقیقی مراد کیا ہے لیکن اگر دو فریقوں کے درمیان پائی جانے والی دشمنی وعداوت کی نوعیت یہ ہو کہ اس کے نتیجہ میں لوگوں کی خون ریزی اور مال واسباب کی غارت گری اور عزت وناموس کی بے حرمتی کا ہونا یقینی امر ہو تو قیاس کہتا ہے کہ ایسی عداوت ودشمنی کو ختم کرانا اور دونوں فریقوں کے درمیان صلح صفائی کرانا مذکورہ فرض عبادات سے بھی افضل ہو کیونکہ اول تو یہ عبادات ایسا عمل ہے جو کسی وقت بھی چھوٹ جائیں تو ان کی قضا ہو سکتی ہے۔ جبکہ اس عداوت ودشمنی کے نتیجہ میں ہلاک ہونے والی جانیں۔ تباہ وبرباد ہونے والے مال واسباب اور بے حرمت ہونے والی عزت وناموس کی مکافات ممکن نہیں۔ دوسرے یہ کہ ان عبادات کا تعلق حقوق اللہ سے ہے اور مذکورہ ہلاکت وتباہی کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور اس میں شبہ نہیں کہ بعض اعتبار سے پروردگار کے نزدیک حقوق اللہ سے زیادہ حقوق العباد کی اہمیت ہے۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

عداوت کی برائی

(٢) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ اُنْظِرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پیر اور جمعرات کے دن جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں پھر ہر اس بندے کی بخشش کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو البتہ وہ شخص اس بخشش سے محروم رہتا ہے جو اپنے اور کسی مسلمان بھائی کے درمیان عداوت رکھتا ہو اور فرشتوں سے کہا جاتا ہے ان دونوں کو جو آپس میں عداوت و دشمنی رکھتے ہیں مہلت دو تاکہ وہ آپس میں صلح وصفائی کرلیں۔ (مظاہر حق)

فائدہ: بقول ملا علی قاری رحمہ اللہ جنت کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ کا مطلب یہ ہے کہ جنت کے طبقات و درجات یا اس کے بالاخانے ان دو دنوں میں کھول دیئے جاتے ہیں کیونکہ ان دو دنوں میں حق تعالیٰ کی رحمت کثرت سے نازل ہوتی ہے جو بندوں کی مغفرت کا باعث ہوتی ہے اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ کو ان کے ظاہری معنی پر محمول کیا جائے کیونکہ نصوص (قرآن وحدیث میں منقول احکام) کو ان کے ظاہری مفہوم پر عمل کرنا واجب ہے تاوقتیکہ کوئی ایسی واضح دلیل موجود نہ ہو

toobaa-elibrary.blogspot.com

جس سے اس کے ظاہری مفہوم کے بجائے کوئی دوسرا مطلب مراد لیا جا سکتا ہو۔ تا آنکہ وہ آپس میں صلح وصفائی کر لیں۔ یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ان دونوں میں سے ہر ایک کی مغفرت باہمی صلح وصفائی اور عداوت کے ختم ہو جانے پر موقوف رہتی ہے۔ خواہ وہ دونوں ہی ایک دوسرے سے عداوت رکھتے ہوں یا ان دونوں میں سے ایک عداوت رکھتا ہو اور دوسرا عداوت سے صاف ہو۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۵ نیک کاموں میں دوسروں کی مدد کرنا

(۱) قوله تعالٰي- وَتَعَاوَنُوْا عَلَي الْبِرِّ وَالتَّقْوٰي ولا تَعَاوَنُوْا عَلَي الاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ. وَاتَّقُوْا اللّٰه.

(سورہ مائدہ آیت نمبر ۲)

ترجمہ: اور آپس میں مدد کرو نیک کام پر اور پرہیزگاری پر اور مدد نہ کرو گناہ پر اور ظلم پر اور ڈرتے رہو اللہ سے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یہ سورۂ مائدہ کی دوسری آیت کا آخری جملہ ہے۔ اس میں قرآن حکیم نے ایک ایسے اصولی اور بنیادی مسئلہ کے متعلق ایک حکیمانہ فیصلہ دیا ہے جو پورے نظام عالم کی روح ہے اور جس پر انسان کی ہر صلاح وفلاح بلکہ خود اس کی زندگی اور بقا موقوف ہے وہ مسئلہ ہے باہمی تعاون وتناصر کا ہر ذی ہوش انسان جانتا ہے کہ اس دنیا کا پورا انتظام انسانوں کے باہمی تعاون وتناصر پر قائم ہے اگر ایک انسان دوسرے انسان کی مدد نہ کرے تو کوئی اکیلا انسان خواہ وہ کتنا ہی عقلمند یا کتنا ہی زور آور یا مالدار ہو اپنی ضروریات زندگی کو تنہا حاصل نہیں کر سکتا۔ (معارف القرآن)

اور دوسرے جملہ والا تعاون نوالخ سے اگر جرائم، چوری، ڈاکہ، قتل وغارت گیری

toobaa-elibrary.blogspot.com

وغیرہ کے لئے یہ باہمی تعاون ہونے لگے تو چور اور ڈاکوؤں کی بڑی بڑی اور منظم قومی جماعتیں بن جائیں تو یہی تعاون وتناصر اس عالم کے سارے نظام کو درہم برہم بھی کر سکتا ہے۔ (لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کی ممانعت فرما دیئے کہ ولا تَعَاوَنُوْا عَلَي الاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ) (معارف القرآن)

یہ ہے قرآن وسنت کی وہ تعلیم جس نے دنیا میں نیکی 'انصاف' ہمدردی' اور خوش خلقی پھیلانے کے لئے ملت کے ہر فرد کو داعی بنا کر کھڑا کر دیا تھا اور جرائم وظلم وجور کے انسداد کیلئے ہر فرد ملت کو ایک ایسا سپاہی بنا دیا تھا جو خفیہ اور علانیہ اپنی ڈیوٹی بجالانے پر خوف الٰہی کی وجہ سے مجبور ہے۔ اسی حکیمانہ تعلیم وتربیت کا نتیجہ تھا جو دنیا نے صحابہ وتابعین کے قرن میں دیکھا آج بھی جب کسی ملک میں جنگ کا خطرہ لاحق ہوتا ہے تو شہری دفاع کے محکمے قائم کر کے ہر فرد قوم کو کچھ فنون کی تعلیم کا تو اہتمام کیا جاتا ہے مگر جرائم کے انسداد کیلئے اس کا کہیں اہتمام نہیں ہے۔ (معارف القرآن)

(٢) قوله تعالٰي — اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالاِحْسَانِ وَاِيْتَائِي ذِي الْقُرْبٰي وَيَنْهٰي عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. (سورۂ نحل آیت نمبر ۹۰)

ترجمہ: اللہ حکم کرتا ہے انصاف کرنے کا اور بھلائی کرنے کا اور قرابت والوں کے دینے کا اور منع کرتا ہے بے حیائی سے اور نامعقول کام سے اور سرکشی سے اور تم کو سمجھاتا ہے تاکہ تم یاد رکھو۔

(معارف القرآن)

فائدہ: یہ آیت قرآن کریم کی جامع ترین آیت ہے جس میں پوری اسلامی تعلیمات کو چند الفاظ میں سمو دیا گیا ہے اس لئے سلف صالحین کے عہد مبارک

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے آج تک دستور چلا آرہا ہے کہ جمعہ وعیدین کے خطبوں کے آخر میں یہ آیت تلاوت کی جاتی ہے۔(معارف القرآن)

اور اس آیت میں حق تعالیٰ نے تین چیزوں کا حکم دیا ہے۔عدل، احسان اور اہل قرابت کو بخشش اور تین چیزوں سے منع فرمایا ہے فحش کام، اور ہر برا کام اور ظلم وتعدی (شامل ہیں) (معارف القرآن)

احادیث

تمام مسلمان تعاون وامداد میں ایک تن کیطرح ناقال تسخیر ہونا چاہئے

(١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ تَرَي الْمُؤْمِنِيْنَ فِيْ تَرَاحُمِهِمْ وَتَوَادِّهِمْ وَتَعَاطُفِهِمْ كَمَثَلِ الْجَسَدِ اِذَا اشْتَكٰي عُضْوًا تَدَاعٰي لَهُ سَائِرُ الْجَسَدِ بِالسَّهَرِ وَالْحُمّٰي.

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت نعمان ابن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے سے رحم کرنے ایک دوسرے سے محبت وتعلق رکھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ مہربانی ومعاونت کا سلوک کرنے میں ایسا پائے گا جیسا کہ بدن کا حال ہے کہ جب بدن کا کوئی عضو دکھتا ہے تو بدن کے باقی اعضاء ایک دوسرے کو پکارتے ہیں اور بیداری وبخار میں سارا جسم شریک رہتا ہے۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٢) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلْمُؤْمِنُوْنَ كَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَكٰى عَيْنُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ وَاِنِ اشْتَكٰى رَأْسُهُ اشْتَكٰى كُلُّهُ. (رواه مسلم)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سارے مسلمان ایک شخص کے مانند ہیں کہ اگر اس کی آنکھ دکھتی ہے تو اسکا سارا جسم بے چین ہو جاتا ہے اور اس کا سر دکھتا ہے تو پورا بدن تکلیف محسوس کرتا ہے۔ (مظاہر حق)

تمام مسلمان تعاون و امداد میں ایک مکان کے مانند ہے

(٣) عَنْ اَبِي مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا مسلمان مسلمان کیلئے ایک مکان کے مانند ہے جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط رکھتا ہے یہ کہہ کر آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیوں کو دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیا۔ (مظاہر حق)

۴۔ حضرت جابر اور حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہما نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ اگر کسی مسلمان کی آبرو ریزی اور ہتک حرمت کے وقت کوئی شخص امداد کریگا تو اللہ تعالیٰ ایسے بندہ کی اس وقت امداد کریگا جب اس کو اعانت و امداد کی ضرورت ہوگی۔ (ابوداؤد)

toobaa-elibrary.blogspot.com

۵۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر خواہ ظالم ہو یا مظلوم کسی نے عرض کیا مظلوم کی اعانت تو ظاہر ہے لیکن ظالم کی اعانت کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ظالم کی اعانت یہ ہے کہ اس کو ظلم سے روکو۔ (بخاری، ازدہلوی)

شرعی سزائیں دینے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے مت ڈرو۔ یہ اخروی مدد ہے

۶۔ حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا حدود قائم کرنے میں اور شرعی سزائیں دینے میں نہ تو اپنے اور بیگا کا فرق کیا کرو اور نہ کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے ڈرا کرو۔ (ابن ماجہ، ازدہلوی)

ایک پیاسے کتے کو پانی پلا کر جنت کے مالک ہو گئے

۷۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص نے پیاسے کتے کو جو کیچڑ چاٹ رہا تھا پانی پلا دیا تھا۔ اس کو اس فعل کے بدلے جنت عطا کر دی گئی۔ (رواہ البخاری، ازدہلوی)

ظالموں کی مدد اور حاشیہ برداری کرنے اور مظلوم کی امداد نہ کرنے پر وعید

۸۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا ظلم سے بچو ظلم قیامت کے دن ایک اندھیرا ہے۔ (رواہ مسلم)

۹۔ حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے اے میرے بندو۔ میں نے اپنے لئے ظلم کو حرام کیا ہے تم پر بھی ظلم حرام ہے۔ پس کسی پر ظلم مت کرنا۔ (رواہ الترمذی، ابن ماجہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

۱۰۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ظالم امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں ان کا انجام سخت خراب ہوگا۔ نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا نہ وہ میرے حوض پر آئیں گے۔ خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعویٰ کریں۔ (اہل سنن، زبلوی)

۱۱۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کسی کا کسی پر کوئی حق ہو کسی نے کسی پر ظلم کیا ہو یا آبروریزی کی ہو تو اس کو دنیا میں معاف کرالو۔ قیامت میں روپیہ پیسہ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔

(رواہ البخاری والترمذی)

۱۲۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مفلس وہ نہیں ہے بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں روزہ، نماز اور زکوۃ کا ڈھیر لے کر آئے لیکن اس نے دنیا میں کسی پر ظلم کیا تھا۔ کسی کو گالی دی تھی۔ کسی پر تہمت لگائی تھی۔ کسی کو قتل کیا تھا یا اور کسی قسم کی تکلیف پہنچائی تھی تو قیامت میں اس کی ساری نیکیاں مظلوم کو دلوا دی گئیں اور مظلوم کے گناہ اس کی گردن پر رکھ دیئے گئے اور پھر اس کو جہنم میں ڈال دیا گیا۔ حقیقی مفلس یہ ہے اور اس سے بڑھ کر کون مفلس ہو سکتا ہے۔ (مسلم و ترمذی)

جہنم کے پل پر قید کر دیا جائے گا

(۱۳) عَنْ مُعَاذِبْنِ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِّنْ مُنَافِقٍ بَعَثَ اللّٰہُ مَلَکًا یَّحْمِیْ لَحْمَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ مِنْ نَّارِ جَھَنَّمَ۔ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْءٍ یُرِیْدُ بِہٖ شَیْنَہٗ حَبَسَہُ اللّٰہُ عَلٰی جِسْرِ جَھَنَّمَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

حَتّٰي يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. (رواہ ابوداؤد)

ترجمہ: حضرت معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کی (آبرو) کو منافق کے شر سے بچائے گا اللہ تعالیٰ اس کیلئے ایک فرشتہ کو بھیجے گا جو اس کو قیامت کے دن دوزخ کی آگ سے بچائے گا اور جو شخص کسی مسلمان پر ایسی چیز کی تہمت لگائے جس کے ذریعہ اس کا مقصد اس مسلمان کی ذات کو عیب دار کرنا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو دوزخ کے پل پر قید کر دیگا یہاں تک کہ وہ اس تہمت لگانے کے وبال سے نکل جائے۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۶: نیک کاموں کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا جس میں وعظ و تبلیغ بھی داخل ہے

(۱) قوله تعالي – يٰاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ. وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهُ.

(سورۂ مائدہ آیت نمبر ۶۷)

ترجمہ: اے رسول پہنچا دے جو تجھ پر اترا تیرے رب کی طرف سے اور اگر ایسا نہ کیا تو تو نے کچھ نہ پہنچایا اس کا پیغام۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس حکم کے بنا پر حضور ﷺ نے تمام عمر اس فریضہ تبلیغ کی ادائیگی میں اپنی پوری ہمت و قوت صرف فرمائی اور حجۃ الوداع کا مشہور خطبہ جو ایک حیثیت سے اسلام کا آئین اور دستور تھا اور دوسری حیثیت سے ایک رؤف و رحیم اور ماں باپ سے زیادہ شفیق پیغمبر ﷺ کی آخری وصیت تھی۔ اور اس خطبہ میں آپ ﷺ نے صحابہ کرام کے ایک عظیم مجمع کے سامنے اہم ہدایت فرمانے کے بعد مجمع سے سوال فرمایا۔ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ دیکھو۔ کیا میں نے آپ کو

toobaa-elibrary.blogspot.com

دین پہنچا دیا؟۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اقرار فرمایا کہ ضرور پہنچایا۔اس پر ارشاد فرمایا کہ آپ اس پر گواہ رہو۔اسی کے ساتھ یہ بھی ارشاد فرمایا کہ فَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ ۔ یعنی جو لوگ اس مجمع میں حاضر ہیں وہ غائبوں تک میری بات پہنچا دیں۔غائبین میں وہ لوگ بھی داخل ہیں جو اس وقت دنیا میں موجود تھے۔ مگر مجمع میں حاضر نہ تھے اور وہ لوگ بھی داخل ہیں جو ابھی پیدا نہیں ہوئے۔ان کو پیغام پہنچانے کا طریقہ علم دین کی نشر واشاعت تھی جس کو حضرات صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وتابعین رحمہم اللہ نے پوری کوشش سے انجام دیا۔(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالى – وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ. وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۰۴)

ترجمہ :اور چاہئے کہ رہے تم میں ایک جماعت ایسی جو بلاتی رہے نیک کام کی طرف اور حکم کرتی رہے اچھے کاموں کا اور منع کرے برائی سے اور وہی پہنچے اپنی مراد کو۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ دوسرے بھائیوں کو احکام قرآن وسنت کے مطابق اچھے کاموں کی ہدایت اور برے کاموں سے روکنے کو ہر شخص اپنا فریضہ سمجھے۔(معارف القرآن)

اور فرمایا تم میں ایک جماعت ایسی ہونا ضروری ہے کہ خیر کی طرف بلایا کریں اور نیک کاموں کے کرنے کو کہا کریں اور برے کاموں سے روکا کریں۔ اگر کوئی حکومت یہ فریضہ انجام نہ دے تو تمام مسلمانوں پر فرض ہوگا کہ وہ ایسی جماعت قائم کریں۔ کیونکہ حیات ملی اسی وقت محفوظ رہے گی جب تک یہ جماعت باقی ہے۔(صرف تبلیغی جماعت یہ کام کر رہے ہیں)(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) قوله تعالي – كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ . (سورۂ آل عمران آیت نمبر۱۱۰)

ترجمہ :تم ہو بہتر سب امتوں سے جو بھیجی گئی عالم میں حکم کرتے ہو اچھے کاموں کا اور منع کرتے ہو برے کاموں سے اور ایمان لاتے ہو اللہ پر۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں امت محمدیہ ﷺ کے خیرالامم ہونے کی وجہ یہ بیان فرمائی ہے کہ یہ خلق اللہ کو نفع پہنچانے ہی کیلئے وجود میں آئی ہے اور اس کا سب سے بڑا نفع یہ ہے کہ خلق اللہ کی روحانی اور اخلاقی اصلاح کی فکر اس کا منصبی فریضہ ہے اور پچھلی سب امتوں سے زیادہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی تکمیل۔اس امت کے ذریعہ ہوئی اگرچہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ پچھلی امتوں پر عائد تھا۔(معارف القرآن)

اس آیت شریفہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کو ایمان سے بھی پہلے ذکر فرمایا۔حالانکہ ایمان سب چیزوں کی اصل ہے۔ بغیر ایمان کے کوئی خیر بھی معتبر نہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ ایمان میں تو امم سابقہ بھی شریک تھیں۔یہ خاص خصوصیت جس کی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کے متبعین سے امت محمدیہ ﷺ کو تفوق حاصل ہے اور یہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ہے جو اس امت کا تمغہ امتیاز ہے چونکہ بغیر ایمان کے کوئی عمل خیر معتبر نہیں۔(فضائل تبلیغ)

(٤) قوله تعالي – يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰي مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (سورۂ لقمان آیت

toobaa-elibrary.blogspot.com

نمبر۱۷)

ترجمہ :اے بیٹے قائم رکھ نماز کو اور سکھلا بھلی بات اور منع کر برائی سے اور تحمل کر جو تجھ پر پڑے بیشک یہ ہیں ہمت کے کام۔

(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت شریفہ میں نماز کے حکم کرنے کیساتھ جس چیز کا دوسروں کو حکم کیا جاوے خود بھی اس پر اہتمام کیا جاوے اس سے دوسروں پر بھی اثر ہوتا ہے اور دوسروں کے اہتمام کا سبب بنتا ہے۔اور نماز جو تمام عبادات میں سب سے زیادہ اہم چیز ہے اور ایمان کے بعد سب سے مقدم اسی کا درجہ ہے۔(فضائل تبلیغ)

اور اسلام ایک اجتماعی دین ہے فرد کی اصلاح کے ساتھ جماعت کی اصلاح اس کے نظام کا اہم جزو ہے اسلئے نماز جیسے اہم فریضہ کے ساتھ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ ذکر فرمایا گیا کہ لوگوں کو نیک کاموں کی دعوت دو اور برے کاموں سے روکو۔یہ دو فریضہ ہیں ایک اپنی اصلاح اور دوسرا عام مخلوق کی اصلاح۔ دونوں ایسے ہیں کہ دونوں کی پابندی میں خاصی مشقت ومحنت برداشت کرنی پڑتی ہے۔اس پر ثابت قدم رہنا آسان نہیں۔خصوصاً اصلاح خلق کیلئے امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی خدمت کا صلہ دنیا میں ہمیشہ عداوتوں اور مخالفتوں سے ملا کرتا ہے اسلئے اس وصیت کے ساتھ یہ وصیت بھی فرمائی یعنی ان کاموں میں جو کچھ تکلیفیں پیش آئے اس پر صبر وثبات سے کام لو۔

(معارف القرآن)

احادیث۔ناجائز کام کو ہوتے ہوئے دیکھے تو اس کو روک دو

(۱) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قَالَ سَمِعْتُ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ رَأَيَ مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ.(رواہ مسلم والترمذی وابن ماجہ والنسائی)

ترجمہ: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص کسی ناجائز امر کو ہوتے ہوئے دیکھے اگر اس پر قدرت ہو کہ اس کو ہاتھ سے بند کر دے تو اس کو بند کر دے اگر اتنی مقدرت نہ ہو تو زبان سے اس کو روک دے اگر اتنی بھی قدرت نہ ہو تو دل سے اس کو برا سمجھے اور یہ ایمان کا بہت ہی کم درجہ ہے۔(فضائل تبلیغ)

فائدہ: ہم میں سے کتنے آدمی ایسے ہیں کہ کسی ناجائز کام کو ہوتے ہوئے دیکھ کر ہاتھ سے روک دیتے ہیں یا فقط زبان سے اس کی برائی اور ناجائز ہونے کا اظہار کر دیتے ہیں یا کم از کم اس ایمان کے ضعیف درجہ کے موافق دل ہی سے اس کو برا سمجھتے ہیں یا اس کام کو ہوتا ہوا دیکھنے سے دل تلملاتا ہے ذرا غور کیجئے۔(فضائل تبلیغ)

(٢) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْقَائِمِ فِيْ حُدُوْدِ اللهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُّوْا عَلٰى سَفِيْنَةٍ فَصَارَ بَعْضُهُمْ اَعْلَاهَا وَبَعْضُهُمْ اَسْفَلَهَا اِذَا اسْتَقَوْا مِنَ الْمَاءِ مَرُّوْا عَلٰى مَنْ فَوْقَهُمْ فَقَالُوْا لَوْ اَنَّا خَرَقْنَا فِيْ نَصِيْبِنَا خَرْقًا وَلَمْ نُؤْذِ مَنْ فَوْقَنَا فَاِنْ تَرَكُوْهُمْ وَمَا اَرَادُوْا هَلَكُوْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰي اَيْدِيْهِمْ نَجَوْا وَنَجَوْا جَمِيْعًا
.(رواہ البخاری والترمذی)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود میں پڑنے والا ہے اس قوم کی سی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں اور قرعہ سے (مثلاً) جہاز کی منزلیں مقرر ہوگئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے (نطق) کے حصہ میں ہوں جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آکر پانی لیتے ہیں۔ اگر وہ یہ خیال کرکے کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کیلئے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے ہم اپنے ہی حصہ میں یعنی جہاز کے نیچے کے حصے میں ایک سوراخ سمندر میں کھول لیں جس سے پانی یہاں ہی ملتا رہے اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے۔ ایسی صورت میں اگر اوپر والے ان احمقوں کی اس تجویز کو نہ روکیں گے اور خیال کریں گے کہ وہ جانیں ان کا کام ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت میں وہ جہاز غرق ہوجائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہوجائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں فریق ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔

(فضائل تبلیغ)

فائدہ: اس وقت مسلمانوں کی تباہی و بربادی کے ہر طرف گیت گائے جارہے ہیں اور اس پر شور مچایا جارہا ہے۔ نئے نئے طریقے ان کی اصلاح کے واسطے تجویز کئے جارہے ہیں۔ مگر کسی روشن خیال کی تو کیا کسی تاریک خیال (مولوی صاحب) کی بھی نظر اس طرف نہیں جاتی ہے کہ حقیقی طبیب اور شفیق مربی نے کیا مرض تشخیص فرمایا اور کیا علاج بتلایا ہے اور اس پر کس درجہ عمل کیا جارہا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کیا اس ظلم کی کچھ انتہا ہے کہ جو سبب مرض ہے جس سے مرض پیدا ہوا ہے وہی علاج تجویز کیا جارہا ہے کہ (دین کی ترقی کیلئے دین واسباب دین سے بے توجہی کی جارہی ہے اپنی ذاتی رائیوں پر عمل کیا جارہا ہے) تو یہ مریض کل کی جگہ آج ہلاک نہ ہوگا تو کیا ہوگا۔ (فضائل تبلیغ)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر کرتے رہو ورنہ اللہ تعالیٰ اپنا عذاب نازل کرے گا پھر دعاء بھی قبول نہ ہوگی

(۳) عَنْ حُذَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتَامُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ اَوْلَیُوْشِکَنَّ اللّٰہُ اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِہٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّہٗ وَلَا یُسْتَجَابُ لَکُمْ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ تم یقیناً امر بالمعروف ونہی عن المنکر کا فریضہ انجام دو گے۔ ورنہ عنقریب اللہ تعالیٰ تم پر اپنا عذاب نازل کرے گا پھر تم اللہ سے دعاء مانگو گے تو تمہاری دعاء قبول نہیں کی جائے گی۔

(مظاہر حق)

فائدہ: اور ایک حدیث حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بزاز اور طبرانی نے نقل کئے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ دو باتوں میں سے ایک بات کا ہونا ضروری ہے یعنی یا تو تم یقیناً امر بالمعروف کروگے یقیناً نہی عن المنکر کا فریضہ بھی انجام دو گے یا ان دونوں فریضوں کی عدم ادائیگی کی صورت میں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر تمہارے برے لوگوں کو مسلط کردے گا اور پھر جو تمہارے نیک

toobaa-elibrary.blogspot.com

لوگ (ان بروں کی فتنہ وفساد اور جور وظلم کے خلاف) دعاء کریں گے تو انکی دعاء قبول نہیں کی جائیگی۔(مظاہرحق)

(٤) عَنْ اَبِيْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ قَالَ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَءُ وْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَايَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا هْتَدَيْتُمْ. الخ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَأَوْا مُنْكَرًا فَلَمْ يُغَيِّرُوْهُ يُوْشِكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ. (رواه الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا لوگوں تم اس آیت یا یھا الذین امنوا — تا — اذا اھتدیتم کو پڑھتے ہو یعنی اے ایمان والو تم اپنے نفسوں کو لازم پکڑ لو جو شخص گمراہ ہوگیا ہے وہ تم کو ضرر نہیں پہنچائے گا جبکہ تم ہدایت یافتہ ہو۔ چنانچہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب لوگ کسی خلاف شرع امر کو دیکھیں اور اس کی اصلاح و سرکوبی کے لئے کوشش نہ کریں اور لوگوں کو اس سے باز نہ رکھیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے عذاب میں مبتلا کردے۔(مظاہرحق)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کے ذریعہ اس برائی کو روک دو۔

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو شخص گناہ کرنے والے کو باوجود قدرت کے نہ روکے تو دنیا ہی میں عذاب میں گرفتار ہوتا ہے

(۵) عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ یَکُوْنُ فِیْ قَوْمٍ یَّعْمَلُ فِیْھِمْ بِالْمَعَاصِیْ یَقْدِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّغَیِّرُوْا عَلَیْہِ وَلَا یُغَیِّرُوْنَ اِلَّا اَصَابَھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ قَبْلَ اَنْ یَّمُوْتُوْا

(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ وابن حبان)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ ﷺ روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت وقوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔ (فضائل تبلیغ)

فائدہ: میرے مخلص بزرگو۔ اور ترقی اسلام و مسلمین کے خواہشمند دوستو۔ یہ ہیں مسلمانوں کی تباہی کے اسباب اور روز افزوں بربادی کی وجوہ۔ ہر شخص اجنبیوں کو نہیں۔ برابر والوں کو نہیں۔ اپنے گھر والوں کو۔ اپنے چھوٹوں کو۔ اپنی اولاد کو۔ اپنے ماتحتوں کو ایک لمحہ اس نظر سے دیکھ لے کہ کتنے کھلے ہوئے معاصی میں وہ لوگ مبتلا ہیں اور آپ حضرات اپنی ذاتی وجاہت اور اثر سے ان کو روکتے ہیں یا نہیں۔ روکنے کو چھوڑیئے روکنے کا ارادہ بھی کر لیتے ہیں یا نہیں۔ یا آپ کے دل میں کسی وقت اس کا خطرہ بھی گذر جاتا ہے کہ لاڈلہ بیٹا کیا کر رہا ہے۔ اگر صرف آخرت ہی کا خیال ہوتا تو بھی ہم لوگ قابل تھے کہ ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے کوسوں دور بھاگا جاتا لیکن قیامت تو یہ ہے کہ اس دنیا کی تباہی کو جس کو ہم عملاً آخرت سے مقدم سمجھتے ہیں انہیں امور کی وجہ سے ہے غور تو کیجئے۔اس اندھے پن کی کوئی حد بھی ہے۔(فضائل تبلیغ)

بے عمل عالم و واعظ کا انجام

(٦) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُجَاءُ بِالرَّجُلِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَيُلْقٰى فِي النَّارِ فَتَنْدَلِقُ اَقْتَابُهُ فِي النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيْهَا كَطَحْنِ الْحِمَارِ بِرَحَاهُ فَيَجْتَمِعُ اَهْلُ النَّارِ عَلَيْهِ فَيَقُوْلُوْنَ اَيْ فُلَانُ مَا شَانُكَ اَلَيْسَ كُنْتَ تَاْمُرُنَا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَانَا عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ كُنْتُ اٰمُرُكُمْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَا اٰتِيْهِ وَاَنْهَاكُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاٰتِيْهِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔قیامت کے دن ایک شخص کو لایا جائے گا جس کو آگ میں ڈال دیا جائے گا اور آگ میں پہنچتے ہی ان کی انتڑیاں فوراً باہر نکل پڑیں گی اور وہ انتڑیوں کو اس طرح پیسے گا جس طرح خراس کا گدھا اپنی چکی کے ذریعہ آٹے کو پیستا ہے چنانچہ دوزخی لوگ اس کے گرد جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے کہ اے فلاں شخص تمہارا یہ کیا حال ہے تم تو ہمیں نیک کام کی تلقین و نصیحت کیا کرتے تھے اور برے کام سے منع کرتے تھے وہ شخص جواب دے گا کہ بیشک میں تمہیں نیک کام کا حکم کرتا تھا اور خود عمل نہیں کرتا تھا اور تمہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

برے کاموں سے منع کرتا تھا اور خود برے کاموں میں مبتلا رہتا تھا۔
(مظاہر حق)

فائدہ: جاننا چاہئے کہ عالم کو سزا عمل نہ کرنے کی وجہ سے ملے گی۔ نہ کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر کی وجہ سے۔ اگر یہ بھی نہ کرتا تو اور زیادہ سخت عذاب کا مستحق ہوتا۔ کیونکہ اس صورت میں اس پر دو واجب ترک کرنے کا گناہ ہوتا۔ (مظاہر حق)

(۷) حضرت عرس بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب زمین پر گناہ کئے جائیں تو جو شخص ان گناہوں کو برا جانے۔ وہ اس شخص کی مانند ہے جو وہاں موجود نہ ہو۔ اور جو شخص وہاں موجود نہ ہو۔ لیکن وہ ان گناہوں کو برا نہ جانے تو وہ شخص گویا وہاں موجود۔ (یعنی ان گناہوں میں برابر شریک ہے) (مظاہر حق)

پچاس صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے عمل کا ثواب ملے گا

(۸) عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ – فَقَالَ اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَاَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰى اِذَا رَاَيْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَهَوًى مُّتَّبَعًا وَّدُنْيَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِيْ رَاْيٍ بِرَاْئِهٖ وَرَاَيْتَ اَمْرًا لَابُدَّ لَكَ مِنْهُ

foobaa-elibrary.blogspot.com

فَعَلَيْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِ فَاِنَّ وَرَآئِكُمْ اَيَّامَ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِيْهِنَّ قَبَضَ عَلَي الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِيْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِيْنَ رَجُلاً يَّعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْهُمْ قَالَ اَجْرُ خَمْسِيْنَ مِنْكُمْ. (رواہ الترمذی وابن ماجہ)

ترجمہ: حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اللہ تعالیٰ کے قول علیکم انفسکم الایۃ کی تفسیر میں منقول ہے کہ انہوں نے کہا۔ جان لو اللہ کی قسم میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس آیت کے بارے میں پوچھا (امر بالمعروف ونہی عن المنکر نہ کروں) تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم (ہرگز نہ روکو اور انجام دو) بلکہ نیکیوں کا حکم دیتے رہو۔ یہاں تک کہ جب تم لوگوں کو بخل کی اتباع کرتے دیکھو اور جب تم دیکھو کہ لوگ خواہشات نفس کے تابع ہوگئے ہیں اور جب دیکھو لوگ دنیا کے غلام بن گئے ہیں اور جب دیکھو کہ لوگ دنیا کو آخرت پر ترجیح دینے لگے ہیں اور جب تم دیکھو کہ ہر عقلمند اور کسی مسلک کا پیرو۔ اپنی ہی عقل اور اپنے ہی مسلک کو سب سے اچھا اور پسندیدہ سمجھنے لگے ہیں اور جب تم کسی ایسی چیز کو دیکھو کہ جس کے علاوہ تمہارے لئے کوئی چارہ کار نہ ہو تو تم اپنے آپ کو لازم پکڑ لو اور عوام کے معاملات سے کوئی تعلق نہ رکھو۔ کیونکہ تمہارے سامنے آخر زمانہ میں ایسے دن آنے والے ہیں جن میں صبر کرنا ضروری ہوگا۔ لہٰذا جس شخص نے ان دنوں میں صبر کر لیا تو اس کی حالت یہ ہوگی کہ گویا اس نے اپنے ہاتھ میں انگارا لے لیا ہے اور ان دنوں میں جو شخص دین وشریعت کے احکام پر عمل کرے گا اس کو ان پچاس لوگوں کے عمل کے برابر ثواب ملے گا۔ جو اس شخص جیسے عمل کریں۔ صحابہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ﷺ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ان پچاس لوگوں کے عمل کا (جو اس زمانے میں عمل کرنے) کا اعتبار ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا تمہارے زمانے کے پچاس کے عمل کا ثواب ملے گا۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۷۔ حدود کا قائم کرنا

(حد کی پانچ قسمیں ہیں۔ (۱) حد زنا۔ (۲) حد سرقہ۔ (۳) حد شرب خمر۔ (۴) حد قذف۔ (۵) حد قطع الطریق)

(۱) اول حد زنا

(۱) قوله تعالي۔ اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَلَاتَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ.

(سورۂ النور آیت نمبر ۲)

ترجمہ: زنا کرنے والی عورت اور زنا کرنے والا مرد ان میں سے ہر ایک کے سو درے مارو اور تم لوگوں کو ان دونوں پر اللہ تعالیٰ کے معاملہ میں ذرا رحم نہ آنا چاہئے۔ اگر تم اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتے ہو اور ان دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت کو حاضر رہنا چاہئے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اسلام میں انسانی جرائم پر جو سزائیں (حدود) قرآن میں متعین کر دی گئی ہیں زنا کی سزا بھی ان تمام جرائم کی سزا سے اشد اور زیادہ ہے زنا خود ایک

toobaa-elibrary.blogspot.com

بہت بڑا جرم ہونے کے علاوہ اپنے ساتھ سینکڑوں جرائم لے کر آتا ہے اور اس کے نتائج پوری انسانیت کی تباہی ہے دنیا میں جتنے قتل وغارت گیری کے واقعات پیش آتے ہیں تحقیق کی جائے تو ان میں بیشتر کا سبب کوئی عورت اور اس کے حرام تعلق ہوتا ہے اسلئے شروع سورت میں اس انتہائی جرم وبے حیائی کا قلع قمع کرنے کیلئے اس کی حد شرعی بتلائی گئی ہے۔ (معارف القرآن)

حدود :اس سزائیں کو کہتے ہیں جو شریعت میں بعض معاصی (یعنی مرتد کا قتل۔ شادی شدہ کے زنا پر رجم یعنی پتھر مار مار کر ہلاک کرنا۔ تین تولہ چاندی کی قیمت کے مال کی چوری پر داہنا ہاتھ پہنچے سے کاٹ دینا۔ شراب پینے پر اسی کوڑے لگانا۔ پاک دامن عورت پر زنا کی تہمت لگانے والے پر اسی کوڑے لگانا۔ یاد رہے یہ کام حکومت کا ہے) پر مقرر ہیں ان میں سے کسی کی رعایت جائز نہیں وہ مثل نماز وروزہ کے فرض ہیں اس میں تصرف کرنا جیسے نماز۔ روزہ میں تصرف کرنا ہے اور جن افعال پر سزا مقرر نہیں۔ اس میں سزا دینا تعزیز ہے حاکم کی رای پر ہے اس میں کمی کرنا۔ کسی مصلحت سے رعایت و درگذر کرنا جائز بلکہ بعض مواقع پر بہتر ہے۔ (فروغ الایمان)

غیر محصن زانی کی سزا۔ سو کوڑے ہیں

(۱) عَنْ زَيْدِبْنِ خَالِدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصَنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبَ عَامٍ.

(رواه البخاری)

ترجمہ :حضرت زید بن خالد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو غیر محصن زانی کے بارہ میں یہ حکم دیتے ہوئے سنا ہے کہ اس کو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کیلئے جلاوطن کر دیا

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : محصن۔ایسے عاقل بالغ مسلمان کو کہتے ہیں جس کی شادی ہوچکی ہو اور اپنی بیوی سے ہمبستری کرچکا ہو۔اور غیر محصن۔ غیر شادی شدہ کو کہتے ہیں۔ غیر محصن اگر زنا کا مرتکب ہو تو اسکی سزا اس حدیث کے مطابق سو کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے۔جلاوطنی کے بارے میں حنفیہ کے نزدیک مصلحت پر ہے حکومت مصلحت سمجھے تو جلاوطنی بھی کرے ورنہ صرف کوڑے لگائے۔اور کوڑے میں بھی حکم یہ ہے کہ سر۔منہ اور ستر پر کوڑے نہ مارے جائیں۔(مظاہر حق)

محصن زانی کی سزا۔رجم ہے

(۲) عَنْ عُمَرَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ بَعَثَ مُحَمَّدًا ﷺ بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَیْہِ الْکِتَابَ فَکَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اٰیَۃُ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَہٗ وَالرَّجْمُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی مَنْ زَنٰی اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَیِّنَۃُ اَوْ کَانَ الْحَبَلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ. (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا اوران پر (اپنی) کتاب نازل کی۔چنانچہ اللہ تعالیٰ نے جو کچھ نازل کیا ہے اس میں آیت رجم بھی ہے۔رسول اللہ ﷺ نے رجم کیا ہے اور آپ ﷺ کے بعد ہم نے بھی رجم کی ہے اور کتاب اللہ میں اس شخص کو رجم کرنے کا حکم ثابت ہے جو محصن

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہونے کا حکم ثابت ہے جو محصن ہونے کے باوجود زنا کرے خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو۔ جبکہ زنا کا جرم گواہوں کے ذریعہ یا حمل کے ذریعہ یا اعتراف واقرار کے ذریعہ ثابت ہو۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنه عُبَادَةُ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ خُذُوْا عَنِّيْ قَدْ جَعَلَ اللهُ لَهُنَّ سبيلاً – اَلْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيْبُ عَامٍ وَالثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ وَالرَّجْمُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت عبادہ ابن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا (زانیہ کے بارہ میں) مجھ سے (یہ حکم) حاصل کرو۔ مجھ سے حاصل کرو۔ کہ اللہ تعالیٰ نے عورتوں کیلئے راہ مقرر کر دی ہے جو غیر محصن مرد کسی غیر محصن عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کیلئے جلا وطن کر دیا جائے اور جو محصن مرد کسی محصنہ عورت سے زنا کرے تو سو کوڑے مارے جائیں اور سنگسار کیا جائے۔ (مظاہر حق)

(۲) دوم حد سرقہ۔ قطع ید وغیرہ

(۲) قوله تعالي – وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالاً مِنَ اللهِ . وَاللهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ. (سورۂ مائدہ آیت نمبر ۳۸)

ترجمہ: اور جو مرد چوری کرے اور جو عورت چوری کرے ان دونوں کے داہنے ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے کردار کے عوض میں بطور سزا کے اللہ کی طرف سے اللہ تعالیٰ بڑی قوت والے ہیں بڑی حکمت

toobaa-elibrary.blogspot.com

والے ہیں۔(معارف القرآن)

فائدہ :یہ بات قابل غور ہے کہ قرآنی احکام میں خطاب عموماً مردوں کو ہوتا ہے اور عورتیں بھی تبعاً اس میں شامل ہوتی ہیں۔ نماز، روزہ، حج، زکوۃ اور جملہ احکام میں قرآن وسنت کا یہی اصول ہے لیکن چوری کی سزا اور زنا کی سزا میں صرف مردوں کے ذکر پر اکتفاء نہیں فرمایا۔بلکہ دونوں صنفوں کو الگ الگ کرکے حکم دیا۔اسکی وجہ یہ ہے کہ معاملہ حدود کا ہے جن میں ذرا سا بھی شبہ پڑجائے تو ساقط ہوجاتی ہیں۔اس لئے عورتوں کیلئے ضمنی خطاب پر اکتفاء نہیں فرمائی۔بلکہ تصریح کے ساتھ ذکر فرمایا۔(معارف القرآن)

مسئلہ : سرقہ کے لغوی معنی چوری کے ہیں اصطلاح شریعت میں اسکا مفہوم یہ ہے کہ کوئی مکلف کسی کے ایسے محفوظ مال میں سے (دس درھم یا اس سے زیادہ) خفیہ طور پر لے لے جس میں نہ تو اسکی ملکیت ہو اور نہ شبہ ملکیت ہو۔ (مظاہر حق) یہ حنفیہؒ کا مسلک ہے اور امام شافعیؒ کے نزدیک چوتھائی دینار یا تین درھم چاندی یا اسکی قیمت کی کسی بھی چیز کو نصاب سرقہ قرار دیتے ہیں۔اور احناف کی دلیل یہ ہے۔لَا قَطْعَ الا فِي دِيْنَارٍ اَوْ عَشَرَةَ دَرَاهِمَ ۔یعنی ایک دینار یا دس درھم سے کم کی چوری پر قطع ید نہیں ہے۔(مظاہر حق)

حدیث۔

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَاتُقْطَعُ يَدُ السَّارِقِ الا بِرُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا. (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت عائشہؓ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا چور کا ہاتھ اسی صورت میں کاٹا جائے جبکہ اس نے چوتھائی دینار یا اس سے زیادہ کی مالیت کی چوری کی ہو۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ النَّبِيُّ ﷺ يَدَ سَارِقٍ فِيْ مَجَنٍّ ثَمَنُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک ڈھال کے چرانے پر جس کی قیمت تین درھم تھی چور کا (داہنا) ہاتھ کٹوا دیا تھا۔ (مظاہر حق)

فائدہ: یہ دونوں روایت حدیث امام شافعی رحمہ اللہ کی دلیل ہے۔ اور ابن ابی شعیبہ نے حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے نقل کی ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ اس ڈھال کی قیمت دس درھم تھی۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور عمرو ابن شعیب رضی اللہ عنہ سے بھی اسی طرح منقول ہے نیز شیخ ابن ہمام رحمہ اللہ نے بھی حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یہی بات نقل کی ہے کہ اس ڈھال کی قیمت دس درھم تھی۔ چنانچہ اسی بنیاد پر حنفیہ کا یہ مسلک ہے کہ قطع ید کی سزا اسی چور پر نافذ ہوگی جس نے کم از کم دس درھم کے بقدر مال کی چوری کی ہو۔ (مظاہر حق)

کئی مرتبہ چوری کرنیکی سزا کی ترتیب

(٣) عَنْ اَبِيْ سَلَمَةَ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ فِي السَّارِقِ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا يَدَهٗ ثُمَّ اِنْ سَرَقَ فَاقْطَعُوْا رِجْلَهٗ. (رواہ فی شرح السنۃ)

ترجمہ: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ عنہ حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چور کے بارے میں فرمایا کہ جب

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ (پہلی مرتبہ) چوری کرے تو اس کا (دائیاں) ہاتھ کاٹا جائے پھر اگر دوبارہ چوری کرے تو اس کا (بایاں) پیر کاٹا جائے۔ پھر اگر سہ بارہ چوری کرے تو اس کا (بایاں) ہاتھ کاٹا جائے۔ اور پھر اگر چوبارہ چوری کرے تو اسکا (دائیاں) پیر کاٹا جائے۔ (مظاہر حق)

(۳) سوم حد شرب خمر۔

حقیقت یہ ہے

کہ مالک کائنات نے ساری کائنات کو انسان کی خدمت کیلئے پیدا فرمایا۔ اور ہر ایک چیز کو انسان کی خاص خاص خدمت پر لگا دیا ہے اور انسان کو مخدوم کائنات بنایا ہے۔ انسان پر صرف ایک پابندی لگادی کہ ہماری مخلوقات سے نفع اٹھانے کی جو حدود ہم نے مقرر کر دی ہیں ان سے تجاوز نہ کرو۔ جن چیزوں کو تمہارے لئے حلال طیب بنا دیا ہے ان سے احتراز کرنا بے ادبی اور ناشکری ہے اور جن چیزوں کے کسی خاص استعمال کو حرام قرار دیدیا ہے اس میں خلاف ورزی کرنا۔ نافرمانی اور بغاوت ہے۔ بندہ کا کام یہ ہے مالک کی ہدایات کے مطابق اس کی مخلوقات کا استعمال کرے اس کا نام عبدیت ہے۔ (معارف القرآن)

شراب حرام ہوگئی مندرجہ ذیل آیت سے ثابت ہے

(۱) قوله تعالٰي – يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ والازلَامُ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (سورۂ مائدہ آیت نمبر ۹۰)

ترجمہ: اے ایمان والو یہ جو ہے شراب اور جوا اور بت اور قرعہ کے تیر یہ سب گندے کام ہیں شیطان کے سو ان سے بچتے رہو تاکہ تم

toobaa-elibrary.blogspot.com

نجات پاؤ۔(معارف القرآن)

فائدہ : خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہاں شراب اور جوئے کی شدید حرمت اور انکی روحانی اور جسمانی خرابیوں کا بیان ہے اول روحانی اور معنوی خرابیاں۔ رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ کے الفاظ میں بیان کیں۔جن کا مفہوم یہ ہے کہ یہ چیزیں فطرت سلیمہ کے نزدیک گندی قابل نفرت چیزیں اور شیطانی جال ہیں۔جن میں پھنس جانے کے بعد انسان بیشمار مفاسد اور مہلک خرابیوں کے گڑھے میں جا گرتا ہے یہ روحانی مفاسد بیان کرنے کے بعد حکم دیا گیا فَاجْتَنِبُوْا۔کہ جب یہ چیزیں ایسی ہیں تو ان سے اجتناب کرو اور پرہیز کرو۔(معارف القرآن)

شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔حدیث۔

(۱) جامع ترمذی میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کے بارے میں دس آدمیوں پر لعنت فرمائی۔۱۔نچوڑنے والا۔۲۔بنانے والا۔ ۳۔پینے والا۔ ۴۔پلانے والا۔۵۔اسکو لاکر دینے والا۔۶۔جس کیلئے لائی جائے۔ ۷۔بیچنے والا۔ ۸۔خریدنے والا۔ ۹۔ھبہ کرنیوالا۔ ۱۰۔اسکی آمدنی کھانے والا۔(معارف القرآن)

(۲) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے مدینہ کی گلیوں میں یہ آواز دی کہ شراب حرام کر دی گئی ہے تو جس کے ہاتھ میں جو برتن شراب کا تھا اس کو وہیں پھینک دیا۔جس کے پاس کوئی سبو تھا یا خم شراب کا تھا اس کو گھر سے باہر لاکر توڑ دیا۔(معارف القرآن)

شراب نوشی کی سزا

مسئلہ : تمام علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ قرآن وسنت کے حکم اور اجماع

toobaa-elibrary.blogspot.com

امت کے مطابق شراب حرام ہے اور جو شخص شراب پئے وہ حد شرعی کا مستوجب ہے جو جمہور علماء کے قول کے مطابق اسی کوڑے مارنا ہے۔ حنفیہ کا بھی یہی مسلک ہے۔ (مظاہر حق)

مسئلہ: سزا کا نفاذ۔ اگر کوئی شخص شراب پئے اگرچہ اس نے ایک ہی قطرہ پی ہو اور پھر اسکو حکم و قاضی کے سامنے پیش کیا جائے اور اس وقت شراب کی بو موجود ہو یا اس کو نشے کی حالت میں پیش کیا گیا ہو اگرچہ نشہ نبیذ پینے کی وجہ سے ہو اور دو شخص اس کی شراب نوشی کی گواہی دیں یا وہ خود اپنی شراب نوشی کا ایک مرتبہ کا بقول امام ابو یوسفؒ دو مرتبہ اقرار کرے نیز یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس نے اپنی خوشی سے شراب پی ہے کسی کی زبردستی سے نہیں پی ہے تو اس پر حد جاری کی جائے۔ اگر وہ شخص آزاد ہو تو اس کو اسی کوڑے مارے جائیں۔ اور اگر غلام ہو تو چالیس کوڑے مارے جائیں۔ اور یہ سزا نشہ ختم ہونے کے بعد مارے جائیں۔ (مظاہر حق)

اسی کوڑے کی سزا عہد صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں متعین ہوئی ہے

(۳) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدٍ قَالَ كَانَ يُؤْتٰى بِالشَّارِبِ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِمْرَةِ اَبِيْ بَكْرٍ وَصَدْرًا مِنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ عَلَيْهِ بِاَيْدِيْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِيَتِنَا حَتّٰى كَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِيْنَ حَتّٰى اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِيْنَ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت سائب ابن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے

toobaa-elibrary.blogspot.com

عہد مبارک میں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایام خلافت میں اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ خلافت کے ابتدائی دور میں (یہ معمول رہا کہ) جب کوئی شراب پینے والا لایا جاتا تو ہم اٹھ کر اس کو اپنے ہاتھوں اپنے جوتوں اور اپنی چادروں سے پٹائی کرتے پھر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی خلافت کے آخری دور میں چالیس کوڑے مارنے کی سزا دینے لگے یہاں تک کہ جب شراب پینے والوں کی تعداد میں اضافہ ہونے لگا اور سرکشی بڑھ گئی تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے کی سزا متعین کی۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اسی کوڑے کی سزا عہد فاروقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آخری ایام میں طے پائی ہے اور اسی پر تمام صحابہ کا اجماع واتفاق ہو گیا ہے۔ (مظاہر حق)

(۴) چھارم حد قذف۔ یعنی تہمت زنا کی۔ اور جھوٹی تہمت جرم ہے

(۱) قوله تعالٰي – وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصِنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا. وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ.

(سورۂ نور آیت نمبر۴)

ترجمہ: اور جو لوگ تہمت لگائیں پاک دامن عورتوں کو اور پھر چار گواہ نہ لاسکیں تو ایسے لوگوں کو اسی درے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی کبھی قبول مت کرو۔ اور یہ لوگ فاسق ہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ: زنا چونکہ سارے جرائم سے زیادہ معاشرے میں بگاڑ اور فساد کا ذریعہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے اسلئے اس کی سزا شریعت اسلام نے دوسرے تمام جرائم سے زیادہ سخت رکھی ہے'اس لئے عدل وانصاف کا تقاضا تھا کہ اس معاملہ کے ثبوت کو بڑی اہمیت دی جائے بغیر شرعی ثبوت کے کوئی کسی مرد یا عورت پر زنا کا الزام یا تہمت لگانے کی جرات نہ کرے۔اسلئے شریعت اسلام نے بغیر ثبوت شرعی کے جس کا نصاب چار مرد گواہ عادل ہونا ہے اگر کوئی کسی پر تہمت صریح زنا کی لگائے تو اس تہمت لگانے کو بھی شدید جرم قرار دیا اور اس جرم پر بھی حد شرعی اسی کوڑے مقرر کی جس کا لازمی اثر یہ ہو گا کہ کسی شخص پر زنا کا الزام کوئی شخص اسی وقت لگانیکی جرات کرے گا جبکہ اس کے اس فعل خبیث کو خود اپنی آنکھ سے دیکھا بھی اور صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اس کو یہ یقین ہو کہ میرے ساتھ اور تین مردوں نے دیکھا ہے اور وہ گواہی دیں گے۔کیونکہ اگر دوسرے گواہ ہیں ہی نہیں یا چار سے کم ہیں یا ان کے گواہی دینے میں شبہ ہے تو اکیلا یہ شخص گواہی دے کر تہمت زنا کی سزا کا مستحق بننا کسی حال گوارہ نہ کرے گا۔

(معارف القرآن)

(۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائی تو قیامت میں اس کو حد ماری جائے گی بشرطیکہ وہ تہمت میں جھوٹا ہو۔(متفق علیہ'از دہلوی)

مسئلہ : تہمت زنا میں۔تہمت لگانے والے مرد ہوں اور جس پر تہمت لگائی گئی وہ پاک دامن عورت ہو مگر حکم شرعی اشتراک علت کے سبب سے عام ہے کوئی عورت دوسری عورت پر یا کسی مرد پر یا مرد کسی دوسرے مرد پر تہمت زنا لگائے اور ثبوت شرعی موجود نہ ہو تو یہ سب بھی اسی سزائے شرعی کے مستحق ہونگے۔(جصاص'از معارف القرآن)

مسئلہ :الفاظ قرآن میں اگرچہ صراحۃ اس حد کا تہمت زنا کے ساتھ مخصوص

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہونا ذکر نہیں۔ مگر چار گواہوں کی شہادت کا ذکر اس خصوصیت کی دلیل ہے کیونکہ چار گواہ کی شرط صرف ثبوت زنا ہی کیلئے مخصوص ہے۔

(جصاص 'از معارف القرآن)

مسئلہ : حد قذف میں چونکہ حق العبد یعنی جس پر تہمت لگائی گئی ہو اس کا حق بھی شامل ہے اس لئے یہ حد جب ہی جاری کی جائیگی جب کہ مقذوف یعنی جس پر تہمت لگائی گئی وہ حد جاری کرنے کا مطالبہ بھی کرے ورنہ حد ساقط ہوجائے گی۔ بخلاف حد زنا کے کہ وہ خالص حق اللہ ہے اسلئے کوئی مطالبہ کرے یا نہ کرے حد زنا جرم ثابت ہونے پر جاری کی جائے گی۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : حد قذف جاری ہوئی تو اسکی ایک سزا تو فوری ہوگئی یعنی اسی کوڑے لگائے گئے دوسری سزا ہمیشہ کیلئے جاری رہے گی وہ یہ ہے کہ اسکی شہادت کسی معاملہ میں قبول نہ کی جائیگی جب تک یہ شخص اللہ تعالیٰ کے سامنے ندامت کیساتھ توبہ نہ کرے اور مقذوف شخص سے معافی حاصل کرکے توبہ کی تکمیل نہ کرے اس وقت تک تو باجماع امت اسکی شہادت کسی بھی معاملے میں مقبول نہ ہوگی۔ اور اگر توبہ کرلے تب بھی حنفیہ کے نزدیک اس کی شہادت قبول نہیں ہوتی ہاں گناہ معاف ہوجاتا ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قوله تعالي — اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (سورۂ نور آیت ۲۳)

ترجمہ : جو لوگ عیب لگاتے ہیں حفاظت والیوں بیخبر ایمان والیوں کو انکو پھٹکار ہے دنیا میں اور آخرت میں اور ان کیلئے بڑا عذاب ہے۔

(معارف القرآن)

فائدہ : حضرت عائشہ صدیقہؓ کی براءت اور بہتان باندھنے یا اس میں شریک

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہونے والوں کی مذمت میں یہ آیت نازل ہوئی (اسمیں کئی آیتیں ہیں) اور تہمت لگانے والوں سے شہادت کا مطالبہ کیا گیا وہ تو ایک بالکل ہی بے بنیاد خبر تھی گواہ کہاں سے آتے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے تہمت لگانے والوں پر شرعی ضابطہ کے مطابق حد قذف جاری کی۔ ہر ایک کو اسی اسی کوڑے لگائے۔ بزار اور ابن مردویہ نے حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ اس وقت رسول اللہ ﷺ نے تین مسلمانوں پر حد قذف جاری فرمائی۔ مِسْطَحْ، حَمْنَہْ، حسّانْ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور طبرانی نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس موقع پر عبداللہ بن ابی منافق جس نے اصل تہمت گھڑی تھی اس پر دوہری حد جاری فرمائی۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : آیات براءت نازل ہونے کے بعد جو شخص حضرت عائشہؓ پر تہمت لگائے وہ بلاشبہ کافر منکر قرآن ہے جیسا کہ شیعوں کے بعض فرقے اور بعض افراد اسمیں مبتلا پائے جاتے ہیں ان کے کافر ہونے میں کوئی شک وشبہ کرنیکی بھی گنجائش نہیں وہ باجماع امت کافر ہیں۔ (معارف القرآن)

(۵) پنجم قطع الطریق کے حد میں

(۱) قولہ تعالیٰ — اِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْٓا اَوْ یُصَلَّبُوْٓا اَوْ تُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِّنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ. ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ. اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ. فَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ

toobaa-elibrary.blogspot.com

رَّحِيْمٌ. (سورۂ مائدہ آیت نمبر ۳۳-۳۴)

ترجمہ :یہی سزا ہے انکی جو لڑتے ہیں اللہ سے اور اسکے رسول سے اور دوڑتے ہیں ملک میں فساد کرنے کو کہ ان کو قتل کیا جائے یا سولی چڑھائے جاویں یا کاٹے جاویں انکے ہاتھ اور پاؤں مخالف جانب سے یا دور کر دیئے جاویں اس جگہ سے یہ انکی رسوائی ہے دنیا میں اور ان کیلئے آخرت میں بڑا عذاب ہے۔ مگر جنہوں نے توبہ کی تمہارے قابو پانے سے پہلے تو جان لو کہ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے۔ (معارف القرآن)

فائدہ۔ رہزنی۔ ڈاکہ اور بغاوت : یہ ایسی جرم ہے کہ اس جرم کی سزا قرآن کریم نے خود متعین فرمادی اور بطور حق اللہ یعنی سرکاری جرم کے نافذ کیا جس کو اصطلاح شرع میں حد کہا جاتا ہے۔

اب اس کا خلاصہ یہ ہے کہ : مذکورہ آیت کا یہ بیان ہے کہ جس نے کسی کو قتل بھی کیا اور مال بھی لوٹا اسکو سولی پر چڑھایا جائے اور جس نے صرف قتل کی مال نہیں لوٹا اس کو قتل کیا جائے۔ اور جس نے کوئی قتل نہیں کیا صرف مال لوٹا ہے اس کے ہاتھ پاؤں مختلف جانبوں سے کاٹ دیئے جائیں۔ اور جس نے قتل وغارت گیری کچھ نہیں کیا صرف لوگوں کو ڈرایا جس سے امن عامہ میں خلل انداز ہو گیا اس کو جلاوطن کیا جائے اور جو ان میں سے مسلمان ہو جائے اس کا جرم معاف کر دیا جائے۔ (معارف القرآن)

رہزنی اور ڈاکہ زنی اور مرتد کی سزا

(۱) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَدِمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ نَفَرٌ مِّنْ عُكْلٍ فَاَسْلَمُوْا فَاجْتَوَا الْمَدِيْنَةَ فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ابِلِ الصَّدَقَةِ فَيَشْرَبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا فَفَعَلُوْا فَصَحُّوْا فَارْتَدُّوْا وَقَتَلُوْا رُعَاتَهَا وَاسْتَاقُوْا الاِبِلَ فَبَعَثَ فِيْ اٰثَارِهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ وَسَمَلَ اَعْيُنَهُمْ ثُمَّ لَمْ يَحْسِمْهُمْ حَتّٰي مَاتُوْا وَفِيْ رِوَايَةٍ فَسَمَّرُوْا اَعْيُنَهُمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰي مَاتُوْا . (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں قبیلہ عکل کے کچھ لوگ آئے اور اسلام قبول کیا لیکن ان کو مدینہ کی آب وہوا موافق نہیں آئی (بیمار ہوگئے) حضور اکرم ﷺ نے انھیں حکم دیا کہ وہ (شہر کے باہر) زکوۃ کے اونٹوں کے رہنے کی جگہ چلے جائیں اور وہاں ان اونٹوں کا پیشاب اور دودھ پیا کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس پر عمل کیا اور اچھے ہوگئے پھر وہ مرتد ہوگئے اور ان اونٹوں کے چرواہوں کو قتل کرکے اونٹوں کو ہانک کرلے گئے (جب) رسول اللہ ﷺ کو معلوم ہوا تو آپ ﷺ نے ان کے پیچھے سواروں کو بھیجا جو ان سب کو پکڑ کر لائے ان کے ہاتھ اور پیر کاٹ دیئے گئے اور ان کی آنکھیں پھوڑ دی گئیں۔ یہاں تک کہ ان کے ہاتھوں اور پیروں کو گرم تیل میں داغا نہیں گیا آخر کار وہ سب مرگئے۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ ان کی آنکھوں میں گرم سلاخیں ڈالی گئیں۔ اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ حضور ﷺ نے سلاخیں گرم کئے جانے کا حکم دیا جب وہ گرم ہوگئیں تو ان

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلاخوں کو انکی آنکھوں میں پھیرا گیا اور انکے بعد ان لوگوں کو مدینہ کی پہاڑیوں میں ڈلوا دیا گیا جہاں وہ پانی مانگتے تھے لیکن ان کو پانی نہیں دیا جاتا تھا یہاں تک کہ وہ مرگئے۔ (مظاہر حق)

بغاوتِ کی سزا قتل ہے

(۲) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٌ خَرَجَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اُمَّتِي فَاضْرِبُوْا عُنُقَهُ. (رواه النسائی)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص امام وقت کے خلاف خروج کرے اور اس طرح وہ میری امت میں تفرقہ ڈالے تو اس کی گردن اڑا دو۔ (مظاہر حق)

مرتد کی سزا قتل ہے

(۳) عَنْ عِكْرِمَةَ قَالَ اُتِيَ عَلِيٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ بْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ لَوْ كُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْيِ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهُ فَاقْتُلُوْهُ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عکرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ زندیق حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لائے گئے تو انہوں نے ان کو جلا ڈالا۔ پھر جب اس بات کی خبر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہوئی تو انہوں نے فرمایا کہ اگر

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں ہوتا تو ان کو نہ جلاتا کیونکہ رسول ﷺ نے یہ ممانعت فرمائی ہے کہ کسی شخص کو ایسے عذاب میں مبتلا نہ کرو جو اللہ تعالیٰ کی عذاب کی طرح ہو۔ بلکہ میں ان کو قتل کر دیتا کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص اپنا دین بدل ڈالے اس کو قتل کر دو۔ (مظاہر حق)

فائدہ: اصل میں۔ زندیق مجوسیوں کی ایک قوم کا نام ہے جو زردشت مجوس کی اختراع کی ہوئی کتاب۔ زند۔ کے پیروکار ہیں لیکن اصطلاح عام میں ہر ملحد فی الدین کو زندیق کہا جاتا ہے چنانچہ یہاں بھی زندیق سے وہ لوگ مراد ہیں جو دین اسلام چھوڑ کر مرتد ہوگئے تھے ۔۔۔ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فیصلہ اپنے اجتہاد پر عمل تھا اسلئے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول پہنچنے پر فرمایا بے شک ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سچ کہا۔ (مظاہر حق)

فصل نمبر ۸۔ جہاد کر ناجس میں مورچوں کی حفاظت بھی داخل ہے

فرضیت جہاد

(۱) قوله تعالي – كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ وَهُوَ كُرْهٌ لَّكُمْ وَعَسٰي اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا وَّهُوَ خَيْرٌلَّكُمْ وَعَسٰي اَنْ تُحِبُّوْا شَيْئًا وَّهُوَ شَرٌّلَّكُمْ. واللهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لا تَعْلَمُوْنَ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۲۱۶)

ترجمہ: فرض ہوئی تم پر لڑائی اور وہ بری لگتی ہے تم کو اور شاید کہ بری لگے تم کو ایک چیز اور وہ بہتر ہو تمہارے حق میں اور شاید تم کو بھلی لگے ایک چیز اور وہ بری ہو تمہارے حق میں اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: اس آیت میں جہاد کے فرض ہونے کا حکم ان الفاظ کے ساتھ آیا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِتَالُ یعنی تم پر جہاد فرض کیا گیا۔ان الفاظ سے بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جہاد ہر مسلمان پر ہر حالت میں فرض ہے اور رسول کریم ﷺ کے ارشادات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ فریضہ فرض عین کے طور پر ہر ہر مسلم پر عائد نہیں۔بلکہ فرض کفایہ ہے کہ مسلمانوں کی ایک جماعت اس فرض کو ادا کردے تو باقی مسلمان سبکدوش سمجھے جائیں گے۔ہاں کسی زمانہ یا کسی ملک میں کوئی جماعت بھی فریضہ جہاد ادا کرنیوالی نہ رہے تو سب مسلمان ترک فرض کے گنہگار ہوجائیں گے۔حدیث میں آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اَلْجِهَادُ مَاضٍ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. کا مطلب یہ ہے کہ قیامت تک ایسی جماعت کا موجود رہنا ضروری ہے جو فریضہ جہاد ادا کرتی رہے۔(معارف القرآن)

جہاد فرض عین ہونے کی حالت

(۲) قوله تعالي – اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّثِقَالًا وَّجَاهِدُوْا بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ . ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ. (سورۂ توبہ آیت نمبر۴۱)

ترجمہ :نکلو ہلکے اور زیادہ سامان سے اور لڑو اپنے مال سے اور جان سے اللہ کی راہ میں۔یہ بہتر ہے تمہارے حق میں اگر تم کو سمجھ ہے۔
(معارف القرآن)

(۳) قوله تعالي – يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِذَا قِيْلَ لَكُمُ انْفِرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اثَّاقَلْتُمْ اِلَى الْاَرْضِ.

(سورۂ توبہ آیت نمبر۳۸)

ترجمہ :اے ایمان والوں تم کو کیا ہوا جب تم سے کہا جاتا ہے نکلو اللہ کی راہ میں تو گر جاتے ہو زمین پر۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ :ان آیت میں اس نفیر عام کا حکم مذکور ہے ۔اسی طرح اگر اللہ نہ کرے کسی وقت کفار کسی اسلامی ملک پر حملہ آور ہوں اور مدافعت کرنے والی جماعت ان کی مدافعت پر پوری طرح قادر اور کافی نہ ہو تو اس وقت بھی یہ فریضہ اس جماعت سے متعدی ہو کر پاس والے سب مسلمانوں پر عائد ہو جاتا ہے اور اگر وہ بھی عاجز ہوں تو ان کے پاس والے مسلمانوں پر عائد ہو جاتا ہے اور اگر وہ بھی عاجز ہوں تو ان کے پاس والے مسلمانوں پر یہاں تک کہ پوری دنیا کے ہر فرد مسلم پر ایسے وقت جہاد فرض عین ہو جاتا ہے ۔(معارف القرآن)

(٤) قوله تعالي- وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَاتَعْتَدُوْا. اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر۱۹۰)

ترجمہ :اور لڑو اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے جو لڑتے ہیں تم سے اور کسی پر زیادتی مت کرو بیشک اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے زیادتی کرنیوالوں کو ۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں حکم یہ ہے کہ مسلمان صرف ان کافروں سے قتال کریں جو ان کے مقابلہ پر قتال کیلئے آویں ۔اس سے مراد یہ ہے کہ عورتیں ۔بچے ۔بہت بوڑھے اور اپنے مذہبی شغل میں دنیا سے یکسو ہو کر لگے ہوئے عبادت گزار راہب ۔ پادری وغیرہ اور ایسے ہیں اپاہج ومعذور لوگ یا وہ لوگ جو کافروں کے یہاں محنت مزدوری کا کام کرتے ہیں ان کے ساتھ جنگ میں شریک نہیں ہوتے ایسے لوگوں کو جہاد میں قتل کرنا جائز نہیں ۔کیونکہ حکم آیت کا صرف ان لوگوں سے قتال کرنے کا ہے جو مسلمانوں کے مقابلہ میں قتال کریں ۔اور اگر کوئی عورت یا بوڑھا یا مذہبی آدمی وغیرہ کفار کی طرف سے قتال

toobaa-elibrary.blogspot.com

میں شریک ہوں یا انکی مدد کسی طرح سے کر رہے ہوں تو ان کا قتل جائز ہے۔
(معارف القرآن)

(۵) قوله تعالیٰ – وَقٰتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَاتَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ . فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ. (سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۳)

ترجمہ :اور لڑو ان سے یہاں تک کہ نہ باقی رہے فساد اور حکم رہے اللہ تعالیٰ ہی کا پھر اگر وہ باز آئیں تو کسی پر زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔(معارف القرآن)

(٦) قوله تعالیٰ – وَاَنْفِقُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ .

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۹۵)

ترجمہ :اور خرچ کرو اللہ کی راہ میں۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس میں مسلمانوں پر لازم کیا گیا ہے کہ جہاد کیلئے بقدر ضرورت اپنے اموال بھی اللہ کی راہ میں خرچ کریں۔اس سے فقہاء نے یہ حکم بھی نکالا ہے کہ مسلمانوں پر زکوۃ فرض کے علاوہ بھی دوسرے حقوق فرض ہیں۔مگر وہ نہ دائمی ہیں نہ ان کیلئے کوئی نصاب اور مقدار متعین ہے بلکہ جب اور جتنی ضرورت ہو اس کا انتظام کرنا سب مسلمانوں پر فرض ہے اور ضرورت نہ ہو تو کچھ فرض نہیں۔جہاد کا خرچ بھی اسی میں داخل ہے۔(معارف القرآن)

مجاہدین اور جہاد کی فضیلت۔حدیث

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَاَقَامَ الصَّلٰوةَ وَصَامَ رَمَضَانَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

كَانَ حَقًّا عَلَى اللهِ اَنْ يُّدْخِلَهُ الْجَنَّةَ جَاهَدَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ اَوْ جَلَسَ فِيْ اَرْضِهِ الَّتِيْ وُلِدَ فِيْهَا قَالُوْا فلا نُبَشِّرُ بِهِ النَّاسَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ اَعَدَّهَا اللهُ لِلْمُجَاهِدِيْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ مَابَيْنَ الدَّرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالاَرْضِ فَاِذَا سَئَلْتُمُ اللهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ فَاِنَّهُ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَى الْجَنَّةِ وَفَوْقَهُ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ وَمِنْهُ تَفَجَّرُ اَنْهَارُ الْجَنَّةِ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ پر اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لایا اور نماز قائم کی اور رمضان کے روزے رکھے تو اللہ تعالیٰ پر واجب ہے کہ وہ اس شخص کو جنت میں داخل کرے خواہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرے اور خواہ وہ اپنے وطن گھر میں جہاں وہ پیدا ہوا ہے بیٹھا رہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا۔ کہ کیا لوگوں کو ہم یہ خوشخبری نہ سنادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں سو درجے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے لئے تیار کیا ہے جو اللہ کی راہ میں جہاد کرتے ہیں اور ان کے دو درجوں کا درمیانی فاصلہ اتنا ہے جتنا آسمان اور زمین کے درمیان فاصلہ ہے لہٰذا جب تم اللہ سے جنت مانگو تو فردوس کو مانگو کیونکہ فردوس جنت کے وسط میں ہے اور سب سے بلند جنت ہے اور اسکے اوپر اللہ کا عرش ہے اور وہیں سے جنت کی نہریں بہتی ہیں۔ یعنی جنت الفردوس سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہریں بہتی ہیں۔(مظاہرحق)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كَمَثَلِ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الْقَانِتِ بِاٰيَاتِ اللهِ لَا يَفْتُرُ مِنْ صِيَامٍ وَلَا صَلٰوةٍ حَتّٰى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی راہ میں جھاد کرنیوالا ایسا ہے جیسا کہ روزہ رکھنے والا منہمک رہنے والا اوراللہ کی آیتوں (قرآن) کی تلاوت کرنے والا جو روزہ رکھنے اور نماز پڑھنے سے کبھی نہیں تھکتا۔ یہاں تک کہ جھادکرنے والااللہ کی راہ میں اپنے گھرواپس آجائے۔(مظاہرحق)

(۳) وَعَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنْتَدَبَ اللهُ لِمَنْ خَرَجَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ لَايُخْرِجُهُ اِلَّا اِيْمَانٌ بِيْ وَتَصْدِيْقٌ بِرُسُلِيْ اَنْ اَرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ اَجْرٍ اَوْ غَنِيْمَةٍ اَوْ اُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ کی راہ میں (جہاد کیلئے) نکلا اللہ تعالیٰ اس کا ضامن ہوگیا اس کو مجھ پر ایمان اور میرے رسولوں کی تصدیق کے علاوہ اور کسی نے نہیں نکالا۔ تو میں اسکو آخرت کے اجروثواب کیساتھ یا مال غنیمت کیساتھ واپس کروں گا اور یا میں اسکو جنت میں داخل کروں گا۔(مظاہرحق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

حضور اکرم ﷺ کا جذبہ جہاد اور شوق شہادت

(٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْلَا اَنَّ رِجَالاً مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاتَطِيْبُ اَنْفُسُهُمْ اَنْ يَتَخَلَّفُوْا عَنِّيْ وَلَا اَجِدُ مَا اَحْمِلُهُمْ عَلَيْهِ مَا تَخَلَّفْتُ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوَدِدْتُ اَنْ اُقْتَلَ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ ثُمَّ اُحْيٰى ثُمَّ اُقْتَلَ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر مجھے یہ خوف ولحاظ نہ ہوتا کہ بہت سے مسلمان اپنے بارے میں اس بات سے خوش نہیں ہونگے کہ وہ مجھ سے پیچھے اور مجھ سے جدا رہیں اور مجھے ایسی کوئی سواری میسر نہیں ہے جس پر ان سب کو سوار کردوں تو میں اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے کسی بھی لشکر سے پیچھے نہ رہتا۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ میری خواہش وتمنا تو یہی ہے کہ میں اللہ کی راہ میں مارا جاؤں۔ پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں اور پھر مارا جاؤں۔ (مظاہر حق)

جہاد میں چوکیداری کی فضیلت

(٥) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

toobaa-elibrary.blogspot.com

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت سھل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں ایک دن کی چوکیداری دنیا سے اور دنیا کی ساری چیزوں سے بہتر ہے۔ (مظاہر حق)

(٦) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ فِيْ سَبِيْلِ اللهِ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهِ وَاِنْ مَاتَ جَرٰي عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاَجْرِيْ عَلَيْهِ رِزْقُهُ وَاَمِنَ الْفَتَّانَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جہاد میں ایک دن اور ایک رات کی چوکیداری ایک مہینے کے روزے اور شب بیداری سے بہتر ہے اور اگر وہ چوکیدار مرجائے تو اس کے اس عمل کا ثواب کہ جس پر وہ عمل کرتا تھا۔ جاری رہے گا اور اس کیلئے اسکا رزق جاری کر دیا جاتا ہے اور وہ ہر فتنے سے محفوظ رہتا ہے۔ (مظاہر حق)

مجاہد کو سامان جہاد دینا اور مجاہد کے اہل وعیال کی خدمت کرنے کی فضیلت

(٧) عَنْ زَيْدِ ابْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَنْ جَهَّزَ غَازِيًا فِيْ سَبِيْلِ اللهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَفَ غَازِيًا فِيْ اَهْلِهٖ فَقَدْ غَزَا. (متفق علیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے اللہ کی راہ میں جہاد کرنیوالے کے سامان درست کر دیا اس نے جہاد کیا اور جو شخص کی غازی و مجاہد کے اہل و عیال کی خدمت کی یعنی گھر کی خبر گیری کی اس نے جہاد کیا۔ (مظاہر حق)

شہید اور شہادت کی فضیلت

(۷) قولہ تعالیٰ – وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ. بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ.

(سورہ بقرہ آیت نمبر ۱۵۴)

ترجمہ :اور نہ کہو ان کو جو مارے گئے اللہ کی راہ میں کہ مردے ہیں۔ بلکہ وہ زندے ہیں لیکن تم کو خبر نہیں۔ (معارف القرآن)

فائدہ :ایسے مقتول کو جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے شہید کہتے ہیں اور اس کی نسبت گو یہ کہنا کہ وہ مرگیا صحیح اور جائز ہے۔ لیکن اس کی موت کو دوسرے مردوں کی سی موت سمجھنے کی ممانعت کی گئی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ بعد مرنے کے گو برزخی حیات ہر شخص کی روح کو حاصل ہے اور اسی سے جزاء وسزا کا ادراک ہوتا ہے لیکن شہید کو اس حیات میں اور مردوں سے ایک گونہ امتیاز ہے اور وہ امتیاز یہ ہے کہ اسکی یہ حیات آثار میں اوروں سے قوی ہے اسی طرح شہداء میں آثار حیات عام مردوں سے بہت زیادہ ہیں۔ حتی کہ شہید کی اس حیات کی قوت کا ایک ادنیٰ مربر خلاف معمولی مردوں کے اسکے جسد ظاہری تک بھی پہنچا ہے کہ اس کا جسم باوجود مجموعہ گوشت و پوست ہونے کے خاک سے متاثر نہیں ہوتا۔ اور مثل جسم زندہ کے صحیح سالم رہتا ہے۔ جیسا کہ احادیث اور مشاہدات شاہد ہیں۔ پس اس امتیاز کی وجہ سے شہداء کو احیاء کہا گیا اور ان کو دوسرے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اموات کے برابر اموات کہنے کی ممانعت کی گئی۔ مگر احکام ظاہرہ میں وہ عام مردوں کی طرح ہیں ان کی میراث تقسیم ہوتی ہے اور انکی بیویاں دوسروں سے نکاح کرسکتی ہیں اور یہی حیات ہے جس میں حضرات انبیاء علیہم السلام شہداء سے بھی زیادہ امتیاز اور قوت رکھتے ہیں یہاں تک کہ سلامت جسم کے علاوہ اس حیات برزخی کے کچھ آثار ظاہری احکام پر بھی پڑتے ہیں۔ مثلاً انکی میراث تقسیم نہیں ہوتی انکی ازواج دوسروں کے نکاح میں نہیں آسکتیں۔ (معارف القرآن)

(۸) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَا مِنْ اَحَدٍ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ يُحِبُّ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَلَهُ مَافِي الْاَرْضِ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا الشَّهِيْدُ يَتَمَنّٰى اَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ عَشْرَ مَرَّاتٍ لِمَا يَرٰى مِنَ الْكَرَامَةِ.

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جنت میں داخل ہونیوالا کوئی شخص بھی یہ پسند نہیں کرے گا کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور چیزوں کو قبول کرے مگر شہید یہ آرزو کرتا ہے کہ وہ دنیا میں واپس جائے اور دس بار اللہ کی راہ میں شہید ہو کیونکہ وہ شہادت کی عظمت اور اسکے ثواب کو جانتا ہے۔ (مظاہر حق)

طلب شہادت

(۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ حَنِيْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ سَئَالَ اللهَ الشَّهَادَةَ بِصِدْقٍ بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَاِنْ مَاتَ عَلٰى فِرَاشِهٖ. (رواہ مسلم

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت سھل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سچے دل سے اللہ تعالیٰ سے شہادت کا طالب ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے شہیدوں کے درجہ پر پہنچاتا ہے اگرچہ وہ اپنے بستر پر مرے۔(مظاہرحق)

جان ومال اور زبان کے ذریعہ جہاد کا حکم

(۱۰) عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ جَاهِدُوْا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ.

(رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی)

ترجمہ :حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مشرکین یعنی دشمنان اسلام سے تم اپنی جان اپنے مال اور اپنی زبان کے ذریعہ جہاد کرو۔(مظاہرحق)

(۱۱) عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ :حضرت خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ابن فاتک کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے جو کچھ بھی خرچ کرے گا اس کیلئے سات سو گناہ ثواب لکھا جائے گا۔(مظاہرحق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۹۔امانت کا ادا کرنا جس میں خمس جو غنیمت کے مالوں میں ہے داخل ہے۔

(۱) قولہ تعالیٰ — وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُوْنَ. (سورہ المومنون آیت نمبر۱۸)

ترجمہ :اور جو اپنی امانتوں سے اور اپنے اقرار سے خبردار ہیں۔
(معارف القرآن)

فائدہ :امانت کے لغوی معنی ہر اس چیز کو شامل ہیں جس کی ذمہ داری کسی شخص نے اٹھائی ہو اور اس پر اعتماد و بھروسہ کیا گیا ہو چونکہ اس کی قسمیں بیشمار ہیں اسلئے باوجود مصدر ہونے کے اس کو صیغہ جمع لایا گیا ہے تاکہ امانت کی سب قسموں کو شامل ہوجائے خواہ وہ حقوق اللہ سے متعلق ہوں یا حقوق العباد سے حقوق اللہ سے متعلق امانات تمام شرعی فرائض وواجبات کا ادا کرنا اور تمام محرمات ومکروہات سے پرہیز کرنا ہے اور حقوق العباد سے متعلق امانات میں مالی امانت کا داخل ہونا تو معروف ومشہور ہے کہ کسی شخص نے کسی کے پاس اپنا کوئی مال امانت کے طور پر رکھ دیا یہ اسکی امانت ہے اسکی حفاظت اس کے واپس کرنے تک اسکی ذمہ داری ہے۔اسکے علاوہ کسی نے کوئی راز کی بات کسی سے کہی وہ بھی اسکی امانت ہے بغیر اذن شرعی کے کسی کا راز ظاہر کرنا امانت میں خیانت ہے اور مزدور۔ملازم کو جو کام سپرد کیا گیا اس کے لئے جتنا وقت خرچ کرنا باہم طے ہوگیا۔اسمیں اس کام کو پورا کرنے کا حق ادا کرنا اور مزدوری وملازمت کیلئے جتنا وقت مقرر ہے اس کو اسی کام میں لگانا بھی امانت ہے کام کی چوری یا وقت کی چوری خیانت ہے۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۲) قوله تعالیٰ- اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا .(سورہ نساء آیت نمبر۵۸)

ترجمہ :اللہ تعالیٰ تم کو حکم دیتا ہے کہ امانتیں ان کے مستحقین کو پہنچا دیا کرو۔(معارف القرآن)

فائدہ : حاصل اس ارشاد کا یہ ہے کہ جس کے ہاتھ میں کوئی امانت ہے اسپر لازم ہے کہ یہ امانت اسکے اہل و مستحق کو پہنچا دے۔(معارف القرآن)

امانت میں خیانت منافق کی علامت ہے

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اَرْبَعٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ کَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ کَانَ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنْھُنَّ کَانَتْ فِیْہِ خَصْلَۃٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰی یَدَعَھَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَاِذَا عَاھَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ .(رواہ البخاری)

ترجمہ :حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ پورا منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ بھی نفاق ہی ہے جب تک اسے چھوڑ نہ دے۔جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے اور جب بات کرے تو جھوٹ بولے اور جب عہد کرے تو اسے دھوکہ دے اور جب لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔(بخاری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

مال غنیمت امت محمدیہ ﷺ کے لئے حلال کیا گیا ہے

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللهَ رَأَي ضَعْفَنَا وَعَجْزَنَا فَطَيَّبَهَا لَنَا. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ پس غنیمت کا مال ہم سے پہلے کسی (امت) کیلئے حلال نہیں تھا جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں کمزور وعاجز دیکھا تو اس کو ہمارے لئے حلال قرار دیا۔ (بخاری)

مال غنیمت میں خیانت کرنیوالوں کیلئے وعید

(۳) عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَةِ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ رِجَالاً يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت خولہ انصاریہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ بعض لوگ اللہ کے مال (غنیمت۔ فئی، زکوٰۃ اور خمس کے مال) میں ناحق تصرف کرتے ہیں ایسے لوگ قیامت کے دن آگ کے سزاوار ہونگے۔ (مظاہر حق)

مال غنیمت میں سے خمس اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ وغیرہ کیلئے ہے

(۴) قوله تعالٰي – وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَا اَنْزَلْنَا عَلٰى عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ. وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ. (سورہ انفال آیت نمبر ۴۱)

ترجمہ :اور جان رکھو کہ جو کچھ تم کو غنیمت ملے کسی چیز سے سو اللہ کے واسطے ہے اس میں سے پانچواں حصہ اور رسول کے واسطے اور اسکے قرابت والوں کے واسطے اور یتیموں اور محتاجوں اور مسافروں کے واسطے ۔اگر تم کو یقین ہے اللہ پر اور اس چیز پر جو ہم نے اتاری اپنے بندے پر فیصلہ کے دن جس دن بھڑ گئیں دونوں فوجیں اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے ۔(معارف القرآن)

فائدہ : لفظ غنیمت لغت میں اس مال کیلئے بولا جاتا ہے جو دشمن سے حاصل کیا جائے اصطلاح شریعت میں غیر مسلموں کے جو مال جنگ و قتال اور قہر وغلبہ کے ذریعہ حاصل ہو اس کو غنیمت کہتے ہیں اور جو صلح و رضامندی سے حاصل ہو جیسے جزیہ و خراج وغیرہ کو فَیْئ کہا جاتا ہے ۔(معارف القرآن)

خلاصہ کلام یہ ہے کہ : مال غنیمت جو پچھلی امتوں کیلئے حلال نہیں تھا ۔امت مرحومہ کیلئے بطور انعام حلال کر دیا گیا ۔ آیت مذکورہ میں اسکی تقسیم کا ضابطہ اس عنوان سے بیان فرمایا گیا ہے کہ ۔ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ اس میں عربی لغت کے قاعدہ سے اول تو لفظ ما عموم پر دلالت کرتا ہے پھر اس عموم کی تاکید مزید کیلئے لفظ مِنْ شَيْءٍ بڑھایا گیا جس کے معنی یہ ہیں کہ جو کچھ چھوٹی بڑی چیز مال غنیمت میں حاصل ہو وہ سب اسی قانون کے تحت میں داخل ہے کسی چیز کو معمولی یا چھوٹا سمجھ کر کوئی شخص قانون تقسیم کے خلاف کر لے گا تو وہ سخت

toobaa-elibrary.blogspot.com

مجرم قرار پائے گا۔اسلئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سوئی اور اسکا دھاگہ بھی جو مال غنیمت کا جز ہو کسی کیلئے اس کا بغیر اپنے حصہ شرعی کے لے لینا جائز نہیں اور مال غنیمت میں سے کوئی چیز بغیر حصہ کے لینے کو حدیث میں غلول فرماکر اس پر شدید وعید فرمائی اور عام چوری سے زیادہ شدید حرام قرار دیا ہے۔اسی طرح مَاغَنِمْتُمْ کے بعد جب صرف پانچویں حصہ کو اللہ کیلئے رکھا گیا تو معلوم ہوا کہ باقی چار حصے مجاہدین کا حق ہے۔پھر رسول اللہ ﷺ کے بیان اور عمل نے اس کو اور اسکی پوری تفصیلات کو واضح کر دیا کہ یہ چار حصے مجاہدین میں ایک خاص قانون کے تحت تقسیم فرمائے۔اب اس پانچویں حصہ کی تفصیل قرآن کریم نے اس آیت میں متعین فرما دیا ہے اس جگہ چھ الفاظ مذکور ہیں لِلّٰہ – لِلرَّسُوْلِ – لِذِي الْقُرْبٰي – الْيَتٰمٰي – الْمَسَاكِيْنِ – ابْنِ السَّبِيْلِ اس میں لفظ لِلّٰہ تو ایک جلی عنوان ہے ان مصارف کا جن میں یہ پانچویں حصہ تقسیم ہو گا یعنی یہ سب مصارف خالص اللہ کیلئے ہیں اور اس لفظ کے اس جگہ لانے میں ایک خاص حکمت ہے جس کی طرف تفسیر مظہری میں اشارہ کیا گیا ہے۔ وہ یہ کہ رسول کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے خاندان کیلئے صدقات کا مال حرام قرار دیا گیا ہے کہ وہ آپ کے شایان شان نہیں کیونکہ عام لوگوں کے اموال کو پاک کرنے کیلئے ان میں سے نکالا ہوا حصہ ہے جس کو حدیث میں لوگوں کا میل کچیل فرمایا ہے۔وہ شان نبوت کے لائق نہیں۔(معارف القرآن)

پانچویں حصہ : مال غنیمت میں سے چونکہ آپ ﷺ اور آپ ﷺ کے خاندان کو بھی قرآن کی اس آیت نے حصہ دیا ہے اسلئے ان پر متنبہ کیا گیا کہ یہ حصہ لوگوں کی ملکیت سے منتقل ہو کر نہیں آیا بلاواسطہ اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے ہے جیسا کہ ابھی ذکر کیا گیا ہے کہ مال غنیمت کفار کی ملک سے نکل کر براہ راست حق تعالیٰ کی خالص ملکیت ہو جاتا ہے پھر اللہ کی طرف سے بطور انعام تقسیم ہوتا ہے اسلئے اس بات کی طرف اشارہ کرنے کیلئے کہ رسول اللہ ﷺ اور ذوی

toobaa-elibrary.blogspot.com

القربیٰ کو جو حصہ مال غنیمت کے خمس سے دیا گیا ہے وہ لوگوں کے صدقات کا نہیں بلکہ صرف اللہ کی طرف سے فضل وانعام ہے۔ (معارف القرآن)

ذوي القربیٰ :فقراء ذوي القربیٰ کا حق خمس غنیمت میں یتیم۔مسکین۔ مسافر سے مقدم ہے کیونکہ فقراء ذوي القربیٰ کی امداد زکوۃ وصدقات سے نہیں ہوسکتی۔ دوسرے یعنی۔یتیم۔مسکین۔مسافر کی امداد زکوۃ وصدقات سے بھی ہوسکتی ہیں۔ (معارف القرآن)

اللہ اور رسول سے اور آپس کی امانتوں میں خیانت نہ کرو

(۳) قوله تعالیٰ – یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَخُوْنُوْا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْٓا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ.

(سورہ انفال آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ :اے ایمان والو خیانت نہ کرو اللہ سے اور رسول سے اور خیانت نہ کرو آپس کی امانتوں میں جان کر۔ (معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں مسلمانوں کو یہ حکم دیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حقوق میں خیانت نہ کریں کہ حق ادا ہی نہ کریں یا اس میں کوئی اور کوتاہی کرکے ادا کریں آخر میں یہ بتلا دیا کہ تم تو خیانت کی برائی اور اسکے وبال کو جانتے ہی ہو پھر اس پر اقدام کرنا قرین دانشمندی نہیں اور چونکہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی سے غفلت وکوتاہی کا سبب عموماً انسان کے اموال واولاد ہوا کرتے ہیں۔کیونکہ بعض اوقات مال واولاد خود بھی انسان کیلئے دنیا ہی میں وبال جان بن جاتے ہیں۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۱۰۔قرض کا دینا اور ادا کرنا

(۱) قوله تعالي – مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ. (سورہ نساء آیت نمبر۱۲)

ترجمہ :بعد وصیت کے جو تم کر مرو یا قرض کے ۔(معارف القرآن)

مسئلہ : میت کی تجہیز وتکفین کے بعد کل مال میں سے پہلے قرضے ادا کرنے کے بعد جو مال بچے اس میں سے تہائی مال میں وصیت نافذ ہوگی (اگر میت نے وصیت کی ہو) (معارف القرآن)

(نوٹ) یہ مسئلہ باب دوم کے فصل نمبر۱۴میں آگیا ہے۔

قرض کی وصولی میں درگذر کرنیکی فضیلت

(۱) عَنْ اَبِيْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ سَرَّهُ اَنْ يُنْجِيَهُ اللهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيَامَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ :حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جس شخص کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کی سختیوں سے محفوظ رکھے تو اسے چاہئے کہ وہ مفلس و تنگدست سے اپنا قرض وصول کرنے میں تاخیر کرے یا اسکو معاف کر دے ۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو شخص قرض لیتے وقت ادائیگی کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکی امداد کرتا ہے

(۲) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا جو شخص قرض اس نیت سے لیتا ہے کہ اس قرضہ کو ادا کر دیگا تو اللہ تعالیٰ اسکی امداد کرتا ہے اور اس کا قرض ادا کر دیتا ہے اور جو شخص لوگوں کا مال لے اور اس کو ضائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے مال کو ضائع کر دیتا ہے۔ (رواہ البخاری' ازدہلوی)

قرض معاف کرنیکی فضیلت

(۳) عَنْ اَبِي الْيَسَرِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ اَظَلَّهُ اللهُ فِيْ ظِلِّهِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوالیسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے جو شخص تنگدست کو مہلت دے یا اس کو معاف کر دے تو اللہ تعالیٰ اسے اپنے سایہ رحمت میں جگہ دے گا۔ (مظاہر حق)

(٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ فَلَقِيَ اللهَ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ. (متفق علیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک شخص لوگوں سے قرض لین دین کا معاملہ کرتا تھا اوراس نے اپنے کارندے سے یہ کہہ رکھا تھا کہ جب کسی تنگدست کے پاس جاؤ تواس سے درگذر کرو شاید اللہ تعالیٰ ہم سے درگذر فرمائے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جب اس نے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تو اللہ نے اس سے درگذر کیا۔(مظاہرحق)

ادائیگی قرض پر قادر ہونے کے باوجود ادا نہ کرنا ظلم ہے

(۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ الرَّسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ فَاِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰي مَلِيْءٍ فَلْيَتْبَعْ.

(متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحب استطاعت کا (ادائیگی قرض میں) تاخیر کرنا ظلم ہے اور جب تم میں سے کسی کو صاحب استطاعت کے حوالہ کیا جائے تواس حوالہ کو قبول کرلینا چاہئے۔(مظاہرحق)

تین آدمیوں کا قرض اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ادا کرے گا

(۶) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ حضوراکرم ﷺ کاارشاد ہے کہ قیامت میں ہر قرض دار کا قرض اس کی نیکیوں میں سے ادا کیا جائے گا۔مگر تین آدمیوں کا قرض اللہ تعالیٰ اپنے پاس سے ادا کرے گا۔ایک تو وہ شخص جو جہاد فی سبیل اللہ کیلئے تیاری کرے اپنے اور اللہ کے دشمنوں سے مقابلہ کرنے کیلئے قرض لے کر قوت حاصل کرے۔دوسرا وہ شخص جس کے پاس کوئی مسلمان

toobaa-elibrary.blogspot.com

مرجائے اور وہ شخص اپنے مفلسی کی وجہ سے دوسرے سے قرض لے کر اس مسلمان میت کی تجہیز وتکفین کرے۔ تیسرا وہ شخص جو مفلس اور تنگدست ہو اوراپنی دین کو بچانے کیلئے قرض لے کر نکاح کرے۔ان تین آدمیوں کی جانب سے اللہ تعالیٰ قیامت کے روزاپنے پاس سے قرض ادا کردے گا۔

(ابن ماجہ، بزار، ازدہلوی)

قرض خواہ کو راضی کرنیکی فضیلت

(۷) حضرت خولہ بنت قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا جس شخص نے اپنے قرض خواہ کو راضی کرکے بھیجا اس کے لئے خشکی کے تمام جانور اور دریاؤں کی مچھلیاں استغفار کرتی ہیں۔(طبرانی، ازدہلوی) اسکا مطلب یہ ہے کہ قرض خواہ کا قرض ادا کردے یا حسن خلق کیساتھ اس سے وعدہ کرلے تاکہ وہ راضی ہوجائے۔

حقوق العباد: حضرت سفیان ثوری رحمہ اللہ فرماتے ہیں۔اگر تو اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ تونے ستر مرتبہ اللہ کی حق تلفی کی ہے (یعنی نافرمانی کی) تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تونے کسی بندہ کا ایک حق تلف کیا ہو۔(تنبیہ الغافلین)

قرض سے غفلت نہ کر: حضرت ابراھیم بن ادھم رحمہ اللہ فرماتے ہیں جس پر قرضہ ہو اس کے لئے مناسب نہیں کہ وہ زیتون یا اس سے گھٹیا چیز کا سالن بنائے جب تک کہ قرضہ ادا نہ کردے۔(یعنی اپنے اخراجات کم کرکے پہلے قرضہ ادا کردے)(تنبیہ الغافلین)

حدیث میں آتا ہے کہ اگر پڑوسی قرضہ مانگے تو تو اسکو قرضہ دیدے۔

(تنبیہ الغافلین)

(نوٹ) ایک حدیث میں آیا ہے اگر پڑوسی قرض مانگے تو تو اسکو قرضہ دیدے۔ (از تنبیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۱۱۔ پڑوسیوں کا حق ادا کرنا اور انکا اکرام کرنا

(۱) قوله تعالیٰ — وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ۔ الخ (سورہ نساء آیت نمبر ۳۶)

ترجمہ: اور ہمسایہ قریب اور ہمسایہ اجنبی اور پاس بیٹھنے والا۔

(معارف القرآن)

فائدہ: آیت مذکورہ میں حقوق پڑوسی رشتہ دار اور پھر پڑوسی غیر رشتہ دار کے حقوق اور پھر ہم پہلو ساتھی کے حقوق کا بیان ہے۔ (معارف القرآن)

اور حدیث میں خود رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بعض وہ پڑوسی ہیں جن کا صرف ایک حق ہے (وہ غیر مسلم ہے) بعض وہ ہیں جن کے دو حق ہیں (وہ پڑوسی بھی مسلمان بھی ہے) اور بعض وہ پڑوسی جن کے تین حق ہیں (جو پڑوسی بھی مسلمان بھی اور رشتہ دار بھی) اس حدیث کے راوی حضرت عائشہؓ و ابن عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (مشکوۃ)

(۱) رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جبرائیل امین ہمیشہ مجھے پڑوسی کی رعایت و امداد کی تاکید کرتے رہے۔ یہاں تک کہ مجھے یہ گمان ہونے لگا کہ شاید پڑوسی کو بھی رشتہ داروں کی طرح وراثت میں شریک کر دیا جائے گا۔

(متفق علیہ، از معارف القرآن)

پڑوسی کو تکلیف نہ دو

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاللّٰهِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لا يُؤْمِنُ واللهِ لا يُؤْمِنُ واللهِ لا يُؤْمِنُ قِيْلَ مَنْ يَا رَسُوْلَ اللهِ قَالَ الَّذِيْ لا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.

(متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اللہ کی اس کا ایمان نہیں ہے قسم ہے اللہ کی اس کا ایمان نہیں ہے قسم ہے اللہ کی اس شخص کا ایمان نہیں ہے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے پوچھا کہ یا رسول اللہ وہ کون شخص ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص جس کے پڑوسی اس کی برائیوں اور اس کے شر سے محفوظ ومامون نہ ہوں۔ (مظاہر حق)

(۳) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم لا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ وہ شخص جنت میں داخل نہیں ہوسکتا جس کے پڑوسی اس کی برائیوں وشر سے مامون نہ ہوں۔ (مظاہر حق)

مومن وہ نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور پڑوسی بھوکا رہے

(٤) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وسلم يَقُوْلُ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِيْ يَشْبَعُ وَجَارَةُ جَائِعٌ اِلٰي جَنْبِهٖ. (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

ترجمہ: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ شخص کامل مومن نہیں ہوسکتا جو پیٹ بھر

toobaa-elibrary.blogspot.com

کر کھائے اس حال میں کہ اسکا پڑوسی اسکے پہلو میں بھوکا ہو۔

(مظاہر حق)

(۵) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں قبیلہ بنی فلاں میں اترا ہوا ہوں مجھ سے قریب تر جو ہمسایہ ہے وہی زیادہ ایذا پہنچاتا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سن کر حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا کہ مسجد کے دروازے پر آواز لگا دو کہ چالیس گھر تک پڑوس ہے جس شخص کے پڑوسی اسکے بوائق سے محفوظ نہیں وہ جنت میں داخل نہ ہو گا کسی نے پوچھا بوائق کیا ہے؟ فرمایا، شر۔ (طبرانی، ازدہلوی)

(۶) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے پڑوسی کو ستایا اس نے مجھے ستایا اور جس نے مجھے ستایا اس نے اللہ کو ستایا۔ (ابوالشیخ، ازدہلوی)

پڑوسی کو ایذ دینے و لے کیلئے جہنم ہے

(۷) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا فلاں عورت بہت نماز پڑھتی ہے۔ صدقہ دیتی ہے اور روزہ رکھتی ہے۔ لیکن پڑوسی کو اپنی زبان درازی سے ستاتی رہتی ہے۔ فرمایا ایسی عورت جہنم میں ہے اسی طرح دوسری عورت کا ذکر کیا گیا کہ اس کا نماز روزہ کم ہے۔ صدقہ بھی کم دیتی ہے۔ لیکن اس کے پڑوسی اس سے مامون ہیں فرمایا وہ جنت میں ہے۔

(رواہ احمد وبزار والبیہقی فی شعب الایمان، ازدہلوی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جو بات اپنے لئے پسند کرے اور پڑوسی کیلئے پسند نہ کرے وہ مسلمان نہیں

(۸) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے جب تک کوئی شخص پڑوسی کیلئے بھی وہی بات پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے تب تک وہ مسلمان نہیں ہے۔

(رواہ مسلم، ازدہلوی)

(۹) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے ارادہ سے نکلے تو فرمایا۔ جس شخص نے پڑوسی کو ایذاء پہنچائی ہے وہ ہمارے ساتھ نہیں چل سکتا ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے پڑوسی کی دیوار میں پانی ڈال دیا ہے۔ فرمایا تم ہمارے ساتھ نہیں چل سکتے۔

(متفق علیہ، ازدہلوی)

(۱۰) حقوق پڑوسی: کسی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا۔ پڑوسی کے پڑوسی پر کیا حقوق ہیں؟ فرمایا۔ (۱) اگر پڑوسی قرضہ مانگے تو تو اسکو قرضہ دیدے۔ (۲) اگر وہ تیری دعوت کرے تو اسکو قبول کر۔ (۳) اگر وہ مریض ہوجائے تو اسکی عیادت کر۔ (۴) اگر وہ مدد چاہے تو اسکی مدد کر۔ (۵) مصیبت میں اسکی تعزیت کر۔ (۶) اسکی خوشی میں مبارک باد پیش کر۔ (۷) اسکے جنازہ میں شریک ہو۔ (۸) اسکی عدم موجودگی میں اسکے مکان میں اور اہل وعیال کی حفاظت کر۔ (۹) اسکی مرضی کے بغیر اونچا مکان نہ بنا۔ (تنبیہ الغافلین)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر۱۲۔معاملہ اچھا کرنا جس میں جائز طریقہ سے مال کا جمع کرنا بھی داخل ہے

(۱) قولہ تعالیٰ۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لا تَاْکُلُوْا اَمْوَالَکُمْ بَیْنَکُمْ بِالْبَاطِلِ الا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ. (سورۂ نساء آیت نمبر۲۹)

ترجمہ :اے ایمان والو۔ آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق طور پر مت کھاؤ۔لیکن کوئی تجارت ہو جو باہمی رضامندی سے واقع ہو تو مضائقہ نہیں۔(معارف القرآن)

فائدہ : (۱)اس آیت کے پہلے جملہ میں ناحق اور ناجائز طریقوں سے کسی کے مال میں تصرف کرنے کو حرام قرار دیا گیا ہے۔دوسرے جملہ میں جائز طریقوں کو حرمت سے مستثنیٰ کرنے کیلئے ارشاد فرمایا۔ الا اَنْ تَکُوْنَ تِجَارَۃً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ یعنی دوسروں کا وہ مال حرام نہیں جو بذریعہ تجارت باہمی رضامندی سے حاصل کیا گیا ہو۔(معارف القرآن)

(۲)کسی کا مال ناحق کھانا حرام ہے لیکن اگر رضامندی کے ساتھ یعنی بیع و شراء یا ملازمت و مزدوری کا معاملہ ہو جائے تو اس طرح دوسرے کا مال حاصل کرنا اور اس میں مالکانہ تصرفات کرنا جائز ہے۔(معارف القرآن)

تجارت اور تراض کی دو شرطیں

تجارت کیساتھ عَنْ تَرَاضٍ مِّنْکُمْ فرما کر یہ بتلا دیا کہ جہاں تجارت ہی نہ ہو بلکہ تجارت کے نام پر جوا، سٹہ، یا ربوا اور سود کا معاملہ ہو۔یا مال ابھی موجود نہیں

toobaa-elibrary.blogspot.com

محض ذہنی قرار داد پر اسکا سودا کیا گیا وہ بیع باطل اور حرام ہے۔ (معارف القرآن)
اسی طرح اگر تجارت یعنی مبادلہ اموال تو ہو لیکن اس میں فریقین کی رضامندی نہ ہو وہ بھی بیع فاسد اور ناجائز ہے۔ اور یہ دونوں صورتیں اکل اموال بالباطل میں داخل ہیں پہلی صورت کو فقہاء بیع باطل کے نام سے موسوم کرتے ہیں اور دوسری صورت کو بیع فاسد کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ (معارف القرآن)

ناپ تول میں کمی نہ کرو

(۲) قوله تعالیٰ — اُوْفُوْا الْكَيْلَ ولا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُخْسِرِيْنَ — وَزِنُوْا بِالْقِسْطَاسِ الْمُسْتَقِيْمِ. ولا تَبْخَسُوْا النَّاسَ اَشْيَاءَ هُمْ ولا تَعْثَوْا فِي الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ. (سورۃ الشعراء آیت نمبر ۱۸۱ تا ۱۸۳)

ترجمہ: پورا بھر کر دو ناپ اور مت ہو نقصان دینے والے اور تولو سیدھی ترازو سے اور مت گھٹا دو لوگوں کو ان کی چیزیں اور مت دوڑو ملک میں خرابی ڈالتے ہوئے۔ (معارف القرآن)

فائدہ: ترازو اور اسی طرح دوسرے ناپنے تولنے کے وسائل کو مستقیم اور سیدھے طور پر استعمال کرو۔ جس میں کمی کا خطرہ نہ رہے اور معاہدہ کے مطابق جتنا کسی کا حق ہے اس سے کمی کرنا حرام ہے خواہ وہ ناپنے تولنے کی چیز ہو یا کوئی دوسری چیز ہو۔ (معارف القرآن)

نماز جمعہ کے بعد کاروبار پر ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں

(۳) قوله تعالیٰ — فَاِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ فَانْتَشِرُوْا

toobaa-elibrary.blogspot.com

الاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (سورۂ جمعہ آیت نمبر۱۰)

ترجمہ :پھر جب تمام ہوچکے نماز پھیل پڑو زمین میں اور ڈھونڈو فضل اللہ کا اور یاد کرو اللہ کو بہت سا تاکہ تمہارا بھلا ہو۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں اسکی اجازت دیدی گئی کہ نماز جمعہ سے فارغ ہونے کے بعد تجارتی کاروبار اور اپنا اپنا رزق حاصل کرنے کا اہتمام سب کرسکتے ہیں۔اور بعض سلف صالحین سے منقول ہے کہ جو شخص نماز جمعہ کے بعد تجارتی کاروبار کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کیلئے ستر مرتبہ برکات نازل فرماتے ہیں۔(معارف القرآن)

سچا تاجر کا مرتبہ اور اللہ کی رحمت کے مستحق

(۱) عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الاَمِيْنُ مَعَ النَّبِيِّيْنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَاءِ. (رواہ الترمذی والدارمی والدارقطنی)

ترجمہ :حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔سچا اور امانتدار تاجر۔نبیوں اور صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوں گے۔(مظاہر حق)

(۲) عَنْ عُبَيْدِبْنِ رِفَاعَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلتُّجَّارُ يُحْشَرُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فُجَّارٌ اِلَّا مَنِ اتَّقٰى وَبَرَّ وَصَدَقَ. (رواہ الترمذی وابن ماجہ والدارمی)

ترجمہ :حضرت عبید بن رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تاجر حشر کئے جاویں گے قیامت کے دن

toobaa-elibrary.blogspot.com

فجار و نافرمان مگر جس نے پرہیز گاری کی اور نیکی کی اور سچ بولا۔
(مظاہر حق)

(۳) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَحِمَ اللهُ رَجُلاً سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰي وَاِذَا اقْتَضٰي

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس شخص پر رحمت کرتا ہے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور بھاؤ کرتے وقت نرمی سے پیش آتا ہے۔ (مظاہر حق)

پاک اور حلال روزی کمانے کا حکم

(٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اِنَّ اللهَ طَيِّبٌ لَا يَقْبَلُ اِلَّا طَيِّبًا وَاِنَّ اللهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اُمِرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ يٰاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذَكَرَ الرَّجُلَ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَشَرَابُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِيَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰي يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ. (رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تحقیق اللہ تعالیٰ پاک ہے قبول نہیں کرتا مگر پاک کو تحقیق کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ تعالیٰ نے مؤمنوں کو حکم دیا اس کی جسکی اپنے رسولوں کو حکم کیا تھا۔پس اللہ نے فرمایا اے رسولوں۔کھاؤ حلال کا رزق اور عمل کرو نیک اور فرمایا اے مؤمنو۔ پاک اور حلال کھانا کھاؤ جو کچھ ہم نے تم کو دیا۔پھر آپ ﷺ نے ذکر فرمایا ایک آدمی کی حالت کہ لمبا سفر کرتا ہے پراگندہ وغبار آلود بال دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اٹھا کر کہتا ہے اے میرے رب اے میرے رب حالانکہ اس کا کھانا حرام اور پینا حرام اور لباس حرام کا اور غذا دیا گیا حرام کا پس اسکی دعاء کس طرح قبول کرے۔(مظاہر حق)

تین قسم کے لوگوں پر قیامت کے دن دردناک عذاب ہوگا

(۵) عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ ثَلٰثَۃٌ لا یُکَلِّمُھُمُ اللّٰہ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ ولا یَنْظُرُ اِلَیْھِمْ ولا یُزَکِّیْھِمْ وَلَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ قَالَ اَبُوْ ذَرٍّ خَابُوْا وخَسِرُوْا مَنْ ھُمْ یَارَسُوْلَ اللّٰہ قَالَ اَلْمُسْبِلُ وَالْمَنَّانُ وَالْمُنْفِقُ سِلْعَتَہٗ بِالْحَلْفِ الْکَاذِبِ. (رواہ مسلم)

ترجمہ :حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن سے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ بات نہیں کرے گا اور نہ انکی طرف نظر رحمت سے دیکھے گا اور نہ ان کو گناہوں سے پاک کردے گا۔ان کے لئے دردناک عذاب ہے ابوذر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ محروم ہوئے اور ٹوٹے میں گئے ہوئے کون ہے یا رسول اللہ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ٹخنو کے نیچے لنگی یا پاجامہ کرنیوالا۔اور احسان جتانے والا۔اور جھوٹی قسم کھا کر سامان بیچنے والا۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

زمین میں سے حلال پاکیزہ چیزوں کو کھاؤ

(٤) قوله تعالي - يٰاَيُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِي الْاَرْضِ حلالاً طَيِّبًا. (سورۂ بقرہ آیت نمبر۱۶۸)

ترجمہ :اے لوگو کھاؤ زمین کی چیزوں میں سے حلال پاکیزہ۔
(معارف القرآن)

فائدہ :حلالاً طَيِّبًا اس لفظ کے اصلی معنی گرہ کھولنے کے ہیں۔جو چیز انسان کے لئے حلال کر دی گئی۔گویا ایک گرہ کھول دی گئی اور پابندی ہٹا دی گی۔ حضرت سہل بن عبد اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ نجات تین چیزوں میں منحصر ہے۔(۱)حلال کھانا۔(۲)فرائض ادا کرنا۔(۳)اور رسول اللہ ﷺ کی سنت کا اتباع کرنا۔اور لفظ طیب کے معنی ہیں پاکیزہ جس میں شرعی حلال ہونا بھی داخل ہے اور طبعی مرغوب ہونا بھی۔(معارف القرآن)

(٥) قوله تعالي - يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ وَاشْكُرُوْا لِلّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ.

(سورۂ بقرہ آیت نمبر۱۷۲)

ترجمہ :اے ایمان والو کھاؤ پاکیزہ چیزیں جو روزی دی ہم نے تم کو۔ اور شکر کرو اللہ کا اگر تم اسی کے بندے ہو۔(معارف القرآن)

فائدہ۔ حلال کھانے کی برکت۔اس آیت میں حلال طیب چیزوں کے کھانے اور اس پر شکر گزار ہونے کی ترغیب ہے۔کیونکہ جس طرح حرام کھانے سے اخلاق رذیلہ پیدا ہوتے ہیں عبادت کا ذوق جاتا رہتا ہے دعاء قبول نہیں ہوتی۔اسی طرح حلال کھانے سے ایک نور پیدا ہوتا ہے عبادت میں دل لگتا ہے

toobaa-elibrary.blogspot.com

گناہ سے دل گھبراتا ہے دعاء قبول ہوتی ہے اسلئے اللہ تعالیٰ نے اپنے سب رسولوں کو یہ ہدایت فرمائی ہے۔ یٰاَیُّھَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا یعنی اے ہمارے رسولو۔ تم پاکیزہ چیزیں کھاؤ اور نیک عمل کرو۔

(معارف القرآن)

فصل نمبر ۱۳۔ مال کا اپنے محل (موقع) پر خرچ کرنا۔ اسراف اور بخل سے بچنا بھی اسمیں داخل ہے

(۱) قولہ تعالیٰ — یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ. قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَیْرٍ فَلِلْوَالِدَیْنِ وَالْاَقْرَبِیْنَ وَالْیَتٰمٰی وَالْمَسٰکِیْنَ وَابْنِ السَّبِیْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ فَاِنَّ اللّٰہَ بِہٖ عَلِیْمٌ. (سورۂ البقرہ آیت نمبر ۲۱۵)

ترجمہ: تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کریں کہہ دو کہ جو کچھ تم خرچ کرو مال سو ماں باپ کیلئے اور قرابت والوں کیلئے اور یتیموں کیلئے اور محتاجوں کیلئے اور مسافروں کیلئے اور جو کچھ کروگے تم بھلائی سو وہ بے شک اللہ کو خوب معلوم ہے۔ (معارف القرآن)

(۲) قولہ تعالیٰ — وَیَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا یُنْفِقُوْنَ. قُلِ الْعَفْوَ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمُ الْاٰیٰتِ لَعَلَّکُمْ تَتَفَکَّرُوْنَ.

(سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۱۹)

ترجمہ: اور تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔ کہہ دے جو بچے اپنے خرچ سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمھارے واسطے حکم تاکہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

تم فکرو۔(معارف القرآن)

فائدہ : (پہلی آیت کے سوال کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا) جو کچھ بھی تم کو اللہ کیلئے خرچ کرنا ہو اسکے مستحق ماں باپ اور رشتہ دار اور یتیم بچے اور مساکین اور مسافر ہیں (دوسری آیت کے سوال کے جواب میں فرمایا) تم جو کچھ بھلائی کروگے اللہ تعالیٰ کو اسکی خوب خبر ہے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ اللہ کی طرف سے تم پر کوئی تحدید اور پابندی نہیں کہ مال کی اتنی ہی مقدار صرف کرو بلکہ جو کچھ بھی اپنی استطاعت کے موافق خرچ کروگے اللہ تعالیٰ کے پاس اسکا اجر وثواب پاؤ گے۔(معارف القرآن)

مسئلہ : یہ دونوں آیتیں فرض زکوۃ کے متعلق نہیں۔کیونکہ زکوۃ فرض کیلئے تو نصاب مال بھی مقرر ہے اور حالانکہ والدین زکوۃ کے مستحق نہیں۔اور پہلی آیت میں والدین پر خرچ کرنیکی تاکید ہے اسلئے ان دونوں آیتوں کا تعلق صدقہ نافلہ سے ہے نہ کہ صدقہ واجبہ سے۔(معارف القرآن)

مسئلہ : دوسری آیت میں ضرورت سے زائد مال خرچ کرنے کا ارشاد ہے مگر اس کی تصریح نہیں کہ ضرورت سے زائد جتنا مال ہے وہ سب خرچ کر دینا چاہئے۔یا کچھ آئندہ ضروریات کیلئے ذخیرہ رکھنا بھی جائز ہے۔صحابہ کرام میں ایک کافی بڑی جماعت ایسی بھی تھی جو اغنیاء صحابہ کے نام سے معروف تھی اور ان کے بعد انکی میراث میں بڑی بڑی رقمیں وارثوں کو ملیں۔

(معارف القرآن)

اپنی ضروریات کیلئے روپیہ ومال کا جمع کرنا گناہ نہیں بلکہ ثواب ہے

فوائد ضروری : فروغ الایمان میں لکھا ہے کہ مال حلال کی قدر کرنا چاہئے اسکو برباد نہ کرے مال پاس رکھنے سے نفس کو اطمینان رہتا ہے اور پریشانی روزی

toobaa-elibrary.blogspot.com

والا۔ پریشان دل والا ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں وارد ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آسمیں کوئی چیز کام نہ آئے گی بجز دینار و درھم کے روایت کیا اسکو احمد نے یعنی جس کے پاس روپیہ ہوگا وہ حرام کسب' حرص' حسد' دین فروشی اور سوال وذلت سے امراء کے دروازوں پر جانے اور انکی خوشامد کرنے سے ظالموں کے ظلم وستم سے اپنی دین وعلم کو برباد وخوار کرنے سے۔ بدولت مال کے بچا رہے گا اسلئے ہاتھ تھام تھام کر خرچ کرنا چاہئے۔ فضولیات میں خرچ نہ کرے۔ گو مباح ہی کیوں نہ ہو۔ اور غیر مشروع میں خرچ کرنا تو صریح حرام ہے اسکا ذکر ہی کیا۔ خصوصاً جو لوگ اہل تعلق ومحبوس اسباب ہیں ان کو تو یہ امر بہت ضروری ہے بلکہ جس قدر آمدنی ہو آسمیں جتنا بچ جاتا ہے بچاتا رہے تاکہ محتاجی' پیری' قحط اور سختی کے زمانہ میں کام آئے آسمیں کوئی گناہ نہیں۔ بلکہ نیت اگر اچھی ہو تو ثواب ہے جیسا کہ وارد ہے نعم المال الصالح لرجل الصالح۔ یعنی اچھا ہے نیک مال نیک بندہ کیلئے۔

(فروغ الایمان)

اللہ تعالیٰ کو قرض دینا فی سبیل اللہ خرچ کرنیکی فضیلت

(۳) قولہ تعالیٰ — مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا فَيُضٰعِفَهٗ لَهٗ اَجْرٌ كَرِيْمٌ. (سورۂ حدید آیت نمبر ۱۱)

ترجمہ: کون ہے ایسا کہ قرض دے اللہ کو اچھی طرح پھر وہ اسکو دونا کر دے اسکے واسطے اور اسکو ملے ثواب عزت کا۔ (معارف القرآن)

فائدہ: یعنی کوئی شخص ہے جو اللہ تعالیٰ کو اچھی طرح خلوص کیساتھ قرض کے طور پر دے پھر اللہ تعالیٰ اس دیئے ہوئے کا ثواب کو اس شخص کیلئے بڑھاتا چلا جاوے اور مضاعفت کیساتھ اس کیلئے اجر پسندیدہ تجویز کیا گیا ہے۔ (مضاعفت

toobaa-elibrary.blogspot.com

سے تو مقدار بڑھا دینے کو بیان کیا گیا اور لفظ کریم سے اس اجزاء کی کیفیت بہتر ہونیکی طرف اشارہ ہے) (معارف القرآن)

(۱) عَنْ خُرِيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَنْ اَنْفَقَ نَفَقَةً فِيْ سَبِيْلِ اللهِ كُتِبَ لَهُ بِسَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ. (رواه الترمذی)

ترجمہ :حضرت خریم ابن فاتک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اللہ کی راہ میں اپنے مال میں سے جو کچھ خرچ کرے گا اس کیلئے سات سو گناہ ثواب لکھا جائے گا۔ (مظاہر حق)

(۲) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ایک دینار جھاد فی سبیل اللہ میں خرچ کیا جائے اور ایک دینار کسی غلام کو آزاد کرانے میں اور ایک دینار کسی مسکین کو دیا جائے اور ایک دینار اپنے اہل وعیال پر خرچ کیا جائے تو ان سب میں اجر و ثواب کے لحاظ سے افضل وہ دینار ہے جو اہل وعیال کے نان نفقہ میں خرچ کیا گیا ہو۔ (رواہ مسلم ازدہلوی)

اسراف سے بچنا

(٤) قوله تعالي- ولا تُسْرِفُوْا اِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ. (سورۂ اعراف آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ :اور بے جا خرچ نہ کرو۔ اللہ کو خوش نہیں آتے بے جا خرچ کرنیوالے۔ (معارف القرآن)

فائدہ : ضرورت سے زیادہ کھانا پینا (اور خرچ کرنا) اسی طرح ضرورت سے

toobaa-elibrary.blogspot.com

کم (خرچ کرنا) اور باوجود قدرت واختیار کے ضرورت سے اتنا کم کھائے جس سے کمزور ہو کر ادائے واجبات کی قدرت نہ رہے۔ان دونوں قسم کے اسراف کو منع کئے ہیں۔اور ایک آیت میں ارشاد ہے۔

(۵) قوله تعالي – اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْا اِخْوَانَ الشَّيَاطِيْنِ. (سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ :فضول خرچی کرنیوالے شیطان کے بھائی ہیں۔

(معارف القرآن)

(٦) قوله تعالي – وَالَّذِيْنَ اِذَا اَنْفَقُوْا لَمْ يُسْرِفُوْا وَلَمْ يَقْتُرُوْا وَكَانَ بَيْنَ ذٰلِكَ قَوَامًا.

(سورۂ فرقان آیت نمبر ٦٧)

ترجمہ :اللہ کو وہ لوگ پسند ہیں جو خرچ کرنے میں توسط اور میانہ روی رکھتے ہیں نہ حد ضرورت سے زیادہ خرچ کریں اور نہ اس سے کم خرچ کریں۔(معارف القرآن)

خلاصہ یہ ہے کہ :كُلُوْا وَاشْرَبُوْا ولا تُسْرِفُوْا کے کلمات سے آٹھ مسائل شرعیہ نکلتے ہیں۔

اول : یہ کہ کھانا پینا بقدر ضرورت فرض ہے۔(معارف القرآن)

دوسرے : یہ کہ جب تک کسی چیز کی حرمت کسی دلیل شرعی سے ثابت نہ ہو جائے ہر چیز حلال ہے۔(معارف القرآن)

تیسرے : یہ کہ جن چیزوں کو اللہ اور اسکے رسول ﷺ نے ممنوع کر دیا ان کا استعمال اسراف اور ناجائز ہے۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

چوتھے : یہ کہ جو چیزیں اللہ نے حلال کی ہیں انکو حرام سمجھنا بھی اسراف اور سخت گناہ ہے۔ (معارف القرآن)

پانچویں : یہ کہ پیٹ بھر جانے کے بعد اور کھانا ناجائز ہے۔ (معارف القرآن)

چھٹے : یہ کہ اتنا کم کھانا جس سے کمزور ہو کر ادائے واجبات کی قدرت نہ رہے۔ (معارف القرآن)

ساتویں : یہ کہ ہر وقت کھانے پینے کی فکر میں رہنا بھی اسراف ہے۔ (معارف القرآن)

آٹھویں : یہ کہ جب کبھی کسی چیز کو جی چاہے تو ضروری ہی اسکو حاصل کرے۔

یہ تو اس آیت کے فوائد دینیہ ہیں اور اگر طبّی طور پر غور کیا جائے تو صحت و تندرستی کیلئے اس سے بہتر کوئی نسخہ نہیں۔ کھانے پینے میں اعتدال ساری بیماریوں سے امان ہے۔ (معارف القرآن)

بخل سے بچنا اور بخل کی مذمت

(۷) قوله تعالي – ولا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ. بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ. سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(سورۂ آل عمران آیت نمبر ۱۸۰)

ترجمہ : اور نہ خیال کریں وہ لوگ جو بخل کرتے ہیں اس چیز پر جو اللہ نے ان کو دی ہے اپنے فضل سے کہ بخل بہتر ہے ان کے حق میں بلکہ یہ برا ہے ان کے حق میں طوق بنا کر ڈالا جائے گا ان کے گلوں میں وہ مال جس میں بخل کیا تھا قیامت کے دن۔ (معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فائدہ : بخل کے معنی شرعی یہ ہیں کہ جو چیز اللہ کی راہ میں خرچ کرنا کسی پر واجب ہو اسکو خرچ نہ کرے۔اسی لئے بخل حرام ہے اور اس پر جہنم کی وعید شدید ہے اور جن مواقع میں خرچ کرنا واجب نہیں بلکہ مستحب ہے وہ اس بخل حرام میں داخل نہیں البتہ معنی عام کے اعتبار سے اسکو بھی بخل کہہ دیا جاتا ہے۔

(معارف القرآن)

(۳) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لا يَجْتَمِعُ شُحٌّ وَاِيْمَانٌ فِيْ قَلْبِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ اَبَدًا.

(رواہ النسائی)

ترجمہ : حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شُحّ وایمان کسی مسلمان کے قلب میں جمع نہیں ہوسکتے۔

(معارف القرآن)

فائدہ : شُحّ کی تعریف یہ ہے کہ اپنے ذمہ جو خرچ کرنا واجب تھا وہ ادا نہ کرے۔اس پر مزید یہ کہ مال بڑھانیکی حرص میں مبتلا رہے۔تو وہ بخل سے بھی زیادہ شدید جرم ہے۔(معارف القرآن)

(۸) قوله تعالى- وَالَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ وَيَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَيَكْتُمُوْنَ مَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِه.

(سورۂ نساء آیت نمبر ۳۷)

ترجمہ : جو کہ بخل کرتے ہیں اور سکھاتے ہیں لوگوں کو بخل اور چھپاتے ہیں جو ان کو دیا اللہ نے اپنے فضل سے۔(معارف القرآن)

(٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مَامِنْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيْهِ الا مَلَكَانِ يَنْزِلانِ فَيَقُوْلُ اَحَدُهُمَا اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَيَقُوْلُ الاٰخَرُ اَللّٰهُمَّ اعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا .(متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہر صبح کے وقت دو فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ان میں سے ایک یہ کہتا ہے اے اللہ بھلائی کے راستہ میں خرچ کرنیوالے کو اچھا عوض عطا فرما اور دوسرا کہتا ہے اے اللہ بخیل کو تباہی سے ہمکنار کر (یعنی بخیل کی مال و دولت ہلاک کر) (معارف القرآن)

بخیل اللہ سے دور اور جہنم کے قریب ہے

(۵) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلسَّخِيُّ قَرِيْبٌ مِنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّاسِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّارِ وَ الْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِنَ النَّارِ وَلَجَاهِلُ سَخِيٌّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ. (رواہ الترمذی)

ترجمہ :حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا۔ سخی اللہ سے قریب ہے جنت کے قریب ہے لوگوں کے قریب ہے جہنم سے دور ہے اور بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے جہنم کے قریب ہے البتہ اللہ کو جاہل سخی زیادہ محبوب ہے بخیل عابد سے۔(مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر ۱۴۔ سلام کرنا اور سلام کا جواب دینا

(۱) قولہ تعالیٰ – وَاِذَا حُيِّيْتُمْ بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْرُدُّوْهَا . اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ حَسِيْبًا . (سورۂ نساء آیت نمبر ۸۶)

ترجمہ :اور جب تم کو کوئی سلام کرے تو تم اس سے اچھے الفاظ میں سلام کرو یا ویسے ہی الفاظ کہہ دو بلاشبہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر حساب لیں گے ۔(معارف القرآن)

فائدہ : تحیّہ کے لفظی معنی ہیں کسی کو۔ حَيَّاكَ اللّٰه کہنا یعنی اللہ تم کو زندہ رکھے۔

قبل از اسلام عرب کی عادت تھی کہ جب آپس میں ملتے تو ایک دوسرے کو۔ حَيَّاكَ اللّٰه یا اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا یا اَنْعِمْ صَبَاحًا ۔وغیرہ الفاظ سے سلام کیا کرتے تھے ۔اسلام نے اس طرز تحیّہ کو بدل کر السلامُ عَلَيْكُم کہنے کا طریقہ جاری کیا جس کے معنی ہیں۔ تم ہر تکلیف اور رنج ومصیبت سے سلامت رہو۔

(معارف القرآن)

اسلامی سلام تمام اقوام کے سلام سے بہتر ہے

دنیا کی ہر مذہب وقوم میں اس کا رواج ہے کہ جب آپس میں ملاقات کریں تو کوئی کلمہ آپس کی دوستی اور اظہار محبت کیلئے کہیں ۔لیکن موازنہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اسلامی سلام جتنا جامع ہے کوئی دوسرا ایسا جامع نہیں ۔کیونکہ اس میں صرف اظہار محبت ہی نہیں ۔بلکہ ساتھ ساتھ ادائے حق محبت بھی ہے ۔کہ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء کرتے ہیں کہ آپ کو تمام آفات اور آلام سے سلامت رکھیں۔(معارف القرآن)

لفظ۔ سلامٌ کے معنی ہیں۔ نقائص وعیوب سے پاک اور نجات پانا۔ سلامٌ اللہ تعالیٰ کا ایک اسم پاک ہے جس کے معنی میں وہ ذات جو ہرعیب وآفت اور تغیروفنا سے پاک اور محفوظ ہے۔سلام اسلامی تہذیب ومعاشرت کا ایک خاص رکن ہے۔اور سلام کرنے کا طریقہ اسلام کا بالکل ابتدائی زمانہ میں شروع ہوا تھا۔(مظاہرحق)

سلام کی ابتدا آدم علیہ السلام نے جنت میں کیا

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ عَلٰي صُوْرَتِه طُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهٗ قَالَ اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰي اُولٰئِكَ النَّفَرِ وَهُمْ نَفَرٌ مِنَ الْمَلَائِكَةِ جُلُوْسٌ فَاسْتَمِعْ مَايُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَذَهَبَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ قَالَ فَكُلُّ مَنْ يَّدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰي صُوْرَةِ اٰدَمَ وَطُوْلُهٗ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدَهٗ حَتّٰي الْاٰنَ. (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر بنایا۔ان کی لمبائی ساٹھ گز

toobaa-elibrary.blogspot.com

کی تھی جب اللہ نے ان کو بنایا تو ان سے فرمایا۔ جاؤ اور اس جماعت کو سلام کرو اور وہ جماعت فرشتوں کی تھی جو وہاں بیٹھی ہوئی تھی پھر سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتی ہے وہ ہی تمہارا اور تمہاری اولاد کا جواب ہے۔ چنانچہ حضرت آدم علیہ السلام گئے اور کہا السلامُ عَلَیْکُمْ فرشتوں نے جواب دیا۔ السلامُ عَلَیْکَ وَ رَحْمَۃُ اللہ کا لفظ فرشتوں نے زیادہ کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بس جو شخص جنت میں داخل ہو گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہو گا اسی طرح پر اسکی لمبائی ساٹھ گز کی ہوگی پھر حضرت آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کی ساخت برابر کم ہوتی رہی یہاں تک کہ موجودہ مقدار کو پہنچی۔ (مظاہر حق)

فائدہ: سلام کرنے کا طریقہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو سکھایا اور جواب دینے کا طریقہ فرشتوں کے جواب سے ایجاد ہوا۔

مسئلہ: اگر دونوں ایک ہی ساتھ السلام علیکم کہیں تو دونوں میں سے ہر ایک پر جواب دینا واجب ہو گا۔ (مظاہر حق)

(۲) عَنْ عَبْدِ اللہ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رجلاً سَاَلَ رَسُوْلَ ﷺ اَیُّ الاسلامِ خَیْرٌ قَالَ تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرِیئُ السلامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اہل اسلام کی کون سی خصلت بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ کھانا کھلانا اور ہر جاننے والے اور نہ جاننے والے سب کو سلام کرنا۔ (مظاہر حق)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان پر سات حقوق ہیں

(۳) عَنِ الْبَرَآءِ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِعِيَادَةِ الْمَرِيْضِ وَاتِّبَاعِ الْجَنَازَةِ وَتَشْمِيْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَةِ الدَّاعِيْ وَرَدِّ السلامِ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ- وَنَهَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّهَبِ اَوْ قَالَ حَلْقَةِ الذَّهَبِ وَعَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ وَالدِّيْبَاجِ وَالسُّنْدُسِ وَالْمِيَاثِرِ.

(رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ہمیں نبی کریم ﷺ نے سات باتوں کا حکم دیا تھا اور سات سے روکا تھا۔ ہمیں آپ ﷺ نے بیمار کی بیمار پرسی کرنے کا حکم دیا تھا اور جنازہ کے پیچھے چلنے۔ چھینکنے والے کے جواب دینے۔ دعوت دینے والے کی دعوت قبول کرنے۔ سلام کا جواب دینے۔ مظلوم کی مدد کرنے اور قسم کھالینے والے کی قسم پوری کرنے میں مدد دینے کا حکم دیا تھا۔ اور آنحضور ﷺ نے ہمیں سات باتوں سے روکا تھا۔ سونے کی انگوٹھی سے یا بیان کیا کہ سونے کے چھلے سے ریشم اور دیبا اور سندس (دیبا سے باریک ریشمی کپڑا) پہننے سے اور (ریشمی) زین سے۔ (بخاری)

toobaa-elibrary.blogspot.com

سلام دوستی وتعلق قائم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے

(٤) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لَا تَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ حَتّٰى تَحَابُّوْا اولا اَدُلُّكُمْ عَلٰى شَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السلامَ بَيْنَكُمْ.

(رواہ مسلم)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تک کہ ایمان نہ لاؤ جنت میں داخل نہیں ہوسکو گے اور تمھارا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوسکتا جب تک کہ تم آپس میں تعلق دوستی قائم نہ کرو۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا میں تمھیں ایسا ایک ذریعہ نہ بتاؤں جس کے ذریعہ تم کو آپس میں دوستی کا تعلق قائم ہوجائے۔ وہ یہ کہ تم آپس میں سلام کو عام کرو۔ یعنی پہچان غیر پہچان سب کو سلام کرو۔ (مظاہر حق)

سلام کون کس کو کرے

(٥) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ. (متفق علیہ) وَفِيْ رِوَايَةِ الْبُخَارِيِّ وَالصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ.

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ سوار شخص پیدل چلنے والے کو سلام کرے۔ پیدل

toobaa-elibrary.blogspot.com

چلنے والے بیٹھنے والے کو سلام کرے اور قلیل والے۔ کثیر تعداد والے کو سلام کریں۔ اور بخاری کی ایک روایت میں ہے چھوٹے بڑے کو سلام کریں۔ (مظاہر حق)

آنحضرت ﷺ کی انکساری وشفقت سے لڑکوں کو سلام کرنا

(٦) عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ مَرَّ عَلٰی غِلْمَانٍ فَسَلَّمَ عَلَیْھِمْ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسول اللہ ﷺ کچھ لڑکوں کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے ان کو سلام کیا۔ (مظاہر حق)

کافر کے سلام کا جواب

(٧) عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمُ الْیَھُوْدُ فَاِنَّمَا یَقُوْلُ اَحَدُھُمْ اَلسَّامُ عَلَیْکَ فَقُلْ وَعَلَیْکَ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب یہودی تم کو سلام کرتے ہیں کہ ان کے کوئی یوں کہتے ہیں۔ اَلسَّامُ عَلَیْکَ (یعنی تم کو موت آئے) پس تم ان کو جواب دو وَعَلَیْکَ (مظاہر حق)

(٨) عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا سَلَّمَ عَلَیْکُمْ اَھْلُ الْکِتَابِ فَقُوْلُوْا وَعَلَیْکُمْ. (متفق علیہ)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اہل کتاب تمہیں سلام کریں تو تم ان کے جواب میں کہو وَعَلَیْکُمْ۔
(مظاہر حق)

راستہ میں بیٹھنے والوں پر راستہ کا پانچ حق ہے

(۹) عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْهَا قَالَ فَاِذَا اَبَیْتُمْ الا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوْا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ۔ قَالُوْا وَمَا حَقَّ الطَّرِیْقَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرَ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السلاَمِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ. (متفق علیہ)

ترجمہ :حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ہمارے لئے راستوں کے علاوہ اور کوئی بیٹھنے کی جگہ نہیں جہاں ہم باتیں کرتے ہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا جب تم بیٹھنے کے علاوہ دوسری صورت سے انکار کرتے ہو تو پھر راستہ کو اس کا حق ادا کرو۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ راستہ کا کیا حق ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔(۱) آنکھوں کا بند کرنا۔ (۲) ایذا رسانی سے باز رہنا (یعنی کسی کو تکلیف نہ دینا) (۳) سلام کا جواب دینا (۴) اور لوگوں کو اچھی باتوں کا حکم

toobaa-elibrary.blogspot.com

کرنا اور بری باتوں سے روکنا۔(مظاہر حق)

مسلم و غیر مسلم کی مخلوط مجلس میں سلام کرنے کا طریقہ

(۱۰) عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اخلاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُشْرِكِيْنَ عَبْدَةِ الْاَوْثَانِ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک ایسی مجلس کے پاس سے گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین آمیں بت پرست اور یہودی بھی باہم بیٹھے ہوئے تھے چنانچہ آپ ﷺ نے سلام کیا۔(مسلمانوں کے ارادے کرکے) (مظاہر حق)

سلام کے ثواب میں اضافہ کرنیوالے الفاظ

(۱۱) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر سلام کیا۔ آپ ﷺ نے جواب دے دیا۔ دوسرا شخص آیا اس نے کہا السلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ حضور ﷺ نے فرمایا بیس نیکیاں ہوئیں۔ تیسرا شخص آیا اس نے کہا السلامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سرکار ﷺ نے فرمایا یہ تیس نیکیاں ہوئیں۔(رواہ ابوداؤد)

ملاقات میں مصافحہ سے دونوں ہاتھ جدا ہونے سے قبل گناہ معاف کردیتے ہیں

(۱۲) حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دو مسلمان جب (سلام کے بعد) مصافحہ کرتے ہیں تو ان دونوں کے جدا

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کو بخش دیتے ہیں۔(رواہ ابوداؤد)

(۱۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا پورا سلام یہ ہے کہ مصافحہ کیلئے ہاتھ بھی ملائے۔

(رواہ الترمذی' ازدیلوی)

جماعت میں سے کسی ایک کا سلام کرنا کافی ہے اور مجلس میں سے ایک کا جواب دینا بھی کافی ہے

(۱٤) عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ يُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ يُّسَلِّمَ اَحَدُهُمْ وَيُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ يُّرَدَّ اَحَدُهُمْ. (رَوَاهُ الْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ مَرْفُوْعًا وَرَوٰى اَبُوْدَاوُدُ وَقَالَ رَفَعَهُ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ وَهُوَ شَيْخُ اَبِيْ دَاوُدَ)

ترجمہ: حضرت علی رضی اللہ عنہ ابن ابوطالب سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا جب کچھ لوگ گزر رہے ہوں تو ان میں سے کسی ایک کا سلام کرلینا ان سب کی طرف سے کافی ہوگا اسی طرح مجلس میں سے کسی ایک کا جواب دینا سب کی طرف سے کافی ہوگا۔اور بیہقی کے روایت بطریق مرفوع نقل کیا ہے مطلب یہ حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے نہ کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔(مظاہرحق)

اپنے گھر والوں کو سلام کرنا چاہئے

(۱۵) عَنْ قَتَادَةَ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اِذَا دَخَلْتُمْ

toobaa-elibrary.blogspot.com

بَيْتًا عَلٰي اَهْلِه وَاِذَا خَرَجْتُمْ فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهُ بِسلاَمٍ.

(رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلاً)

ترجمہ :حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب تم گھر میں داخل ہو تو اپنے گھر والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے باہر نکلو تو اپنے گھر والوں کو سلام کے ذریعہ رخصت کرو۔(مظاہر حق)

پہلے سلام بعد میں کلام

(١٦) عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلسلاَمُ قَبْلَ الكلامِ. (رواه الترمذی وقال ہذا حدیث منکر)

ترجمہ :حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کلام سے پہلے ہے۔(مظاہر حق)

جو پہلے سلام کرے وہ کبر سے پاک ہے

(١٧) عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اَلْبَادِيءُ بِا السلامِ بَرِيْءٌ مِنَ الْكِبْرِ. (رواه البيهقی فی شعب الايمان)

ترجمہ :حضرت عبداللہ (ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ) نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ سلام میں پہل کرنیوالا تکبر سے پاک ہے۔(مظاہر حق)

حضور ﷺ نے عورتوں کو سلام کیا

(١٨) عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ مَرَّ عَلَيْنَا رَسُوْلَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

لله ﷺ فِيْ نِسْوَةٍ فَسَلَّمَ عَلَيْنَا .(رواہ ابوداؤد وابن ماجہ والدارمی)

ترجمہ : حضرت اسماء بنت یزیدؓ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہم عورتوں کے پاس سے گزرے ہم کچھ عورتیں بیٹھی تھیں تو آپ ﷺ نے ہمیں سلام کیا۔(مظاہرحق)

کسی کے گھر میں جاوے تو اجازت لے کر سلام کرکے داخل ہو

(۲) قولہ تعالیٰ – یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَاتَدْخُلُوْا بُیُوْنًا غَیْرَ بُیُوْتِکُمْ حَتّٰی تَسْتَانِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰی اَھْلِھَا .

(سورۂ نور آیت نمبر ۲۷)

ترجمہ :اے ایمان والو۔اپنے گھر والوں کے علاوہ دوسرے گھروں میں داخل نہ ہو۔ جب تک کہ گھر والوں سے اجازت حاصل نہ کرلو اور انکو سلام نہ کرلو۔(مظاہرحق)

فائدہ :اس بارے میں مسنون طریقہ یہ ہے کہ دروازے پر کھڑے ہوکر اہل خانہ کو مخاطب کرکے یوں کہا جائے کہ السلامُ عَلَیْکُم کیا میں اندر آسکتا ہوں۔ اسکے بعد جب اجازت دے اہل خانہ تو اندر داخل ہوجائے۔ ورنہ واپس ہوجائے۔

سلام نہ کرنے والے کو اپنے پاس آنے کی اجازت نہ دو

(۱۹) عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ لَا تَأْذَنُوْا لِمَنْ لَمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ .(رواہ البیہقی فی شعب الایمان)

toobaa-elibrary.blogspot.com

ترجمہ :حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص سلام سے پہل نہ کرے اسکو اپنے پاس آنیکی اجازت نہ دو۔(مظاہرحق)

قرآنی آداب معاشرت کا ایک اہم باب

کسی کی ملاقات کو جاؤ تو پہلے اجازت لو

افسوس ہے کہ شریعت اسلام نے جس قدر اس معاملے کا اہتمام فرمایا کہ قرآن حکیم میں اسکے مفصل احکام نازل ہوئے اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے قول وعمل سے اسکی بڑی تاکید فرمائی۔اتنا ہی آج کل مسلمان اس سے غافل ہوگئے لکھے پڑھے نیک لوگ بھی نہ اس کو کوئی گناہ سمجھتے ہیں نہ اس پر عمل کرنیکی فکر کرتے ہیں۔(معارف القرآن)

استیذان کی حکمتیں اور مصالحتیں

(۱) حق تعالیٰ شانہ نے ہرانسان کو جو اس کے رہنے کی جگہ عطا فرمائی۔خواہ مالکانہ ہو یا کرایہ وغیرہ پر بہرحال اس کا گھر اس کا مسکن ہے اور مسکن کی اصل غرض سکون وراحت ہے قرآن عزیز نے اس طرف اشارہ فرمایا جَعَلَ لَكُمْ مِنْ بُيُوْتِكُمْ سَكَنًا۔یعنی اللہ نے تمہارے گھروں سے تمہارے لئے سکون وراحت کا سامان دیا۔(معارف القرآن)

(۲) ایذا رسانی یعنی اسلام نے کسی کو بھی ناحق تکلیف پہنچانا حرام قرار دیا ہے۔استیذان کے احکام میں ایک بڑی مصلحت لوگوں کی آزادی میں خلل ڈالنے اوران کی ایذارسانی سے بچنا ہے۔جو ہر شریف انسان کا عقلی فریضہ بھی ہے۔(معارف القرآن)

toobaa-elibrary.blogspot.com

(۳) جو شخص کسی کی ملاقات کیلئے اس کے پاس گیا ہے اسکی خود مصلحت یہ ہے کہ اجازت لے کر شائستہ انسان بن کر ملے گا تو مخاطب بھی اس کی قدر و منزلت سے بات سنے گا اگر اسکی کوئی حاجت ہے تو اسکے پورا کرنے کا داعیہ اسکے دل میں پیدا ہو گا ورنہ بلائے ناگہانی سمجھ کر دفع الوقتی سے کام لے گا۔ اور اسکو ایذاء مسلم کا گناہ الگ ہو گا۔ (معارف القرآن)

(۴) چوتھی مصلحت یہ ہے کہ فواحش اور بے حیائی کا انسداد ہے کہ بلا اجازت کسی کے مکان میں داخل ہو جانے سے یہ بھی احتمال ہے کہ غیر محرم عورتوں پر نظر پڑے اور شیطان دل میں کوئی مرض پیدا کر دے۔ (معارف القرآن)

(۵) پانچویں مصلحت یہ ہے کہ انسان بعض اوقات اپنے گھر کی تنہائی میں کوئی کام کر رہا ہوتا جس پر دوسروں کو اطلاع کرنا مناسب نہیں سمجھتا اگر کوئی بغیر اجازت کے گھر میں آجائے تو وہ جس چیز کو دوسروں سے پوشیدہ رکھنا چاہتا تھا اس پر مطلع ہو جائے گا۔ کسی کے پوشیدہ راز کو زبردستی معلوم کرنے کی فکر بھی گناہ اور دوسروں کیلئے موجب ایذاء ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: ان آیات میں یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے خطاب کیا گیا ہے جو مردوں کیلئے استعمال ہوتا ہے مگر عورتیں بھی اس حکم میں داخل ہیں۔ جیسا کہ عام احکام قرآنیہ اسی طرح مردوں کو مخاطب کر کے آتے ہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: اسی آیت کے عموم سے معلوم ہوا کہ کسی دوسرے شخص کے گھر میں جانے سے پہلے استیذان کا حکم عام ہے مرد عورت محرم غیر محرم سب کو شامل ہے۔ عورت کسی عورت کے پاس جائے یا مرد کسی مرد کے پاس۔ سب کو استیذان کرنا واجب ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: جس گھر میں صرف اپنی بیوی رہتی ہو اس میں داخل ہونے کے لئے

toobaa-elibrary.blogspot.com

اگرچہ اجازت طلب کرنا واجب نہیں مگر مستحب اور طریق سنت یہ ہے کہ وہاں بھی اچانک بغیر اجازت یا اطلاع کے اندر نہ جائے بلکہ داخل ہونے سے پہلے اپنے پاؤں کی آہٹ سے یا کھنکارنے کسی طرح پہلے باخبر کر دے پھر داخل ہو۔
(معارف القرآن)

مسئلہ : پہلے سلام اور پھر داخل ہونے کی اجازت لینے کا جو بیان اوپر حدیث سے ثابت ہوا۔ اس میں بہتر طریقہ یہ ہے کہ اجازت لینے والا خود اپنا نام لے کر اجازت طلب کرے۔ بعض لوگ داخل ہونے کی اجازت مانگی اپنا نام ظاہر نہیں کیا۔ اور اندر سے مخاطب نے پوچھا کون صاحب ہیں تو جواب میں کہہ دیا کہ میں ہوں۔ یہ برا طریقہ ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : دستک دینے والا اتنی زور سے نہ دے کہ جس سے سننے والا گھبرا اٹھے بلکہ متوسط انداز سے دے جس سے اندر تک آواز تو چلی جائے لیکن کوئی سختی ظاہر نہ ہو۔ کسی کو ایذاء نہ ہو۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : اگر کسی شخص نے کسی سے اجازت طلب کیا اور اس نے جواب میں کہہ دیا کہ اس وقت ملاقات نہیں ہو سکتی۔ تو لوٹ جائے اس سے برا نہ ماننا چاہئے کیونکہ ہر شخص کے حالات اور مقتضیات مختلف ہوتے ہیں بعض وقت وہ مجبور ہوتا ہے باہر نہیں آسکتا نہ آپ کو اندر بلا سکتا ہے۔ تو اس کے عذر کو قبول کرنا چاہئے۔ آیت میں مذکور ہے وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ۔ یعنی جب آپ کو کہا جائے کہ اس وقت لوٹ جائیں تو آپ کو خوش دلی سے لوٹ آنا چاہئے اس سے برا ماننا یا وہیں بیٹھ جانا دونوں چیزیں درست نہیں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : اگر کسی کے دروازے پر جا کر اجازت طلب کیا اور اندر سے کوئی جواب

toobaa-elibrary.blogspot.com

نہ آیا تو سنت یہ ہے کہ دوبارہ پھر استیذان کرے اور پھر بھی جواب نہ آوے تو تیسری مرتبہ کرے اور پھر بھی جواب نہ آوے تو اس کا حکم وہی جو ارجعوا کا ہے یعنی لوٹ جانا چاہئے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : شریعت اسلام نے حسن معاشرت کے آداب سکھانے اور سب کو ایذا وتکلیف سے بچانے کا دو طرفہ معتدل نظام قائم فرمایا ہے اس آیت میں جس طرح آنیوالے کو یہ ہدایت دی گئی ہے کہ اگر استیذان کرنے پر آپ کو اجازت نہ ملے اور کہا جائے اس وقت لوٹ جاؤ تو کہنے والے کو معذور سمجھو اور خوشدلی کے ساتھ واپس لوٹ جاؤ برا نہ مانو۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : یہ حکم اس وقت ہے جبکہ سلام یا دستک وغیرہ کے ذریعہ اجازت حاصل کرنے کی کوشش تین مرتبہ کرلی ہو کہ اب وہاں جم کر بیٹھ جانا موجب ایذاء ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : اگر کوئی کسی عالم یا بزرگ کے دروازہ پر بغیر استیذان کئے ہوئے اور بغیر ان کو اطلاع دیئے ہوئے انتظار میں بیٹھ رہے کہ جب اپنی فرصت کے مطابق باہر تشریف لاویں گے تو ملاقات ہوجائے گی یہ آمیں (یعنی ایذاء رسانی میں) داخل نہیں بلکہ عین ادب ہے خود قرآن کریم نے لوگوں کو یہ ہدایت دی ہے کہ وَلَوْ اَنَّهُمْ صَبَرُوْا حَتّٰى تَخْرُجَ اِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ یعنی رسول اللہ ﷺ جب گھر میں ہوں تو انکو آواز دیکر بلانا ادب کے خلاف ہے۔ بلکہ لوگوں کو چاہئے کہ انتظار کریں جس وقت آپ ﷺ اپنی ضرورت کے مطابق باہر تشریف لاویں اس وقت ملاقات کریں۔ (معارف القرآن)

مسئلہ : اسی طرح مساجد، مدارس، خانقاہوں، ہسپتالوں وغیرہ میں جو کمرہ وہاں کے منتظمین یا دوسرے لوگوں کی رہائش کیلئے مخصوص ہوں جیسے مساجد،

toobaa-elibrary.blogspot.com

مدارس، اور خانقاہوں کے خاص حجرے یا ریلوے ایرو ڈرم اور ہسپتالوں کے وفاتر اور مخصوص کمرے جو مریضوں یا دوسرے لوگوں کی رہائش گاہ ہیں وہ بے وقت غیر مسکونہ کے حکم میں نہیں۔ بلکہ مسکونہ کے حکم میں ہیں ان میں بغیر اجازت جانا شرعاً ممنوع اور گناہ ہے۔ (معارف القرآن)

استیذان سے متعلق چند دوسرے مسائل

جب کہ یہ معلوم ہوچکا کہ استیذان کے احکام شرعیہ کا اصل مقصد لوگوں کی ایذاء رسانی سے بچنا اور حسن معاشرت کے آداب سکھانا ہے تو اشتراک علت سے مسائل ذیل کا حکم بھی معلوم ہو۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: کسی شخص کو ایسے وقت ٹیلیفون پر مخاطب کرنا جو عادۃً اسکے سونے یا دوسری ضروریات میں یا نماز میں مشغول ہونے کا وقت ہو تو بلاضرورت شدیدہ جائز نہیں کیونکہ اسمیں بھی ایذاء رسانی ہے۔ البتہ جس سے بات چیت اکثر کرنا ہو تو اس سے دریافت کرلیا جائے کہ کس وقت بات کرنیکی سہولت ہوتی ہے پھر اس وقت کی پابندی کرے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: ٹیلیفون پر اگر طویل بات کرنا ہو تو پہلے مخاطب سے دریافت کرلیا جائے کہ فرصت ہو تو اپنی بات عرض کروں۔ کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ٹیلیفون کی گھنٹی آنے پر آدمی طبعاً مجبور ہوتا ہے کہ فوراً معلوم کرے کہ کون کیا کہنا چاہتا ہے اس ضرورت سے اپنی ضروری کام چھوڑ کر فون اٹھاتا ہے کوئی بے رحم آدمی اس وقت لمبی بات کرنے لگے تو سخت تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ: بعض لوگ ٹیلیفون کی گھنٹی بجتی رہتی ہے اور کوئی پرواہ نہیں کرتے نہ پوچھتے ہیں کہ کون کیا کہنا چاہتا ہے یہ اسلامی اخلاق کے خلاف ہے اور بات کرنیوالے کی حق تلفی ہے اور اسکا حق ہے کہ آپ اس کو جواب دیں۔ (معارف

toobaa-elibrary.blogspot.com

القرآن)

مسئلہ :اگر کوئی آپ کی ملاقات کو آئے اس کا تم پر حق ہے کہ اس سے بات کرو اور بلا ضرورت ملاقات سے انکار نہ کرو۔ (معارف القرآن)

مسئلہ :کسی کے مکان پر ملاقات کیلئے جاؤ اور اجازت حاصل کرنے کیلئے کھڑے ہو تو گھر کے اندر نہ جھانکو کیونکہ استیذان کی حقیقت تو یہی ہے کہ جو چیز آپ سے ظاہر نہیں کرنا چاہتا آپ اس سے مطلع نہیں ہونی چاہئے اگر پہلے جھانک لیا اور دیکھ لیا تو یہ مصلحت فوت ہوجائے گی حدیث میں اسکی سخت ممانعت آئی ہے۔اور کھڑکی اور دروازے سے ہٹ کر کھڑے ہو اور استیذان کریں۔

(معارف القرآن)

مسئلہ :جن مکانوں میں داخل ہونا آیات مذکورہ میں بغیر اجازت کے ممنوع قرار دیا ہے یہ عام حالات میں ہے اگر اتفاقاً کوئی حادثہ آگ لگنے یا مکان منہدم ہونے کا پیش آجائے تو اجازت لئے بغیر آسکیں جاسکتے ہیں اور آسکیں جاکر امداد کرسکتے ہیں اور جانا چاہئے۔ (معارف القرآن)

مسئلہ :جس شخص کو کسی نے بلا کر لانے بھیجا ہے اگر وہ اسکے قاصد کیساتھ ہی آگیا تو اب اجازت لینے کی ضرورت نہیں قاصد کا آنا ہی اجازت ہے۔ ہاں اگر اس وقت نہ آیا کچھ دیر کے بعد پہنچا تو اجازت لینا ضروری ہے۔

(معارف القرآن)

فصل نمبر۱۵۔چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا

اسلامی معاشرہ کے چھ باہمی حقوق وادب

(۱) عَنْ عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ لِلْمُسْلِمِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

عَلَي الْمُسْلِمِ ستٌّ بِالْمَعْرُوْفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ اذَا لَقِيَهُ وَيُجِيْبُهُ اذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ اذَا عَطَسَ وَيَعُوْدُهُ اذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ اذَامَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِه .(رواہ الترمذی والدارمی)

ترجمہ : حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان پر مسلمان کے چھ حقوق ہیں جو حسن سلوک سے متعلق ہیں۔ (۱)جب کوئی مسلمان ملے تو اسکو سلام کرنا۔ (۲)جب کوئی مسلمان دعوت دے تو اس کو قبول کرنا۔ (۳)جب کوئی مسلمان چھینکے تو اس پر یَرْحَمُكَ اللہ کہنا۔ (۴)جب کوئی مسلمان بیمار ہو تو اسکی عیادت کرنا۔ (۵)جب کسی مسلمان کا انتقال ہوجائے تو اسکے جنازے کے ساتھ جانا۔ (۶)اور مسلمان کیلئے اس چیز کو پسند کرنا جس کو خود اپنے لئے پسند کرتا ہے۔(مظاہرحق)

فائدہ : چھینکنے والے کا جواب یہ ہے کہ جب کوئی چھینک لے کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے تو اسکے جواب میں یَرْحَمُكَ اللہ کہنا۔اور اس کا مسئلہ یہ ہے کہ اگر الحمد للہ نہ کہے تو جواب واجب نہ ہوا یا آہستہ کہے گا دوسرا نہ سنے تب بھی واجب نہ ہوگا۔تین بار سے زیادہ چھینک آئے تو زکام کا اثر ہے جواب دینا نہ ہوگا۔چھینک کا جواب واجب علی الکفایہ ہے ایک بھی جواب دیدے تو سب سے ادا ہوجائے گا۔
(فروغ الایمان)

(۲) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ وَحَمِدَ اللهَ كَانَ حَقًّا عَلَي كُلِّ مُسْلِمٍ

toobaa-elibrary.blogspot.com

سَمِعَهُ اَنْ يَقُوْلَ لَهُ يَرْحَمُكَ اللهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِنَّمَا هُوَ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدُّهُ مَا اسْتَطَاعَ فَاِنَّ اَحَدَكُمْ اِذَا تَثَاوَبَ ضَحِكَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک کو پسند کرتا ہے اور جمائی کو ناپسند کرتا ہے اسلئے جب تم میں سے کوئی شخص چھینکے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو جتنے مسلمان اس کو سنے سب پر یہ حق لازم ہوتا ہے کہ اسکے جواب میں یَرْحَمُکَ اللہ کہے۔ لیکن جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہوتا ہے۔ اسلئے جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو حتی الامکان اسے روکے اسلئے جب کوئی جمائی لیتا ہے تو شیطان ہنستا ہے۔

(بخاری)

فائدہ: چھینکنے والے جب چھینک لے کر اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو سننے والے پر واجب ہے یَرْحَمُکَ اللہ کہے اور بخاری کی ایک روایت میں آیا ہے جب الحمدللہ کے جواب میں یَرْحَمُکَ اللہ کہنے کی آواز چھینکنے والے نے تو یہ کہے یَھْدِیْکُمُ اللہ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ یعنی اللہ تمھیں سیدھے راستے پر رکھے اور تمھارے حالات درست کرے۔ (بخاری، حدیث نمبر ۱۱۵۵)

فصل نمبر ۱۶۔ دنیا کو اپنے نقصان سے اور اپنی تکلیف سے بچانا

(۱) قولہ تعالیٰ — اِنَّ اللهَ يَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ

toobaa-elibrary.blogspot.com

وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ. (سورۂ نحل)

ترجمہ :بیشک اللہ تعالیٰ اعتدال اوراحسان اوراہل قرابت والوں کو دینے کا حکم فرماتے ہیں اور کھلی برائی اور مطلق برائی اور ظلم کرنے سے منع فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کواسلئے نصیحت فرماتے ہیں کہ تم نصیحت قبول کرو۔(معارف القرآن)

فائدہ : یہ آیت قرآن کریم کی جامع ترین آیت ہے جس میں پوری اسلامی تعلیمات کوچند الفاظ میں سمو دیا گیا ہے اور لکھتے ہیں اس آیت نے چھ حکم وجوبی وتحریمی دیئے ہیں اگر غور کیا جائے تو انسان کی انفرادی اور اجتماعی زندگی کی مکمل فلاح کانسخہ اکسیر ہیں۔(معارف القرآن)

(۲) قوله تعالي- يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَاتُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰي .(سورۂ بقرہ آیت نمبر ۲۶۴)

ترجمہ :اے ایمان والوں مت ضائع کرواپنی خیرات احسان رکھ کر اور ایذاء دیکر۔(معارف القرآن)

فائدہ :اس آیت میں تاکید کیساتھ اس طرح ارشاد فرمایا کہ اپنے صدقات کو برباد نہ کرو زبان سے احسان جتلا کر یا برتاؤ سے ایذاء پہنچا کر۔اس سے واضح ہوگیا کہ جس صدقات وخیرات کے بعد احسان جتلائے یا مستحقین کوایذاء پہنچانے کی صورت ہوجائے وہ صدقہ باطل کالعدم ہے۔اس پر کوئی ثواب نہیں۔(گویا مال صدقہ مستحقین کیلئے صدقہ دینے والے کی طرف سے ایذاء کا سامان ہوا)

(معارف القرآن)

مسلمان وہ ہے جس کے زبان اور ہاتھ سے مسلمان سلامت رہے

(۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ

toobaa-elibrary.blogspot.com

اَلْمُسلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِه وَيَدِه۔ وَ الْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَانَهَي اللّٰه عَنْهُ. (رواه البخاری)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو ﷺ سے مروی ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ سے نقل کیا کہ (سچا) مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان (کے ضرر) سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مہاجر وہ ہے جو ان کاموں کو چھوڑ دے جن سے اللہ نے منع کیا ہے۔ (بخاری)

فائدہ: مطلب یہ ہے کہ سچا مسلمان وہ کہلائے گا جو کسی دوسرے مؤمن کو اپنے ہاتھ سے یا زبان سے کوئی (ایذاء کی چیز اور) نقصان نہ پہنچائے نہ ہاتھ سے مارے نہ زبان سے برا بھلا کہے۔ اسی طرح ہجرت یہ ہے کہ آدمی اللہ کی منع کی ہوئی باتوں سے رک جائے۔ (حاشیہ بخاری)

(۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰه بْنِ عَمْرٍو قَالَ قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰه ﷺ اَيُّ النَّاسِ اَفْضَلُ قَالَ كُلُّ مَخْمُوْمِ الْقَلْبِ صَدُوْقُ اللِّسَانِ قَالُوْا صَدُوْقُ اللِّسَانِ نَعْرِفُهُ فَمَا مَخْمُوْمُ الْقَلْبِ قَالَ هُوَ النَّقِيُّ التَّقِيُّ لَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَلَا بَغْيَ وَلَا غِلَّ وَلَا حَسَدَ. (رواه ابن ماجه والبيهقی فی شعب الايمان)

دریافت کیا گیا لوگوں میں کون شخص سب سے بہتر ہے آپ ﷺ نے فرمایا ہر وہ شخص جو مخموم القلب اور زبان کا سچا ہو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا صدوق اللسان (زبان کا سچا) شخص تو ہم سمجھ گئے مخموم القلب ہمارے سمجھ میں نہیں آیا اسکی تشریح آپ ﷺ فرمادیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ وہ دل کا صاف اور اللہ سے ڈرنے والا انسان

toobaa-elibrary.blogspot.com

ہے جس پر نہ گناہوں کا بوجھ ہو نہ ظلم وتعدی کا بار ہو نہ اسکے دل میں کسی کا کینہ ہو اور نہ حسد۔ (ترجمان السنہ)

ظالم جہنم میں ڈال دیا گیا

(۳) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کیا جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ مفلس نہیں ہے بلکہ مفلس وہ ہے جو قیامت میں روزہ نماز اور زکوۃ کا ڈھیر لے کر آئے لیکن اس نے دنیا میں کسی پر ظلم کیا تھا۔ کسی کو گالی دی تھی۔ کسی پر تہمت لگائی تھی۔ کسی کو قتل کیا تھا یا اور کسی قسم کی تکلیف پہنچائی تھی تو قیامت میں اسکی ساری نیکیاں مظلوم کو دلوا دی گئیں اور مظلوم کے گناہ اسکی گردن پر رکھ دیئے گئے اور پھر اسکو جہنم میں ڈال دیا گیا حقیقی مفلس یہ ہے اور اس سے بڑھ کر کون مفلس ہوسکتا ہے۔ (رواہ مسلم وترمذی' ازدہلوی)

(۴) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظالم کی نیکیاں مظلوم کو۔ مظلوم کے گناہ ظالم کو دلوائی جائیں گے۔ (رواہ احمد طبرانی' ازدہلوی)

(۵) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر کسی کا کسی پر کوئی حق ہو۔ کسی نے کسی پر ظلم کیا ہو یا آبرو ریزی کی ہو تو اسکو دنیا ہی میں معاف کرالو۔ قیامت میں روپیہ پیسہ سے بدلہ نہیں لیا جائے گا۔ (رواہ البخاری وترمذی)

(۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ ظالم امراء کی حاشیہ نشینی اختیار کرتے ہیں اور ظالموں کی اعانت کرتے ہیں۔ ان کا انجام سخت خراب ہوگا۔ نہ تو مسلمانوں میں ان کا شمار ہوگا۔ نہ وہ میرے حوض پر آئیں گے۔ خواہ وہ کتنا ہی اسلام کا دعوی کریں۔ (رواہ ابن سنن' ازدہلوی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

فصل نمبر ۱۷۔ لہو ولہب سے بچنا

(۱) قوله تعالیٰ – اِعْلَمُوْا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ. (سورۂ حدید آیت نمبر ۲۰)

ترجمہ: جان رکھو کہ دنیا کی زندگانی یہی ہے کھیل اور تماشہ اور بناؤ اور بڑائیاں کرنی آپس میں اور بہتائیت ڈھونڈھنی مال کی اور اولاد کی۔ (معارف القرآن)

فائدہ: لَعِب وہ کھیل ہے جس میں فائدہ مطلق پیش نظر نہ ہو۔ جیسے بہت چھوٹے بچوں کی حرکتیں۔ لَھْوٌ وہ کھیل ہے جس کا اصل مقصد تو تفریح اور دل بہلانا اور وقت گذاری کا مشغلہ ہوتا ہے ضمنی طور پر کوئی ورزش یا دوسرا فائدہ بھی آمیں حاصل ہوجاتا ہے جیسے بڑے بچوں کے کھیل۔ گنید شناوری یا نشانہ بازی وغیرہ حدیث میں نشانہ بازی اور تیرنے کی مشق کو اچھا کھیل فرمایا ہے۔ زینت بدن اور لباس وغیرہ کی معروف ہے۔ ہر انسان اس دور سے گذرتا ہے کہ عمر کا بالکل ابتدائی حصہ تو خالص کھیل یعنی لعب میں گذرتا ہے اسکے بعد لَھْوُ شروع ہوتا ہے اس کے بعد اس کو اپنے بدن تن اور لباس کی زینت کی فکر ہونے لگتی ہے۔ اسکے بعد ہمعصروں ہم عمروں سے آگے بڑھنے اور ان پر فخر جتلانے کا داعیہ ہوتا ہے۔ بڑھاپا آیا۔ اب مشغلہ تکاثر فی الاموال واولاد کا ہوگیا کہ اپنے مال و دولت کے اعداد و شمار اور اولاد و نسل کی زیادتی پر خوش ہوتا رہے ان کو گنتا گناتا رہے۔ مگر جیسے جوانی کے زمانے میں بچپن کی حرکتیں لغو معلوم ہونے لگی تھیں بڑھاپے میں پہنچ کر جوانی کی حرکتیں لغو و ناقابل التفات نظر آنے لگیں۔ اب بڑے میاں کی آخری منزل بڑھاپا ہے اس میں مال کی بہتات اولاد کی کثرت

toobaa-elibrary.blogspot.com

وقوت اور ان کے جاہ ومنصب پر فخر سرمایہ زندگی اور مقصود اعظم بنا ہوا ہے قرآن کریم کہتا ہے کہ یہ حال بھی گذر جانے والا ہے اور فانی ہے۔ اگلا دور برزخ پھر قیامت کا ہے۔ اسکی فکر کرو کہ وہ ہی اصل ہے۔ قرآن کریم نے اس ترتیب کے ساتھ ان سب مشاغل ومقاصد دنیویہ کا زوال پذیر' ناقص' ناقابل اعتماد ہونا بیان فرمادیا۔ (معارف القرآن)

بری کھیل

(۱) عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جتنی چیزیں لہو ولعب کی ہیں سب بیہودہ ہیں مگر ایک تو کمان سے تیر پھینکنا۔ دوسرے گھوڑے کو سدھانا۔ تیسرے اپنی بیوی سے ملاعبت کرنا۔ یہ تینوں کھیل فائدہ کے ہیں۔
(رواہ الترمذی)

(۲) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ جس نے نرد شیر کا کھیل کھیلا اس نے گویا اپنے ہاتھوں کو سور کے خون میں رنگ لیا۔
(رواہ مسلم' از دہلوی)

(۳) (حضرت بریدہ ہی کی روایت) کے الفاظ یہ ہیں جو ابوداؤد وابن ماجہ میں ہیں۔ جس نے نرد شیر کا کھیل کھیلا اس نے اپنے ہاتھوں کو سور کے خون اور گوشت میں غوطہ دیا۔ (از دہلوی)

(۴) حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کھیل کھیلا نرد شیر کیساتھ اس نے اللہ کی نافرمانی کی۔ (رواہ ابوداؤد' از دہلوی)

(۵) حضرت ابو ھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کعبین سے لہو ولعب کرنا عجمیوں کا جوا ہے۔ (رواہ الطبرانی' از دہلوی)

(۱) فائدہ: نرد بازی' ایک کھیل ہے جس میں ہار جیت ہوتی ہے۔ ہندوستان'

toobaa-elibrary.blogspot.com

پاکستان میں جیسے شطرنج، تاش اور مصر میں۔ طولہ، بھی اس ہی قسم کا ایک کھیل ہے۔ اہل مصر عام طور سے طولہ کا جوا کھیلتے ہیں۔ (از دہلوی)

(۲) فائدہ: اکثر دل بھلانے کی چیزیں وقت عزیز کے ضائع کرنے والی اور لغو ہیں مگر یہ تینوں چیزیں (جو حدیث نمبرا میں گذر چکی ہیں) یا جوان کے مثل ہو۔ (یعنی آج کل نئی نئی چیزیں جو جہاد میں کار آمد ہیں سب کی مشق یہی درجہ رکھے گی اور جہاد میں کار آمد ہوں پریڈ، بندوق، توپ چلانا، نشانہ بازی کرنا، ہوائی جہاز، کار وغیرہ چلانا اور بم سازی کرنا۔ وغیرہ سب اس میں داخل ہیں جو کام جہاد میں ہوتے ہیں) (از فروغ الایمان)

اور یہاں سے شطرنج، گنجیفہ، چوسر اور ہزاروں لغویات کا حال معلوم ہوسکتا ہے بلکہ اگر ان کے آثار مذمومہ میں غور کرکے دیکھا جائے تو باطل سے بڑھ کر کسی لقب کے مستحق نہیں اور جو فائدے اس میں بیان کئے جاتے ہیں۔ عقلا کے نزدیک باد درشت (مٹی بھرا ہوا) سے زیادہ ان کی وقعت نہیں ہے۔

(فروغ الایمان)

فصل نمبر۱۸۔ راستہ سے تکلیف دہ چیز کا دور کرنا

(۱) عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ الْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُوْنَ شُعْبَةً فَاَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ. (متفق علیہ)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے راویت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ایمان کی ستر (۷۰) سے زیادہ شاخیں ہیں (بعض روایت میں ستتر (۷۷) کا لفظ آیا ہے) ان میں سب سے افضل لا الہ الا اللہ کا پڑھنا اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف

toobaa-elibrary.blogspot.com

وہ چیز (اینٹ پتھر لکڑی کانٹے پاخانہ وغیرہ) کا ہٹا دینا ہے اور حیاء بھی ایمان کا ایک شعبہ ہے۔ (فضائل ذکر)

(۲) عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ يُمِيْطُ الْاَذٰي عَنِ الطَّرِيْقِ صَدَقَةٌ. (رواہ البخاری)

ترجمہ: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم ﷺ کے حوالہ سے بیان کیا کہ راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔ (بخاری)

(۳) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا میرے سامنے میری امت کے برے بھلے اعمال پیش کئے گئے راستہ سے ایذاء کی چیز کو دور کر دینا مجھے بہترین اعمال میں سے بتایا گیا۔ (رواہ مسلم از دہلوی)

(۴) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا راستہ میں سے پتھر کانٹے وغیرہ کو ہٹا دینا صدقہ ہے۔ (رواہ البیھقی فی شعب الایمان)

راستے سے تکلیف دہ چیز کو ہٹا دینے والا جنتی ہے

(۵) حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے راویت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ جس نے راستہ میں سے تکلیف کی چیز کو دور کر دیا اسکے نامہ اعمال میں ایک نیکی لکھی گئی اور جس کی ایک نیکی بھی قبول ہوگئی وہ جنتی ہے۔ (رواہ الطبرانی از دہلوی)

(۶) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایک آدمی نے راستہ میں سے ایک کانٹوں دار لکڑی ہٹا دی تھی۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے فعل کو پسند کیا اور اس کو بخش دیا۔ (متفق علیہ از دہلوی)

toobaa-elibrary.blogspot.com

جنت میں لوٹ لگا رہا ہے

(۷) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے ایک آدمی کو دیکھا جنت میں لوٹ لگا رہا ہے مجھے معلوم ہوا کہ اس نے راستہ میں سے ایک ایسے درخت کو کاٹ کر پھینک دیا تھا جس سے مسلمانوں کو ایذاء پہنچتی تھی۔ (رواہ مسلم، از دہلوی)

موذی جانور کو قتل کر دینا نیکی کا کام ہے

(۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ سانپ کو قتل (مار دینے والا) کرنیوالا سات نیکیاں پاتا ہے۔

(رواہ احمد، از دہلوی)

(۹) حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جو شخص گرگٹ کو پہلی ضرب میں مار دے اسکا ثواب اس سے زائد ہے جو دو ضربوں میں مارے اور دو ضربوں والے کا ثواب اس سے زائد ہے جو تین ضربوں میں مارے۔ (مسلم، دہلوی)

(۱۰) حضرت ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر گھر میں سانپ نکلے تو اس سے کہہ دے کہ تجھے قسم ہے اس عہد کی جو تو نے حضرت نوح علیہ السلام اور حضرت سلیمان علیہ السلام سے کیا تھا ہم کو ایذاء نہ پہنچا۔ اگر اس کے بعد بھی نکلے تو اس کو قتل کر دے۔ (رواہ ابوداؤد، از دہلوی)

(نوٹ) آج بتاریخ ۲۶ رجب المرجب ۱۴۱۷ھ بروز اتوار صبح پونے دس بجے یہ کتاب اختتام پذیر ہوا۔ ۸/۱۲/۹۶

toobaa-elibrary.blogspot.com

دعاوشکر

یاالٰہی یارب کریم اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے اس کتاب کو جس طرح تونے اپنے فضل وکرم سے اتمام کو پہنچایا اسی طرح شرف قبولیت سے بھی مشرف فرمائے اور سب مسلمانوں کے حق میں خصوصاً علماء وطلباء کے حق میں اس کو مفید اور نافع کیجئے کہ وہ اسکو سمجھ کر اور عمل کرکے اپنے ایمان کو مکمل بنائیں اور سب کے طفیل وبرکت سے اس ناکارہ کو ایمان کامل عطا فرماکر اس کتاب کو وسیلہ نجات وذریعہ اپنے قرب ورضامندی کا کیجئے۔ آمین

احقر محمد ادریس مظاہری

۱۴۱۷/۷/۲۶ھ

۹۶/۱۲/۸

toobaa-elibrary.blogspot.com

فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ۝

فتاویٰ حبیبیہ

حصہ اوّل

تالیف

از حضرت مولانا مفتی حبیب اللہ صاحب مدظلہ مفیدیربادوی فاضل مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

یعنی

فقہ حنفی سے معمور اور نادر خزینہ جود و حصوں پر مشتمل ہے

ناشر حضرت مولانا محمد ادریس صاحب مدظلہ مدرسہ جامعہ خلیلیہ موتی کالونی کراچی ۱۹

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنے پیارے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے

قرآن مجید، پس شریف، مکمل سپارہ سیٹ، معریٰ و مترجم، قاعدے، نماز کی کتب، حدیث وفقہ کی نادر عربی، اردو، انگریزی کتب، یہاں سے حاصل کر کے مستحق علمائے کرام اور مدارس میں بطور صدقہ جاریہ تقسیم فرمائیں۔ اسکے علاوہ دیگر موضوعات تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت النبی ﷺ، تصوف، تاریخ، اصلاحی کتب بھی دستیاب ہیں تفصیلی فہرست مفت حاصل فرمائیں۔

تقسیم کیلئے چند اہم اور مفید کتب

قرآن مجید : ..... معریٰ مختلف سائز، حافظی و حمائل شریف۔

قرآن مجید مترجم : ..... اعلیٰ کاغذ نفیس بائینڈنگ کے ساتھ مختلف رنگوں میں۔

سپارہ سیٹ معریٰ : ..... ۳۰ سپاروں کا مکمل سیٹ مختلف انداز میں۔

دورِ نبوی ﷺ کا نظام حکومت : .... (عہد نبوی کا اسلامی تمدن) حضرت سید رضی الدین احمدؒ

صحبت کے اثرات : ..... حضرت سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ

ولذکر اللہ اکبر : ..... حضرت سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ

بائبل قرآن اور سائنس : ..... موریس بوکائے مترجم ثناء الحق (اردو ایڈیشن)

بائبل قرآن اور سائنس : ..... موریس بوکائے (انگریزی ایڈیشن)

تحفہ افواج اسلام : ..... کرتل فیوض الرحمٰن (۲ جلد) (جہاد کے موضوع پر انتہائی مفید کتاب)

متاع نور : ..... (سوانح حضرت مولانا نور احمد صاحبؒ) تالیف مولانا رشید اشرف سیفی

درس ترمذی : ..... حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب (۳ ج) ترتیب مولانا رشید اشرف سیفی

معلم الحجاج : ..... مولانا سعید احمد طبع کمپیوٹر ۳ رنگہ اعلیٰ

طریقہ حج و عمرہ : ..... مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی صاحب مدظلہ۔

پیغمبر اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام..... (انگریزی ایڈیشن)

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۴۳۷۔ ڈی لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵ فون: ۲۱۶۴۸۸۰، فیکس / فون: ۷۲۲۳۶۸۸

E-Mail: quran@biruni.erum.com.pk

toobaa-elibrary.blogspot.com

ادارۃ القرآن کراچی کی چند اہم، مفید عربی، اردو، انگریزی کتب

المصنف
للحافظ عبد الرزاق الصنعاني
پاکستان میں پہلی بار جدید ایڈیشن
۱۲ جلد مع فہارس - قیمت =/۳۹۸۰

إعلاء السنن
ظفر احمد العثماني التهانوي
جدید ایڈیشن
۲۲ اجزاء ۱۸ مجلد مع فہارس - قیمت =/۴۸۰۰

شرح الطیبی
علی
مشکوٰۃ المصابیح
پہلی بار طرز جدید
۱۲ جلد مع فہارس - قیمت =/۲۸۸۰

احکام القرآن
مولانا ظفر احمد العثمانی التھانوی رحمۃ اللہ علیہ
۵ جلد مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندی کا تکملہ علومی - قیمت =/۱۱۸۰

مجموعۃ رسائل الکشمیری
محمد انور شاہ الکشمیری
۴ جلد - قیمت =/۱۰۸۰
پہلی بار طرز جدید

الفتاوی التاتارخانیۃ
۵ جلد - قیمت =/۱۴۸۰

جدید فقہی مباحث
مولانا مجاہد الاسلام قاسمی
۵ جلد - قیمت =/۸۱۰

الکوکب الدری
علی
جامع الترمذی
۴ جلد - قیمت =/۱۱۸۰

مسند ابو داود طیالسی
یلیہ
سوالات ابی عبید الآجری ابا داود فی الجرح والتعدیل
امام ابو داود سلیمان ابن داؤد ابن الجارود طیالسی
۲ جلد - قیمت =/۳۳۳

ابو حنیفہ واصحابہ المحدثون "مظفر احمد عثمانی" ... =/۱۲۶۰
تسہیل القصی شرح مولانا انور بدخشانی - ... =/۱۶۰
تلخیص الصحیفہ بمناقب امام ابی حنیفہ سیوطی ... =/۱۸۰
الدر منثور شرح صحیح مسلم سیوطی ۲ جلد ... =/۴۸۰
درہم الصرہ علامہ خورد ہاشم سندھی ... =/۶۸۰
الجامع الصغیر النافع الکبیر امام محمد شیبانی ... =/۴۸۰
شرح عینی علی کنز الدقائق متن شرح نقایہ جلد ... =/۴۸۰
عقائد الوشتانی فی ہدایۃ الصرفیہ طاہر نجیر ... =/۹۰
عنوان اشرف الوالی فی الحدود والتاریخ ... =/۶۸۰
فوائد فی علوم نفع شعیب احمد الکیرانوی ... =/۱۴۴۰
فہرست موضوعی لایات القرآن الکریم ... =/۴۸۰
القاموس الفقہی - سعدی ... =/۱۸۰
کتاب الآثار امام محمد شیبانی مع فایض الانوار عمر ... =/۱۲۰
کشف الحقائق شرح کنز الدقائق شرح افوایہ حسن ... =/۴۴۰
کشف الدقی عن مرویات ابی حنیفہ "محمد انور شاہ" ... =/۹۰
مکاتیب الامام ابی حنیفہ - دکتور الوفا ... =/۴۸۰
مشکلات القرآن علامہ انور شاہ کشمیری" ... =/۴۸۰
نکت الطریف دکھوٹی ... =/۱۶۰

رہنمائے سعادت تخلیص کیمیائے سعادت ... =/۱۲۰
سوانح حیات حضرت تھانوی مولانا انور احمد" ... =/۱۵۰
صحبت کے اثرات حضرت رضی الدین صاحب" ... =/۱۸۰
طریقہ حج و عمرہ مولانا مفتی محمد عاشق الٰہی ... =/۲۶۰
عکاظ فخری حضرت رضی الدین صاحب" ... =/۶۶۰
مصباح نور (سوانح حضرت مولانا انور احمد" ... طبع
معلم الحجاج مولانا عبید احمد جدید ایڈیشن ہر رنگ ... =/۱۵۰
نبیوں کی بچی کہانیاں رضی الدین" ... =/۱۲۰
ہلسور مسلم سپہ سالار فرغانہ رضی الرحمن صاحب ... =/۶۶۰
نماز مترجم مع مسنون رمائیس ... =/۴۷۰
نماز کرنہ کبیر رضی الدین صاحب" ... =/۱۸۰
JESUS پیغمبر اسلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام ... =/۷۲۰
(Authontyofsunnah) مولانا مفتی خلق ... =/۷۲۰
Islam Introduction (تعارف اسلام) ... =/۲۱۰
خطبات مدراس آکبر یزی (سید سلیمان ندوی) ... =/۲۹۰
Shamaa-il-tirmidhi شمائل ترمذی ... =/۱۵۰
Bible, Quran & Science ... =/۱۲۰
LifeExampleof رسول ... =/۱۲۰

شرح جداید جلد عبدالحی لکھنوی ... زیر طبع
عبدالملک فی بعدہ الملک حسن شاہ" ... زیر طبع
ارشاد الساری مشکک طاعلی قاری ... زیر طبع
محیط البرہانی ... زیر طبع
اسوۂ رسول اکرم ﷺ اردو ... =/۱۵۰
آئینہ سلوک جناب نثار احمد خان ... =/۱۲۰
احکام میت (کیسٹ ۶ ظروف) ... =/۶۰
اسلامی عدالت مجاہد الاسلام قاسمی ... =/۱۵۰
بائبل قرآن سائنس اردو ... =/۱۲۰
تلخیص تحفۃ اللہ البالغہ رضی الدین صاحب" ... =/۱۲۰
تحفۃ الانوار اسلام یونس الرحمن صاحب جلد ... =/۲۸۸
تحفہ سفر محمد شعیب عارفی "۲ جلد بڑا ... =/۴۸۰
پردہ شرعی کی چھل حدیث "مولانا انور صاحب ... =/۱۵۰
جو تم مسکرا تو سب مسکرائیں رضی الدین احمد" ... =/۱۲۰
حیات مولانا ظفر احمد عثمانی" ... =/۴۸۰
درس ترمذی مولانا محمد تقی عثمانی جلد ... =/۵۸۸
دربار رسول کے فیصلے حکیم عبدالرشید انصاری ... =/۶۶۰
دور نبوی کا انتظام حکومت (سیرۃ کا پہلا باب) ... =/۱۵۰
درود شریف کے فضائل و آداب (قول بدیع) ... =/۹۰

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیۃ
۴۳۷ ڈی - گارڈن ایسٹ نزد سلیمانی چوک - کراچی
فون: ۷۲۱۶۴۸۸ / فیکس: ۷۲۲۳۶۸۸
Email : quran@beruni.erum.com.pk

toobaa-elibrary.blogspot.com

اپنے پیارے مرحومین کے ایصال ثواب کیلئے

قرآن مجید، یٰس شریف، مکمل سپارہ سیٹ، معریٰ و مترجم، قاعدے، نماز کی کتب، حدیث وفقہ کی نادر عربی، اردو، انگریزی کتب، یہاں سے حاصل کر کے مستحق علمائے کرام اور مدارس میں بطور صدقہ جاریہ تقسیم فرمائیں۔ اسکے علاوہ دیگر موضوعات تفسیر، حدیث، فقہ، سیرت النبی ﷺ، تصوف، تاریخ، اصلاحی کتب بھی دستیاب ہیں تفصیلی فہرست مفت حاصل فرمائیں۔

تقسیم کیلئے چند اہم اور مفید کتب

قرآن مجید: ..... معریٰ مختلف سائز، حافظی و حمائل شریف۔

قرآن مجید مترجم: ..... اعلیٰ کاغذ نفیس بائنڈنگ کے ساتھ مختلف رنگوں میں۔

سپارہ سیٹ معریٰ: ..... ۳۰ سپاروں کا مکمل سیٹ مختلف انداز میں۔

سپارہ سیٹ مترجم: ..... ۳۰ سپاروں کا مکمل سیٹ مختلف انداز میں۔

اسوۂ رسول اکرم ﷺ: ..... حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ (اردو ایڈیشن)

اسوۂ رسول اکرم ﷺ: ..... حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ (انگریزی ایڈیشن)

احکام میت: ..... حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ (اردو ایڈیشن)

احکام میت: ..... حضرت ڈاکٹر عبدالحئی صاحبؒ (انگریزی ایڈیشن)

جدید فقہی مباحث: ..... مولانا مجاہد الاسلام قاسمی (۵ جلد)

نبیوں کی سچی کہانیاں: ..... حضرت سید رضی الدین احمدؒ (بچوں کیلئے انتہائی مفید کتاب)

درود شریف کے فضائل و آداب: ..... حضرت سید رضی الدین احمدؒ (ترجمہ قول بدیع سخاویؒ)

جو تم مسکراؤ تو سب مسکرائیں: ..... حضرت سید رضی الدین احمدؒ (نفسیاتی امراض کے علاج کیلئے انتہائی مفید کتاب)

رہنمائے سعادت تلخیص کیمیائے سعادت: ..... حضرت سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ

تلخیص حجۃ اللہ البالغہ: ..... حضرت سید رضی الدین احمد فخری رحمۃ اللہ علیہ

آئینہ سلوک: ..... نثار احمد خان فتحی خلیفہ حضرت قاری فتح محمد صاحب پانی پتیؒ

ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ

۴۳۷۔ای لسبیلہ چوک کراچی نمبر ۵ فون: ۷۲۱۶۳۸۸، فیکس/فون: ۷۲۲۳۶۸۸

E-Mail: quran@brunl.erum.com.pk

toobaa-elibrary.blogspot.com